
مسیح اور مہدیؑ

حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں

(نظر ثانی و اضافہ شدہ ایڈیشن بعہد خلافت خامسہ)

ایچ۔ ایم۔ طارق

مسیح اور مہدیؑ حضرت محمدؐ رسول اللہ کی نظر میں

*Masih Aur Mahdi Hazrat Muhammad Rasulullah^{sa} Ki
Nazar Mein (Urdu)*

(Masih & Mahdi^{as} – In the eyes of the Holy Prophet
Muhammad^{sa})

Compiled by: H M Tariq
Cover Design: Faiez Ahmad Saleem

Present edition first Published in the UK in 2023

© Islam International Publications Limited

Published by:
Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey GU9 9PS, UK

Printed at:

For more information please visit
www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-699-3

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	پیش لفظ	xvii
2	باب: 1- واقعہ معراج اور رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام	1
3	عکس حوالہ 1- حدیث معراج۔ نصر الباری	7
4	عکس حوالہ 2- قول عائشہؓ ”معراج کی رات رسول اللہ کا جسم غائب نہیں ہوا۔“ ابن ہشام	13
5	باب: 2- معراج نبویؐ میں حضرت عیسیٰؑ دیگر وفات یافتہ انبیاء کے ساتھ	15
6	عکس حوالہ نمبر 3- حدیث معراج۔ نصر الباری	19
7	عکس حوالہ 4- انبیاء کی روحوں جسم سے جدا ہو کر آسمان پر گئیں۔ علامہ ابن قیم	25
8	عکس حوالہ 5- قول حضرت امام حسنؓ: حضرت عیسیٰؑ کی روح 27 رمضان کو اٹھائی گئی۔ علامہ ابن سعد	28
9	عکس حوالہ 6- حضرت عیسیٰؑ کا رفع روحانی تھا۔ تفسیر ابن عربی	30
10	عکس حوالہ 7- معراج میں انبیاء کی روحوں سے ملاقات ہوئی۔ حضرت داتا گنج بخشؒ	32
11	باب: 3- تفسیر نبویؐ کی رو سے وفات عیسیٰؑ کا قرآن سے ثبوت	34
12	عکس حوالہ 8- آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (المائدہ: 118) میں توفیٰ بمعنی موت۔ نصر الباری	38
13	عکس حوالہ 9- مُتَوَفِّيكَ کے معنی میں تجھے موت دوں گا از حضرت ابن عباسؓ۔ نصر الباری	40
14	عکس حوالہ 10- سند قول حضرت ابن عباسؓ مُتَوَفِّيكَ کے معنی میں تجھے موت دوں گا۔ علامہ عینی	42
15	عکس حوالہ 11- سند قول ابن عباسؓ کی مضبوطی۔ حضرت شاہ ولی اللہ	44
16	عکس حوالہ 12- حدیث: حضرت عیسیٰؑ کی عمر 120 سال۔ کنز العمال	46

48	باب: 4- صحابہ رسولؐ کا پہلا اجماع اور وفات عیسیٰؑ	17
52	عکس حوالہ 13- حدیث بابت اجماع صحابہؓ۔ نصر الباری	18
55	عکس حوالہ 14- تفسیر آیت ”وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ“۔ نصر الباری	19
58	عکس حوالہ 15- وفات مسیحؑ کے ثبوت میں حضرت ابوبکرؓ کا شعر	20
60	عکس حوالہ 16- حضرت جباروڈکی گواہی بابت وفات عیسیٰؑ۔ علامہ عبدالوہابؒ	21
63	عکس حوالہ 17- حضرت سلمان فارسیؓ کی گواہی بابت وفات عیسیٰؑ۔ علامہ بیہقیؒ	22
65	باب: 5- رسول اللہؐ کے اہل زمانہ کی سوسالہ قیامت	23
67	عکس حوالہ 18- سوسال کے اندر ہر ذی روح کی وفات۔ صحیح مسلم	24
69	عکس حوالہ 19- حضرت خضرؑ کی وفات کا اقرار۔ علامہ عبدالحق دہلویؒ	25
71	باب: 6- قبر مسیح ناصر علیہ السلام	26
74	عکس حوالہ 20- حدیث: حضورؐ کی مشرک یہود و نصاریٰ پر لعنت۔ نصر الباری	27
76	عکس حوالہ 21- تاریخ طبری میں قبر عیسیٰؑ کا ذکر۔ تاریخ طبری	28
79	باب: 7- قرآن و حدیث میں رفع الی اللہ کا مطلب	29
85	عکس حوالہ 22- حدیث: ہر تواضع کرنے والے کا رفع ہوتا ہے۔ مسلم	30
87	عکس حوالہ 23- حدیث: جب بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کرتا ہے۔ کنز العمال	31
89	عکس حوالہ 24- حدیث: جو ایک درجہ تواضع کرے اللہ اس کا بھی رفع کرتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل	32
91	عکس حوالہ 25- حدیث: عاجزی اختیار کرو اللہ تمہیں عزت دے گا شیعہ علامہ کلینیؒ	33
93	عکس حوالہ 26- دعا بین السجدتین میں ”وارفعنی“ کا مطلب۔ ابن ماجہ	34
95	عکس حوالہ 27- حدیث ”يُرْفَعُ أَقْوَامًا“ میں قوموں کے رفع سے مراد عزت۔ نصر الباری	35

97	عکس حوالہ 28۔ رفع عیسیٰ کی روایت متصل نہیں۔ علامہ ابن قیمؒ	36
99	عکس حوالہ 29۔ عقیدہ رفع عیسیٰ نصاریٰ سے مسلمانوں میں آیا۔ علامہ شامیؒ	37
101	عکس حوالہ 30۔ عقیدہ رفع عیسیٰ، عیسائی علماء کی اختراع۔ علامہ شورانیؒ	38
104	عکس حوالہ 31۔ علماء اسلام نے عیسائیوں کی تقلید میں عقیدہ رفع عیسیٰ قبول کیا۔ سرسید احمد خانؒ	39
107	عکس حوالہ 32۔ عقیدہ رفع عیسیٰ قتنہ عثمانؒ کے بعد پھیلا۔ علامہ سندھیؒ	40
109	عکس حوالہ 33۔ عقیدہ رفع عیسیٰ عقیدہ ہے۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ	41
111	عکس حوالہ 34۔ عقیدہ رفع مذہب عیسائیت کی اختراع۔ غلام احمد پر دیزؒ	42
113	عکس حوالہ 35۔ رفع عیسیٰ کی روایات علماء اہل کتاب سے اسلام میں آئیں۔ عبدالکریم خطیبؒ	43
116	باب: 8۔ مسیح ناصرؑ اور اُمتِ محمدیہ میں آنے والے مسیح۔ دو شخصیات اور ان کے دو جُدا اُٹلیے	44
120	عکس حوالہ 36۔ حدیث: عیسیٰ کا رنگ سرخ، بال گھنگھریالے، سینہ چوڑا ہوگا۔ بخاری	45
122	عکس حوالہ 37۔ حدیث: مسیح کا رنگ گندمی، بال لمبے، شکل خوبصورت ہوگی۔ بخاری	46
124	عکس حوالہ 38۔ حدیث: دجال مکہ، مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ نصر الباری	47
126	عکس حوالہ 39۔ حدیث: مسیح کے طواف کعبہ سے مراد اسلام کی حفاظت۔ علامہ عبدالحق محدث دہلویؒ	48
128	عکس حوالہ 40۔ حدیث: مہدی کا رنگ عربی ہوگا۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ	49
130	عکس حوالہ 41۔ حدیث: مہدی میانہ قد، حسین، بال لمبے اور گھنے ہوں گے۔ علامہ یوسف بن یحییٰ	50
132	عکس حوالہ 42۔ حدیث: مہدی کی پیشانی کشادہ، ناک اونچی لمبی ہوگی۔ ابوداؤد	51
134	باب: 9۔ عیسیٰ اور مہدی۔ ایک ہی وجود کے دو لقب	52
139	عکس حوالہ 43۔ حدیث: عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔ سنن ابن ماجہ	53
142	عکس حوالہ 44۔ حضرت عیسیٰ کے علاوہ بھی مہدی آسکتے ہیں۔ علامہ ابن کثیرؒ	54

144	عکس حوالہ 45- حدیث: حضرت عیسیٰ امام مہدی ہو کر آئیں گے۔ مسند احمد بن حنبل	55
146	عکس حوالہ 46- حدیث: حضرت عیسیٰ حضرت محمد کے مصدق بن کر آئیں گے۔ علامہ بیہمیؒ	56
148	عکس حوالہ 47- مسیح اور مہدی دو الگ وجود ہونے کے منکر علماء۔ ابن تیمیہؒ	57
150	عکس حوالہ 48- مہدی، عیسیٰ کے ویسے ہی تابع ہونگے جیسے عیسیٰ شریعت موسویہ کے تھے۔ ابن خلدون	58
152	عکس حوالہ 49- امامت مہدی سے مراد مقام مہدویت کا مقام عیسویت سے افضل ہونا۔ علامہ ابن عربیؒ	59
154	عکس حوالہ 50- عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی۔ شیخ محمد صابریؒ	60
156	عکس حوالہ 51- روح عیسیٰ مہدی میں بروز کرے گی۔ شیخ حسین طبرسیؒ	61
158	عکس حوالہ 52- مسیح موعود ہی مہدی ہوں گے۔ عبدالقیوم نقشبندیؒ	62
160	باب: 10- اُمتِ محمدیہ کا مسیحا اور نجات دہندہ مہدی	63
162	عکس حوالہ 53- حدیث: امت محمدیہ سرخ روجس کے اول رسول اللہ اور آخری ابن مریم۔ حاکم	64
164	عکس حوالہ 54- حدیث: امت کے شروع میں، میں اور علی، گیارہ اصحاب اور آخر میں مسیح ہے۔ معجم الاحادیث	65
166	عکس حوالہ 55- ”اور مہدی وسطیٰ زمانہ میں“ کے الفاظ قدیم مصادر میں نہیں۔ معجم الاحادیث	66
167	عکس حوالہ 56- حدیث: ”میرے اور مسیح کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا ہے۔“ فردوس الاخبار، کنز العمال	67
171	باب: 11- مثیل ابن مریم	68
174	عکس حوالہ 57- حدیث: سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے ہر بچے پر شیطانی اثر۔ بخاری	69
176	عکس حوالہ 58- تمام مریمی صفات والے مس شیطان سے پاک ہوں گے۔ علامہ زنجشیریؒ	70
178	عکس حوالہ 59- بوقت مباشرت دعا سے اولاد مس شیطان سے پاک ہوتی ہے۔ بخاری	71
180	باب: 12- موعود امام- اُمتِ محمدیہ کا ایک فرد	72
184	عکس حوالہ 60- حدیث: آنیوالا مسیح امت محمدیہ میں سے مسلمانوں کی امامت کرانے گا۔ بخاری و مسلم	73

188	عکس حوالہ 61- شیعہ روایت: ابن مریم کا مسلمانوں میں سے امام ہو کر ظہور۔ کشف الغمہ	74
190	عکس حوالہ 62- حضرت عیسیٰ کے ظہور سے مراد ظہور مثیل عیسیٰ ہے۔ علامہ ماوردیؒ	75
192	عکس حوالہ 63- مسیح موعود حضور کا خلیفہ ہوگا۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادیؒ	76
194	باب: 13- مسیح موعود اور امام مہدی کے مشترکہ کام	77
199	عکس حوالہ 64- حدیث: مسیح موعود کے کام۔ مسلم	78
201	عکس حوالہ 65- کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹے عقیدہ کا اظہار ہے۔ علامہ عینیؒ	79
204	عکس حوالہ 66- مرزا صاحب نے ہندوستان سے لے کر ولایت تک پادریوں کو شکست دی۔ نور محمد نقشبندیؒ	80
206	عکس حوالہ 67- حدیث: مہدی خون نہیں بہائے گا۔ علامہ یوسف بن یحییٰؒ	81
208	عکس حوالہ 68- حدیث: مہدی جنگوں کو موقوف کرے گا۔ علامہ محمد باقر مجلسیؒ	82
210	عکس حوالہ 69- خنزیر سے مراد اخلاق و عادات میں خنزیر سے مشابہ لوگ ہیں۔ علامہ راغب اصفہائیؒ	83
212	عکس حوالہ 70- قتل خنزیر کی تعبیر دشمن پر غلبہ پانا ہے۔ شیخ عبدالغنی ابن اسماعیلؒ	84
214	عکس حوالہ 71- آخری زمانہ کے علماء (بد خصائل کے باعث) سو رہوں گے۔ کنز العمال	85
216	عکس حوالہ 72- حدیث: انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ ایک اور وادی کا تقاضا کرے گا۔ نصر الباری	86
218	عکس حوالہ 73- حدیث: حَتَّىٰ يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَقْبِضَ۔ بخاری	87
220	عکس حوالہ 74- مسیح و مہدی دونوں کے ایک جیسے کام ہوں گے۔ علامہ ابن حجر پیشمیؒ	88
222	باب: 14- عالم اسلام کا زوال اور ظہور مہدیؒ	89
226	عکس حوالہ 75- حدیث: علم اٹھ جانے سے مراد عالم لوگوں کی وفات ہے۔ بخاری	90
228	عکس حوالہ 76- حدیث: پہلی تین صدیاں نسبتاً بہتر پھر بگاڑ۔ بخاری	91
230	عکس حوالہ 77- حدیث: آخری زمانہ میں مسلمانوں کی خستہ حالی کا نقشہ۔ نصر الباری	92

232	عکس حوالہ 78۔ حدیث: فوج اعوج کے زمانہ کے لوگوں سے حضور کی الاغلقی۔ مسند احمد بن حنبل	93
234	عکس حوالہ 79۔ حدیث: اسلام کا محض نام باقی رہ جائے گا۔ شعب الایمان	94
236	عکس حوالہ 80۔ شیعہ روایت ”اسلام محض نام، قرآن بطور رسم، مساجد خالی، علماء بدترین مخلوق۔“ بحار الانوار	95
238	عکس حوالہ 81۔ فتنوں کے وقت اسلام کی کمیابی روز افزوں ہوتی گئی۔ نواب نور الحسن خان	96
240	عکس حوالہ 82۔ حدیث: امام مہدی، اختلاف اور فتنوں کے وقت ظاہر ہوگا۔ ابوالحسن علی بن عیسیٰ	97
242	عکس حوالہ 83۔ اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ جماعت احمدیہ میں ہے۔ علامہ محمد اقبال	98
244	باب: 15۔ مسلمانوں کی فرقہ بندی اور ناجی فرقہ	99
253	عکس حوالہ 84۔ حدیث: مسلمان تہتر فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ترمذی	100
256	عکس حوالہ 85۔ حدیث: میری امت بنی اسرائیل جیسی ہو جائے گی۔ بحار الانوار	101
258	عکس حوالہ 86۔ لوگوں کی اکثریت ایمان نہیں لاتی۔ شیخ محمد بن عبدالوہاب	102
260	عکس حوالہ 87۔ ناجی جماعت اقلیت میں ہوگی۔ مولانا مودودی	103
263	عکس حوالہ 88۔ حدیث: ”فرقہ بندی کے وقت مسلمانوں کی جماعت میں شامل ہونا۔“ نصر الباری	104
266	عکس حوالہ 89۔ حدیث: خدا کا خلیفہ پاؤ تو اس سے چمٹ جاؤ۔ احمد بن حنبل	105
268	عکس حوالہ 90۔ قریش مکہ نے 7 ستمبر کو رسول اللہ کے خلاف قرارداد پیش کی (اسی روز پاکستان کی اسمبلی نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔) محمد مختار پاشا	106
270	عکس حوالہ 91۔ ناجی فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ۔ ملا علی قاری	107
272	عکس حوالہ 92۔ رسول اللہ کے ہزار سال بعد حقیقت محمدی حقیقت احمدی ہو جائے گی۔ حضرت مجدد الف ثانی	108
274	باب: 16۔ مجدّدین اُمت کے بارہ میں پیشگوئی اور اس کا ظہور	109
277	عکس حوالہ 93۔ حدیث: ہر صدی کے سر پر مجدد۔ ابوداؤد	110

279	عکس حوالہ 94۔ شیعہ روایت: ہر صدی پر تجدید دین کے لئے مجدد آئے گا۔ الکافی	111
281	عکس حوالہ 95۔ امام مہدی از سر نو اسلام کو تازہ کرے گا۔ علامہ یوسف بن یحییٰ	112
283	باب: 17۔ خلافت علی منہاج النبوة کی پیشگوئی کا پورا ہونا	113
285	عکس حوالہ 96۔ رسول اللہ کے معاً بعد خلافت علی منہاج النبوة۔ مسند احمد حنبل	114
288	عکس حوالہ 97۔ پیشگوئی خلافت علی منہاج النبوة کے تمام راوی ثقہ۔ محمود بن عبداللہ التجویری	115
290	عکس حوالہ 98۔ خلافت علی منہاج النبوة سے مراد حضرت عیسیٰ کا زمانہ ہے۔ عبدالحق محدث دہلوی	116
292	باب: 18۔ خاص نشانات کا ظہور اور تیرہویں صدی	117
295	عکس حوالہ 99۔ حدیث: دو سو سال بعد نشان۔ سنن ابن ماجہ	118
297	عکس حوالہ 100۔ بارہ سو سال بعد خاص نشانات کا ظہور۔ ملا علی قاری	119
299	عکس حوالہ 101۔ حدیث ”نشان موتیوں کی مالاٹوٹنے کی طرح ظاہر ہوں گے۔“ ترمذی	120
301	عکس حوالہ 102۔ بارہ سو سال بعد قیامت کی علامات ظاہر ہوں گی۔ حافظ غلام حلیم	121
303	عکس حوالہ 103۔ دمدار ستارے کے مناظر۔ The Great September Comet of 1882	122
306	عکس حوالہ 104۔ مہدی 1240 سال بعد ظاہر ہوگا۔ النجم الثاقب	123
308	عکس حوالہ 105۔ مہدی کا ظہور 1255 سال بعد ہوگا۔ علامہ عبدالوہاب شعرائی	124
310	عکس حوالہ 106۔ مہدی کی پیدائش کا سال 1255 ہوگا۔ علامہ مومن بن حسن شہینجی	125
312	باب: 19۔ قیامت سے پہلے دس نشانات	126
318	عکس حوالہ 107۔ حدیث: قیامت سے پہلے دس نشانات۔ مسلم	127
320	عکس حوالہ 108۔ حدیث: دخان سے مراد قحط۔ بخاری	128
322	عکس حوالہ 109۔ مسیح موعود کے وقت (طاعون کا) ایک کثیر ا پیدا ہوگا۔ مسلم	129

130	عکس حوالہ 110- مسیح موعود کے وقت کیڑے سے مراد طاعون۔ علامہ تور بشمی	324
131	عکس حوالہ 111- مہدی کی نشانی سرخ و سفید موت سے مراد طاعون ہے۔ علامہ باقر مجلسی	326
132	عکس حوالہ 112- طاعون سے لاکھوں اموات ہوئیں۔ انسائیکلو پیڈیا	328
133	عکس حوالہ 113- مہدی کے زمانہ میں زلازل کی پیشگوئی۔ علی بن عیسیٰ	330
134	عکس حوالہ 114- انجیل میں مسیح کی آمد ثانی کے وقت زلازل کی خبر۔ متی	332
135	عکس حوالہ 115- مدینہ منورہ میں جمادی الآخر 754ھ سخت زلزلہ آیا۔ ابن حجر عسقلانی	334
136	عکس حوالہ 116- عدن کی تہہ سے آگ نکلے گی۔ ملا علی قاری	336
137	عکس حوالہ 117- عدن میں خاموش آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں۔ دائرہ معارف	338
138	باب: 20- ثریا کی بلندی سے ایمان واپس لانے والا مسیح و مہدی	340
139	عکس حوالہ 118- حدیث: رجل فارس ثریا سے ایمان واپس لائے گا۔ مسلم و بخاری	343
140	عکس حوالہ 119- حدیث: سلمان اہل بیت سے ہے۔ امام حاکم نیشاپوری	347
141	عکس حوالہ 120- حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی	349
142	باب: 21- دجال کی قوت و شوکت اور خرد جال کی حقیقت	351
143	عکس حوالہ 121- حدیث: دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ بخاری	355
144	عکس حوالہ 122- حدیث: دجال کے ساتھ جنت اور آگ ہوگی۔ نصر الباری	357
145	عکس حوالہ 123- حدیث: دجال کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ نصر الباری	359
146	عکس حوالہ 124- حدیث: دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ رکھا ہوگا۔ نصر الباری	361
147	عکس حوالہ 125- دجال کی دائیں آنکھ کافی، ابھری ہوئی ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ	362
148	عکس حوالہ 126- حدیث: تمیم داری نے دجال مغربی جزیرے کے گرجے میں قید دیکھا۔ مسلم	364

367	عکس حوالہ 127۔ حدیث: دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے۔ مسلم	149
369	عکس حوالہ 128۔ حدیث: دجال کے جنت و دوزخ پر قادر ہونے سے مراد۔ علامہ ابن حجرؒ	150
371	عکس حوالہ 129۔ حدیث: دجال کا گدھا سترگز لمبا ہوگا۔ مشکوٰۃ المصابیح	151
373	عکس حوالہ 130۔ حدیث: دجال کی آواز مشرق و مغرب میں جائے گی۔ کنز العمال	152
375	عکس حوالہ 131۔ حدیث: دجال کا گدھا سمندر میں گھٹنوں تک ڈوبے گا۔ کنز العمال	153
377	عکس حوالہ 132۔ دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے۔ ہدیہ مہدویہ	154
379	عکس حوالہ 133۔ دجال کی سواری میں کھڑکیاں اور نشتیں ہوں گی۔ علامہ باقر مجلسیؒ	155
382	باب: 22۔ دجال و یاجوج ماجوج پر مسیح موعودؑ اور اس کی جماعت کا علمی و روحانی غلبہ	156
392	عکس حوالہ 134۔ حدیث: روایت نواس بن سمعانؓ بابت دجال۔ مسلم	157
395	عکس حوالہ 135۔ روایت نواس بن سمعانؓ کے حالت کشف میں دکھائے گئے مناظر۔ دیلمی	158
397	عکس حوالہ 136۔ دمشق کا شرقی منار آٹھویں صدی ہجری میں تعمیر ہوا۔ ابن کثیر	159
399	عکس حوالہ 137۔ مسیحؑ کے دوزر دچادروں میں آنے سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ تفسیر الاحلام	160
401	عکس حوالہ 138۔ دوزخستوں کے کندھوں پر ہاتھ سے مراد دوزخ شہ صفت انسانوں کا تعاون۔ نصر الباری	161
403	عکس حوالہ 139۔ دجل کے معنی ڈھانپنے اور ملمع سازی کے ہیں۔ مصباح اللغات	162
405	عکس حوالہ 140۔ اجبیح کے معنی شعلہ مارنے یا بھڑکنے کے ہیں۔ مفردات القرآن	163
407	عکس حوالہ 141۔ بابل میں یاجوج ماجوج سے مراد مغربی اقوام ہیں۔ حرز قیل	164
409	عکس حوالہ 142۔ یاجوج ماجوج کے شر سے نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ	165
411	عکس حوالہ 143۔ قتل دجال کی تعبیر کافر اور بدعتی کی ہلاکت ہے۔ تفسیر الاحلام	166
413	عکس حوالہ 144۔ لُد کے معنی بحث کرنے والے کے ہیں۔ مصباح اللغات	167

168	باب: 23- امام مہدی کے لئے چاند اور سورج کی آسمانی گواہی	415
169	عکس حوالہ 145- حدیث: مہدی کا نشان رمضان کی خاص تاریخوں میں چاند سورج گرہن۔ دارقطنی	418
170	عکس حوالہ 146- کسوف و خسوف اللہ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں۔ ابوسلمان محمد خطابی	420
171	عکس حوالہ 147- چاند گرہن 13 اور سورج گرہن 28 رمضان کو ہوا۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ (Civil & Military Gazette)، ہراج الاخبار، پائینیر میل (Pioneer Mail)، موزر المانک (Moore,s Almanac)	423
172	عکس حوالہ 148- چاند گرہن مہینہ کے وسط، سورج گرہن مہینہ کے آخر میں ہوگا۔ علامہ باقر مجلسی	430
173	عکس حوالہ 149- روایات حضرت امام باقرؑ کی سند اور مقام۔ علامہ باقر مجلسی	432
174	باب: 24- امام مہدی پر ایمان واجب	434
175	عکس حوالہ 150- مہدیؑ کو قبول کرنا لازم ہوگا۔ ابوداؤد	436
176	عکس حوالہ 151- آل محمدؑ سے خصوصی طور پر امام مہدیؑ مراد ہیں۔ مرقاة المفاتیح	438
177	باب: 25- مسیح و مہدیؑ کو رسول اللہ کا سلام	440
178	عکس حوالہ 152- حدیث: مہدیؑ کو سلام پہنچانے کی نصیحت۔ مستدرک حاکم	443
179	عکس حوالہ 153- مہدیؑ کو سلام پہنچانے کے آداب۔ علامہ باقر مجلسی	445
180	عکس حوالہ 154- حدیث: مہدیؑ میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ معجم الصغیر	447
181	عکس حوالہ 155- حدیث: مہدیؑ کی بیعت کرو خواہ گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے۔ ابن ماجہ	450
182	عکس حوالہ 156- جس شخص نے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسلم، کمال الدین	452
183	عکس حوالہ 157- قول محمد بن سیرین: مہدی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔ مصنف ابن ابی شیبہ	456
184	عکس حوالہ 158- قول عوف بن محمد: مہدیؑ بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔ علامہ یوسف بن یحییٰ	458
185	عکس حوالہ 159- حدیث: مہدیؑ کی تکذیب کرنے والا کافر ہوگا۔ علامہ یوسف بن یحییٰ	461

462	باب: 26۔ امام مہدی کے اہل بیت رسول ہونے کی حقیقت	186
465	عکس حوالہ 160۔ حدیث: سلمانؓ اہل بیت میں سے ہے۔ تفسیر مجمع البیان	187
467	عکس حوالہ 161۔ حدیث: ہر متقی اہل بیت ہے۔ پیشمیؑ	188
469	عکس حوالہ 162۔ قول امام باقر: جو ہم سے محبت کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔ علامہ کاشانی	189
471	عکس حوالہ 163۔ حدیث: مہدی کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔ الفتاویٰ الحدیثیہ، کشف الغمہ	190
475	عکس حوالہ 164۔ حدیث: اہل فارس حضرت اسحاق کی اولاد ہیں۔ کنز العمال	191
477	باب: 27۔ رسول اللہ کے کامل غلام مہدی کا عالی مقام	192
481	عکس حوالہ 165۔ حدیث: مہدی کا نام میرانام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ ابوداؤد	193
484	عکس حوالہ 166۔ حدیث: مہدی کا نام میرانام ہوگا۔ مسند احمد بن حنبل	194
486	عکس حوالہ 167۔ اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام کے الفاظ زائدہ الباہلی کا اضافہ ہیں۔ ابوعبداللہ محمد بن یوسفؑ	195
488	عکس حوالہ 168۔ زائدہ امام بخاری، نسائی اور حاکم کے نزدیک ثقہ راوی نہیں۔ ابن حجر عسقلانی	196
490	عکس حوالہ 169۔ باپ کے نام والی روایت نفس زکیہ کے دعویٰ کے وقت سامنے آئی۔ تاریخ اسلام	197
493	عکس حوالہ 170۔ حدیث: ”رَجُلًا مِنِّي“ کا مطلب ہے کہ مہدی آنحضرتؐ کا مطہج ہوگا۔ مسلم	198
495	عکس حوالہ 171۔ ”حدیث مہدی کا نام میرانام“ سے اس کی صفت کا حضورؐ کی صفت جیسے ہونا ہے۔ ملا علی قاریؒ	199
498	عکس حوالہ 172۔ حدیث: ”خُلِقَ خُلُقِي“ مہدی کے اخلاق رسول اللہؐ جیسے ہوں گے۔ کنز العمال	200
500	عکس حوالہ 173۔ مہدی رسول کریمؐ کا بروز ہوگا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ	201
502	عکس حوالہ 174۔ معارف و علوم میں تمام انبیاء و اولیاء مہدی کے تابع ہوں گے۔ ابن عربیؒ	202
505	عکس حوالہ 175۔ حدیث: مہدی کا نام ”احمد“ ہوگا۔ علامہ یوسف بن یحییٰؑ	203
507	عکس حوالہ 176۔ شیعہ روایت: مہدی کا نام ”احمد“ ہوگا۔ ابن حجر پیشمیؑ	204

509	باب: 28۔ رسول اللہ کے ساتھ قبر میں مسیح کی معیت کا مطلب	205
514	عکس حوالہ 177۔ حدیث: مسیح میری قبر میں دفن ہوگا۔ مشکوٰۃ	206
516	عکس حوالہ 178۔ حدیث: حضرت عائشہؓ نے روضہ رسولؐ میں موجود اپنی جگہ حضرت عمرؓ کو دے دی۔ تیسیر الباری	207
518	عکس حوالہ 179۔ حدیث: حضرت عائشہؓ کی روایا ”تین چاند میری گود میں گرے۔“ مؤطا امام مالک	208
520	عکس حوالہ 180۔ حدیث: تورات میں ہے کہ عیسیٰؑ، حضرت محمدؐ کی قبر میں دفن ہوں گے۔ ترمذی	209
522	عکس حوالہ 181۔ مہدیؑ میں حضورؐ کے انوار منعکس ہوں گے۔ حضرت شاہ ولی اللہ	210
525	عکس حوالہ 182۔ مسیحؑ کی عمر کی مختلف روایات سے مراد مختلف مراحل کی فتوحات۔ ابن حجرؒ	211
527	عکس حوالہ 183۔ حدیث: مسیحؑ کی عمر 40 سال ہوگی۔ ابوداؤد	212
529	عکس حوالہ 184۔ حدیث: امام مہدیؑ 40 سال کا جوان ہوگا۔ امام طبرانیؒ	213
531	باب: 29۔ مسیح موعود کے حج کی پیشگوئی کا مطلب	214
535	عکس حوالہ 185۔ حدیث: مسیح موعودؑ روحاء مقام سے حج کا احرام باندھیں گے۔ مسند احمد بن حنبل	215
537	عکس حوالہ 186۔ حدیث مذکورہ بالا کے راوی سفیان بن عیینہ کی روایات محل نظر ہیں۔ علامہ ذہبیؒ	216
539	عکس حوالہ 187۔ حدیث: مسیح موعود کے کام: قتل خنزیر، کسر صلیب، تقسیم مال، جزیہ موقوف۔ تیسیر الباری	217
541	عکس حوالہ 188۔ مسیحؑ کے حج کی روایات کا ماخذ اسرائیلیات ہیں۔ علامہ شعرانیؒ	218
543	عکس حوالہ 189۔ حدیث: راوی کے عیسائی پس منظر کی وجہ سے روایت میں ”روح سے حج“ کا اضافہ۔ مسلم	219
545	عکس حوالہ 190۔ روحاء حج کا میقات نہیں ہے۔ اکمال الاکمال	220
547	عکس حوالہ 191۔ حدیث: حضرت عیسیٰؑ طواف کے بعد آنحضرتؐ سے مصافحہ کریں گے۔ علامہ ابن حجرؒ	221
549	عکس حوالہ 192۔ حدیث: رسول کریمؐ نے دجال کو مسیح کے ساتھ طواف کرتے دیکھا۔ تیسیر الباری	222
552	عکس حوالہ 193۔ روایا میں مسیحؑ کے طواف سے مراد وہ خانہ کعبہ کی حفاظت کرے گا۔ نواب محمد قطب الدین دہلویؒ	223

554	باب: 30- ظہور مسیح و مہدی اور غلبہ دین حق	224
558	عکس حوالہ 194- حدیث: دن رات ختم نہ ہوں گے یہاں تک کہ لات وعزلی کی دوبارہ پرستش کی جائے گی۔ مسلم	225
560	عکس حوالہ 195- عیسیٰ کے نزول کے وقت دین کا غلبہ ہوگا۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی	226
562	عکس حوالہ 196- اسلام کا تمام دینوں پر غلبہ نزول عیسیٰ کے وقت ہوگا۔ (شیعہ) علامہ طبرسی	227
564	عکس حوالہ 197- حدیث: مسیح کے سانس سے کافر مر میں گے۔ مسلم	228
567	عکس حوالہ 198- حدیث: مسیح موعود کے وقت اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام مذاہب کو ہلاک کرے گا۔ ابوداؤد	229
569	باب: 31- حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي کا مطلب	230
572	عکس حوالہ 199- حدیث: میرے معاً بعد نبی نہیں خلفاء ہوں گے۔ بخاری	231
574	عکس حوالہ 200- حدیث: میرے اور مسیح موعود کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ ابوداؤد	232
576	عکس حوالہ 201- حدیث: ابوبکرؓ سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ علامہ سیوطی	233
578	عکس حوالہ 202- حدیث: امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔ علامہ سیوطی	234
580	باب: 32- آخری نبی اور آخری مسجد سے مراد	235
582	عکس حوالہ 203- حدیث: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔ مسلم	236
584	عکس حوالہ 204- انبیاء کے آخر میں آنا کوئی فضیلت نہیں۔ علامہ قاسم نانوتوی	237
586	عکس حوالہ 205- بعثت کے لحاظ سے آخری ہونا تعریف کی بات نہیں۔ علامہ حکیم ترمذی	238
588	باب: 33- جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشگوئی کا پورا ہونا	239
592	عکس حوالہ 206- حدیث: میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ ابوداؤد	240
595	عکس حوالہ 207- تیس کذاب ظاہر ہو چکے ہیں۔ اکمال الاکمال شرح مسلم	241
597	عکس حوالہ 208- حضرت علیؓ کی خاتم کووت، کی زبر سے پڑھنے کی ہدایت۔ علامہ سیوطی	242

599	عکس حوالہ 209۔ حدیث: میں خاتم الانبیاء اور اے علیؑ تو خاتم الاولیاء ہے۔ ابو جعفر محمد بن علیؑ	243
601	عکس حوالہ 210۔ حدیث: دو سونے کے ننگن کی تعبیر دو کذاب۔ تیسیر الباری	244
603	عکس حوالہ 211۔ مسیلہ کا رسول اللہ کے نام خط۔ علامہ طبری	245
605	عکس حوالہ 212۔ مسیلہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ شراب اور زنا حلال، نماز فجر وعشاء ساقط کر دیں اور نیا قرآن بنایا۔ نواب صدیق حسن خانؒ	246
607	عکس حوالہ 213۔ حدیث: میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ علامہ محمد بن طاہرؒ	247
609	باب: 34 خاتم النبیین۔ قصر نبوت کی آخری اینٹ	248
611	عکس حوالہ 214۔ حدیث: آخری نبی کی عمارت کی آخری اینٹ سے تشبیہ۔ نصر الباری	249
613	عکس حوالہ 215۔ تکمیل عمارت سے مراد شریعت محمدیؐ کامل اور مکمل ہونا ہے۔ ابن حجر عسقلانیؒ	250
616	باب: 35۔ فیضانِ ”ختم نبوت“	251
618	عکس حوالہ 216۔ حدیث: صاحبزادہ ابراہیمؑ اگر زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ ابن ماجہ	252
620	عکس حوالہ 217۔ مذکورہ بالا حدیث کے راوی عبدالرحمان، سفیان اور اسماعیل ثقہ راوی ہیں۔ ابن حجر و علامہ ذہبیؒ	253
625	عکس حوالہ 218۔ حدیث: صاحبزادہ ابراہیمؑ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔ ابن حجر بیہقیؒ	254
627	عکس حوالہ 219۔ ختم نبوت کے معنی کوئی نبی نئی شریعت لے کر نہیں آسکتا۔ ملا علی قاریؒ	255
629	عکس حوالہ 220۔ آنحضرتؐ کے بعد نبی آنے سے خاتمیت میں فرق نہیں پڑتا۔ مولانا قاسم نانوتویؒ	256
631	باب: 36۔ اُمتِ محمدیہ میں سلسلہ وحی والہام	257
634	عکس حوالہ 221۔ حدیث: نبوت میں سے مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ نصر الباری	258
636	عکس حوالہ 222۔ قرآنی آیت لَہُمُ الْبَشَرِی (یونس: 65) سے مراد نیک خواتین ہیں۔ ترمذی	259
639	عکس حوالہ 223۔ غیر تشریحی نبی آسکتا ہے۔ ابن عربیؒ	260

641	عکس حوالہ 224۔ حدیث: "لَا نَبِيَّ بَعْدِي" سے مراد شرعی نبوت کا خاتمہ ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ	261
643	باب: 37۔ اہل مشرق اور مہدی کی تائید و نصرت	262
645	عکس حوالہ 225۔ حدیث: مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔ ابن ماجہ	263
647	عکس حوالہ 226۔ حدیث: امت کی دو جماعتوں (ہندوستان سے جہاد کرنے والی۔ اصحاب عیسیٰ) کو اللہ تعالیٰ نے جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ نسائی	264
649	عکس حوالہ 227۔ مسیح موعود کے اصحاب کی صفات توکل، باہمی الفت، خوف نہ کھانا۔ امام حاکم نیشاپوری	265
651	عکس حوالہ 228۔ حدیث: مہدی "کدمہ" لہنتی سے ظاہر ہوگا۔ اصحاب کی تعداد 313 ہوگی۔ جواہر الاسرار	266
653	عکس حوالہ 229۔ اسماء 313 اصحاب مسیح موعود۔ ضمیمہ رسالہ انجام آہتم	267
658	عکس حوالہ 230۔ مسیح موعود کے 313 اصحاب آپ کی سچائی کی دلیل ہیں۔ حضرت خواجہ غلام فرید	268
660	باب: 38۔ غلامان مسیح محمدی کا مقام	269
663	عکس 231۔ حدیث: "آخرین" میرے بھائی ہیں، میں حوض کوثر پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ مسند احمد بن حنبل	270
666	عکس حوالہ 232۔ حدیث: "آخرین" صحابہ سے بہتر ہوں گے۔ حضرت تمیم داری	271
668	باب: 39۔ نبی کی اجتہادی رائے میں غلط فہمی کا امکان	272
670	عکس 233۔ حدیث: روایا میں کھجور کے بانگات کی جگہ سے آنحضرت کا مدینہ کی بجائے یمامہ مراد لینا۔ بخاری	273
672	عکس 234۔ حدیث: روایا کے نتیجے میں سفر حدیبیہ اور رسول اللہ کا اسی سال عمرہ نہ کرنا۔ بخاری	274
675	عکس حوالہ 235۔ حدیث: قول عائشہ: لمبے ہاتھوں سے مراد زیادہ صدقہ دینے والی۔ بخاری	275
677	باب: 40۔ انبیاء کی بشریت اور بھول چوک کا امکان	276
680	عکس حوالہ 236۔ حدیث: کھجور کی جفتی کے بارے رسول اللہ کی بشری رائے۔ مسلم	277
682	عکس حوالہ 237۔ حدیث: رسول اللہ نے کبھی عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ترمذی	278

684	تکس حوالہ 238- حدیث: جیسے تم بھول جاتے ہو ویسے میں بھی بھولتا ہوں۔ بخاری	279
686	حرف آخر	280

پیش لفظ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار کو دعوت الی اللہ کے تقاضوں کے پیش نظر ربع صدی قبل یہ کتاب مرتب کرنے کی توفیق ملی تھی۔ جس میں زمانہ مسیح و مہدی کا ظہور اور اس کی علامات و نشانات نیز مسیح موعود کا منصب و مقام اور فرائض و کام کے علاوہ اس موضوع سے متعلق دیگر تمام سوالات پر احادیث نبویہ کی روشنی میں مکمل بحث کی گئی ہے۔

چالیس احادیث اور ان کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل اس کتاب میں ہر حدیث کے مکمل حوالہ کے ساتھ فنی لحاظ سے اس کی صحت و استناد بیان کر کے اس کی وضاحت حتی الوسع متعلقہ قرآنی آیت کی روشنی میں کرنے کی سعی کی ہے، کیونکہ حدیث رسول دراصل قرآن کریم کی ہی تفسیر ہے۔ اس کے بعد مختصر تشریح دیگر احادیث رسول ﷺ، اقوال بزرگان اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں بیان ہے جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ بانی جماعت احمدیہ ہی مسیح و مہدی ہونے کے سچے دعویدار ہیں، جن کے بعد خلافت علی منہاج النبوت کا بابرکت سلسلہ جماعت احمدیہ میں جاری و ساری ہے۔

بعد ملاحظہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کتاب کا نام ”مسیح و مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں“ عطا فرمایا جس کا پہلا ایڈیشن 1998 میں لنڈن سے شائع ہوا تھا۔

اللہ تعالیٰ جزا دے مکرّم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت کو، جن کی ذاتی توجہ و تحریک سے قریباً ربع صدی بعد اس رسالہ پر مکمل نظر ثانی کا کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اس دوران بعض ضروری اضافوں اور اصلاحات کے علاوہ نہایت اہم کام یہ ہوا کہ اصل حوالہ جات کے عکس (Scanned Copies) بھی شامل کتاب کر دیے گئے ہیں۔ جس سے یہ تالیف مزید جامع، مفید اور مستند ہو کر عملاً ایک نئی کتاب کی صورت میں سامنے آئی ہے۔ یہ کوشش بھی کی گئی ہے کہ جو حوالہ جات غیر از جماعت کی کتب سے میسر ہوں وہ انہی کے تراجم کے ساتھ دیے جائیں تاکہ اتمام حجت رہے۔ عکس حوالہ جات کا متعلقہ حصہ بغرض سہولت خط کشیدہ کر کے نمایاں بھی کر دیا گیا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت عہد میں آپ کی رہنمائی اور منظوری سے اس نظر ثانی شدہ نئے ایڈیشن کی اشاعت ہو رہی ہے۔ زیر نظر

کتاب میں 46 آیات، 186 احادیث اور بزرگان سلف کے 67 اقوال، تفاسیر و شروح اور لغات وغیرہ کے متفرق 43 حوالے اور حضرت مسیح موعودؑ کے 91 اقتباسات ملا کر حوالوں کی کل تعداد 421 ہو جاتی ہے۔ جن میں گزشتہ ایڈیشن کے مقابل پر 115 حوالہ جات کا اضافہ ہے۔ علاوہ ازیں 240 اہم حوالہ جات کے عکس بھی پیش کیے گئے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

اس کتاب کے لئے فراہمی حوالہ جات و کمپوزنگ، پروف ریڈنگ وغیرہ کے کام میں جن مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خصوصی تعاون کی توفیق ملی ان میں سرفہرست عزیزم مکرم حافظ ابن فضل صاحب ہیں۔ ان کے ساتھ تعاون کرنے والوں میں ابوفاضل بشارت صاحب، ابوسکندر صاحب، ابن اقبال صاحب بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب معاونین کو احسن جزا عطا فرمائے اور یہ کتاب دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعیؒ کی دلی خواہش اور دعا کو پورا کرنے کا موجب ہو کر نافع الناس ثابت ہو۔ نیز اس عاجز اور سب قارئین کے لئے خیر و برکت کا ذریعہ بن جائے اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں ایک مفید اور قابل قدر اضافہ ہو۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

ایچ۔ ایم۔ طارق

27 مئی 2023ء

1۔ واقعہ معراج اور رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام

عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: لَيْلَةَ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُرْحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوْلَهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، فَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةً أُخْرَى، فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ، وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ، وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَلَمْ يُكَلِّمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بَيْتِ زَمْزَمَ، فَتَوَلَّاهُ مِنْهُمْ جَبْرِيلُ، فَشَقَّ جَبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى كَبْتِهِ، حَتَّى فَرَّغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوْفِهِ، فَغَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ، ثُمَّ أَتَى بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ، مَحْشُورًا إِيْمَانًا وَحِكْمَةً، فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلِغَادِيْدَهُ، يَعْنِي: عُرُوقَ حَلْقِهِ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا... وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْضِيلِ كَلَامِ اللَّهِ، فَقَالَ مُوسَى: رَبِّ لَمْ أَظُنْ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ، ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ، حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى، وَذَنَا لِلْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّى، حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابُ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيْهِ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ، كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى، فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى، فَقَالَ... إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ، فَارْجِعْ فَلْيَخَفُفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ... فَلَمْ يَزَلْ يَرُدُّهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ.. وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ

الْحَرَامُ.

(نصر الباری شرح بخاری جلد سیزدہم صفحہ 330 تا 335۔ ناشر مکتبہ اشیح بہادر آباد کراچی) ﴿

نوٹ: معراج نبویؐ کے بارہ میں اس طویل حدیث کے اہم حصے یہاں مذکور ہیں۔ بغرض اختصار چھوڑے گئے الفاظ کی جگہ عربی متن اور اردو ترجمہ میں بھی چند نقطے لگا دیے ہیں۔

ترجمہ: شریک بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت انسؓ بن مالک سے سنا کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے (روحانی) سیر کروائی گئی، پہلے اس سے کہ آپؐ پر وحی کی جائے۔ آپؐ کے پاس تین افراد (فرشتے) آئے اس وقت آپؐ خانہ کعبہ میں سوئے تھے۔ ان میں سے ایک (فرد) نے کہا! ”وہ“ کیسا ہے؟ آنے والوں میں درمیانہ بولا! وہ سب سے بہتر ہے۔ اور ان میں سے ایک کہنے لگا ان میں سے سب سے بہتر کو لے لو۔ تو یوں اس رات ہوا۔ پھر آپؐ نے ان افراد کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ ایک اور رات کو آئے جس میں آپؐ کا دل دیکھتا تھا اور آپؐ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہ سوتا تھا اور اسی طرح نبی ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ پھر ان تینوں افراد نے آپؐ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ انہوں نے آپؐ کو اٹھایا اور آپؐ کو چاہہ ززم کے پاس رکھا۔ پھر وہاں ان سے آپؐ کو جبریلؑ نے لے لیا اور جبریلؑ نے آپؐ کے سینہ اور ناف کے درمیان چیرا یہاں تک کہ آپؐ کے سینہ اور پیٹ کو خالی کیا اور اسے اپنے ہاتھ سے ززم کے پانی سے دھویا یہاں تک کہ آپؐ کا پیٹ صاف کر دیا۔ پھر ایک سونے کا تھال لایا گیا جو ایمان اور حکمت سے بھر پور تھا تو اس سے آپؐ کے سینہ اور حلق کی نالیوں کو بھر دیا پھر اسے بند کر دیا پھر وہ (جبریلؑ) آپؐ کو پہلے آسمان کی طرف لے گئے۔۔۔ اس کے بعد مختلف نچلے آسمانوں میں دیگر انبیاء اور فضیلت کلام الہی کی وجہ سے ساتویں آسمان پر حضرت موسیٰؑ کی ملاقات کا ذکر ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ ”وہ“ مجھ سے بھی بلند کیا جائے گا۔ پھر جبریلؑ آپؐ کو لے کر وہاں سے بھی اوپر بلند ہوئے جو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ یہاں تک کہ آپؐ سدرۃ المنتہیٰ پر آئے اور رب العزت جبار خدا قریب ہوا اور نیچے آیا۔ یہاں تک کہ وہ آپؐ سے دو قوسوں کی کمان یا اس سے بھی قریب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جو بھی وحی فرمائی اس میں آپؐ کی امت پر ہر دن میں پچاس نمازوں کی وحی تھی۔ پھر آپؐ نیچے اترے یہاں تک کہ (حضرت) موسیٰؑ نے آپؐ کو روک لیا اور کہا۔۔۔ یقیناً آپؐ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھتی۔

پس آپؐ واپس جائیں اور اپنے رب سے اپنی اور اپنی امت سے ان کی تخفیف کروائیں۔۔۔ پس حضرت موسیٰؑ مسلسل آنحضرت ﷺ کو اپنے رب کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ تک ہو گئیں۔۔۔ راوی کہتے ہیں کہ آپؐ کی آنکھ کھلی تو آپؐ مسجد حرام میں تھے۔

تشریح: امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں واقعہ معراج و اسراء کا ذکر آٹھ مقامات پر کیا ہے، پانچ جگہ تفصیلی اور تین جگہ مختصر۔ یہ سب روایات حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہیں جن میں سے تین روایات وہ حضرت مالک بن صعصعہؓ سے بیان کرتے ہیں۔

مزید برآں امام بخاری نے اپنی صحیح میں دو الگ عنوان ”باب المعراج“ اور ”باب الاسراء“ قائم کر کے یہ اصولی اشارہ بھی فرما دیا ہے کہ ان کے نزدیک معراج و اسراء دو الگ الگ واقعات ہیں۔ اگرچہ امام صاحب نے جن راویوں سے دونوں ملتے جلتے روحانی سفروں کی تفصیل بیان کی ہیں۔ ان میں معراج و اسراء کے واقعات آپس میں خلط ملط ہو گئے ہیں۔

چنانچہ مذکورہ بالا معراج کی روایت کا آغاز ہی ”اسراء جس رات ہوا“ کے الفاظ سے ہوتا ہے، جس میں یہ اشارہ ہو سکتا ہے کہ معراج بھی اسراء کی طرح ایک روحانی سفر تھا جو مسجد اقصیٰ کی بجائے آسمان کی طرف ہوا۔ جس کے لئے الفاظ ”عَرَجَ اِلَى السَّمَاءِ“ ہیں، یعنی آپؐ آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ نیز اس میں دیگر واقعات بھی خاص معراج کے ہی بیان ہیں، جیسے رسول اللہ کا آسمان میں سدرۃ المنتہیٰ تک سفر اور نمازوں کی فرضیت کا واقعہ وغیرہ۔

قرآن شریف اور دیگر احادیث میں بھی معراج اور اسراء کے دو الگ الگ واقعات ہونے کی صراحت موجود ہے۔ چنانچہ معراج کے روحانی سفر کا ذکر سورۃ النجم میں ہے جس کے مطابق رسول اللہؐ کو مکہ سے آسمان تک روحانی سیر کرائی گئی۔ اس میں بیت المقدس جانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اسراء کے روحانی سفر کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں ہے جو مکہ سے بیت المقدس تک تھا۔ اس میں آپؐ کے آسمان پر جانے کا کوئی ذکر نہیں۔

واقعہ اسراء و معراج کے زمانہ میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے، اہل سیران واقعات کا زمانہ 11 سال نبوی بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ نمازیں جو معراج میں فرض ہوئیں، شروع اسلام سے ادا کی جاتی تھیں حتیٰ کہ پہلی نازل ہونے والی سورۃ العلق میں بھی رسول اللہؐ کو کفار کی طرف سے نماز سے روکنے کا ذکر ہے۔ اس لحاظ سے ماننا پڑے گا کہ معراج ابتدائی زمانہ اسلام میں ہوا۔ لہذا یہ بات زیادہ

قرین قیاس ہے کہ واقعہ معراج ایک سے زائد مرتبہ پیش آیا اور ابتدائی زمانہ کے پہلے واقعہ معراج میں نمازیں فرض ہوئیں۔

دوسرے معراج کا زمانہ بھی اسراء 11 نبوی سے پہلے ہی ہو سکتا ہے جس کے بارہ میں سورۃ النجم میں ذکر ہے جو 5 سال نبوی میں نازل ہوئی، فرمایا: وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ (سورۃ النجم: 14) یعنی رسول کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اس کے دوبارہ نزول کے موقع پر بھی دیکھا۔

بہر حال واقعہ معراج کی اس حدیث سے رسول اللہ ﷺ کا بلند مقام و مرتبہ اور سردار انبیاء ہونا ثابت ہے، اس روحانی سفر میں آپ ﷺ جملہ انبیاء سے سبقت لے گئے اور ساتویں آسمان سے بھی آگے انتہائی قرب کے مقام سدرۃ المنتہیٰ اور قاب قوسین پر پہنچے، یہاں تک کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ جیسے عظیم المرتبت نبی بھی رشک سے کہہ اٹھے کہ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ کوئی نبی مجھ سے بھی آگے رفعت پائے گا۔

امت کے جس گروہ کے نزدیک معراج حالت خواب میں اعلیٰ درجہ کا روحانی نظارہ اور کشف تھا، ان کے یہ دلائل زیادہ وزن رکھتے ہیں:-

اول یہ کہ احادیث معراج میں حضور ﷺ کے سوتے ہوئے یا نیند اور بیداری کی درمیانی حالت کا ذکر ہے۔ نیز یہ بیان ہے کہ معراج میں رسول اللہ ﷺ کا دل بیدار تھا اور آنکھ سوئی تھی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قلبی رویت کا واقعہ تھا۔ قرآن کریم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ فرمایا: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰ (سورۃ النجم: 12) کہ اس (واقعہ معراج میں) دل نے جو دیکھا وہ غلط نہیں تھا۔

پھر اس روایت میں واقعہ معراج کے اختتام پر وَاسْتَيْقَظَ کے الفاظ ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی، اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ یہ نظارہ ایک لطیف کشف تھا۔

صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے معراج یا اسراء کے واقعہ میں جسم سمیت آسمان پر جانے کی صراحت نہیں کی، بلکہ اس کے برعکس ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ واقعہ معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اپنی جگہ سے غائب نہیں ہوا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو سیر کروائی۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہؓ اور حضرت حسن بصریؓ واقعہ اسراء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایا صادقہ قرار دیتے ہیں۔

(سیرت ابن ہشام حصہ دوم صفحہ 13 ناشر اسلامی کتب خانہ) ۲

بزرگان سلف میں سے علامہ ابن قیم (متوفی: 751ھ) اور حضرت داتا گنج بخش جویریؒ (متوفی: 464ھ) نے بھی معراج کو ایک روحانی نظارہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس روحانی سفر میں انبیاء کی روحوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی ملاقات ہوئی گویا یہ ایک روحانی سفر تھا نہ کہ جسمانی۔ (تفصیل اگلے عنوان میں صفحہ 16-17 پر ملاحظہ ہو)

حضرت بانی جماعت احمدیہؒ بھی معراج کو نہایت اعلیٰ درجہ کا لطیف کشف روحانی قرار دیتے ہیں۔ آپ کے چند منتخب ارشادات بابت معراج ملاحظہ ہوں:

1- ”پس چونکہ آنحضرت ﷺ کے نفس ناطقہ کے اعلیٰ درجہ کی استعداد تھی اور انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنے معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ مشابہ ہے بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنیٰ درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفیٰ اور اجلیٰ ہوتی ہے۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 126 ایڈیشن 2008)

2- ”معراج روحانی بیداری کے ساتھ ایک لطیف کشف تھا جیسا کہ یہ امر روشن عقل پر مخفی نہیں اور ہمارے سید و مولیٰ ﷺ کی روح کا آسمان کی طرف صعود نورانی جسم کے ساتھ تھا جو اس مٹی سے تخلیق کردہ مادی جسم کے علاوہ تھا۔ اور کسی ارضی جسم کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے، یہ صاحب جبروت و عزت اللہ کا وعدہ ہے۔“

(الہدیٰ والتبصرۃ لمن یرئ مترجم صفحہ 180۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

3- ”ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ خیر الاولین والآخرین ہیں۔۔۔ اور پھر قدم آنحضرت ﷺ آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف کیا گیا اور مرتبہ ”قاب قوسین“ کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت ﷺ مظہر صفات الہیہ تم اور اکمل طور پر تھے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22-23 ایڈیشن 2008)

4- ”آنحضرت ﷺ کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی و لازمانی۔ سیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات کے یعنی اشارہ ہے کہ اسلامی ملک مکہ سے

بیت المقدس تک پھیلے گا اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی مسح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت ﷺ کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے: **وَ الْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ** (سورۃ الجمعة: 4) اور سیر لامکانی و لازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکان قرب کا اختتام ہے۔“

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ اشتہار چندہ منارۃ المسیح روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 26 ایڈیشن 2008)

5- ”معراج انقطاع تام تھا اور سر اس میں یہ تھا کہ تار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقطہ نفسی کو ظاہر کیا جاوے۔ آسمان پر ہر ایک روح کے لیے ایک نقطہ ہوتا ہے اس سے آگے وہ نہیں جاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقطہ نفسی عرش تھا اور رفیق اعلیٰ کے معنی بھی خدا ہی کے ہیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی معزز و مکرم نہیں ہے۔“

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 386 ایڈیشن 1988)

6- ”جب تک انسان بے خبر ہوتا ہے اس کی باتیں نری انگلیں ہی ہوتی ہیں۔ ایسا ہی معراج کے متعلق لوگوں کا حال ہے۔ وہ اس کی حقیقت اور اصلیت سے بے خبر ہیں۔ ہم تو معراج کو بالکل بیداری تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں ایک بیداری دنیا داروں کی ہے اور ایک بیداری عارفوں، صادقوں، نبیوں اور خدا رسیدہ لوگوں کی بیداری ہوتی ہے اور ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آنحضرت ﷺ چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل اور تمام صادقوں اور عارفوں کے سردار ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مرتبہ بھی آپ کا سب سے بڑھا ہوا ہے۔ معراج ایک کشفی معاملہ تھا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 341 ایڈیشن 1988)

عکس حوالہ نمبر: 1

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شَيْخُ أَرْدُو

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

مولفہ

مَضْرُوتُ الْعَلَامَةِ نَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَقِيمَانِ نَفْحِ

شَيْخِ الدِّينِ رِظَاةِ الْعُلُومِ وَقَفِ سَهَابِ نِوَرِ

شَاكِرُ دُشِيدِ شَيْخِ الْإِسْلَامِ مَضْرُوتُ نَوْلَانَا مَسْتَعِينِ أَمْرِي عَزَّةَ اللَّهُ

جلد: بیرونامہ | پارہ: ۲۹-۳۰ | باب: ۳۶۶-۳۹۲ | حدیث: ۶۶۱-۶۷۳-۷۰۷

کتاب الأحکام، کتاب التَّمَنِّي، کتاب اخبار الآحاد، کتاب الاعتصام
بالکتاب والسنة، کتاب الرِّدَّةِ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمُ التَّوْحِيدِ

مَكْتَبَةُ الشَّيْخِ

۳۳۵/۳، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 1

۳۳۰ پ/۳ کتاب الرّوٰۃ علی الجہمیۃ وغیرہم/باب: ارشاد الہی: وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا/حدیث: (۷۰۲۸)

بنائیں (یا ترجمہ اس طرح کریں اگر ہم لوگ اپنے رب کے حضور کسی سے سفارش کروائیں تو خوب ہو) چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام انسانوں کے باپ (جد امجد) ہیں اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور فرشتوں سے آپ کو جدہ کروایا اور ہر چیز کے نام آپ کو سکھائے سو آپ ہمارے رب کے حضور ہمارے لئے سفارش کیجئے کہ ہم کو (اس تکلیف سے) راحت دے تو حضرت آدم علیہ السلام ان لوگوں سے کہیں گے میں اس مقام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی اس خطا کو یاد کریں گے جو ان سے سرزد ہو گئی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا الحدیث ذکرہ ہنا مختصراً ولم یذکر فیہ ما ترجمہ لہ علی عادقہ فی الاشارة الخ۔
یہ حدیث یہاں مختصر ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب التفسیر بخاری ص: ۶۳۲ میں گزر چکا ہے اس میں یہ ہے ایضا موسیٰ عبد الکلمہ اللہ اس سے مطابقت ظاہر ہے نیز بخاری کتاب الرقاق ص: ۹۷۱ کی حدیث گزر چکی ہے جس میں ہے ایضا موسیٰ الذی کلمہ اللہ الخ ان دونوں روایت سے مطابقت ظاہر ہے۔

تحریر و وضع | والحديث هنا ص: ۱۱۱۹ تا ص: ۱۱۲۰، ودر الحدیث فی التفسیر، ص: ۶۳۲، و فی الرقاق، ص: ۹۷۱، و ص: ۱۱۰۱، و ص: ۱۱۰۸، و ص: ۱۱۱۸۔

۷۰۲۸ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ شُرَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكُحْبَةِ أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوْلَهُمْ أَنَّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَقَالَ آخِرُهُمْ خَلَدُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى أَتَوْهُ لَيْلَةَ أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَلَمْ يَكْلُمُوهُ حَتَّى احْتَمَلُوهُ فَوَضَعُوهُ عِنْدَ بئرِ زَمْرَمٍ فَتَرَاهُ مِنْهُمْ جَبْرِيلُ فَشَقَّ جَبْرِيلُ مَا بَيْنَ نَحْرِهِ إِلَى لَبْتِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ صَدْرِهِ وَجَوَّفَهُ فَسَسَّ مِنْ مَاءِ زَمْرَمٍ بِيَدِهِ حَتَّى انْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ إِنِّي بَطَسْتُ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُواً إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَتَعَادَيْدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضْرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَتَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا فَقَالَ جَبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ

عکس حوالہ نمبر: 1

۳۳۱

پہا/ کتاب الرود علی الجہمیہ وغیرہم/ باب: ارشاد الہی: وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بَنِي نَعَمَ الْإِبْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهْرَيْنِ يَطْرُدَانِ فَقَالَ مَا هَذَا النَّهْرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا النَّيْلُ وَالْفَرَاتُ غَضْرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِنَهْرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ نُورٍ وَرَبْرَجِدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِنْكَ أَذْفَرُ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا أَنْبِيَاءٌ قَدْ سَمَّاهُمْ فَأَرَعَيْتُ مِنْهُمْ إِدْرِيسَ فِي الثَّانِيَةِ وَهَارُونَ فِي الرَّابِعَةِ وَآخَرَ فِي الْخَامِسَةِ لَمْ أَحْفَظْ اسْمَهُ وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَمُوسَى فِي السَّابِعَةِ بِتَفْصِيلِ كَلَامِ اللَّهِ فَقَالَ مُوسَى رَبِّ لِمَ أَظُنُّ أَنْ يُرْفَعَ عَلَيَّ أَحَدٌ ثُمَّ عَلَا بِهِ فَوْقَ ذَلِكَ بِمَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ حَتَّى جَاءَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى وَذَنَا الْجَبَّارَ رَبَّ الْعِزَّةِ وَذَنَا لِلْجَبَّارِ رَبَّ الْعِزَّةِ فَتَدَلَّيْتُ حَتَّى كَانَ مِنْهُ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَرْحَى اللَّهُ فِيمَا أَوْحَى إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً عَلَى أُمَّتِكَ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثُمَّ هَبَطَ حَتَّى بَلَغَ مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ مُوسَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَاذَا عَاهَدَ إِلَيْكَ رَبُّكَ قَالَ عَاهَدَ إِلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ إِنْ أُمَّتِكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَلِكَ فَارْجِعْ فَلْيَخَفْ عَنْكَ رَبُّكَ وَعَنْهُمْ فَانْفَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَأَنَّهُ يَسْتَشِيرُهُ فِي ذَلِكَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ جِبْرِيلُ أَنْ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَعَلَا بِهِ إِلَى الْجَبَّارِ فَقَالَ وَهُوَ مَكَانُهُ يَا رَبِّ خَفَّفْ عَنَّا فَإِنَّ أُمَّتِي لَا تَسْتَطِيعُ هَذَا فَوَضَعَ عَنْهُ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُوسَى فَاحْتَبَسَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَدِّدُهُ مُوسَى إِلَى رَبِّهِ حَتَّى صَارَتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ ثُمَّ احْتَبَسَهُ مُوسَى عِنْدَ الْخَمْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ لَقَدْ رَاوَدَتْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَوْمِي عَلَى أَدْنَى مِنْ هَذَا فَضَعَفُوا فَتَرَكُوهُ فَأَمَّتْكَ أضعف أجسادًا وقلوبًا وَأَبْدَانًا وَأَبْصَارًا وَأَسْمَاعًا فَارْجِعْ فَلْيَخَفْ عَنْكَ رَبُّكَ كُلُّ ذَلِكَ يَلْفُضُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ لِيُخِيرَ عَلَيْهِ وَلَا يَكْرَهُ ذَلِكَ جِبْرِيلُ فَرَفَعَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

عکس حوالہ نمبر: 1

۳۳۲

پ/ کتاب الرذ علی الجہمیہ وغیرہم / باب ارشاد الہی: وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا

فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ أُمَّتِي ضَعَفَاءُ أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَأَبْدَانُهُمْ
فَلِيخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجِبَارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَيْتَكَ وَسَعْدِيكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلَ لَدَيْ
كَمَا فَرَضْتَهُ عَلَيْكَ فِي أُمَّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بَعَشْرٍ أَمْثَالِهَا فِيهِ خَمْسُونَ فِي أُمَّ
الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا
أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَأَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أُذُنِي
مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ أَرْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلِيخَفِّفْ عَنكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ
اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقِظْ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴿

ترجمہ | شریک بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے اس بن مالک ؓ سے سنا انہوں نے وہ واقعہ بیان کیا جس رات
رسول اللہ ﷺ کو مسجد کعبہ سے معراج کے لیے لے جایا گیا کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آپ
کے پاس آئے اور آنحضرت ﷺ مسجد حرام میں سو رہے تھے (آپ ﷺ بیچ میں سوئے ہوئے تھے ایک طرف آپ ﷺ کے چچا
حضرت حمزہ ؓ اور دوسری طرف آپ ﷺ کے چچے جعفر بن ابی طالب تھے) ان میں سے ایک نے پوچھا (یعنی آنے
والے فرشتوں میں سے ایک نے پوچھا) ایتھم ہو ان میں سے وہ کون ہے؟ (یعنی ان تین سوئے والے حضرات میں سے
وہ کون ہیں جن کے لیے معراج کا حکم ہوا ہے؟) دوسرے (فرشتہ) نے جواب دیا کہ ان تینوں میں وسط والا جو ان میں سب
سے بہتر ہیں تیسرے (فرشتہ) نے کہا ان میں سے جو سب سے بہتر ہیں انہیں لے لو اس رات کو بس اتنا ہی واقعہ پیش آیا اس
کے بعد پھر آنحضرت ﷺ نے انھیں (یعنی ان فرشتوں کو) نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ (فرشتے) آنحضرت ﷺ کے پاس دوسری
رات آئے (حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ فرشتوں کی دوسری آمد کتنی مدت کے بعد ہوئی؟ ظاہر یہ ہے کہ دوبارہ اس وقت
آئے جب آپ ﷺ پینچم ہو چکے تھے آپ ﷺ پر وحی آنے لگی تھی وحينئذ وقع الاسراء والمعراج)۔

”فیما یرى قلبه“ الخ: اس وقت آنحضرت ﷺ کا قلب دیکھ رہا تھا اور آپ ﷺ کی آنکھ سوری تھی لیکن دل نہیں سو رہا
تھا (بلکہ دل بیدار تھا) یہی حال انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کے قلوب نہیں سوتے چنانچہ ان
فرشتوں نے آنحضرت ﷺ سے کوئی بات نہیں کی بلکہ آنحضرت ﷺ کو اٹھایا اور زمزم کے کنوئیں کے پاس لائے پھر ان فرشتوں
میں سے آنحضرت ﷺ کا کام جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ذمہ لے لیا اور جبرئیل علیہ السلام نے گلے سے دل کے نیچے تک
چاک کیا یہاں تک کہ سینے اور پیٹ کو (انسانی خواہشات سے) خالی کیا اور اپنے ہاتھ سے آب زمزم سے دھویا یہاں تک کہ
آپ کا پیٹ خوب صاف کیا پھر سونے کا ایک ٹپٹٹ لایا گیا جس میں سونے کا ایک برتن ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا سینہ اور طلق کے رگوں کو اس سے بھر دیا پھر اس کو سی دیا (یعنی بند کر دیا) اس کے بعد آپ ﷺ کو

عکس حوالہ نمبر: 1

۳۳۳

۳/ کتاب الرّد علیٰ فہمیة وغیرہم / باب: ارشاد الہی: وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا

یاد نہیں اور ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر اور موسیٰ علیہ السلام ساتویں آسمان پر، یہ انہیں (دنیا میں) اللہ تعالیٰ سے شرف ہم کلامی کی وجہ سے فضیلت ملی تھی (کہ سب سے اوپر کے آسمان پر تشریف فرما ہیں) ”فقہال موسیٰ رب“ الخ موسیٰ علیہ السلام نے (حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر) بارگاہ الہی میں یہ عرض کیا یارب میرا خیال نہیں تھا کہ کسی کو مجھ سے بڑھایا جائے گا۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر اوپر چڑھے اس سے اوپر کہ جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ (الیہا ینتہی علم الملائکة ولم یجاوزها احد الا نبینا صلی اللہ علیہ وسلم)۔

و "وَذُنَا الْجَبَّارِ رَبِّ الْعِزَّةِ" اور رب العزّة ذوالجبروت (پروردگار عالم) نیچے اتر کر آپ ﷺ سے قریب ہو گئے یہاں تک کہ ہو گیا فاصلہ ایک کمان کے دو مقدار (دو کنارے) یا اس سے بھی قریب (قلیل مجاز عن قلبہ المعنوی و ظهور منزلتہ عند اللہ عمدہ)۔

"فاوحی اللہ فیما اوحی" الخ: پھر اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو وحی بھیجی اس میں ہر دن اور رات میں آپ ﷺ کی امت پر پچاس نمازوں کی بھی وحی کی (حکم دیا) پھر آپ ﷺ اترے یہاں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام نے آپ کو روک لیا اور پوچھا اے محمد (ﷺ) آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ (یعنی کیا حکم دیا ہے؟) حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ کو ہر دن اور رات میں پچاس نمازوں کا حکم دیا ہے موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا آپ کی امت میں اس کی استطاعت نہیں (ہر روز اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکیں گی) آپ واپس جائیے اور اپنی اور اپنی امت کی طرف سے تحریف کی درخواست کیجئے چنانچہ نبی اکرم ﷺ جبرئیل (علیہ السلام) کی طرف متوجہ ہوئے گویا آپ ﷺ اس سلسلے میں مشورہ طلب کر رہے تھے تو جبرئیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ ہاں اگر آپ چاہیں، چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کو لے کر بارگاہ ذوالجبروت میں پہنچے اور آنحضرت ﷺ نے اپنے مقام اول (جہاں اترنے سے پہلے تھے) سے عرض کیا اے پروردگار ہم سے تحریف کر دیجئے کیونکہ میری امت اس کی طاقت نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازوں کی کمی کر دی پھر حضور اقدس ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کو روک لیا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کو برابر پروردگار کے پاس واپس کرتے رہے یہاں تک کہ پانچ نمازیں ہو گئیں پھر موسیٰ علیہ السلام نے پانچ کے وقت بھی حضور اقدس ﷺ کو روک لیا اور کہا اے محمد (ﷺ) خدا کی قسم میں نے اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ اس سے کم پر (یعنی صرف دو نمازوں پر) کیا ہے وہ کمزور ثابت ہوئے اور انہوں نے چھوڑ دیا اور آپ ﷺ کی امت تو جسم، قلب، بدن، نظر اور کان ہر اعتبار سے کمزور ہے آپ واپس جائیے اور اپنے رب سے تحریف کرائیے آنحضرت ﷺ ہر مرتبہ جبرئیل علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوتے تھے تا کہ وہ حضور ﷺ کو مشورہ دیں اور جبرئیل علیہ السلام اسے ناپسند نہیں کرتے تھے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کو پانچویں مرتبہ لے گئے تو حضور ﷺ نے عرض کیا یارب میری امت جسم،

عکس حوالہ نمبر: 1

۳۳۵

چپا / کتاب الوذی علی الجہمیہ وغیرہم / (۳۹۰۱) باب: جنت والوں سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا / حدیث: (۷۰۲۹)

دل، کان، نگاہ اور بدن سب کمزور ہیں پس ہم سے اور کم کر دیجئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (ﷺ) حضور ﷺ نے فرمایا لیکت و معدیک اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے نزدیک قول بدلائیں جاتا جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب (لوح محفوظ) میں فرض کیا ہے اور فرمایا ہر نیکی کا ثواب اس کا دس گنا ہے پس یہ ام الکتاب (لوح محفوظ) میں پچاس نمازیں ہیں اور وہ تم پر پانچ ہیں پھر حضور ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرف واپس لوٹے تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا ہوا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے یہ تحفیف کی کہ ہر نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا موسیٰ علیہ السلام نے کہا واللہ میں نے بنی اسرائیل کو اس سے کم پر آزمایا ہے لیکن انہوں نے چھوڑ دیا آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اس سے بھی کم کرائیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے موسیٰ اب مجھے اپنے رب سے شرم آئی ہے بار بار آ جا چکا ہوں تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا تو پھر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اتر جائیے اور حضور اقدس ﷺ بیدار ہوئے دررا خالی کہ آپ مسجد حرام میں تھے۔

تشریح ای استقیظ من نومة نامها بعد الاسراء او انه افاق مما كان فيه مما خامر باطنه من مشاهدة الملا الاعلی فلم يرجع الی حال بشریتہ الا هو نائم (قس)

یعنی بیدار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ معراج کے بعد واپس آ کر اپنی جگہ مسجد حرام میں آ کر سو گئے ہوں گے یا یہ مطلب ہے کہ ملا اعلیٰ کے مشاہدہ سے معراج کی وہ حالت جاتی رہی اور حالت بشریت میں آ گئے، مزید کے لیے عمدہ اور فقہ دیکھئے۔

مطابقہ للترجمہ مطابقہ الحدیث للترجمہ قوله: وموسى فى السابعة بتفضيل كلام الله.

تعد موضوع | والحديث هنا من: ۱۱۲۰ تا ۱۱۲۱، ومر الحدیث من: ۵۰ تا ۵۱، و ۲۲۱، و ۲۵۵ تا ۲۵۶، و ۲۷۰ تا ۲۷۱، و ۲۸۱، و ۲۸۷ تا ۲۸۸، و ۵۵۰ تا ۵۵۱۔

﴿باب كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ﴾^{۳۹۰۱}

جنت والوں سے اللہ تعالیٰ کا کلام کرنا (یعنی جنت میں) (قس)

۷۰۲۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ قِيْقُولُونَ لِيَبِّكَ رَبَّنَا وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرِ فِي يَدَيْكَ قِيْقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ قِيْقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ قِيْقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ الْفَضْلَ مِنْ ذَلِكَ قِيْقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ

عکس حوالہ نمبر: 2

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

سیرت نبوی (ﷺ) کا پیش بہا خزانہ

سیرت النبی ﷺ

ابن ہشام

حصہ دوم

مُصَنَّف

محمد عبد الملک ابن ہشام

مُتَرَجِم

مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی (کامل تفسیر)
سابق لکچرار چاؤ گھاٹ کالج بلدہ

ناشر

042 - 7223506 : فون : فضل الہی مارکیٹ
چوک اردو بازار لاہور

اسلامی مکتبہ

عکس حوالہ نمبر: 2

سیرت ابن ہشام ص ۷۷ حصہ دوم

۱۳

”اے ابوبکر تم صدیق ہو“

غرض اسی دن آپ نے انھیں صدیق کا لقب عطا فرمایا۔

حسن نے کہا کہ اسی وجہ سے ان لوگوں کے متعلق جو اپنے اسلام سے مرتد ہو گئے اللہ نے نازل فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أُرِيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُحُورَهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ﴾

”جو نظارہ ہم نے تجھ کو دکھایا اور جس درخت پر قرآن میں لعنت کی گئی یہ تو لوگوں کے لیے ہم نے صرف ایک آزمائش بنائی تھی اور ہم انھیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان میں سخت سرکشی ہی کو زیادہ کرتا ہے۔“

غرض رسول اللہ ﷺ کے رات کے سفر کا یہ وہ بیان تھا جس کی روایت حسن سے پہنچی ہے اور قنادہ کی روایت کا ایک حصہ بھی اس میں داخل ہوا ہے۔

ابن اسحاق نے کہا کہ ابوبکر بنی ہر کے خاندان کے بعض افراد نے مجھ سے بیان کیا کہ (ام المؤمنین) عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کا جسم (مبارک مکہ سے) غائب نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ نے آپ کو روتی سفر کرایا تھا۔

ابن اسحاق نے کہا کہ مجھ سے یعقوب بن مہزیب بن المغیرہ بن الاضخ نے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان بنی ہر سے جب رسول اللہ ﷺ کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتے تھے کہ وہ اللہ کی طرف کا ایک سچا خواب تھا اور حسن کے اس قول کے سبب سے ان دونوں کے اس قول کا انکار بھی نہیں کیا گیا یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أُرِيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾

”اور اللہ عزوجل کے اس قول کے سبب سے جو ابراہیم کے متعلق اس نے خبر دی ہے کہ جب

آپ نے اپنے فرزند سے کہا:

﴿ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ ﴾

بے میں خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے تجھے ذبح کر دیا ہے۔“

پھر آپ نے اس پر عمل بھی کیا تو میں نے جان لیا کہ اللہ کی جانب سے انبیاء علیہم السلام پر جو وحی آتی ہے وہ بیداری میں بھی آتی ہے اور خواب میں بھی۔

ابن اسحاق نے کہا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

2- معراج نبوی میں حضرت عیسیٰؑ دیگر وفات یافتہ انبیاء کے ساتھ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرَبِّمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ مُضْطَجِعًا..... قَالَ فَانطَلَقَ بِي جَبْرِيْلُ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا... فَأَذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا لِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ..... إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا بِالْإِخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ... ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى.... أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ... الخ

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 817 تا 821 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالکؓ، حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس رات کے بارے میں جس میں آپؐ کو روحانی سیر کروائی گئی بتایا کہ میں (خانہ کعبہ میں) حطیم یا شاید فرمایا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا کہ مجھے جبریل علیہ السلام لے کر چلے۔ یہاں تک کہ ورلے آسمان پر آئے۔ وہاں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے باپ آدم ہیں انہیں سلام کہیے۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور کہانیک بیٹے اور صالح نبی کو خوش آمدید۔ پھر وہ بلند ہوئے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر آئے تو کیا دیکھا کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام ہیں اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں ان کو سلام کہیے۔ میں نے سلام کیا اور کہا اے نیک بھائی اور صالح نبی کو خوش آمدید پھر مجھے (دور سے) سدرۃ المنتہی دکھلایا گیا۔۔۔ (اور) مجھے ہر روز پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا (اس کے بعد باب المعراج کی اس لمبی حدیث میں آسمانوں کی سیر روحانی میں تیسرے آسمان پر حضرت

یوسفؑ، چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ، پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰؑ، ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔ پھر مقام سدرة المنتہیٰ کے بعد جنت کی دو نہروں اور بیت المعمور کے نظارے کے بعد شراب، پانی، دودھ اور شہد کے پیش ہونے اور ان میں سے رسول کریم ﷺ کے دودھ لینے کا ذکر ہے۔ جس پر حضرت جبریلؑ نے کہا کہ شراب وغیرہ کی بجائے دودھ لے کر آپؐ نے فطرت صحیحہ کے مطابق کام کیا ہے۔ حضرت جبریلؑ نے یہ تعبیر کر کے واضح کر دیا کہ معراج ظاہری واقعہ نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کا روحانی لطیف اور تعبیر طلب کشف تھا۔ تبھی حضرت جبریلؑ نے تعبیر کی ورنہ ظاہری واقعات کی تو تعبیر نہیں کی جاتی۔ حدیث کے آخر میں نمازوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ یہ سارے واقعات معراج سے متعلق ہیں۔ پس حدیث مذکور کے آغاز میں ”اُسْرَى“ کے الفاظ سے واقعہ اسراء مراد نہیں ہو سکتا، کیونکہ بعد کی ساری تفصیل معراج کی روحانی سیر سے متعلق ہیں۔

تشریح: بخاری میں معراج سے متعلق حضرت انسؓ کی تفصیلی روایت کا ذکر پہلے عنوان میں ہو چکا ہے۔ یہ دوسری روایت حضرت مالک بن صعصعہؓ سے ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کے دوسرے آسمان پر موجود ہونے کا ذکر ہے۔ یہی روایت امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے۔ گویا بخاری اور مسلم دونوں نے اس روایت کی صحت پر اتفاق کیا۔ مزید برآں سنن نسائی میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

معراج کے جسمانی یا کشتی ہونے کے بارہ میں گزشتہ عنوان میں بھی (صفحہ 3 تا 5 پر) ذکر ہو چکا ہے۔ مزید برآں حضرت علامہ ابن قیم (متوفی: 751ھ) نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کے ساتھ خارق عادت طور پر معراج کا واقعہ پیش آیا۔ جب کہ دیگر انبیاء (بشمول حضرت عیسیٰؑ) کی ارواح وفات کے بعد جسم سے جدا ہو کر آسمان کی طرف بلند ہوئیں اور اپنے مقام پر جاٹھریں۔ (زاد المعاد فی ہدی خیر العباد الجزء الثالث صفحہ 36-37 موسسة الرسالۃ) ۱

اسی طرح نواسہ رسول حضرت امام حسن بن علیؑ نے بیان فرمایا کہ حضرت علیؑ اس رات فوت ہوئے جس رات حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی روح آسمانوں پر اٹھائی گئی یعنی 27 رمضان کی رات۔

(طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39 مطبوعہ دار صادر بیروت) ۱

حضرت علامہ ابن عربیؒ نے بھی حضرت عیسیٰؑ کے رفع الی اللہ کی یہی حقیقت بیان کی ہے کہ ان کی روح

نے عالم سفلی سے عالم علوی میں اتصال کیا۔ (تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165 مطبوعہ مصر) ﴿﴾
 معراج کی یہی حقیقت حضرت داتا گنج بخشؒ جویریؒ بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا کہ میں معراج
 کی رات آدمؑ صفی اللہ اور یوسفؑ صدیق اللہ اور موسیٰؑ کلیم اللہ اور ہارونؑ کلیم اللہ اور عیسیٰؑ روح اللہ اور
 ابراہیمؑ خلیل اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کو آسمانوں میں دیکھا تو ضرور بالضرور ان کی روحوں ہی تھیں۔
 (بیان المطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ 390 فیروز سنز لاہور) ﴿﴾

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کی ملاقات حضرت عیسیٰؑ و عیسیٰؑ
 کی روحوں کے ساتھ ایک ہی آسمان پر ہوئی گویا حضرت عیسیٰؑ کا رفع بھی دیگر انبیاء سے جدا نہیں۔ وہ
 خاک کی جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے بلکہ دوسرے انبیاء کی طرح وفات کے بعد ان کی بھی روح کا
 رفع ہوا۔ اگر وہ جسمانی طور پر زندہ ہوتے تو ان کے لئے کوئی الگ مقام مقرر ہوتا کیونکہ زندہ اور
 فوت شدہ کے لئے الگ الگ ٹھکانہ ہوتا ہے۔ لیکن واقعہ معراج میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
 حضرت عیسیٰؑ کو دیگر وفات یافتہ انبیاء کی روحوں کے ساتھ دیکھنا بتاتا ہے کہ ان کی بھی روح تھی نہ کہ
 جسم اور وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح وفات پا کر خدا تعالیٰ کی ابدی جنت میں داخل ہو چکے ہیں جہاں
 سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے جیسا کہ اہل جنت کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ
 وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ (الحجر: 49) کہ جنتی لوگ اس سے کبھی نکالے نہ جائیں گے۔ پس جنت
 سے کبھی کوئی واپس آیا نہ آئے گا۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم

داخل جنت ہوا وہ محترم

حضرت بانی جماعت احمدیہ واقعہ معراج میں حضرت عیسیٰؑ کے دیگر انبیاء کے ساتھ مقام کا ذکر کرتے
 ہوئے فرماتے ہیں:

1- ”اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا
 تھا۔ وہ ایک وجود تھا مگر نورانی اور ایک بیداری تھی مگر کشفی اور نورانی۔ جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں
 سمجھ سکتے مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ
 آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا جس کے ظاہری جواب میں قرآن
 شریف میں کہا گیا تَاقُلْ سُبْحَانَ رَبِّيَ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَسُولًا (بنی اسرائیل: 94)
 کہ دے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں۔ انسان اس طرح اڑ کر کبھی آسمان پر نہیں

جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔“ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 646 ایڈیشن 1988)

2- ”کیا موت کے بعد حضرت مسیحؑ اور حضرت آدمؑ اور حضرت ادریسؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یوسفؑ وغیرہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے یا نہیں، اگر نہیں اٹھائے گئے تھے تو پھر کیونکر معراج کی رات میں آنحضرت ﷺ نے ان سب کو آسمانوں میں دیکھا اور اگر اٹھائے گئے تھے تو پھر ناحق مسیح ابن مریمؑ کے رفع کے کیوں اور طور پر معنی کیے جاتے ہیں۔ تعجب کہ توفیٰ کا لفظ جو صریح وفات پر دلالت کرتا ہے باجان کے حق میں موجود ہے اور اٹھائے جانے کا نمونہ بھی بدیہی طور پر کھلا ہے کیونکہ وہ انہی فوت شدہ لوگوں میں جا ملے جو ان سے پہلے اٹھائے گئے تھے۔“

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 438 ایڈیشن 2008)

3- ”آنحضرتؐ اپنی رویت سے گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر گزشتہ نبیوں میں دیکھا ہے جو اس دنیا سے گذر چکے ہیں اور دوسرے عالم میں پہنچ گئے ہیں اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ جس قسم کے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے جسم دیکھے اسی قسم کا جسم حضرت عیسیٰؑ کا دیکھا۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ ایسا سمجھنا غلطی ہے کہ انبیاء علیہم السلام جو اس دنیا سے گزر چکے ہیں ان کی صرف آسمان پر روحیں ہیں بلکہ ان کے ساتھ نورانی اور جلالی اجسام ہیں جن اجسام کے ساتھ وہ مرنے کے بعد دنیا سے اٹھائے گئے جیسا کہ آیت **وَ اذْخُلِیْ جَنَّتِیْ** اس بات پر نص صریح ہے۔ کیونکہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے جسم کی ضرورت ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 399 ایڈیشن 2008)

4- ”آنحضرتؐ نے معراج کی رات میں حضرت عیسیٰؑ کو مُردوں میں دیکھا۔ حدیث معراج کا تو کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ اسے کھول کر دیکھ لو کہ کیا اس میں حضرت عیسیٰؑ کا ذکر مُردوں کے ساتھ آیا ہے یا کسی اور رنگ میں۔ جیسے آپ نے حضرت ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا۔ اُن میں کوئی خصوصیت اور امتیاز نہ تھا۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت موسیٰؑ اور ابراہیمؑ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور قابض الارواح نے ان کو دوسرے عالم میں پہنچا دیا ہے۔ پھر ان میں ایک شخص زندہ بجسدہ العنصری کیسے چلا گیا؟ یہ شہادتیں تھوڑی نہیں ہیں ایک سچے مسلمان کیلئے کافی ہیں۔“

(لیکچر لدھیانہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 266-267 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 3

لَضُرِّمِنَ اللَّيْلِ وَقَتُّحَ قَرِيبٌ وَيَشْرُ الْمُؤْمِنِينَ

نَضْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

عَفْرَتُ الْعَالَمَةِ نَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَفْرَتَانِ نَفِيحٌ

شیخ الحدیث، ظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام عَفْرَتُ نَوْلَانَا سَيِّدِ حَسَنِ الْقَدَرِ الْوَالِي عَفْرَتِ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۳-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبہ الشیخ

۳/۳۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 3

۸۱۷

۱۱/ کتاب النقب (۲۱۵۷) باب معراج کا بیان / حدیث: (۳۶۲۸)

۳۶۲۷ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَكْرِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ عُقَيْبِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ جَاهِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كَلَبَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ لَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَطَفْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جب قریش نے مجھے معراج کے بارے میں جھٹایا تو میں حلیم میں کھڑا ہوا گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بیت المقدس کو سامنے کر دیا (جہاں آٹھ گائے) تو میں قریش کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه مشتمل على بعض ما وقع في الاسراء. **تعديل ووضوح** والحديث هنا ۵۲۸۔

﴿باب المعراج﴾^{۲۱۵۷}

معراج کا بیان

۳۶۲۸ ﴿ حَدَّثَنَا هُبَيْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَفْصَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحِطِيمِ وَرَبِّمَا قَالَ لِي الْحِجْرُ مُصْطَلِحًا إِذْ آتَانِي آتٍ لَقَدْ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ فَقُلْتُ لِلجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنِّي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ لَعْنَةِ نَحْرِي إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ لَصْبِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أَتَيْتُ بِطَبَسِيتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا لَفَيْتُ قَلْبِي ثُمَّ حَشَيْتُ ثُمَّ أَعْيَدْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَلَوْ فِي الْجَمَارِ أَبْيَضَ لَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الرَّاقِ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسُ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَحَمَلَتْ عَلَيْهِ فَأَنْطَلِقُ بِي جِبْرَيْلُ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ لِقَائِي مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحِبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ لِإِذَا فِيهَا آدَمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَلَسَّمُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ لِرُؤْيِ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ مَرَحِبًا لِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى آتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرَيْلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ

عکس حوالہ نمبر: 3

۸۱۸

۱/ کتاب المناقب / باب معراج کا بیان

محمّد قَبِلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا بِهِ فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدًّا ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِلَ أَوْ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا بِهِ فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا بِهِ فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ لِأَدَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا بِهِ فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ لِأَدَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدُّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْآخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قَبِلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبُوكَ لِأَنَّ غُلَامًا بَعَثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرَ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرَائِيلُ قَبِلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِلَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَبِلَ مَرْحَبًا بِهِ فَبِعَمِّ الْمَجِيِّ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ لِأَدَا إِبْرَاهِيمَ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُتَهَيِّئِ لِأَدَا نَبِقَهَا بِعَلِّ لِقَالِ هَجْرٍ وَإِذَا وَرَفَهَا بِعَلِّ أَذَانِ الْفِيلَةِ قَالَ هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُتَهَيِّئِ وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرَائِيلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنَّيْلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ ثُمَّ آتَيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ عَسَلٍ فَاتَّخَذْتُ

عکس حوالہ نمبر: 3

چهار کتاب المناقب باب: معراج کا بیان

۸۱۹

الْمَلَكُ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأَمْتُكَ لَمْ تُفْرَضْ عَلَيَّ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ
 صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ لِمَرْزُوقٍ عَلَيَّ مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمَرْتُ قَالَ أَمَرْتُ بِخَمْسِينَ
 صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمْتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ
 النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ لَسَلَّةَ التَّخْفِيفِ
 لِأَمْتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمِثْلِهِ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ
 عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمِثْلِهِ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَى
 مُوسَى فَقَالَ بِمِثْلِهِ فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ بِمِثْلِهِ
 فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ بِمَا أَمَرْتُ قُلْتُ
 أَمَرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنْ أَمْتُكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ
 وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالِجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ
 لَسَلَّةَ التَّخْفِيفِ لِأَمْتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأَسْلَمْتُ قَالَ
 فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي. ﴿﴾

ترجمہ | حضرت مالک بن معصوم سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے صحابہ سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا کہ میں عظیم میں لیٹا ہوا تھا اور کبھی قنودہ نے عظیم کے بجائے جبر کہا (جبر بھی عظیم ہی کو کہتے ہیں قنودہ راوی کو شک ہوا) کہ ایک آنے والے (جبر تکلیف علیہ السلام) میرے پاس آئے اور انہوں نے چاک کیا۔

قال وسمعته يقول: قنودہ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے یہاں سے یہاں تک کے درمیان (چاک کیا) تو میں نے جارود (ابن ابی سرہ تاجی) سے جو میرے پہلو میں (قریب ہی) بیٹھے تھے پوچھا کہ حضرت انسؓ کی اس سے کیا مراد تھی؟ تو انہوں نے کہا بیٹے کے اوپری حصے سے (یعنی طلق سے) ناف تک (قنودہ نے بیان کیا کہ) میں نے انسؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے سینے کے سر سے ناف تک چاک کیا پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس ایک مونس کا پشت لایا گیا جو ایمان سے لبریز تھا میرا دل دھویا گیا پھر ایمان سے بھرا گیا اس کے بعد اپنی جگہ رکھ دیا گیا پھر (سوار کی کے لئے) ایک جانور لایا گیا جو چمچ سے نچا اور گلہ سے اونچا تھا سفید رنگ، جارود نے حضرت انسؓ سے پوچھا اے ابو جہزہ ایہ جانور براق تھا؟ حضرت انسؓ نے کہا ہاں!

وہ اپنا قدم منہ کے نظریہ پر رکھتا تھا مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبر تکلیف علیہ السلام مجھ کو لے کر چلے یہاں تک کہ آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچے اور جبر تکلیف علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا تو اندر سے پوچھا گیا کون ہیں؟ جبر تکلیف علیہ السلام نے کہا میں جبر تکلیف ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبر تکلیف نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا یہاں لے

عکس حوالہ نمبر: 3

۸۲۰

۱۵/ کتاب المناقب، باب: معراج کا بیان

گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمد یدِ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں وہاں پہنچا دیکھا کہ اس میں آدم علیہ السلام تشریف فرما ہیں جبرئیل نے کہا یہ آپ کے والد آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمد یدِ صالح فرزند اور صالح نبی!۔

پھر جبرئیل علیہ السلام (مجھ کو لے کر) اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہاں! اندر سے کہا گیا انہیں خوش آمد یدِ خوب آئے پھر دروازہ کھولا گیا جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) دو حالہ زاد بھائی تشریف فرما ہیں، جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) ہیں آپ ان دونوں کو سلام کیجئے میں نے سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمد یدِ صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور دروازہ کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں تو کہا گیا انہیں مرحبا، خوب آئے اور دروازہ کھول دیا گیا پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ یوسف علیہ السلام ہیں جبرئیل نے کہا یہ یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا نیک بھائی اور نیک نبی خوش آمد ید۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا یہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں، اندر سے کہا گیا خوش آمد یدِ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا پھر میں اور ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا جبرئیل نے کہا یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے ان کو سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمد یدِ نیک بھائی اور نیک نبی۔

اس کے بعد جبرئیل مجھ کو لے کر پانچویں آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں، کہا گیا خوش آمد یدِ خوب آئے پھر جب میں پہنچا تو دیکھا کہ ہارون علیہ السلام ہیں جبرئیل نے کہا یہ ہارون ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا خوش آمد یدِ صالح بھائی اور صالح نبی۔

پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا انہیں

عکس حوالہ نمبر: 3

۸۲۱

ظہار کتاب المناقب باب معراج کا بیان

بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جبرئیل نے کہا ہاں کہا خوش آمد پر خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا خوش آمد پر صابح بھائی اور صابح نبی، پھر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کہنے لگے میں اس لئے روتا ہوں کہ یہ لاکا (دنیا میں) میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجے گئے اور ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں گے۔

پھر جبرئیل مجھ کو لے کر ساتویں آسمان پر پہنچے اور جبرئیل نے روزاڑہ کھولنے کو کہا پوچھا گیا کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ جبرئیل نے کہا محمد (ﷺ) ہیں پوچھا گیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیل نے کہا ہاں تو کہا انہیں خوش آمد پر خوب آئے پھر جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، جبرئیل نے کہا یہ آپ کے والد ہیں آپ انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمد پر نیک فرزند اور نیک نبی۔

پھر مجھ کو سدرة المنتہی تک لے جایا گیا تو دیکھا کہ اسکے چل خضو کے مشکوں کے برابر ہیں اور دیکھا کہ اسکے پیچے ہاتھی کے کان کے برابر، جبرئیل نے کہا یہ سدرة المنتہی ہے اور دیکھا کہ چار نہریں ہیں دو باطن اور دو ظاہر، میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہیں؟ جبرئیل نے کہا باطنی دو نہریں دنت میں جاری ہیں اور دو ظاہری نہریں شکل فطرت ہیں پھر میرے سامنے بیت المعمور کیا گیا پھر میرے سامنے ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا چال لے لیا (اس کو پی لیا) جبرئیل نے کہا یہ فطرت ہے (دین اسلام ہے) جس پر آپ اور آپ کی امت قائم ہیں۔

پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں پھر میں لوٹ آیا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم ملا آپ ﷺ نے فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکتی اور میں بخدا آپ سے پہلے لوگوں کو آزا چکا ہوں اور میں نبی اسرائیل پر بہت سختی کر چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس واپس جاسیے اور ان سے اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے چنانچہ میں واپس حاضر ہوا تو اللہ نے مجھ سے دس نمازیں معاف فرمادیں پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا پھر میں واپس حاضر ہوا تو دس اور معاف فرمادیں پھر لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس اور معاف فرمادیں پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اسی طرح کہا تو میں پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔

پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا پھر میں بارگاہ الہی میں لوٹ کر گیا تو مجھے

جلد ہفتم

نصر النہاری

۸۲۲ ظہار کتاب المناقب (۶۱۵۸) باب: کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس انصار کے ذوقی آمد اور بیت متبرکہ (۳۶۳۰)

روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا پھر میں لوٹ کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا آپ کو کیا حکم دیا گیا میں نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کی امت روزانہ پانچ نمازوں کی استطاعت نہیں رکھتی میں نے آپ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور نبی اسرائیل پر میں بہت زور ڈال چکا ہوں اس لئے آپ اپنے پروردگار کے پاس پھر جاسیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کی درخواست کیجئے، اخصشور ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار سے بہت درخواست کر چکا ہوں اور اب مجھے شرم آتی ہے اب میں اس پر راضی ہو جاتا ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں (اپنی امت سے پانچ نمازیں پڑھاؤں گا) حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب میں آگے بڑھا تو عبادتہ نے والے نے عبادی میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی۔

عکس حوالہ نمبر: 4

زَادُ الْمَعَادِ

فی ہدی خیر العباد

لابن قسیم اجوزیتہ

الإمام المحدث المفیر الفقیہ شمس الدین ابی عبد اللہ محمد بن ابی بکر الریحی الدمشقی
(۶۹۱ - ۷۵۱)

حقن نضوضہ ، وضع امارتہ ، وعلی علیہ

شعیب الأرنؤوط عبد القادر الأرنؤوط

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر: 4

إلا نفوراً، وأبى الظالمون إلا كفوراً.

فصل

وقد نقل ابن إسحاق عن عائشة ومعاوية أنهما قالا: إنما كان الإسراء بروحه، ولم يفقد جسده، ونُقلَ عن الحسن البصري نحو ذلك، ولكن ينبغي أن يُعلم الفرق بين أن يُقال: كان الإسراء مناماً، وبين أن يُقال: كان بروحه دون جسده، وبينهما فرقٌ عظيم، وعائشة ومعاوية لم يَقُولَا: كان مناماً، وإنما قالا: أُسْرِيَ بِرُوحِهِ وَلَمْ يَفْقِدْ جَسَدَهُ، وَفَرَّقَ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ، فَإِنْ مَا يَرَاهُ النَّائِمُ قَدْ يَكُونُ أَمْثَالاً مُضْرُوبَةً لِلْمَعْلُومِ فِي الصُّورِ الْمَحْسُوسَةِ، فَيَرَى كَأَنَّهُ قَدْ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ، أَوْ ذَهَبَ بِهِ إِلَى مَكَّةَ وَأَقْطَارِ الْأَرْضِ، وَرُوحُهُ لَمْ تَصْعَدْ وَلَمْ تَذْهَبْ، وَإِنَّمَا مَلَكَ الرَّوْيَا صَرَبَ لِهَ الْمِثَالِ، وَالَّذِينَ قَالُوا: عُرِجَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَائِفَتَانِ: طَائِفَةٌ قَالَتْ: عُرِجَ بِرُوحِهِ وَبَدَنِهِ، وَطَائِفَةٌ قَالَتْ: عُرِجَ بِرُوحِهِ وَلَمْ يَفْقِدْ بَدَنَهُ، وَهَؤُلَاءِ لَمْ يُرِيدُوا أَنْ الْمِعْرَاجَ كَانَ مَنَاماً، وَإِنَّمَا أَرَادُوا أَنْ الرُّوحَ ذَاتَهَا أُسْرِيَ بِهَا، وَعُرِجَ بِهَا حَقِيقَةً، وَبَاشَرَتْ مِنْ جِنْسٍ مَا تُبَاشِرُ بَعْدَ الْمَفَارِقَةِ، وَكَانَ حَالُهَا فِي ذَلِكَ كحَالِهَا بَعْدَ الْمَفَارِقَةِ فِي صُعودِهَا إِلَى السَّمَاوَاتِ سَمَاءَ سَمَاءَ حَتَّى يَنْتَهِيَ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَتَقِفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَأْمُرُ فِيهَا بِمَا يَشَاءُ، ثُمَّ تَنْزِلُ إِلَى الْأَرْضِ وَالَّذِي كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ أَكْمَلُ مِمَّا يَحْصُلُ لِلرُّوحِ عِنْدَ الْمَفَارِقَةِ.

الفرق بين من قال: كان الإسراء بالروح وبين أن يقال: كان مناماً

ومعلوم أن هذا أمرٌ فوق ما يراه النائم، لكن لما كان رسولُ اللَّهِ ﷺ في مقام خَرَقِ الْعَوَائِدِ، حَتَّى شَقَّ بَطْنَهُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَتَأَلَّمُ بِذَلِكَ، عُرِجَ بِذَاتِ رُوحِهِ الْمَقْدَسَةِ حَقِيقَةً مِنْ غَيْرِ إِمَاتَةٍ، وَمَنْ سِوَاهُ لَا يَنَالُ بِذَاتِ رُوحِهِ الصُّعُودَ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْمَفَارِقَةِ، فَالْأَنْبِيَاءُ إِنَّمَا اسْتَقَرَّتْ أَرْوَاحُهُمْ هُنَاكَ بَعْدَ مَفَارِقَةِ

= رسول الله ﷺ وقال البيهقي: هذا إسناد صحيح، مع أن إسحاق بن إبراهيم بن العلاء بهم كثيراً، ولذا قال الحافظ ابن كثير ١٤/٣: إنه مشتغل على أشياء منها ما هو صحيح كما ذكره البيهقي، ومنها ما هو منكر كالصلاة في بيت لحم، وسؤال الصديق عن نعت بيت المقدس وغير ذلك، والله أعلم.

ترجمہ: حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ نے بیان کیا کہ اسراء روح کے ساتھ تھا اور آپ کا جسم غائب نہ ہوا تھا۔۔۔ پس جہاں تک انبیاء کا تعلق ہے ان کی روحوں نے جسموں سے جدا ہو کر وہاں قرار پکڑا۔

عکس حوالہ نمبر: 4

الأبدان، وروح رسول الله ﷺ صعدت إلى هناك في حال الحياة ثم عادت، وبعد وفاته استقرت في الرفيق الأعلى مع أرواح الأنبياء - عليهم الصلاة والسلام - ومع هذا، فلها إشراف على البدن وإشرافاً وتعلق به، بحيث يرُدُّ السلام على من سلمَ عليه^(١) وبهذا التعلق رأى موسى قائماً يصلي في قبره، ورآه في السماء السادسة. ومعلوم أنه لم يُعْرَجْ بموسى من قبره، ثم رُدَّ إليه، وإنما ذلك مقام رُوحه واستقرارها، وقبره مقام بدنه واستقراره إلى يوم معاد الأرواح إلى أجسادها، فرآه يصلي في قبره، ورآه في السماء السادسة، كما أنه ﷺ في أرفع مكان في الرفيق الأعلى مستقراً هناك، وبدنه في ضريحه غير مفقود، وإذا سلم عليه المسلم ردَّ الله عليه روحه حتى يرُدَّ عليه السلام، ولم يفارق الملائم الأعلى، ومن كثف إدراكه، وغلظت طباعه عن إدراك هذا، فلينظر إلى الشمس في علو محلها، وتعلقها، وتأثيرها في الأرض، وحياة النبات والحيوان بها، وهذا شأن الروح فوق هذا، فلها شأن، وللأبدان شأن، وهذه النار تكون في محلها، وحرارتها تؤثر في الجسم البعيد عنها، مع أن الارتباط والتعلق الذي بين الروح والبدن أقوى وأكمل من ذلك وأتم، فشان الروح أعلى من ذلك وألطف.

فَقُلْ لِلْعَبِيدِ الرَّؤْمِدِ إِيَّاكَ أَنْ تَرَى سَنَا الشَّمْسِ فَاسْتَنْشِي ظِلَامَ اللَّيَالِيَا

فصل

قال موسى بن عتبة عن الزهري: عُرِجَ بِرُوحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَإِلَى السَّمَاءِ قَبْلَ خُرُوجِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ سَنَةً. وَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ وَغَيْرُهُ: كَانَ بَيْنَ الْإِسْرَاءِ وَالْهَجْرَةِ سَنَةٌ وَشَهْرَانِ انْتَهَى.

وكان الإسراء مرة واحدة. وقيل: مرتين: مرة يقطعة، ومرة مناماً، وأرباب

(١) أخرجه أبو داود (٢٠٤١) في المناسك: باب زيارة القبور، وأحمد ٥٢٧/٢ من حديث أبي هريرة، وسنده حسن، ولفظه: «ما من أحد يسلم علي إلا رد الله علي روحي حتى أرد عليه السلام».

جبکہ رسول اللہ کی روح آسمان کی طرف زندہ ہونے کی حالت میں بلند ہوئی پھر واپس لوٹی اور وفات کے بعد رفیق اعلیٰ کی طرف دیگر انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ قرار پکڑ گئی۔

عکس حوالہ نمبر: 5

الطبقات الكبرى

لابن سعد

المجلد الثالث

في البدرين من المهاجرين والأنصار

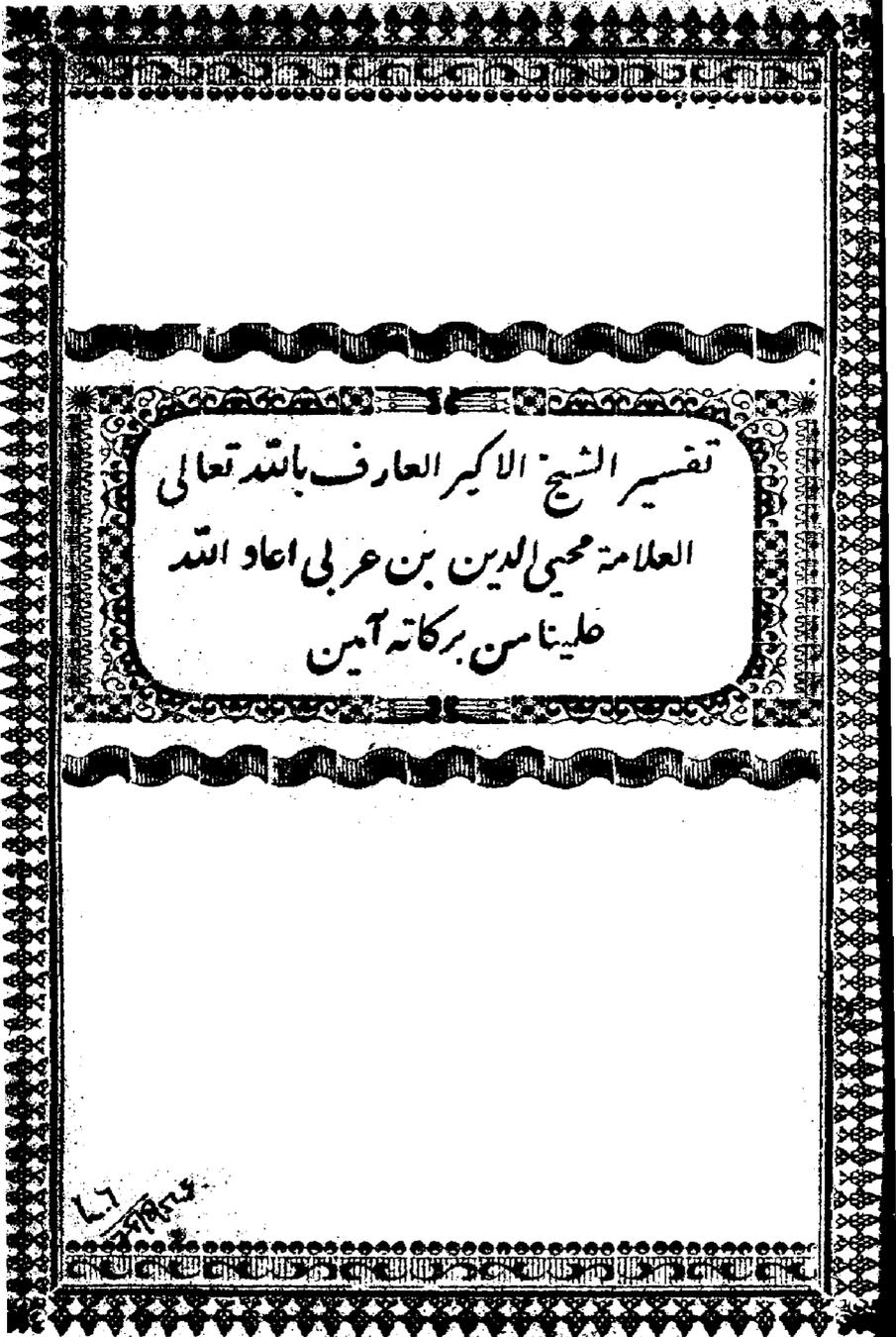
دارصادر
بيروت

عکس حوالہ نمبر: 5

یدرکہ الآخرون ، قد کان رسول اللہ ، صلی اللہ علیہ وسلم ، یبعثہ المبعث فیکتفیہ جبریل عن یمنہ ومیکائیل عن شمالہ فلا ینثی حتی یفتح اللہ له ، وما ترک إلا سبعمائة درہم أراد أن یشتری بها خادماً ، ولقد قبض فی اللیلة التي عُرِجَ فیها بروح عیسی بن مریم لیلۃ سبع وعشرین من رمضان .

قال : أخبرنا أبو معاویة الضریر عن حجاج عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصم قال : قيل للحسن بن علي إن ناساً من شيعة أبي الحسن علي ، عليه السلام ، يزعمون أنه دابة الأرض وأنه سيُبْعَثُ قبل يوم القيامة ، فقال : كذبوا ليس أولئك شيعة ، أولئك أعداؤه ، لو علمنا ذلك ما قسمنا ميراثه ولا أنكحنا نساءه . قال ابن سعد : هكذا قال عن عمرو ابن الأصم .

قال : أخبرنا أسباط بن محمد عن مطرف عن أبي إسحاق عن عمرو بن الأصم قال : دخلت على الحسن بن علي وهو في دار عمرو بن حريث فقلت له : إن ناساً يزعمون أن علياً يرجع قبل يوم القيامة ، فضحك وقال : سبحان الله ! لو علمنا ذلك ما زوجنا نساءه ولا ساهمنا ميراثه . قالوا وكان عبد الرحمن بن ملجم في السجن ، فلما مات علي ، رضوان الله عليه ورحمته وبركاته ، ودُفِنَ بعث الحسن بن علي إلى عبد الرحمن بن ملجم فأخرجه من السجن ليقتله ، فاجتمع الناس وجاؤوه بالنفط والبوراري والنار فقالوا تحرقه ، فقال عبد الله بن جعفر وحسين بن علي ومحمد بن الحنفية : دعونا حتى نشفي أنفسنا منه ، فقطع عبد الله بن جعفر يديه ورجليه فلم يَجْزَعْ ولم يتكلم ، فكحل عينيه بمسار محمسي فلم يجزع وجعل يقول : إنك لتتكنحل عيني عمك بمسار محمسي ، وجعل يقول : اقرأ باسم ربك الذي خلق ، خلق الإنسان من علق ، حتى أتى على آخر السورة كلها وإن عينه لتسيلان ، ثم أمر به فعولج عن لسانه ليقطعه فجزع ، فقيل له : قطعنا يدك ورجلك وسمكنا عينيك يا عدو الله فلم تجزع



عکس حوالہ نمبر: 6

اولئك هم الكافرون حقا * (۱۶۵) * وأعدنا للكافرين عذابا مهينا والذين آمنوا بالله ورسوله ولم

يفترقوا بين أئمتنا من أولئك سوف يؤتيتهم أجورهم وكان الله غفورا رحيما بألك أهل الكتاب أن تنزل عليهم كتابا من السماء فقد سألوا موسى أكبر من ذلك فقالوا أرنا الله جهرة فأخذتهم الصاعقة بظلمتهم ثم اتخذوا العجل من بعد ما جاءتهم البينات فعفونا عن ذلك وآتينا موسى سلطانا مبينا ورفعا فوقهم الطور ربمنا فوهم وقلنا لهم ادخلوا الباب سجدا وقلنا لهم لا تعدوا في السبت وأخذنا منهم ميثاقا غلظا فيما نقضهم ميثاقهم وكفرهم بآيات الله وقتلهم الأنبياء بغير حق وقولهم قلوبنا غلف بل طبع الله عليها بكفرهم فلا يؤمنون الا قليلا وكفرهم وقولهم على مريم بهتنا عظيمًا وقولهم انما قلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قلناه وما صلوه ولكن شبه لهم وان الذين اختلفوا فيه لفي شر من الله ما لهم به من علم الا اتباع الظن وقلنا لهم ان الله عزير حكيمًا

وصفاتهم فان معرفتهم وهم وغلط ووحيدهم زندقه ليسوا من الذين ولا من الحق في شيء (مهينا) بهينهم بوجود الحجاب وذل النفس وصفاتها (والذين آمنوا بالله ورسوله) جمعا وتفصيلا (أجورهم) من الجنات الثلاثة (وكان الله غفورا) يستتر عنهم ذواتهم وصفاتهم التي هي ذنوبهم وحجبتهم بذاته وصفاته (رحيما) برحمتهم بتبصيرهم بالجنات الثلاثة وبالوجود الموهوب للحقاني والبقاء المرمدي (كتابا من السماء) علما يقينيا بالمكاشفة من سماء الروح (أكبر من ذلك) لأن المشاهدة أكبر وأعلى من المكاشفة (بظلمهم) بظلمهم المشاهدة مع بقاء ذواتهم اذ وجود البقية عند المشاهدة وضع الشيء في غير موضعه وطلب المشاهدة مع البقية طغيان من النفس ينشأ من رؤيتها كالات الصفات لنفسها وذلك ظلم (سلطانا) نسلط بالحجة عليهم بعد الافاقة (بل رفعه الله اليه) الى قوله (ليؤمنن به) رفع عيسى عليه السلام اتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلي "بالعالم العلوي" وكونه في السماء الرابعة اشارة الى أن مصدره ايضا روحه روحانية ذلك الشمس الذي هو بمنابة قلب العالم ومرجعها اليه وتلك الروحانية نور يحرر ذلك التلك بعشوقته واشراق أشعته على نفسه المبشرة لتهرب يكله ولما كان مرجعه الى مقره الاصلى ولم يصل الى الكمال الحقيقي وجب نزوله في آخر الزمان بتعلته بيدن آخر وحينئذ يعرفه كل أحد فيؤمن به أهل الكتاب أى أهل العلم العارفين بالمبدأ والمعاد كلهم عن آخرهم قبل موت عيسى بالفناء في الله واذا آمنوا به يكون يوم القيامة أى يوم بروزهم عن الحجب الجسمانية وقيامهم عن حال غفلتهم ويومهم الذي هم عليه الان (شهيدا) شاهد هم يتجلى عليهم الحق في صورته كما أشير اليه (بظلم) عظيم (من الذين هادوا) أى يعباداتهم بحل النفس واتخاذها واستناعهم عن دخول القرية التي هي حضرة الروح واعندائهم في السبت بمخالفة الشرع وان من أهل الكتاب الاليوسن به قبل موته ويوم القيامة يكون عليهم شهيدا بظلم من الذين هادوا



ترجمہ: حضرت عیسیٰ کا رفع ان کی روح کے عالم سفلی سے جدا ہو کر عالم علوی میں قرار پکڑنے کا نام ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 7

تصوف کا ایک عظیم شاہکار
جس کے تراجم دنیا بھر کی اکثر زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں

بیانِ المطلوب

ترجمہ اردو

کشف المحجوب

تصنیف لطیف

حضرت شیخ مخدوم علی ہجویری ثم لاہوری
المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

مولوی فیروز الدین

فائونڈیشن

لاہور راولپنڈی پشاور حیدرآباد کراچی

عکس حوالہ نمبر: 7

پہلی بحث

روح کی حقیقت

کہ روح بغیر جسم کے پائی نہیں جاتی۔ اسی طرح زندگی بغیر روح کے پائی نہیں جاتی اور یہ کہ ان دونوں طرح و حیثیات میں کوئی بھی ایک دوسرے کے بغیر پایا نہیں جاتا جیسا کہ وہ واحد اس کا علم کیونکہ دو چیزیں ہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئیں اور اس معنی کے لحاظ سے بھی روح عرض ہے۔ جیسا کہ زندگی عرض ہے۔ پھر سب مشائخ اور بہت سے اہل سنت و جماعت کی پر رائے ہے۔ کہ روح ایک جوہر ہے جو قائم بذات خود ہے۔ زندہ و صفت کہ جب تک وہ جسم کے ساتھ چوستہ ہے عدلت جاریہ کے مطابق اللہ تعالیٰ اس قالب میں زندگی پیدا کر دیتا ہے اور آدمی کی زندگی صفت ہے اور وہ اسی سے زندہ ہے۔ لیکن اس کے جسم میں روح امانت کے طور پر رکھی گئی ہے۔ اور یہ بھی روا ہے کہ وہ روح آدمی سے جدا ہو جائے اور وہ زندگی کی وجہ سے زندہ رہے۔ جیسا کہ خواب کی حالت میں روح نکل جاتی ہے اور حیثیات باقی رہتی ہے۔ لیکن یہ روا نہیں کہ اس روح کے چلے جانے کی حالت میں علم و عقل باقی رہے اور انسان زندوں کی طرح ان سے کام لے سکے۔

اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیعوں کی روحیں پرندوں کے پوٹوں میں ہونگی۔ اس لئے لامحالہ یہ ماننا پڑتا ہے کہ روح ایک جوہر قائم بذات خود ہو۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ارواح بہت سے لشکر ہیں جمع کئے ہوئے۔ اس لئے لامحالہ وہ لشکر باقی ہوں گے۔ حالانکہ عرض اپنے محل کے بغیر باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ وہ قائم بالذات نہیں ہوتا۔ پس روح ایک جسم لطیف ہے جو فرقان الہی سے جسم میں آتی اور اسی کے فرمان سے چلی جاتی ہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے شب معراج میں آدم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سن لی کہ اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و لادن کلیم اللہ و عیسیٰ روح اللہ اور ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو آسمانوں میں دیکھا تو لامحالہ وہ ان انبیاء کے ارواح ہی ہوں گے۔ اور اگر روح عرض ہوتی تو مزید ذات خود قائم نہ ہوتی۔ اور بہت سی کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہ دیکھ سکتے۔ اس لئے کہ اس کے وجود کے لئے کوئی محل چاہئے تاکہ وہ روح اس کو

3- تفسیر نبوی کی رو سے وفات عیسیٰ کا قرآن سے ثبوت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْشَرُونَ حُفَاةَ
عُرَاةٍ غُرُلًا تَمَّ قَرَأَ: كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدَّا عَلَيْنا اِنَّا كُنَّا
فَاعِلِينَ (الانبیاء: 105) فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى اِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ
بِرِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشَّمَالِ فَأَقُولُ
اَصْحَابِ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ
فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى بِنُ مَرْيَمَ ”وَكُنْتُ
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِيبَ
عَلَيْهِمْ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ اِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ
وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.“ (المائدة: 118-119)

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 532۔ مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حشر کے روز تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ... الخ یعنی جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے۔ (الانبیاء: 105)

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ) سب سے پہلے جسے لباس عطا ہوگا وہ حضرت ابراہیم ہوں گے۔ پھر میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ دائیں جانب (یعنی جنت کی طرف) لے جائے جائیں گے اور بعض بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) تو میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا، جب سے آپ ان سے جدا ہوئے، یہ مرتد ہو گئے۔ رسول اللہ نے فرمایا: میں اس وقت وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ بن مریم نے (خدا سے) عرض کیا کہ میں تو

ان (لوگوں) پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو صرف تُو ہی ان کا نگران تھا اور تُو ہی ہر چیز پر نگران اور گواہ ہے۔ اگر تُو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں۔ اور اگر تُو انہیں معاف کر دے تو تُو کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔ (المائدہ: 118)

تشریح: امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے صحیحین میں درج کیا۔ سنن ترمذی اور نسائی میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ کی وفات تیس آیات قرآنی سے ثابت ہے۔ ان میں سے ایک یہ آیت (سورۃ المائدہ آیت 117) ہے۔ جس کی تفسیر بیان کرنے کی خاطر امام بخاری نے یہ حدیث اپنی ”کتاب التفسیر“ میں درج کی تا واضح ہو کہ اس آیت کے الفاظ ”فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں استعمال کر کے اس کے بنیادی معنی طبعی موت ہی مراد لئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے بھی اپنے لئے یہی الفاظ انہی معنی میں استعمال کئے ہیں۔

اس آیت کے پہلے حصہ میں بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بروز حشر جب اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تو نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ میری اور میری ماں کی عبادت کرو تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ میں ایسی ناحق بات کی تعلیم کیسے دے سکتا تھا اور اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو (اے عالم الغیب خدا) تجھے اس کا علم ہوتا۔ میں نے تو انہیں صرف وہی تعلیم دی تھی جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اپنے اس رب کی پرستش کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، اور میں ان پر صرف اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا، پھر جب تُو نے مجھے وفات دے دی تو صرف تُو ہی ان پر نگران تھا۔ (سورۃ المائدہ: 117)

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے دو زمانوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ دور جس میں وہ خود براہ راست اپنی قوم کی نگرانی فرماتے رہے۔ دوسرا زمانہ بعد ”توفی“ (یعنی اپنی وفات کے بعد) جس میں وہ اپنی قوم کی نگرانی کا انکار کرتے اور صرف خدا کو نگران قرار دیتے ہیں۔ اس بات سے کسی کو اختلاف نہیں کہ نزول آیت سے لے کر آج تک حضرت عیسیٰ کی اپنی قوم کی براہ راست نگرانی ثابت نہیں۔ لہذا اپنے اقرار کے مطابق وہ وفات یافتہ ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ

وفات عیسیٰ کے بارہ میں اس قرآنی وضاحت کے باوجود بعض لوگ اپنے رسمی عقیدہ حیات مسیح کی وجہ سے توفی کے رسول اللہ کے بیان فرمودہ معنی موت کی بجائے جسم سمیت آسمان پر اٹھانے کے

کرتے ہیں۔ بخاری کی حدیث یہ معنی کو رد کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”کَمَا قَالَ“ کہہ کر قول عیسیٰ سے اپنے قول کو مماثلت دے کر فرمایا کہ جیسے حضرت عیسیٰ نے جواب دیا تھا میں بھی وہی جملہ دہراؤں گا اور پھر فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي کے الفاظ اپنی ذات کے لئے استعمال فرمائے، جس کے معنی آنحضور کے حق میں بالاتفاق موت کے لئے جاتے ہیں۔ پس حضرت عیسیٰ کے لئے بھی اسی جملہ تَوَفَّيْتَنِي کے یہی معنی ہوں گے نہ کہ آسمان پر جانا۔

چنانچہ امام بخاری نے تَوْفَى کے ان معنی کی مزید وضاحت رسول اللہ کے شاگرد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ اس تفسیر سے بھی کر دی ہے جو انہوں نے اپنی صحیح میں اللہ تعالیٰ کے فرمان يٰعِيسَىٰ اِنِّي مُتَوَفِّيكَ (آل عمران: 56) کے معنی مُمِيتُكَ کیے ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دینے والا ہوں۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد نہم صفحہ 191 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ۱۵

بعض لوگ محض اعتراض کی خاطر امام بخاری کی اس تفسیر کو حضرت ابن عباس کا بلا سند قول کہہ دیتے ہیں جو درست نہیں۔ بخاری کے شارح حضرت علامہ بدر الدین عینی نے حضرت ابن عباس کے اس قول کی سند ابو صالح عن معاویہ عن علی بن ابی طلحہ عن ابن عباس بیان کر دی ہے۔

(عمدة القاری شرح بخاری از علامہ بدر الدین عینی جلد 18 صفحہ 289) ۱۵

اس سند کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے نہایت مضبوط قرار دیا ہے۔

(الفوز الکبیر (اردو) صفحہ 75 اردو اکیڈمی کراچی) ۱۵

پس کوئی بھی ادنیٰ سی بصیرت اور غیرت دینی رکھنے والا مسلمان یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ لفظ تَوْفَى کے معنی ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو موت کے ہوں اور حضرت عیسیٰ کے لئے اسی لفظ کے معنی آسمان پر جانے کے کئے جائیں۔

اگر تَوْفَى کے معنی موت کے علاوہ کوئی اور بھی ہوتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو فصیح العرب تھے، یہ تنازعہ لفظ کبھی استعمال ہی نہ فرماتے۔

مزید برآں دو الگ الگ اشخاص جب ایک ہی قسم کا لفظ یا جملہ استعمال کریں تو ہر شخص کے لئے لغت تبدیل نہیں ہو جایا کرتی کہ بیک وقت ایک ہی قسم کے جملہ کے دو متضاد معنی مراد لئے جاسکیں۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تو لفظ تَوْفَى کے معنی جسم سمیت زندہ آسمان پر جانا ہوا اور تمام

نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے توفی کے معنی وفات پاکر زمین میں دفن ہونا لیے جائیں۔ لغت کی ایسی خلاف ورزی علمی بے انصافی ہی نہیں ہمارے آقا و مولیٰ کی شان میں بے ادبی اور گستاخی بھی ہے۔ جو ایک سچے مسلمان کی غیرت کے خلاف ہے۔

غیرت کی جاہ عیسیٰ زندہ ہو آسمان پر مدفون ہوز میں میں شاہ جہاں ہمارا پس بخاری شریف میں سورۃ المائدۃ کی اس آیت کی بیان فرمودہ تفسیر نبوی سے صاف واضح ہوتا ہے کہ توفی کا لفظ اس جگہ اپنے لغوی معنی موت میں ہی استعمال ہوا ہے۔

اس سے قبل سورۃ آل عمران کی آیت یَعِيسَىٰ اِنۡسِیٰ مُتَوَفِّیۡکَ (آل عمران: 56) میں بھی دراصل حضرت عیسیٰ سے اسی طبعی موت کا وعدہ تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دوں گا یعنی یہود حضرت عیسیٰ کے خلاف اپنے مکروں اور سازشوں میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے بلکہ وہ الٰہی تدبیروں کے نتیجہ میں ان کے منصوبہ سے بچ کر عزت و رفعت کا بلند مقام پائیں گے، جیسا کہ حدیث معراج میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ رسول کریم نے حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام دونوں سے بیک وقت دوسرے آسمان پر ملاقات کی تو وہ ان کی روئیں ہی تھیں اور سورۃ المائدۃ کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنۡیٰ میں اسی وعدہ (آل عمران: 56) (یعنی طبعی موت) کے پورا ہونے کا ذکر ہے۔ چنانچہ واقعہ صلیب سے معجزانہ طور پر نجات کے بعد قرآن وحدیث کے علاوہ تاریخی و طبیبی شواہد کے مطابق حضرت مسیح ناصرئی نے کشمیر کی طرف ہجرت کی (المؤمنون: 51) اور حدیث نبوی کے مطابق 120 سال عمر پاکر وفات پائی۔ (کنز العمال جلد 11 صفحہ 479 مؤسسۃ الرسالۃ) [۱۰]

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”اس آیت میں حضرت عیسیٰ اپنی وفات کا صاف اقرار کرتے ہیں اور اس میں یہ بھی اقرار ہے کہ میں اس دنیا میں واپس نہیں گیا کیونکہ اگر وہ دنیا میں واپس آئے ہوتے تو پھر اس صورت میں قیامت کے دن یہ کہنا جھوٹ تھا کہ مجھے اپنی امت کی کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد انہوں نے کونسا طریق اختیار کیا کیونکہ اگر یہ عقیدہ صحیح ہے کہ وہ قیامت سے پہلے دنیا میں واپس آئیں گے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کریں گے تو پھر قیامت کے دن انکار کر کے یہ کہنا کہ عیسائیوں کے بگڑنے کی مجھ کو کچھ بھی خبر نہیں، سراسر جھوٹ ہوگا۔ نعوذ باللہ منہ“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 229-230 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 8

نَصْرَ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحَ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

عصرت العلامہ مولانا محمد رفیع مفتی

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام عصرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴-۲۱۸ | حدیث: ۲۱۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 8

۵۳۲

تلا کتاب الانبیاء (۲۰۵۰) باب: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے اترنے کا بیان / حدیث: (۳۲۱۷)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَشِرُونَ خَفَاةَ عَرَاةٍ غُرُلًا
ثُمَّ قَرَأَ "كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ" فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى
إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالِ مَنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ أَصْحَابِي
فَيَقَالُ لَهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَغْفَابِهِمْ مِنْذُ لَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ
الصَّالِحُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ "وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَلَّيْتِي كُنْتُ
أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تَعَلَّيْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ
لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ" ذَكَرَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَبِيصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّونَ
الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَيَّ عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ أَبُو بَكْرٍ.

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ (قیامت کے دن قبروں سے) نکلے پاؤں، نکلے بدن اور بغیر ختنہ کے اٹھائے جاؤ گے پھر آپ ﷺ نے (سورہ انبیاء کی) یہ آیت تلاوت کی "کَمَا بَدَأْنَا" الایہ جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ بھی پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جو ضرور ہم پورا کریں گے اور سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر اور پیغمبروں کو) پھر میرے اصحاب میں سے کچھ تو داہنی (جنت کی) طرف لیجائے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (دوزخ کی) طرف، تو میں کہوں گا (ہائے ہائے ان کو دوزخ کی طرف کیوں لیجاتے ہو؟) یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے بتایا جائے گا (فرشتے کہیں گے آپ کو معلوم نہیں) جب سے آپ نے ان کو چھوڑا اسی وقت انہوں نے ارتداد اختیار کر لیا، میں اس وقت وہی کہوں گا جو عہد صالحؑ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان کی نگرانی کرتا رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھایا تو آپ ہی اس کے نگہبان تھے اور آپ ہر چیز کے نگہبان ہیں ارشاد العزیز الحکیم تک۔

محمد بن یوسف فریری نے کہا ابو عبد اللہ یعنی امام بخاری نے قبصہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا کہ مرتدین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں ارتداد اختیار کیا تھا اور ابوبکرؓ نے ان سے جہاد کیا مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ للحديث للترجمة في قوله "عيسى بن مريم".

تعبیر موضوع | والحديث هنا م ۳۹۰، ومر الحديث م ۴۷۳، ویاتی م ۶۶۵، م ۶۹۳، م ۹۶۶۔

﴿بَابُ نَزُولِ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے (آسمان سے) اترنے کا بیان

۳۲۱۷ ﴿ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَغْفُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ

عکس حوالہ نمبر: 9

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَحَارِيِّ

مولفہ

مَضْرُوتُ الْعَلَامَةِ نَوْلَانَا مُحَمَّدُ قِيَامُ مَغْنَمِ الْبَارِي

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاستاذة مَضْرُوتُ نَوْلَانَا مَسْتَبْرَقِ مَحْسَبِ الْبَارِي

جلد: نمبر ۱۸-۲۰ باب: ۲۲۶۰-۲۲۶۵ حدیث: ۳۶۲۳-۳۶۲۴

کتاب التفسیر

مکتبہ الشیخ

ناشر

۳۳۵/۲، بہار آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 9

فصل الباری

کتاب التفسیر

بیچ کی تسلیل ہوگی۔

وقال ابن عباس متوفيت مستأجرا

اشارہ ہے آیت کریمہ اوقال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعت الیّ - (سنہ آل عمران)
اور ابن عباس نے فرمایا ہے کہ متوفیک کے معنی میں میٹک یعنی میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہوں، یہ لفظ متوفیک
اس سورہ یعنی سورہ مائدہ میں نہیں ہے اس لئے شارح بخاری علامہ حینیؒ اس مقام پر ناواقف ہو گئے اور غلطی ظاہر کر رہے ہیں کہ
یہ بے محل ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس کو سورہ مائدہ میں اس مناسبت سے لایا ہے کہ اس سورہ میں سے قطعاً

تو نہیں گنت است الرقیب علیہم ظاہر ہے کہ دونوں کا آؤہ ایک ہے اس لئے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی ہے

﴿۱۵﴾ صحیحنا موسیٰ بن اسمعیل قال حدثنا ابراهیم بن سعد بن صالح بن کيسان عن ابن
شہاب عن سعید بن مسیب قال البجيرة التي تمنع دترها للطواغيت فلا يجلبها احد من
الناس، والسابة التي كانوا يسيرونها الا يهتوم لا يهمل عليها شيء قال وقال ابو هريرة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت عبور بن عامر الخزازي قصبه في النار كان اول من
سيت السواب، والوصيلة الناقة البكر تكبر في اول نتاج الابل ثم تنثني بعد بانثي
وكانوا يسيرونها لطواغيتهم ان وصلت احد بهم بالآخرى ليس بينهما ذكوة والحمار لعل
الابل يضرب الضراب المحذوف فاذا قضى حرابه ودعوه للطواغيت واعفوه من العمل
فلم يعمل عليه شيء وسقوة الحمار وقال لي ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري قال سمعت
سعيدا قال يخبر بهذا قال وقال ابو هريرة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم نحوه ودوا

ابن الہاد عن ابن شہاب عن سعید بن اسمعیل عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
تزوج عیسیٰ - حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ بحیرہ وہ اونٹنی ہے جس کا دودھ بٹوں کے نام پر
روک لیا جائے (یعنی بٹوں کے لئے وقف کر دیا جائے) پھر اس کا دودھ کوئی شخص نہ دے۔ اور سائبہ وہ
جانف ہے جس کو وہ اپنے بٹوں کے نام پر آنا دھوڑ دیتے ہیں اور اس پر کوئی چیز لادی نہیں جاتی نہ کوئی سواری
کی جالی (یعنی سائبہ) قال وقال ابو سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ جب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عمرو بن حارث غزالی کو دیکھا کہ وہ روزے میں اپنی آنٹوں کو
گھسیٹ رہا تھا، اسی نے سب سے پہلے سائبہ (سائبہ چھوڑنے) کی رسم نکالی تھی، اور وصیلہ وہ نوجوان اونٹنی تھی
جو پہلے پہل اونٹنی (مادہ بچہ) بنتی، پھر دوسری مرتبہ بھی اونٹنی ہی بنتی یعنی نراندٹ نہیں بنتی، ایسی اونٹنی
کو بھی وہ بٹوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے، اگر وہ لگتا ردد بار اونٹیاں بنتی تو ان دونوں اداؤں کے درمیان
کوئی فرق نہ ہوتا، اور عام رعایا، وہ نراندٹ تھا جو ادم پر شام کی ہوئی جہتیں کرتا، پھر جب
اپنی مقررہ تعداد پوری کر لیتا اس کے نطفے سے دس بچے پیدا ہو جاتے، تو اس کو بٹوں کے نام پر چھوڑ دیتے

عکس حوالہ نمبر: 10

عَمَلَةُ الْقَلْبِ شَرِّه صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

تأليف
الأمير العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

ضبطه وصححه
عبدالله محمود محمد عمر

طبعة جديدة مرفقة الكتب والأبواب والأجزاء
حسب ترتيب المعجم الفهرس لللفاظ الحديث النبوي الشريف

الجزء الثامن عشر

المواضع:

تمت كتابه الفارسي في كتابه تفسير القرآن
منه الحديثي (٤٣٩) - الحديث الحديثي (٤٦٧)

مشورات

محمد أبي برفون

ليشركت الشنتقو الجماعة

دار الكتب العلمية

بغداد - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 10

۲۸۹

۶۵ - کتاب تفسیر القرآن / سورة المائدة

اشارہ بہ اِلٰی بیان لفظ مائدة فی قولہ تعالیٰ: ﴿اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسٰی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ يَسْتَطِیْعُ رِبْكَ اَنْ یَنْزِلَ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ﴾ [المائدة: ۱۱۲] بقولہ: «والمائدة أصلها مفعولة» لیس علی طریق اهل الفن فی هذا الباب لأن أصل كل كلمة حروفها وليس المراد هنا بیان الحروف الأصول، وإنما المراد أن لفظ المائدة، وإن كان علی لفظ فاعلة، فهو بمعنى مفعولة یعنی: مميودة، لأن ماد أصله مید. قلبت الباء ألفاً لتحرکها وانفتاح ما قبلها، والمفعول منها للمؤنث. مميودة، ولكن تنقل حركة الباء إلى ما قبلها فتحذف الواو فتبقى مميودة، فيفعل فی إعلال هذا كما يفعل فی إعلال مبيعة، لأن أصلها مبيوعة فاعل بما ذكرنا ولا يستعمل إلا هكذا علی أن فی بعض اللغات استعمل علی الأصل حيث قالوا: تقاحة مطبوبة علی الأصل ثم إن تمثيل البخاري بقوله: كعيشة راضية صحيح لأن لفظ راضية، وإن كان وزنها فاعلة فی الظاهر ولكنها بمعنى المرضية، لامتناع وصف العيشة بكونها راضية، وإنما الرضا وصف صاحبها، وتمثيله بقوله وتطبيقه بئانه غير صحيح لأن لفظ بئانه هنا علی أصله بمعنى قاطعة لأن التليقة البئانه تقطع حكم العقد حيث لا يبقى للمطلق بالطلاق البائن رجوع إلى المرأة إلا بعقد جديد برضاها، بخلاف حكم الطلاق الغير البائن كما علم فی موضعه. قوله: «والمعنى»، إلى آخره، إشارة إلى بيان معنى المائدة من حيث اللغة، وإلى بيان اشتقاقها، أما معناها، فميد بها صاحبها یعنی: امير بها، لأن معنى ماده يميده لغة فی ماره يميده من الميرة، وأما اشتقاقها فمن ماد يميده من باب: فعل يفعل، بفتح العين فی الماضي وكسرها فی المستقبل، وهو أجوف يأتي باني، كباع يبيع، وقال الجوهري: الممثار مفعول من الميرة، ومنه المائدة، وهو خوان علیہ طعام فإذا لم يكن علیہ طعام فليس بمائدة وإنما هو خوان.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَفِّيكَ مُمِيتِكَ

اشارہ بہ اِلٰی قولہ تعالیٰ: ﴿اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰی ابْنَ مَرْیَمَ اذْفَعِكْ اِلَیَّ﴾ [آل عمران: ۵۵] ولكن هذا فی سورة آل عمران، وكان المناسب أن يذكر هناك، وقال بعضهم: كان بعض الرواة ظنوا من سورة المائدة فكتبها فيها، وقال الكرمانی: ذكر هذه الكلمة ههنا وإن كانت من سورة آل عمران لمناسبة قوله تعالیٰ: ﴿فلما توفيتني كنت أنت الرقيب عليهم﴾ [المائدة: ۱۱۷] وكلاهما من قصة عيسى عليه الصلاة والسلام، قلت: هذا بعيد لا يخفى بعده، والذي قاله بعضهم أبعد منه فليتأمل، ثم إن تعليق ابن عباس هذا رواه ابن أبي حاتم عن أبيه: حدثنا أبو صالح حدثنا معاوية عن علي بن أبي طلحة عن ابن عباس.

٤٦٣٣/١٤٥ — حَدَّثَنَا شُوَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ الْبَحِيرَةُ الَّتِي يَمْتَنِعُ دَرَاهِمُهَا لِلطَّوَاغِيَةِ فَلَا يَخْلُقُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَالْمَثَابَةُ كَأَنَّهُمْ يُسَيِّبُونَهَا لِأَيْهَتِهِمْ لَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ.

مطابقته للترجمة ظاهرة. ورجاله قد ذكروا غير مرة خصوصاً علی هذا النسق.

وهذا أخرجه مسلم في صفة أهل النار عن عمرو الناقد وغيره، وأخرجه النسائي في

عدة القاري/ج ۱۸م ۱۹م



ترجمہ: علامہ عیسیٰ نے حضرت ابن عباسؓ کے بیان کردہ ان معنی کی یہ سند بھی درج کی ہے کہ بیان کیا ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے کہ بیان کیا ہم سے ابوصالح نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا معاویہ نے علی بن ابی طلحہ سے اور انہوں نے ابن عباسؓ سے بیان کیا (کہ یا عیسیٰ اِنِّی مُتَوَفِّیکَ کے ارشاد ربانی کے معنی مُمِیتُکَ ہیں یعنی اے عیسیٰ میں تجھے طبعی موت دوں گا۔)

عکس حوالہ نمبر: 11

الفوز الکبیر

فی

أصول التفسیر

مُصَنَّفٌ

مُحَمَّدُ الْإِسْلَامِ حَضْرَتِ شَاهِ وَوَلِيِّ اللَّهِ (رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ)
کَا

سلیس و با محاورہ اردو ترجمہ مع حواشی مفیدہ و تذکرہ مصنف

انرا

محمد سلیم عبدالرشید

ناشر

اردو اکیڈمی رشید کراچی

عکس حوالہ نمبر: 11

۷۵

کے: اقتضائے کبھی ایک لفظ کے متعدد معنی ہونے سے، کبھی تکرار و اطناب سے، کبھی اختصار سے، اور بعض وقت کتابیہ، اشاریہ، تشابہ اور مجاز عقلی کے سبب سے دہل، مطلب مخفی رہتا ہے۔ اس لیے سعادت مند دوستوں کو چاہیے کہ مطلب بیانی سے پہلے ان امور کی حقیقت اور ان کی کچھ مثالوں سے واقف ہو جائیں۔ اور تفصیل کی جگہ رمز و اشارہ پر اکتفا کریں۔

پہلی فصل

قرآن کے غیر معروف الفاظ کی شرح

قرآن کے غیر معروف الفاظ کی بہترین شرح ترجمان قرآن حضرت عبداللہ ابن عباس کی ہے، جو ابن ابی طلحہ کے ذریعے صحیح طور پر ہم تک پہنچی ہے۔ اور غالباً امام بخاری نے بھی صحیح بخاری میں اسے صحیح مانا ہے۔ اس کے بعد بیہ ابن عباس سے ضحاک کے ذریعے جو روایات ہیں۔ پھر تابع بن الربیع کے سوالات پر ابن عباس کے جوابات ہیں۔ ان تین ذرائع کا ذکر علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "اتقان" میں کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 12

کنز العمال

فِي سُنَنِ الْأَقْبَالِ وَالْإِسْنَانِ

للعلامة علاء الدين علي الهندي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى ٩٧٥هـ

الجزء الحادي عشر

ضبطه وفسر غريبه
اصححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ بكري جنياني
الشيخ مسعود ابي

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر: 12

۳۲۲۶۱ - لن يُعْتَبَرَ اللهُ تَعَالَى مُلْكًا فِي أُمَّةٍ نَبِيٍّ مَضَى قَبْلَهُ مَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ مِنَ الْعُرْفِ فِي أُمَّتِهِ. (ك - عن علي).

۳۲۲۶۲ - إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ عَمْرِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَإِنْ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَاشَ عَشْرِينَ وَمِائَةً وَإِنِّي لَا أَرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السَّيْنِ، يَا بَنِيَّ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ امْرَأَةٌ أَعْظَمَ ذُرِّيَّةً مِنْكَ فَلَا تَكُونِي مِنْ أَدْنَى امْرَأَةٍ صَبْرًا، إِنَّكَ أَوْلَى أَهْلِ بَيْتِ لِحْوَاتِي، وَإِنَّكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْبَتُولِ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ. (طب - عن فاطمة الزهراء).

۳۲۲۶۳ - لَمْ يُقْبَرِ نَبِيٌّ إِلَّا حَيْثُ يَمُوتُ. (رحم - عن أبي بكر وفيه انقطاع).

۳۲۲۶۴ - مَا مِنْ نَبِيٍّ تَقَدَّرَ أُمَّتُهُ عَلَى دَفْنِهِ إِلَّا دَفِنُوهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. (الرائمي من طريق الزبير بن بكار).

۳۲۲۶۵ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَنِي عَمِّي شُعَيْبُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَمِعْتُ أُمَّتَنَا بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ: مَا قُبِضَ نَبِيٌّ إِلَّا جُعِلَ رُوحُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ خَيْرَ بَيْنَ الرَّجْعَةِ إِلَى الدُّنْيَا وَالْمَوْتِ. (الدليلي - عن عائشة).

۳۲۲۶۶ - مَا بَعَثَ اللهُ تَعَالَى نَبِيًّا قَطُّ فِي قَوْمٍ ثُمَّ يَقْبِضُهُ إِلَّا جُعِلَ بَعْدَهُ فِتْرَةٌ وَمَلَأَ مِنْ تِلْكَ الْفِتْرَةِ جَهَنَّمَ. (طب - عن ابن عباس).

ترجمہ: یقیناً کوئی عظیم الشان نبی نہیں گزرا، مگر اس کے بعد آئیوالے نبی نے اپنے سے پہلے سے کم از کم نصف عمر (ضرور) پائی اور حضرت عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں یقیناً اپنے آپ کو ساٹھ کی دہائی پر جانے والا دیکھ رہا ہوں۔

4- صحابہ رسول کا پہلا اجماع اور وفات عیسیٰ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكَوْا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَا بَعْدُ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدَمَاتٌ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ اللَّهَ، فَإِنَّ اللَّهَ حَتَّى لَا يَمُوتَ قَالَ اللَّهُ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى قَوْلِهِ: الشَّاكِرِينَ....

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہشتم صفحہ 539-540 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) [13]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ (رسول اللہ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے مخاطب تھے۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: اے عمر! بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نہیں بیٹھے تو لوگ انہیں چھوڑ کر ان (حضرت ابو بکرؓ) کی طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابو بکرؓ نے تشہد وغیرہ کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کر لے کہ اللہ زندہ ہے اور وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے (قرآن میں) فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں۔ آپؐ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے۔ پس اگر آپؐ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور جزا دے گا۔

تشریح: امام بخاری نے یہ حدیث اپنی صحیح میں بیان کر کے اس کی صحت قبول کی ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اپنی صحاح میں اسے روایت کیا ہے۔

آنحضرتؐ کی وفات کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم آپؐ کی وفات سے سخت غم اور صدمہ سے نڈھال ہو گئے۔ اسی حالت میں حضرت عمرؓ نے بعض منافقوں کے کلمات سن کر یہاں تک کہہ دیا کہ آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آ کر منافقوں کے ناک اور کان کاٹیں گے (جو ایک غلط خیال تھا) چنانچہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر سے چادر اٹھائی، پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا کہ آپ زندہ ہونے اور وفات یافتہ ہونے کی حالت میں پاک ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا مسوائے پہلی موت کے (جو ہو چکی)۔ اس قول سے بھی حضرت ابو بکرؓ کا یہی مطلب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں واپس نہیں آئیں گے، پھر حضرت ابو بکرؓ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد نبویؐ میں جمع کیا اور منبر پر چڑھ کر یہ آیت پڑھی: **وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۖ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ أَفَأَنْتُمْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۗ** (آل عمران: 145) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی ہیں اور پہلے اس سے سب نبی فوت ہو چکے ہیں پس کیا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا قتل کئے جائیں تو تم لوگ دین چھوڑ دو گے۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد ہفتم صفحہ 673-674 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ¹⁴

کسی دینی مسئلہ پر رسول اللہ کی وفات کے بعد امت محمدیہ میں صحابہ کرام کا یہ پہلا اجماع تھا جس سے ثابت ہوا کہ چونکہ آپ سے پہلے بلا استثناء تمام نبی فوت ہو چکے ہیں جن میں حضرت عیسیٰؑ بھی لاملالہ شامل ہیں۔ حضرت محمدؐ بھی خدا کے ایک رسول تھے وہ بھی دیگر انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

حضرت مسیحؑ کے قائلین کا یہ کہنا کہ **خَلَّتْ** کے معنوں میں زندہ آسمان پر جانا بھی داخل ہے یہ سراسر ہٹ دھرمی ہے کیونکہ عرب کی تمام لغت دیکھنے سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ زندہ آسمان پر جانے کے لئے بھی **خَلَّتْ** کا لفظ آ سکتا ہے۔ مزید برآں اسی آیت کے اگلے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے **خَلَّتْ** کے معنی خود بیان فرمادئے ہیں اور فرمایا: **أَفَأَنْتُمْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ** یعنی **خَلَّتْ** کے معنی دو صورتوں میں محدود ہیں۔ ایک یہ کہ طبعی موت مرنا دوسرے قتل کئے جانا اگر اس کے علاوہ کوئی تیسرے معنی بھی ہوتے تو الفاظ یوں ہوتے **أَفَأَنْتُمْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ أَوْ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ مَعَ جَسَدِهِ** **الْعُنْصَرِي** یعنی اگر یہ مرجائے یا قتل کیا جائے یا مع جسم آسمان پر اٹھا دیا جائے۔ ورنہ یہ تو قرآنی فصاحت و بلاغت کے برخلاف ہے کہ جس قدر معنوں پر **خَلَّتْ** کا لفظ بقول مخالفین مشتمل تھا ان میں سے صرف دو معنی لئے اور تیسرے کا ذکر تک نہ کیا اور جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے حضرت ابو بکرؓ کا اس خطبہ سے اصل مطلب یہی تھا کہ دوسری مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہیں آئیں گے جیسا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر بوسہ دیتے وقت حضرت ابو بکرؓ نے اس کی تصریح بھی کر دی تھی۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ کسی طرح حضرت عیسیٰ دنیا میں نہیں آسکتے۔ گو بفرض محال زندہ ہوں ورنہ غرض استدلال باطل ہو جائے گی اور یہ صحابہؓ کا اجماع وہ چیز ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا۔

(ملخص از ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 375 حاشیہ ایڈیشن 2008)

چنانچہ حضرت عمرؓ نے جو پہلے رسول اللہ کی وفات کا انکار کر رہے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کی یہ تقریر سن کر گزشتہ تمام انبیاء کی وفات کی دلیل سے وفات آنحضرت تسلیم کر لی۔ اور خود حضرت عمرؓ کے بقول ”خدا کی قسم! یوں لگتا تھا کہ لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی نازل فرمائی ہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ نے اسے پڑھا اور تمام صحابہ نے ان سے یہ آیت سیکھی ہے اور ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو یہ آیت تلاوت نہ کر رہا ہو۔“ حضرت عمرؓ کا یہ آیت سن کر جو حال ہوا وہ مزید یوں بیان کرتے ہیں کہ ”جو نبی میں نے حضرت ابو بکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا خدا کی قسم! مجھے ایسے لگا کہ میری ٹانگیں کاٹ دی گئی ہیں اور میرے پاؤں میرا بوجھ اٹھانے کے قابل نہ رہے یہاں تک کہ میں زمین پر ڈھیر ہو گیا جیسے ہی میں نے حضرت ابو بکرؓ سے اس آیت کی تلاوت سنی کہ نبی کریمؐ اپنے سے پہلے دیگر انبیاء کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبیؐ ووفاتہ)

اور یہی حال دیگر تمام صحابہ کا تھا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کے بیان کے مطابق یہ آیت سن کر اور گزشتہ نبیوں کی وفات کی دلیل سے نبی کریمؐ کی وفات پر یقین کر کے تمام صحابہ رونے لگے اور تب جا کر سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو کر خلافت ابو بکرؓ کا فیصلہ ہوا۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ)

الغرض حضرت ابو بکرؓ کی اس تقریر کے بعد تمام صحابہ رسول کا کل نبیوں کی وفات بشمول حضرت عیسیٰؑ پر اجماع ہو گیا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”اسلام میں یہ اجماع تمام اجماعوں سے پہلا تھا کہ تمام نبی فوت ہو چکے ہیں۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 285 ایڈیشن 2008)

وفات مسیح کے مسلک کی تائید میں حضرت ابو بکرؓ کا یہ مشہور شعر بھی زبان زد عام و خاص ہے:

أَيْنَ مُوسَىٰ أَيْنَ عِيسَىٰ وَ أَيْنَ يَحْيَىٰ أَيْنَ نُوحٍ

أَنْتَ يَا صِدِّيقُ صَادِقٌ تَبَّ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

یعنی کہاں گیا موسیٰ اور کہاں گیا عیسیٰ؟ یحییٰ اور نوح کہاں گزر گئے؟ اے ابو بکر صدیقؓ تو بھی

اپنے عظیم شان والے مولیٰ اور پیارے محبوب کی طرف لوٹ جاؤ۔ (القلوب الضارعة صفحہ 22) ¹⁵
 ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا وفات عیسیٰ کے بارہ میں موقف، رسول اللہ کی بیان فرمودہ روایت کے مطابق (حضرت عیسیٰ کی عمر 120 سال) کا ذکر ہو چکا ہے۔

(ملاحظہ ہو کتاب ہذا صفحہ 46 حوالہ نمبر 12)

اسی طرح کتاب ہذا صفحہ 40 حوالہ 9 نمبر میں رسول اللہ کے چچا زاد حضرت عبداللہ بن عباسؓ فقہ الامت کا وفات مسح کے بارہ میں موقف بھی واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ سے وعدہ تُوَفِّی سے مراد ان کی طبعی موت ہی تھی۔

اہلبیت رسول کے فرد، رسول اللہ کے نواسے، صحابی رسول حضرت امام حسنؓ (متوفی: 50ھ) کا قول ہے کہ 27 رمضان کو حضرت عیسیٰ کی روح قبض ہوئی۔

(طبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 39۔ کتاب ہذا صفحہ 28 حوالہ 5)

یہاں دیگر چند اصحاب رسول کا ذکر بھی بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے جو اس اجماع صحابہ کے بعد مدینہ کے اردگرد کے علاقوں میں دیگر انبیاء کی موت کی دلیل کے ساتھ وفات عیسیٰ کا اعلان کرتے رہے۔ چنانچہ ان میں ایک صحابی حضرت جارود بن معالیؓ تھے۔ وفات رسول کے بعد جب اہل ہجر مرتد ہو گئے تو حضرت جارود بن معالیؓ نے وہاں جا کر اپنی تقریر میں لوگوں سے سوال کیا کہ موسیٰ کے بارہ میں تم کیا گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا وہ اللہ کے رسول تھے۔ حضرت جارودؓ نے عیسیٰ کے بارہ میں ان کی گواہی طلب کی تو انہوں نے کہا وہ بھی اللہ کے رسول تھے۔ اس پر حضرت جارودؓ نے کہا کہ میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ وہ اسی طرح زندہ رہے جس طرح پہلے رسول زندہ رہے اور اسی طرح وفات پا گئے جس طرح پہلے رسولوں نے وفات پائی۔

(مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 186-187 از محمد بن عبدالوہاب مطبع دار العربیۃ بیروت لبنان) ¹⁶

اسی طرح حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے قبول اسلام کے واقعہ میں حضرت عیسیٰ کی روح قبض

ہونا ہی بیان کیا ہے۔ (دلائل النبوة للبیہقی صفحہ 86 دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان) ¹⁷
 قرآن کریم میں یہی الہی سنت بیان ہے کہ بوقت موت خدا ”روح“ قبض کرتا ہے جسم قبض نہیں کرتا۔ (الزمر: 43)

عکس حوالہ نمبر: 13

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشْرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَضْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان نقوی

شیخ الحدیث، ظاہر العلوم، وقف سہان پورہ

شاگرد و شید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد قادری

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۶-۱۸ | باب: ۲۱۶۹-۲۲۵۹ | حدیث: ۳۶۸۲-۳۱۳۶

کتاب المغازی

مکتبہ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 13

کتاب التذاری

۵۳۹

نصرانی

۴۴۲ محمد ثنا می بن کبیر قال حدثنا اللیث بن عقیل عن ابن شہاب قال اخبرنا ابو سلمة ان
 عائشة اخبرتہ ان ابا بکر قبل علی فز من مسکنہ بالسنح حتی نزل فدخل المسجد فلم یکنک الناس
 حتی دخل علی عائشہ فقیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وهو معنی ثوب خیرة کشف عن راسہ
 فمرکب علیہ فقبلہ وکبئ ثمر قال ما یأنت رأی واللہ لا یرجع اللہ علیک مؤتئین اما الموتة العسی
 کنیت علیک فقد منہا قال الزهری وحدثنی ابو سلمة عن عبد اللہ بن عباس ان ابا بکر خرج وعمر
 یکنک الناس فقال اجلس یا عمر فانی عمریب ان یجلس فاقبل الناس الیہ وترکوا عمر فقال ابو
 بکر ما یرد من کان منکم یبید محمدًا فان محمدًا قد مات ومن کان منکم یبید اللہ فان اللہ
 حق لا یخون قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل الی
 الشاکرین وقال اللہ نکان الناس لہم یسوا ان اللہ انزل حلل الیہ حتی تلاها ابو بکر
 فتلقاها منہ الناس کلہم فما سمع بشر من الناس الا یتلوها اخبرنا سعید بن
 المسیب ان عمر قال واللہ ما هو الا ان سمعت ابا بکر تلاها فقوت حق ما نقلتی رجلاً
 وحیاً احدث الی الارض حین سمعتہ تلاها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد مات

ترجمہ حضرت عائشہ نے بیان فرمایا کہ جب حضور اقدس کی وفات ہوگئی تو حضرت ابو بکرؓ اپنی قیام گاہ
 سے گھومنے پر آئے اور گھومنے سے اتر کر مسجد میں گئے آپ نے کسی شخص سے کوئی بات نہیں کی اور آپ
 عائشہ کے پاس آئے میرے حجرہ میں آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے حضور ایک تین
 چادر سے ڈھکے ہوئے تھے ابو بکرؓ نے آپ کا چہرہ اور کھولا اور جھک کر بوسہ لیا اور رونے لگے پھر فرمایا میں
 مال باپ آپ پر خدا ہوں خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ پر دو مویشیں مع نہیں کرے گا بس ایک موت جو آپ کے
 لئے کھنٹی گئی تھا (ارشاد الہی) انک یتک وہ یوحی۔

زہری نے بیان کیا کہ مجھے ابو سلمہ نے عبد اللہ بن عباس سے یہ روایت بیان کی کہ ابو بکرؓ حجرہ شریف
 سے باہر آئے اس وقت عمرؓ انہوں میں بھرے ہوئے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے رضی اللہ عنہم رہے تھے کہ
 حضور کا اہلی انتقال نہیں ہوا ہے جو ایسا کہہ گا اس کی گردن اڑا دوں گا، ابو بکرؓ نے کہا کہ تم بڑھ جاؤ لیکن
 نے بیٹھنے سے انکار کیا پھر سارے لوگ حضرت ابو بکرؓ کا طرف متوجہ ہو گئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا حضرت ابو بکرؓ
 نے فرمایا انا بعد! تم میں سے جو بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پرستش کرتا تھا وہ سن لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کا انتقال ہو گیا اور جو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بیشک اللہ زندہ ہے وہ بھی نہیں مرے گا وما
 محمد الا رسول اللہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف خدا کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بہت سے رسول گذر
 چکے ہیں ارشاد شاہ کوہین تک حضرت عباسؓ کا بیان ہے جب ابو بکرؓ نے یہ تلاوت کی تو، خدا کی قسم ایسا معلوم
 ہوا کہ جیسے پہلے سے لوگوں کو معلوم ہی نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے اور جب ابو بکرؓ نے اس آیت
 کی تلاوت کی تو سب نے آپ سے یہ آیت سیکھی ہے، اب یہ حال تھا کہ جس کو دیکھو سب اس آیت کی تلاوت کر رہے
 ہیں۔ (زہری) نے بیان کیا کہ پھر محمد سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم ایسا محسوس ہوا

عکس حوالہ نمبر: 13

نصر الباری

۵۲۰

کتاب المعادی

کہ میرے علم میں یہ آیت تھی ہی نہیں رہی میں نے یہ آیت سنی ہی دیکھی جب ابو بکر نے اس کی تلاوت کی تو میں نے سنا کہ حضور کی ولادت ہو گئی، پھر تو میں کانپ اٹھا رہی میرا ہوش جاتا رہا میں سکتے میں آ گیا، یہاں تک کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھاتے تھے جس وقت میں نے ابو بکر کو تلاوت کرتے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو میں زمین پر گر کر رہا۔

تشریحات

مطابقتہ للتصمة أما الطوثة التي كتبت عليها فقد متها
والحدیث قد مضی فی کتاب الجنائز ص ۱۳۳ وھنا فی المعادی ص ۱۳۳ علی غرض من مسکنہ

ای مسکنہ نردجہ جنت خلدجہ وکان علیہ الصلوٰۃ والسلام اذن فی الذھاب الیہا، فنبعہم الیسین
المہلۃ بعد ما وزن، ساکنتہ وبعضھا نعام مہملۃ عوالی المدینۃ فی مناسزل بنی العارث بن
الطرس ج وھو مفضی بضم المیم وفتح الغین والشین المشدودۃ ای بغضی، ثوب عبیرۃ بکسر الھاء
المہلۃ وفتح الموحدة واضافت ثوب الیہ وبتنویں ثوب صعبۃ صفت وھو من ثیاب الیسین (مطلانی)

یوم الوصال اور صحابہ کا اضطراب

دوشنبہ کا دن یوم الوصال ہے جس میں
سید الاولیاء والاخیرین خاتم الانبیاء والمرسلین

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صبح کے وقت اپنی قیام گاہ حجرہ عائشہ کا پردہ اٹھا کر صحابہ کو جماعت سے مناد پڑھتے
دیکھا اور رسم فرمایا، کان دھمہ ورسۃ مصحف پھر فوراً کایہ حال کہ گویا مصحف شریف کا ایک
ورق ہے یعنی سفید اور منور ہو گیا ہے حضرت ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے ابو بکر صدیق نے ارادہ
کیا کہ پیچھے ہٹ کر صف میں مل جائیں کیونکہ ابو بکر نے سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں شریک ہونا
چاہتے ہیں صحابہ کا تو یہ حال ہوا کہ فرط مسرت سے کہیں نماز نہ توڑ دلائیں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ
نماز پوری کرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضعف و ناتوانی کی وجہ سے زیادہ کھڑے نہ ہو سکے حجرہ کا پردہ کراہ
اندر تشریف لے گئے۔

حضرت ابو بکر صدیق جب صبح نماز سے فارغ ہوئے تو سیدھے حجرہ مبارک میں گئے اور آپ کو
دیکھ کر عائشہ صدیقہ سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب سکون ہے جو کرب و
دہشت پہلے تھی وہ اب جاتی رہی اور جو تکبیر دن ابو بکر کی دو بیویوں میں سے جلیلہ بنت خارصہ کی نوبت کا
دن تھا جو مدینہ سے باہر مسجد نبوی سے ایک کوس کے فاصلہ پر بمقام شیخ رقی تھی ابو بکر حضور اکرم صلی
اجازت لے کر سچ چلے گئے ادھر اسی روز زوال کے وقت روح مبارک عالم بالا کو پہنچا دیا گیا۔
اناللہ وانا الیہ راجعون۔

صحابہ کا اضطراب

اس فجر قیامت کا اثر کانوں میں پہنچنا تھا کہ قیامت آگئی اس جاں گز
واقعہ کو سنتے ہی صحابہ کے ہوش اڑ گئے اور مدینہ کے حالات کیا سے
ہو گئے؟ الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں، حدیث میں آتا ہے کہ مسجد نبوی میں پہلے مرنے والا حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھڑکی پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے جب مرنے والا اور آپ ممبر پڑ تشریف

عکس حوالہ نمبر: 14

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَاحِبِ الْبَخَارِيِّ

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان مفتی

شیخ الحدیث، ظاهر العلوم و قف سہانہ پورہ

شاگرد رشید شیخ الاستاذ حضرت مولانا سید حسین احمد قادری

جلد: ہفتم، پارہ: ۱۱-۱۵، باب: ۱۷۴۴-۲۱۶۸، حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبہ الشیخ

۳/۲۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 14

۶۷۳

۱۳/ کتاب التائب باب: بلا ترجمہ حدیث: (۳۳۲۲)

سے بلایا جائیگا اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے یعنی باب ریان سے بلایا جائیگا یہ سن کر ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو ان دروازوں میں سے کسی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی ضرورت نہیں رہے گی اور ابو بکر نے عرض کیا کیا ان میں سے کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائیگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہو گے اے ابو بکر۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ الحدیث للترجمة فی قوله وارجو ان تكون منهم يا ابا بکر وجاء النبي صلی اللہ علیہ وسلم واقع محقق، وفيه اقوى دليل على فضيلة ابي بکر رضی اللہ عنہ. (عمرہ) تعرض ووضوح | والحديث هنا ص ۵۱۷، ومز الحديث ص ۲۵۳، ص ۳۹۸، ص ۳۵۷۔

۳۳۲۲ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ لِقَامِ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ مَا كَانَ يَفْعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَعْنَتَهُ اللَّهُ فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالِهِمْ وَأَرْجُلَهُمْ لَجَاءِ أَبُو بَكْرٍ لَكَشَفَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَبْلِهِ لِقَالَ يَا بَنِي أُمَّتٍ وَأُمِّي طُبْتُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ لِقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رَسُولِكَ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ أَبُوبَكْرٍ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَاتٍ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ فَإِنِ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنُصْرُ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشِجَ النَّاسُ يَتَكُونُ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَاسْكَنَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنْتِي قَدِمَاتٍ كَلَامًا قَدْ أَحْجَبَنِي خَشْيَتِي أَنْ لَا يَتَلَفَّهَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَهْلُ النَّاسِ لِقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ لِقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَ لَنَا مِنْ أَمِيرٍ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ لِقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْقَرَبِ دَارًا

عکس حوالہ نمبر: 14

۶۷۴

پہلا کتاب الناقب / باب: ہا ترجمہ

وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا لِّبَايَعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لِقَالَ عُمَرُ بَلْ تَبَايَعَكَ أَنْتَ
فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ
لِّبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ لِقَالَ قَاتِلُ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ
شَخَّصَ بَصُرَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِي الرَّفِيقِيُّ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ قَالَتْ لِمَا
كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ لَبِغَافًا
لَرَدُّهُمْ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصُرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَفَهُمُ الْحَقُّ الَّذِي عَلَيْهِمْ
وَخَرَجُوا بِهِ يَتَلَوْنَ "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ" ﴿

ترجمہ | نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت انتقال فرمایا اس وقت ابو بکرؓ سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل کے فاصلے پر ہے) اسماعیل نے کہا آپ کی مراد میرے کے بالائی علاقہ سے تھی پھر عمرؓ اٹھ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا ہے عائشہ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں صرف یہی آتا تھا کہ (حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی ہے) اللہ تعالیٰ آپ کو ضرور اس بیماری سے (اچھا کر کے) اٹھائے گا اور آپ کچھ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے (یعنی منافقوں کے یا ان لوگوں کے جو کہتے ہیں کہ آپ کا وصال ہو گیا) اتنے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے (روئے انور کے) اوپر سے کپڑا کھول کر بوسہ دیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور وفات کے بعد بھی قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دوبار موت کا مزہ نہیں چکھائے گا۔ اس کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا "اے قسم کھانے والے! بیٹھ جا، پھر جب ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو عمرؓ بیٹھ گئے اور ابو بکرؓ نے پہلے اللہ کی حمد و ثنائیاں کی اور کہا سن لو تم میں سے جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (اسے معلوم ہونا چاہئے کہ) بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے اور جو کوئی اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت طاری نہیں ہوگی (ہمیشہ رہے گا) اور ابو بکرؓ نے سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَأَنْتُمْ مَيِّتُونَ﴾ اے پیغمبر! آپ بھی مرنے والے ہیں اور وہ بھی مریں گے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اللہ کے رسول ہیں (یعنی معبود نہیں) ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں پس کیا اگر ان کی وفات ہو جائے یا شہید کر دئے جائیں تو کیا تم اپنی ایزدوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے (ارتداد اختیار کر لو گے) اور جو شخص ارتداد اختیار کرے گا وہ اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ عقرب شکر گزار بندوں کو بدلہ دینے والا ہے (آل عمران)

بیان کیا یہ سن کر لوگ چیخ مار کر رونے لگے بیان کیا کہ انصار سفیہ بن سعدہ میں سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہو گئے اور

عکس حوالہ نمبر: 15

الْقُلُوبِ لِلصَّابِرِينَ

بإشراف

مُحَمَّد فَتْحُ اللَّهِ كُورِنَ

عکس حوالہ نمبر: 15

قُلْ لِنَارِي أُبْرِدِي يَا رَبِّ فِي حَقِّي كَمَا
 قُلْتَ قُلْنَا يَا نَارُ اُبْرِدِي فِي حَقِّ الْخَلِيلِ
 أَنْتَ شَافِي أَنْتَ كَافِي فِي مُهِمَّاتِ الْأُمُورِ
 أَنْتَ رَبِّي أَنْتَ حَسْبِي أَنْتَ لِي نِعْمَ الْوَكِيلِ
 رَبِّ هَبْ لِي كَنْزَ فَضْلٍ أَنْتَ وَهَابٌ كَرِيمٌ
 أَعْطِنِي مَا فِي ضَمِيرِي دُلْنِي خَيْرَ الدَّلِيلِ
 هَبْ لَنَا مَلَكًا كَبِيرًا نَجِّنَا مِمَّا نَخَافُ
 رَبَّنَا إِذْ أَنْتَ قَاضِي وَالْمُنَادِي جَبْرِيْلُ
 أَيُّنَ مُوسَى أَيُّنَ عِيسَى أَيُّنَ يَحْيَى أَيُّنَ نُوحٍ
 أَنْتَ يَا صِدِّيقُ صَادِقٌ^(*) تُبَّ إِلَى الْمَوْلَى الْجَلِيلِ

دُعَاءُ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِيَّاهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّكَ، وَسَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ ﷺ خَلِيلِكَ،
 وَسَيِّدِنَا مُوسَى ﷺ نَجِيَّتِكَ، وَسَيِّدِنَا عِيسَى ﷺ كَلِمَتِكَ وَرُوحِكَ *
 وَبِكَلَامِ سَيِّدِنَا مُوسَى ﷺ، وَإِنْجِيلِ سَيِّدِنَا عِيسَى ﷺ، وَرُؤُوبِ سَيِّدِنَا
 دَاوُودَ ﷺ، وَفُرْقَانَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ * وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهُ، أَوْ قَضَاءٍ
 قَضَيْتَهُ، أَوْ سَائِلٍ أَعْطَيْتَهُ، أَوْ غَنِيٍّ أَفْقَرْتَهُ، أَوْ فَقِيرٍ أَغْنَيْتَهُ، أَوْ ضَالِّ
 هَدَيْتَهُ * وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُوسَى ﷺ *

^(*) فی اصل القصیدہ "عاصی"، ولكن نقرا "صَادِقٌ" أدباً.

ترجمہ: یعنی کہاں گیا موسیٰ اور کہاں گیا عیسیٰ؟ سچی اور نوح کہاں گزر گئے؟ اے ابوبکر صدیق تو کنہ کار بھی اپنے عظیم شان والے مولیٰ اور پیارے محبوب کی طرف لوٹ جا اور رجوع کر۔

عکس حوالہ نمبر: 16

مَخِصْرٌ سِيَرَةُ الرَّسُولِ ﷺ

لشيخ الإسلام، الإمام مجدد القرن الثاني عشر

محمد بن عبد الوهاب

دار العرَبِيَّة
للطباعة والنشر والتوزيع
بيروت - لبنان
ص. ب. ٦٠٨٩٠ - بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 16

وسمعت بنو سلم بإقبال خالد . فاجتمع منهم بشر كثير . واستجلبوا من بقي من العرب مرتداً . وكان الذي جمعهم : أبو شجرة بن عبد العزى . فأنتهى خالد إلى جمعهم مع الصبح . فصاح خالد في أصحابه ، وأمرهم بلبس السلاح . ثم صفهم . و صفت بنسو سليم . وقد كلّ المسلمون وعجّفت كراعهم وخضّتهم . وجعل خالد يلى القتال بنفسه ، حتى أئخّن فيهم القتل . ثم حمل عليهم حملة واحدة ، فأنهزموا . وأسر منهم بشر كثير . ثم حطّز لهم الحظائر وحرّقهم فيها .

وجرح أبو شجرة يومئذ في المسلمين جراحات كثيرة . وقال في ذلك آياتاً ، منها : فرويت رمحي من كتيبة خالد وإني لأرجو بعدها أن أعمرا ثم أسلم . وجعل يعتذر . ويحجد أن يكون قال البيت المتقدم .

فلما كان زمن عمر رضي الله عنه قدم المدينة ، وأناخ راحلته بصعيد بنى قريظة ثم أتى عمر - وهو يقسم بين الفقراء - فقال : يا أمير المؤمنين ، أعطني . فإني ذو حاجة فقال : من أنت ؟ قال : أنا أبو شجرة . فقال : يا عدو الله ، ألسنت الذي تقول : فرويت رمحي - البيت ؟ عُمُر سوء . والله ما عشت لك يا خبيث . ثم جعل يعلوه بالدرة على رأسه ، حتى سبقه عدواً ، وعمر في طلبه . حتى أتى راحلته فارتحلها . ثم اشتد بها في حرّة شوزان ، فما استطاع أن يقرب عمر حتى توفي .

وكان إسلامه لا بأس به . وكان إذا ذكر عمر : ترحّم عليه ، ويقول : ما رأيت أحداً أهيّب من عمر رضي الله عنه .

ذکر ردة اهل البحرين :

قال عيسى بن طلحة : لما ارتدّت العرب - بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم - قال كسرى : من يكنيني أمر العرب ؟ فقد مات صاحبهم ، وهم الآن يختلفون بينهم - إلا أن يريد الله بقاء ملكهم ، فيجتمعون على أفضلهم .

قالوا : لذلك على أكل الرجال ، عمارق بن النعمان ، ليس في الناس مثله . وهو من أهل بيت دانت لهم العرب ، وهؤلاء جيرانك ، بكر بن وائل . فأرسل إليهم . وأخذ منهم ستمائة ، الأشرف فالأشرف .

وارتد أهل هجر عن الإسلام . فقام الحارود بن المعلل في قومه ، فقال : ألسنم تعلمون ما كنت عليه من النصرانية ؟ وإني لم أتكم قط إلا بخير ، وإن الله تعالى بعث نبيه ونبي أه نفسه ، فقال (إنك ميت وإنهم ميتون) وقال (وما محمد إلا رسول قد خلت من



ترجمہ: جب اہل ہجر اسلام سے مرتد ہو گئے تو حضرت جارود بن معلل نے اپنی قوم سے کہا! کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں عیسائی سے مسلمان ہوا اور میں نے ہمیشہ تمہاری خیر خواہی کی ہے۔ یقیناً اللہ نے اپنے نبی کو مبعوث کیا پھر اسے وفات دی جیسا کہ فرمایا: یقیناً تو بھی مرنے والا ہے اور یقیناً وہ بھی مرنے والے ہیں۔ اور فرمایا: اور محمد ﷺ نہیں مگر ایک رسول، یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 16



قبلہ الرسل - الآیة) .
 وفي لفظ أنه قال : ما شهادتکم علی موسیٰ؟ قالوا : نشهد أنه رسول الله . قال : فما شهادتکم علی عیسیٰ؟ قالوا : نشهد أنه رسول الله . قال : وأنا أشهد أن لا إله إلا الله . وأن محمداً عبده ورسوله . عاش كما عاشوا . ومات كما ماتوا . وأتمم شهادة من أبي أن يشهد علی ذلك منكم . فلم يرتد من عبد القیس أحد .
 وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد استعمل أبان بن سعید علی البحرین . وعزل العلاء بن الحضرمی . فقال : أبلغوني مأمی ، فأشهد أمر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فأحيا بحياتهم ، وأموت بموتهم .
 فقالوا : لا فضل ، فأنت أعز الناس علينا ، وهذا علينا وعليك فيه مقالة ، يقال : فر من القتال . فأبی . وانطلق في ثلاثمائة رجل يبلغونه المدينة .
 فقال له أبو بكر رضی الله عنه : ألا ثبت مع قوم لم يبدلوا ولم يرتدوا ؟
 فقال : ما كنت لأعمل لأحد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم .
 فدعا أبو بكر العلاء بن الحضرمی . فبعثه إلى البحرین في ستة عشر راكباً ، وقال : امض . فإن أمامك عبد القیس . فسار . ومر بشامة بن أثال ، فأمدته برجال من قومه بنی سحیم . ثم لحق به .
 فنزل العلاء بمحصن يقال له : جوائی ، وكان مخارق قد نزل بمن معه من بكر بن وائل : حصن المشقر - حصن عظیم لعبد القیس - فسار إليهم العلاء ، فبمن اجتمع إليه فقاتلهم قتالاً شديداً ، حتى كثر القتلى في الفريقین ، والجارود بن المعلی بالخط (١) يبعث البعوث إلى العلاء . وبعث مخارق : الحطيم بن شريح (٢) - أحد بنی قیس بن ثعلبة - إلى مرزبان الخط يستمده . فأمدته بالأساورة . فنزل الحطيم ردم القداح - وكان حلف أن لا يشرب الخمر حتى يرى هجراً - وأخذ المرزبان الجارود رهينة عنده . وسار الحطيم وأبجر العجلی حتى حصروا العلاء بجوائی . فقال عبد الله بن حذاف ، وكان من صالحی المسلمین :

ألا أبلغ أبا بكر رسولا وسكان المدينة أجمعينا
 فهل لكمو إلى نفر يسير قعود في جوائی محضرينا

(١) بفتح الحاء : أرض تنسب إليها الرماح الخطية . وهو خط عمان . وذلك السيف كله يسمى الخط . ومن قرى الخط : القطيف ، والقنير ، وقطر .
 (٢) وعند ابن جرير : الحطيم بن شعبة أخو بنی قیس بن ثعلبة .

ترجمہ: پھر انہوں نے اپنی قوم سے پوچھا! موسیٰ کے بارے میں تمہاری کیا گواہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی قوم سے پوچھا! عیسیٰ کے بارے میں تمہاری کیا گواہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ جا روئے کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ اسی طرح زندہ رہے جس طرح دیگر انبیاء زندہ رہے اور اسی طرح فوت ہوئے جس طرح باقی سب انبیاء فوت ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر: 17

دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(۳۸۴ - ۴۵۸) هـ

السفر الثاني

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وفقاً لأثره وتحت إشرافه وعلو شأنه

الدكتور عبد المعطي قلنجي

دار البيان للتراث

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 17

صخرة وماء كثير في جرار^(۱۸) وخبز كثير ، ففعدنا عند الصخرة ، فلما طلعت الشمس خرجوا من بين تلك الجبال ، يخرج رجل رجل من مكانه ، كأن الأرواح انتزعت منهم حتى كثروا فترحبوا بهم وحفوا ، وقالوا : أين كنتم . لم نركم ؟ قالوا : كنا في بلاد لا يدكرون اسم الله تعالى^(۱۹) ، فيها عبدة النيران ، وكنا نعبد الله تعالى^(۲۰) فطردونا . فقالوا : ما هذا الغلام ؟ قال : فطفقوا يثنون علي ، وقالوا : صحبنا من تلك البلاد ، فلم نرمه إلا خيراً . قال : فوالله إنهم لكذا ، إذ طلع عليهم رجل من كهف رجل طوال ، فجاء حتى سلم وجلس ، فحفوا به وعظموه أصحابي الذين كنت معهم ، وأخذوا به ، فقال^(۲۱) لهم : أين كنتم ؟ فأخبروه ، قال : ما هذا الغلام معكم ؟ فأثنوا علي خيراً ، وأخبروه باتباعي إياهم ، ولم أر مثل إعظامهم ، فحمد الله وأثنى عليه ، ثم ذكر من أرسل الله ، نعالی ، من رسله وأنبئائه ، وما لقوا وما صنع بهم ، حتى ذكر مولد عيسى بن مريم وأنه ولد لغير ذكر^(۲۲) ، فبعثه رسولاً ، وأجرى علي يديه إحياء الموتى وإنسراء الأعمى والأبرص ، وأنه يخلق من الطين كهيشة الطير فينفخ فيه فيكون طيراً بإذن الله . وأنزل عليه الإنجيل ، وعلمه التوراة ، وبعثه رسولاً إلى بني إسرائيل ، فكفر به قوم ، وآمن به قوم . وذكر بعض ما لقي عيسى بن مريم ، وأنه لما كان عبداً أنعم الله عليه ، فشكر ذلك له ، ورضي عنه ، حتى قبضه الله [تعالى]^(۲۳) . وهو يعظّمهم ويقول : اتقوا الله ، والزموا ما جاء به عيسى عليه السلام^(۲۴) ، ولا تخالفوا قبيحاً بكم ، ثم قال : من أراد أن يأخذ من هذا شيئاً

(۱۸) في (ح) و (م) : «جرار» .

(۱۹) ليست في (م) .

(۲۰) ليست في (م) .

(۲۱) في (م) : « وقال » .

(۲۲) في (م) : « بغير ذكر » .

(۲۳) ليست في (م) .

(۲۴) ليست في (م) .



ترجمہ: حضرت سلمانؓ نے ایک مسیحی نیک بزرگ کا ذکر کیا جس نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کے رسولوں اور نبیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰؑ کے مصائب کا ذکر کیا۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے ایسے بندے تھے جن پر اس نے انعام کیا تھا اور انہوں نے اس کا شکر ادا کیا۔ اور اللہ ان سے راضی ہوا یہاں تک کہ ان کی روح کو قبض کر لیا۔

5۔ رسول اللہ کے اہل زمانہ کی سوسالہ قیامت

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 407 مترجم محمد علی الدین جہانگیر، شبیر برادرزلا ہور) ¹⁹

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یا اس کے قریب یہ فرمایا کہ آج کوئی بھی ذی روح ایسا نہیں جس پر آئندہ سوسال گزریں اور وہ پھر بھی زندہ رہے۔

تشریح: اسی مضمون کی روایت صحیح بخاری میں بھی موجود ہے کہ سوسال بعد روئے زمین پر کوئی ذی روح باقی نہ رہے گا۔ دراصل یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بڑی قیامت یعنی روز حشر کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے مگر میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک قیامت تو سوسال بعد ظاہر ہوگی۔ (بخاری کتاب العلم)

علماء سلف نے اسے ”وسطی قیامت“ کا نام دیا ہے۔ حدیث نبوی میں ایک انفرادی قیامت کا بھی ذکر ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا:

”جو مر گیا تو اس کی قیامت قائم ہوگئی۔“

(مسلم کتاب الفتن باب اشراط الساعة)

پس ہر شخص کی موت بھی ایک ”فردی قیامت“ ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا حدیث میں قوم یا قرن (کی ایک صدی) کی قیامت کا ذکر ہے۔ جس کے مطابق سو سال گزرنے کے بعد روئے زمین پر بالعموم گزشتہ نسل کے سوسال سے زیادہ افراد اپنی طبعی عمر گزار کر رخصت ہو جاتے ہیں، یہی ان نسلوں کی قیامت کہلاتی ہے۔

بخاری کی روایت میں لفظ الارض یعنی زمین سے اہل ارض یا زمینی مخلوقات مراد ہے اور حضرت

مسح عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نہیں بلکہ زمین کی مخلوقات میں داخل ہیں۔ پس اگر بفرض مجال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے وقت حضرت عیسیٰؑ زندہ بھی تھے تو اس حدیث کے مطابق سو سال بعد یقیناً وفات پا گئے۔

(ملخص از ازالہ اوہام صفحہ 624 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 437 ایڈیشن 2008)

اس لئے ان پر طوعاً یا کرہاً اِنَّا لِلّٰہِ پڑھنا ہی پڑے گا۔

اکابر علمائے امت نے اسی حدیث سے حضرت خضرؑ کی وفات کا بھی استدلال کیا ہے کہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زندہ تھے تو وہ بھی اس حدیث کی رو سے وفات پا چکے ہیں۔ (مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ المصابیح اردو جلد پنجم صفحہ 95 مکتبۃ العلم اردو بازار لاہور) ¹⁹

تاکلمین حیات مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح حضرت خضرؑ کو بھی اس حدیث سے بغیر کسی دلیل کے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں، مگر جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ بات بیان فرمائی کہ آپ کے زمانہ میں موجود لوگوں میں سے کوئی ذی روح سوسال بعد باقی نہ رہے گا ایسی قطعی پیشگوئی وحی الہی کے بغیر ناممکن ہے اور ایسی مخصوص قسمیہ تاکید میں کسی تاویل یا استثناء کی گنجائش بھی مجال ہے۔ ورنہ قسم کھانے کی کیا ضرورت تھی۔ پس اس حدیث کی موجودگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوسال بعد کسی بھی سابقہ نبی کے زندہ موجود رہنے کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا۔

(ملخص از حجامۃ البشری صفحہ 14 حاشیہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 192 ایڈیشن 2008)

لہذا دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰؑ کی طبعی موت تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔ بفرض مجال اگر وہ زندہ تھے تو عہد نبویؐ کی اس قیامت سے بچ نہیں سکتے۔ اور بہر حال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔

عکس حوالہ نمبر: 18

وَمَا آتَاكُم مِّن ذِكْرِ لَدُنَّا فَخُذُوهُ وَاسْمَعُوا لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ

اور وہ رسول، ان لوگوں کو "الکتاب" اور "الحکمہ" کی تعلیم دیتا اور ان کا تذکرہ کرتا ہے۔

صحیح مسلم شریف

تجزیہ

تجزیہ

تصنیف

استاذ دار الفکر ہراتی مدین

ابو العلاء محمد بن مسلم بن عبد القادر

اصلاح اللہ تعالیٰ احوال فی السرد والعلن

جلد سوم

المیرالمسلمین فی بیروت

امام ابو اسلم بن حجاج القشیری

متوفی ۲۴۱ھ

تقدیم اللہ تعالیٰ بقدر انوارہ و حکمہ بحسب حوجتہ

زبدہ سنٹر نزد سول ماڈل ہائی سکول، ۴۰، ابو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز



عکس حوالہ نمبر: 18

مصلح شریف۔ (جزیم) جلد سوم (۳۰۷) کتاب فضائل الصحابہ

لیکن میں اللہ کے نام کی قسم اٹھا کر یہ کہتا ہوں کہ آج روئے زمین پر کوئی ایک ایسا شخص نہیں ہے۔ (جو آج سے ٹھیک) ایک سوسال بعد زندہ ہوگا۔

6357 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْأَسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ

مَوْقِفِهِ بِشَهْرٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے کہ آپ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے یہ بات ارشاد فرمائی۔

6358 - حَدَّثَنِي سَعْدِيُّ بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَقَسَرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَضَ الْعُمَرُ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ پہلے یہ ارشاد فرمایا: آج جو شخص زندہ ہے۔ وہ آج سے ٹھیک ایک سوسال بعد زندہ نہیں ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے اور اس میں راوی عبد الرحمن نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ لوگوں کی عمریں کم ہو جائیں گی۔

6359 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ بِالْأَسْنَادِ نِيْنِ جَمِيعًا

مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

6360 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتِي مِائَةٌ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنُفُوسَةٌ الْيَوْمَ

حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے (معیّن وقت) کے بارے میں سوال کیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آج سے ٹھیک ایک سوسال بعد جو شخص آج زندہ ہے وہ اس وقت زندہ نہیں ہوگا۔

6361 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٌ يَوْمَئِذٍ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آج زندہ اشخاص میں سے کوئی بھی

عکس حوالہ نمبر: 19

مظاہر حق

شرح (اُردو)

مشکوٰۃ شریف



علامہ نواب محمد قطب الدین خان ہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب مولانا شمس الدین صاحب

ناشر

اُردو بازار - لاہور - پاکستان
(042) 37211788 — 37211788

مکتبۃ اہل اسلام

عکس حوالہ نمبر: 19

مطالعہ (جلد پنجم) ۹۵ کتاب الفتن

انگلی سے تشبیہ دینے کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ میں قیامت سے اس قدر آگے ہوں جتنی یہ درمیانی انگلی شہادت کی انگلی سے آگے بڑھی ہوئی ہے۔

فَلَا أَدْرِي : شعبہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا یہ قیادہ نے اُس سے یہ بات بیان کی یا اُس نے اپنے آپ کو قیامت سے یہ بات نقل کی اور ان سے قیادہ نے آپ کو قیامت کا بیان نقل کیا۔ مستورد بن شداد رحمہ اللہ کی روایت میں تصریح ہے کہ یہ حضرت اُس نے جناب رسول اللہ کا ارشاد ہی نقل کیا ہے اور راوی نے جب خود وضاحت کر دی تھی اور توضیح کی ضرورت نہیں۔

اس وقت کے تمام زندہ سوسال تک وفات پائیں گے

۲/۵۳۷۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ شَهْرًا تَسْأَلُونَ عَنِ السَّاعَةِ وَأَنَا عَلِمْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مُتَقَوِّمَةٍ يَأْتِيهَا مِائَةٌ سَنَةً وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ . (رواه مسلم)

خرچہ مسلم فی صحیحہ ۱۹۶۶/۴ حدیث رقم (۲۱۸-۲۵۳۸) واحمد فی المسند ۳/۳۲۲۲۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ کو اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ فرماتے سنا تم مجھ سے قیامت کے متعلق پوچھتے ہو وہ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ زمین پر کوئی ایسا انسان نہیں کہ جس پر سوسال کرے اور وہ اس دن زندہ ہو۔ (مسلم)

تشریح: تَسْأَلُونَ عَنِ السَّاعَةِ: تم مجھ سے قیامت کبریٰ کے قیام کا حقیقی وقت دریافت کرتے ہو اور وہ تو خود مجھے بھی معلوم نہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا البتہ قیامت صغریٰ اور وسطیٰ کا علم رکھتا ہوں وہ تمہیں بتائے دیتا ہوں۔

مَا عَلَى الْأَرْضِ: انسانوں کا وہ طبقہ جو میرے اس خبر دینے کے وقت موجود ہے۔ وہ سو برس کی مدت میں تمام کے تمام مر جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ یہ قیامت وسطیٰ ہے اور ہر ایک کے مرنے کو قیامت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد صحابہ کرام کا وفات پانا ہے اور آپ کو قیامت نے غالب کے لحاظ سے یہ بات فرمائی اور نہ بعض صحابہ کرام سوسال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے مثلاً حضرت اُس، سلمان وغیرہ رضی اللہ عنہم۔

زیادہ اوقتی توجیہ: زیادہ ظاہر یہ ہے کہ اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ بات فرمائی اس وقت سے ۱۰۰ سال مراد ہیں۔ پس غالب کی قید لگانے کی ضرورت نہیں اور اگلی روایت اس توجیہ کی تائید ہے۔

بعض علماء نے کہا جو اس سے پہلے پیدا ہوئے وہ آئندہ سو برس سے پہلے چلے بسے۔ بعض کا برنے اس روایت سے حضرت خضر علیہ السلام کی موت پر استدلال کیا ہے کیونکہ خضر دینے کے وقت وہ زندہ ہیں تھے اور آپ کے اس ارشاد کے مطابق سو برس کے بعد تک ان کو زندہ نہ رہنا چاہیے۔ دوسرے علماء نے یہ جواب دیا کہ وہ اس عموم سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ بات آپ نے اپنی امت کے متعلق فرمائی کسی دوسری امت یا جو میرے بارے میں نہیں فرمائی گئی۔ بعض نے یہ جواب دیا کہ ارض کی قید نے حضرت خضر والیاس علیہما السلام کو خارج کر دیا۔ وہ اس وقت دریا پر تھے زمین پر نہ تھے (مگر یہ توجیہ وزن نہیں رکھتی قدر)۔

بغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ چار انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں دو زمین پر اور دو آسمان پر حضرت خضر والیاس علیہما السلام

6- قبر مسیح ناصری علیہ السلام

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ
الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدًا -
(نضر الباری شرح بخاری جلد چہارم صفحہ 506 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ²⁰

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو ان یہودیوں اور عیسائیوں پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

تشریح: بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے اپنی کتب میں درج کیا۔ سنن نسائی میں بھی یہ روایت ہے۔

اس حدیث میں یہود و نصاریٰ کا اپنے نبیوں کی قبروں کی پرستش کا ذکر ہے جو عیسائیوں پر ایک زبردست حجت ہے کیونکہ وہ بنی اسرائیل کے دوسرے نبیوں کی قبروں کی ہرگز پرستش نہیں کرتے بلکہ تمام انبیاء کو گنہگار خیال کرتے ہیں۔ ہاں ملک شام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزار ہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔ سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ کی ہی قبر ہے جس میں وہ صلیب سے اتارے جانے کے بعد زخمی حالت میں رکھے گئے تھے اور اگر اس قبر کو حضرت عیسیٰ کی قبر سے کچھ تعلق نہیں تو پھر نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول صادق نہیں ٹھہرے گا اور یہ ہرگز ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی مصنوعی قبر کو قبر نبی قرار دیں جو محض جعل سازی کے طور پر بنائی گئی ہو۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی شان سے بعید ہے کہ جھوٹ کو واقعات صحیحہ کے محل پر استعمال کریں۔ پس اگر حدیث میں نصاریٰ کی قبر پرستی کے ذکر میں اس قبر کی طرف اشارہ نہیں تو اس قبر کا پتہ بتادیں جو کسی اور نبی کی کوئی قبر ہے اور اس کی عیسائی پرستش کرتے ہیں اور یا اس بات کو قبول کریں کہ ملک شام میں جو حضرت عیسیٰ کی قبر ہے جس پر ہر سال بہت سا ہجوم عیسائیوں کا ہوتا ہے اور سجدے کئے جاتے ہیں وہ درحقیقت وہی

قبر ہے جس میں حضرت مسیحؑ مجروح ہونے کی حالت میں داخل کئے گئے تھے۔ پس اگر یہ وہی قبر ہے تو خود سوچ لیں کہ اس کے مقابل پر وہ عقیدہ کہ حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں چڑھائے گئے بلکہ چھت کی راہ سے آسمان پر پہنچائے گئے کس قدر لغو اور خلاف واقعہ ٹھہرے گا۔

خود حضرت عیسیٰؑ نے آپ بھی فرمادیا کہ میں قبر میں ایسا ہی داخل ہوں گا جیسا کہ یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا تھا..... نبی کی مثال غیر مطابق نہیں ہو سکتی سو وہ بلاشبہ قبر میں زندہ ہی داخل کئے گئے اور یہ مکر اللہ (یعنی اللہ کی تدبیر) تھی تا یہود ان کو مردہ سمجھ لیں اور اس طرح وہ اس کے ہاتھ سے نجات پاویں۔

(مخلص از ست بچن مطبوعہ 1895ء روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 309-310 ایڈیشن 2008)

خَيْرُ الْمَاكِرِينَ خدا کی یہ تدبیر کارگر ہوئی اور حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے صلیب سے نجات کے بعد ایک قبر نماز ریز مین کمرے میں علاج معالجہ کے بعد کشمیر کی طرف ہجرت فرمائی اور یوز آصف نبی کے نام سے وہاں مشہور ہوئے۔ 120 سال کی عمر میں وفات پا کر سری نگر محلہ خانیاں میں دفن ہوئے۔ جہاں مقبرہ بلی کے نام سے آپ کا مسقف مزار موجود ہے۔ یہی وہ آخری مستند تحقیق ہے جو حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بارہ میں پیش فرمائی۔

(مخلص از مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 14 مطبوعہ 20 نومبر 1908ء۔)

راز حقیقت روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171 مطبوعہ 30 نومبر 1898ء ایڈیشن 2008)

اس کے بعد 1908ء میں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی تصنیف چشمہ معرفت میں تاریخ طبری کا قبر مسیح کے متعلق یہ حوالہ بھی پیش فرمایا ہے کہ:

”ایک عورت پر یہ نذر تھی کہ وہ ”جمع“ پہاڑ کو سر کرے گی۔۔۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا جب ہم اس کی آخری چوٹی پر پہنچے تو وہاں ایک قبر ہمیں نظر آئی جس پر دو بڑے بڑے پتھر پڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر سر ہانے کی طرف جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف پڑا ہوا تھا۔۔۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ قبر رسول اللہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام ہے جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے آیا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے پاس وہ نبی بن کر آیا اور جب وہ فوت ہو گئے تو پہاڑ کی چوٹی پر ان کو دفن کیا

”گیا۔“

(تاریخ طبری مترجم جلد اول حصہ دوم صفحہ 131-132 نفیس اکیڈمی کراچی) ²¹

اس تاریخی حوالہ کی روشنی میں چشمہ معرفت (مطبوعہ: 1908) میں حضرت مسیح کی قبر کا ذکر مدینہ کے قریب ایک پہاڑی پر مذکور ہے، جس کے کتبہ پر لکھا تھا ”ہذا قبر رسول اللہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام“ کہ یہ اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ ہی کی قبر ہے۔

یاد رکھنا چاہیے یہ حضرت بانی جماعت احمدیہ کی ”مسیح ہندوستان میں“ اور ”راز حقیقت“ میں بیان کردہ تحقیق کے مقابل پر کوئی نئی تحقیق نہیں تھی بلکہ حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کرنے کیلئے محض ایک تائیدی تاریخی ثبوت اس پس منظر میں اہم تھا کہ جب معراج کی رات رسول اللہ نے حضرت عیسیٰ کو وفات یافتہ نبیوں میں دیکھ لیا، تو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کا اس پر ایمان تھا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں۔ مدینہ کے علمائے سلف کا عقیدہ بھی اگر اسکے خلاف ہوتا تو وہ طبری کی اس تاریخی روایت کو رد کرتے اور ضرور اس کے خلاف آواز اٹھاتے کہ حضرت عیسیٰ تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور طبری کی یہ روایت ان کی قبر کی نشاندہی کر رہی ہے۔ مگر کسی کا بھی اس روایت کی مخالفت نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ کم از کم حضرت عیسیٰ کی وفات پر متفق تھے خواہ قبر کی جگہ پر اتفاق نہ ہو۔ بہر حال حدیث مذکورہ بالا میں رسول کریم نے بھی قبر عیسیٰ کی نشاندہی فرمادی ہے، جس سے ثابت ہے کہ وہ آسمان پر نہیں، لہذا زمین پر ہی کہیں ان کی قبر تلاش کرنی ہوگی۔ مدینہ کی پہاڑی پر نہیں تو سری نگر محلہ خانیاں کی قبر کو تو بہر حال تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 20

نُصِرْنَا مِنَ اللَّهِ وَفُتِحَ قَوْلُ رَبِّ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نُصِرْنَا مِنَ اللَّهِ

شرح اردو

صَاحِبِ الْبَحَارِ

مولفہ

عصرت العلامہ مولانا محمد قیام مفتی

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام عصرت مولانا مستنیر حسین (مؤلف مدظلہ العالی)

جلد: چہارم | پارہ: ۳-۵ | باب: ۵۱۹-۸۳۷ | حدیث: ۷۷۵-۱۲۵۸

کتاب الاذان، کتاب الجمعة، ابواب صلوة الخوف، کتاب العیدین، ابواب الوتر،
ابواب الاستسقاء، ابواب الکسوف، ابواب ماجاء فی سجود القرآن و مستہا،
ابواب تقصیر الصلوٰۃ، کتاب التہجد، کتاب الجنائز

مکتبۃ الشیخ

۳/۲۲۵، ہارڈ آواز، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 20

کتاب الجہان

۵۰۶

نصاری جلد چہارم

سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ أَهْلَ وَجَدُوا مَا فَتَدُوا
فَأَجَابَهُ الْآخَرُ بَلْ يَتَسَوَّأ فَاثَقَلُوا ﴿﴾

قبروں پر مسجد بنانا مکروہ ہے اور جب حسن بن حسن بن علی (حضرت علیؑ کے پوتے) کا وصال ہو گیا تو ان کی بیوی (فاطمہ بنت حسین) نے ان کی قبر پر قبہ تانا (خیمہ جمایا) پھر اٹھالیا گیا اس وقت لوگوں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی (خواہ فرشتہ ہو یا جن) کہتا تھا کیا ان لوگوں جن کو کھویا تھا اس کو پایا؟ دوسرے (فرشتہ یا جن) نے جواب دیا: ”نہیں“ بلکہ مایوس ہو گئے اور لوٹ گئے۔

۱۲۵۶ ﴿ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ هَلَالِ هُوَ الْوَزَائِنُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَأَبْرَزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي أَخَشِي أَنْ يَتَّخَذَ مَسْجِدًا ﴿﴾

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض الوقات میں فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھلی رہتی مگر میں بھی ڈرتی ہوں کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو مسجد نہ بنالیں۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اتخذوا قبور انبيائهم مساجد"

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۷۷۷ و امر الحديث ص ۶۲ وياتي ص ۱۸۶، و في المغازي ص ۶۳۹

مقصد | امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ قبروں پر مسجد بنانا درست نہیں، یا قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنالیں کہ یہ حرکت بت پرستی کے مشابہ ہے۔ واللہ اعلم

﴿ بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا ﴾

زچگی میں عورت مر جائے نفاس کی حالت میں تو اس پر نماز پڑھنے کا بیان
۱۲۵۷ ﴿ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

عکس حوالہ نمبر: 21

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد اول

حصہ اول - دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۲۰ھ

قبل از اسلام

حصہ اول

ترجمہ: ڈاکٹر محمد صدیق ہاشمی

پیدائش ارض و سماء و تخلیق آدم سے لیکر ولادت حضرت محمد تک

مختلف انبیاء تک اور انکی امتوں و بادشاہوں کے واقعات۔

نقش اکو بازار کراچی طبری

عکس حوالہ نمبر: 21

تاریخ طبری جلد اول: حصہ دوم

۱۳۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ

ابن مریم علیہ السلام کا شام جانا:

پھر خدا کی طرف سے مریم بیعت کو اطلاع دی گئی کہ ہمارے اس برگزیدہ بچے کو شام لے جاؤ۔ آپ کی عمر اس وقت بارہ برس تھی۔ پھر آپ تیس سال کی عمر تک شام میں رہے حتیٰ کہ وہاں باقاعدہ وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور عین سال کا نبوت کا یہ سلسلہ جاری رہا پھر آپ کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زندگی:

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھانے کے بعد فرارند لباس پہنایا گیا اور انیس نور میں ملبوس کر دیا گیا کھانے پینے کے تقاضوں کو ان سے روک دیا گیا اب وہ عرش کے ارد گرد فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں پس ان میں انسانی شکلوتی آسمانی اور زمینی غرض ہر طرح کے اوصاف موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارفاع کے بعد تمام حواری پوری زمین پر پھیل گئے۔ اس رات میں جس رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اتارا گیا تھا یہ ساری دعوتی دیتے تھے۔

حواریوں کی تبلیغ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارفاع کے بعد تمام حواری آپ کے فرمان کے مطابق پوری دنیا میں پھیل گئے ان میں سے چند کا ذکر ہم کریں گے۔

- ۱۔ بطرس جو کہ حواری تھا اور ان کے ساتھ بولس بھی اتباع پر تھا لیکن وہ حواریوں میں سے نہ تھا۔ یہ دونوں تبلیغی مشن لے کر روم چلے۔
- ۲۔ اندرا میں اور متی یہ دونوں اس سرزمین کی طرف چلے جس کے کینن آدم خور تھے۔
- ۳۔ تو ماں مشرق کی طرف باہل چلے گئے تھے۔
- ۴۔ فیلیس پر قیروان کی طرف گئے تھے۔
- ۵۔ قرقاطینہ افریقی اور تھیس دونوں دونوں چلے گئے تھے جو کہ اصحاب کبف کا علاقہ تھا۔
- ۶۔ یعقوبس اور ریشلم (یروشلم) چلے گئے۔

دو بڑے پتھر:

ابن سلیم انصاری سے روایت ہے کہ ہمارے ہاں ایک عورت پر یہ نذر تھی کہ وہ ”مجمع“ پہاڑ کو سر کرے گی یہ پہاڑ مہینہ کے قریب واقع ہے راوی کہتے ہیں کہ میں اس عورت کے ساتھ اس پہاڑ پر چڑھا جب ہم اس کی آخری چوٹی پر پہنچے تو ہاں ایک قبر نہیں نظر آئی جس پر دو بڑے پتھر بڑے ہوئے تھے۔ ایک پتھر سر ہانے کی طرف جب کہ دوسرا پاؤں کی طرف پڑا ہوا تھا۔ ان پر ہونجید کی طرز پتھر پر کتاہت کی گئی تھی۔ میری سمجھ میں نہیں آیا یہ کس کی قبر ہے۔

چنانچہ دونوں پتھر اپنے ساتھ میں اٹھا کر لایا۔ پہاڑ کے اوپر سے تھوڑا سا نیچے آیا تو وہ مجھے بہت بھاری لگے ایک کو وہیں چھوڑ دیا جبکہ دوسرا پتھر اپنے ساتھ نیچے لے آیا۔ اس پتھر کو سریانی زبان کے ماہرین کے سامنے پیش کیا تو وہ اس کو نہ پڑھ سکے۔ پھر کاتب زبور جو کہ عیسیٰ تھا کے سامنے پیش کیا۔ مگر وہ بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر صہیری زبان کے ماہر کے پاس لے گیا مگر اس نے بھی جواب دے دیا۔

عکس حوالہ نمبر: 21

تاریخ طبری جلد اول: حصہ دوم

۱۳۲

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ

غرض اس کتاب کو جاننے والا کوئی بھی نہ ملا۔
قبر (عیسیٰ علیہ السلام):

پھر گھر میں صندوق کے نیچے اس پتھر کو رکھ دیا جو کئی سال وہاں رہا۔ پھر اچانک ہمارے ہاں ابن مان میں سے کچھ لوگ گھوڑوں پر آئے جو کہ تسبیح کے دانے اور مرے وغیرہ خرید رہے تھے ان سے میں نے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی کتاب ہے یا تمہاری زبان کا کوئی ماہر ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے۔ میں نے پتھر ان کو دکھایا تو وہ اس کو پڑھنے لگے اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ قبر رسول اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہ السلام ہے۔ جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے آیا تھا۔ اس زمانہ کے لوگوں کے پاس وہ نبی بن کر آیا اور جب وہ فوت ہو گئے تو پہاڑ کی چوٹی پر ان کو دفن کیا گیا۔

شاہ روم کی کارروائی:

ابن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارتقا کے بعد یہودی حواریوں پر نوٹ پڑے وہ انہیں چینی دھوپ میں ڈال دیتے اور طرح طرح کی تکلیفیں ان کو پہنچاتے تھے۔ جب یہ بات شہنشاہ روم کو پہنچی۔ اس زمانہ میں بنی اسرائیل رومی کنٹرول میں تھے۔ وہ بادشاہ ستارہ پرست تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصاف:

اس بادشاہ کو یہ بات بتائی گئی کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی آیا تھا جو مجموعہ کمالات تھا۔ وہ اللہ کا پیغمبر تھا وہ عجیب و غریب چیزیں دکھاتا، مردوں کو زندہ کرتا، بیماروں کو شفا دیتا، مٹی گارے کے پرندے بناتا اور جب ان میں اللہ کے حکم سے پھونک مارتا تو وہ سچ بچ اڑنے لگتے۔ وہ انہیں غیب کی خبریں بتاتا تھا لیکن بنی اسرائیل نے ایسے نبی کو قتل کر ڈالا۔

شہنشاہ روم کا عیسائیت قبول کرنا:

بادشاہ نے افسوس کرتے ہوئے درباریوں سے کہا کہ تمہارے لئے ہلاکت ہو تم لوگوں نے پہلے کیوں نہ بتایا۔ خدا کی قسم اگر مجھے پہلے معلوم ہوتا تو میں بنی اسرائیل کو یہ کام نہ کرنے دیتا۔ اب بادشاہ نے پھنسے ہوئے حواریوں کی طرف اپنے لوگوں کو بھیجا جو انہیں بنی اسرائیل کے ظالمانہ چنگل سے چھڑا کر لائے۔

بادشاہ نے حواریوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین اور ان کے احکامات کے متعلق سوالات کئے۔ انہوں نے تمام تفصیلات بتادیں۔ بادشاہ متاثر ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آیا۔ اب اس نے بنی اسرائیل پر چڑھائی کی اور بہت سے یہودیوں کو قتل کروایا۔ اسی بادشاہ کے طفیل آج تک روم میں عیسائیت رائج ہے۔

مؤرخین کا خیال:

بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت انموطوں کے دور حکومت میں ہوئی انموطوں کا دور حکمرانی چھین برسوں پر محیط رہا اور اس کی بادشاہت کے بیالیسویں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو اس وقت بیت المقدس پر رومیوں کی حکومت تھی چنانچہ رومی بادشاہ قیصر کی طرف سے یہودیوں کی قبر بیت المقدس کا حکمران تھا۔ اس دوران اس کے پاس شاہ ایران کا وفد آیا یہ وفد مولا مسیح کی طرف جا رہا تھا مگر غلطی

7- قرآن وحدیث میں ”رفع الی اللہ“ کا مطلب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ
أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ -

(صحیح مسلم مترجم جلد ششم صفحہ 210 مترجم مولانا وحید الزمان ناشر نعمانی کتب خانہ لاہور) ²²

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ عفو کے نتیجے میں بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی شخص خدا کی خاطر تواضع اور انکسار اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا فرماتا ہے۔

تشریح: صحیح مسلم کی اس حدیث میں ہر عاجزی وانکساری کرنے والے کے بارہ میں رسول اللہ کی یہ بشارت کہ ”اللہ تعالیٰ ان کا رفع کرتا ہے“ سے ظاہر ہے کہ یہ رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی اور عزت و مرتبہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کے بارہ میں رَفَعَهُ اللَّهُ کے یہی الفاظ بمعنی عزت و رفعت استعمال ہوئے ہیں۔ دراصل حضرت مسیح ناصری کے منکر یہودی بزعم خویش انہیں صلیب پر چڑھانے کے بعد ان کی موت ثابت کر کے ملعون اور ذلیل ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اللہ نے اس کی تردید کی اور فرمایا: وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ... بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ (النساء: 158-159) کہ یہود حضرت عیسیٰ کو صلیب میں چڑھانے کے باوجود قتل نہ کر سکے، نہ ہی صلیب پر مار سکے بلکہ وہ صلیب پر مجروح ہونے کے بعد مدہوشی کی حالت میں سخت آندھی آنے پر سرشام اتار لئے گئے اور ایک تہہ خانہ میں رکھ کر مشہور زمانہ ”مرہم عیسیٰ“ سے ان کے زخموں کا علاج کیا گیا۔ صحت یابی کے بعد انہوں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں یہود سے نجات دی اور کشمیر میں یوز آصف کے نام سے عزت اور رفعت عطا فرمائی اور وہ اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب ہوئے جیسا کہ: وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَهُمَا إِلَىٰ رُبُوعٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (المؤمنون: 51) اور ابن مریم کو اور

اس کی ماں کو بھی ہم نے ایک نشان بنایا تھا اور ان دونوں کو ہم نے ایک مرتفع مقام کی طرف پناہ دی جو پر امن اور چشموں والا تھا، میں مذکور ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ ابن عربی نے بھی آیت بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رفع عیسیٰ سے مراد ان کی روح کا عالم سفلی سے جدا ہو کر عالم علوی میں مقام قرب حاصل کرنا ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165۔ کتاب ہذا صفحہ 30 حوالہ نمبر 6)

لغت عرب سے بھی ”رفع“ کے یہی معنی ثابت ہیں کہ یہ لفظ ذلیل کرنے اور نیچے گرانے کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفت رفع کا بھی یہی مطلب ہے کہ وہ عام مومنوں کو سعادت میں عطا کر کے اور اپنے اولیاء کو قرب بخش کر رفع کرتا ہے۔ (لسان العرب زیر لفظ رفع)

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ سے بھی جو وعدہ تھا کہ: يٰعِيسَىٰ اِنِّى مُنَوِّدٌ لِّكَ وَرَافِعُكَ اِلَىٰ (آل عمران: 56) یعنی اے عیسیٰ! طبعی موت کے بعد میں اپنی طرف تمہارا رفع کروں گا۔ اسی کے مطابق ان کا روحانی رفع ہوا۔

قرآن کریم میں حضرت ادریس کے بارہ میں بھی ”رفع“ کے یہی الفاظ بمعنی عزت ومنزلت استعمال ہوئے ہیں فرمایا: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيسَ ذَا اِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم 57-58) اور اس کتاب میں ادریس کا ذکر بھی کر۔ یقیناً وہ بہت سچا اور نبی تھا اور ہم نے اس کا ایک بلند مقام کی طرف رفع کیا تھا۔ حضرت ادریس کے رفع الی اللہ سے مراد بھی روحانی درجات و مقام ہے۔

اسی طرح قرآن شریف میں حضرت موسیٰ کے زمانہ کے ایک شخص کا ذکر ہے جو آپ سے مبالغہ کے نتیجہ میں ہلاک ہوا۔ فرمایا: وَكَوْنُشْنَا لِرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ (اعراف: 177) یعنی اگر ہم چاہتے تو (ان) آیات کے ذریعے ضرور اس کا رفع کرتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی ہوس کی پیروی کی۔ اب ظاہر ہے یہاں اللہ تعالیٰ کی شخص مذکور بلعم بن باعور سے کوئی جسمانی رسہ کشی مراد نہیں، بلکہ بوجہ نافرمانی اس کی روحانی مراتب سے محرومی کا اظہار ہے۔

علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں، مصری علماء شیخ محمد عبدہ اور مصطفیٰ مراغی نے اپنی تفاسیر اور شیعہ عالم علامہ مرقی نے کمال الدین میں رفع کے یہی معنی تسلیم کئے ہیں۔

احادیث میں بھی رفع کا لفظ عزت کے معنی میں کثرت سے استعمال ہوا ہے ایک موقع پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ كَهَبِ

بندہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان پر رفع عطا کرتا

ہے۔“ (کنز العمال جلد 2 حصہ سوم صفحہ 69 دارالاشاعت کراچی) ²³

اسی حدیث کی ایک دیگر روایت میں بِالسَّلْسَلَةِ كَالْفَرْعِ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک زنجیر کے

ذریعہ یعنی درجہ بدرجہ اس شخص کا رفع فرماتا ہے۔ (کنز العمال جلد 2 حصہ سوم صفحہ 69۔ ملاحظہ ہو حوالہ 23)

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک درجہ عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ایک

درجہ رفع کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو عَلِيَّيْنِ (بلند مقام) میں پہنچا دیتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد پنجم صفحہ 229 مکتبہ رحمانیہ لاہور) ²⁴

شیعہ لٹریچر میں بھی مذکورہ بالا روایت کے علاوہ بعض اور دلچسپ روایات بھی ملتی ہیں۔ چنانچہ

لکھا ہے کہ ہجرت حبشہ کے زمانہ میں حضرت جعفر طیارؓ نے نجاشی شاہ حبشہ کو زمین پر بیٹھے دیکھا تو اس

کا سبب پوچھا، نجاشی نے جواب دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وحی میں ہمیں یہ تعلیم دی گئی تھی کہ

اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی نعمت پائیں تو اس کے لئے تواضع اختیار کریں اس

لئے میں اپنی فتح کے بعد اس عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک نجاشی کی یہ

بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تواضع انسان کو رفعت عطا کرتی ہے۔ پس تم بھی عاجزی اختیار کرو اللہ

تعالیٰ تمہارا رفع کرے گا۔ (الثانی جلد سوم صفحہ 385 ظفر شمیم پبلیکیشنز کراچی) ²⁵

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تواضع کی انتہائی حالت سجدہ کے بعد قعدہ میں

جو دعائوں و سجدوں کے درمیان قعدہ میں پڑھتے تھے اس میں وَارْفَعْنِي کے الفاظ بھی شامل

تھے یعنی اے اللہ میرا رفع کر۔ (سنن ابن ماجہ مترجم جلد دوم صفحہ 76 دارالسلام) ²⁶

اگر رفع کے معنی جسمانی طور پر آسمان پر جانے کے ہیں تو ماننا پڑے گا کہ نعوذ باللہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی جب کہ قائلین حیات مسیح کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے

جب اپنی قوم کی تکذیب کی شکایت خدا کے حضور کی تو اس دعا کے نتیجہ میں انہیں آسمان پر اٹھایا گیا۔

(تفسیر جامع البیان الجزء الخامس صفحہ 449۔ بحار الانوار جلد 16 صفحہ 145)

صحیح بخاری میں آیت قرآنی کُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (الرحمن: 30) کی تفسیر میں ہے لکھا کہ ہر روز اللہ تعالیٰ کئی قوموں کا رفع کرتا ہے اور کئی قوموں کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد نہم صفحہ 651 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ²⁷

الغرض رفع کے لغوی معنی درجات کی بلندی اور رفعت روحانی کے ہیں اور انہی معانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی روحانی رفع ہوا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع کے بارہ میں اگر کوئی روایت ہے تو وہ قرآن اور احادیث صحیحہ سے مخالف ہونے کے باعث وضعی ٹھہرے گی۔ جب کہ حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت کے مطابق خود موحد عیسائیوں سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا عقیدہ ثابت ہے۔

(دلائل النبوة صفحہ 86۔ کتاب ہذا صفحہ 63 حوالہ نمبر 17)

موجودہ عقیدہ حیات مسیح بعد کے بگڑے ہوئے عیسائیوں کی پیداوار ہے جسے قرون وسطیٰ کے مسلمان علماء نے سادگی اور غلط فہمی سے قبول کر لیا۔
علامہ ابن قیم (متوفی: 751ھ) فرماتے ہیں:

”جو مسیحؑ کے متعلق ذکر ہے کہ جب انہیں آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی

عمر 33 برس کی تھی، تو اس کے متعلق کوئی متصل سند کی حدیث نہیں ملتی کہ جس پر

اعتماد کیا جاسکے۔“ (زاد المعاد حصہ اول صفحہ 106 نفیس اکیڈمی کراچی) ²⁸

مشہور حنفی عالم، علامہ ابن عابدین الشامی (متوفی: 1252ھ) فرماتے ہیں:

”امام ابن قیم کا نظریہ درست ہے اور واقعی یہ عقیدہ مسلمانوں میں

عیسائیوں سے آیا ہے۔“ (تفسیر فتح البیان جلد 2 صفحہ 49 مطبع الکبریٰ مصر) ²⁹

علامہ شوراؒ لکھتے ہیں:

”عیسائی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر بے سرو پا

باتیں عوام میں پھیلا دیں۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو ذہن نشین کرایا گیا کہ

حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر جان تو ضرور دی ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر

آسمان پر چڑھ گئے اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور عیسائیت کے

دشمنوں کا قلع قمع کریں گے۔“ (سائنٹفک قرآن صفحہ 77-78 قرآن سوسائٹی کراچی) ³⁰

سر سید احمد خان (متوفی: 1316ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے۔۔ مگر چونکہ علماء اسلام نے بہ تقلید بعض فرق نصاریٰ کے قبل اس کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں، یہ تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر محقق تسلیم کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے۔“

(تفسیر القرآن حصہ دوم صفحہ 41-43 دوست ایسوسی ایٹس لاہور) ³¹

برصغیر کے مشہور عالم، علامہ عبید اللہ سندھی (متوفی: 1363ھ) لکھتے ہیں:

”یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔“

(تفسیر الہام الرحمان صفحہ 240 ادارہ بیت الحکمۃ لاہور) ³²

مولانا ابوالکلام آزاد (متوفی: 1377ھ) فرماتے ہیں:

”یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی شکل و لباس میں نمودار ہوا ہے۔“

(نقش آزاد صفحہ 102 کتاب منزل لاہور) ³³

غلام احمد پرویز (متوفی: 1406ھ) لکھتے ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے زندہ آسمان پر اٹھائے جانے کا تصور مذہب عیسائیت میں بعد کی اختراع ہے۔ یہودیوں نے مشہور کر دیا کہ انہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر قتل کر دیا ہے۔ حواریوں کو معلوم تھا کہ حقیقت حال یہ نہیں، لیکن وہ بھی بہ تقاضائے مصلحت اسکی تردید نہیں کر سکتے تھے۔“

(شعلہ مستور صفحہ 83 ادارہ طلوع اسلام لاہور) ³⁴

ممتاز عرب عالم عبدالکریم الخطیب (متوفی: 1430ھ) لکھتے ہیں:

”قرآن مجید میں مسیح کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر نہیں۔۔۔ مسیح کے بارے

میں اکثر روایات علماء اہل کتاب نے اسلام میں داخل کی ہیں۔“
(المسح فی القرآن صفحہ 538-539 دارالکتب الحدیثہ شارع جمہوریہ طبع اول) 35

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

1- ”معالماً میں لکھا ہے کہ وہب سے یہ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ تین گھنٹہ کے لئے مر گئے تھے اور محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ سات گھنٹہ تک مرے رہے مگر مؤلف رسالہ ہذا کو تعجب ہے کہ محمد بن اسحاق نے سات گھنٹہ تک مرنے کی نصاریٰ کی کن کتابوں سے روایت لی ہے۔ کیونکہ تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اور چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ اور خود حضرت عیسیٰ انجیلوں میں اپنی تین دن کی موت کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ بہر حال موت اُن کی ثابت ہے اور ماسوا ان دلائل متذکرہ کے یہود و نصاریٰ کا بالاتفاق اُن کی موت پر اجماع ہے۔ اور تاریخی ثبوت بتواتر اُن کے مرنے پر شاہد ہے۔ اور پہلی کتابوں میں بھی بطور پیشگوئی اُن کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔ اب یہ گمان کہ مرنے کے بعد پھر اُن کی روح اُسی جسم خاکی میں داخل ہوگئی اور وہ جسم زندہ ہو کر آسمان کی طرف اٹھایا گیا، یہ سراسر غلط گمان ہے۔“
(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 1225 ایڈیشن 2008)

2- ”مسح (علیہ السلام) کے جسم کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانے کے قصے کو ان کی بریت کی تدبیر کے طور پر تراشا گیا۔ انہوں (یہودیوں) نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ مسیح نے امت کی نجات کی خاطر اس لعنت کو خود اٹھا لیا ہے۔۔۔ اور مسیح کا صعود اور ان کا لعنتی ہونا تین سو سال بعد مسیحیوں کے ہاں عقیدہ کے طور پر رائج ہو گیا بعد ازاں تین صدیوں بعد فوج اعوج کے مسلمانوں نے ان عیسائیوں کے بعض عقائد و خیالات کا تتبع کیا۔“
(الھدیٰ مترجم صفحہ 179۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

3- ”ان کی حیات کا عقیدہ عیسائی مذہب سے مسلمانوں میں در کر آیا ہے اور انہوں نے صرف اسی خصوصیت کی وجہ سے اسے معبود بنا لیا ہے۔ پھر نصاریٰ نے مال و دولت خرچ کر کے اس عقیدہ کی تمام دیہاتوں اور شہروں میں اشاعت کی کیونکہ ان میں کوئی بھی اہل فکر و نظر نہ تھا۔ اور وہ جو مسلمانوں میں سے متقدمین ہیں، ان میں یہ بات صرف ٹھوکرا اور لغزش کے سبب سے ہوئی ہے۔ پس نادانستہ طور پر خطا کرنے کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک معذور قوم ہیں۔“

(الاستفتاء مترجم صفحہ 94۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 660 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 22

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرقرار ایمان و فوز و خیرہ

صحیح

مشرف

صحیح نبوی

جلد



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمان

نعمانی مکتب خانہ

حق سٹوڈیو اردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر: 22



نئی مسلوک اور اب کے مساک

۶۵۸۷- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۶۵۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے
بِتَحْوِیْهِ.

۶۵۸۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ ۶۵۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔
اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
رَأْسَهُ تَدَاغَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحَمَى وَالسَّهْمِ)) .

۶۵۸۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ ۶۵۸۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔
اللَّهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
عَيْنَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى
كُلَّهُ)) .

۶۵۹۰- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ۶۵۹۰- ترجمہ اوپر گزرا چکا ہے۔
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ

باب: گالی دینے کی ممانعت

۶۵۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ۶۵۹۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَا ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوں کریں تو دونوں کا گناہ
فَعَلَى الْبَادِيِّ مَا لَمْ يَخُدِّ الْمَظْلُومَ)) . اسی پر ہو گا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَقْرِ وَالتَّوَاضُعِ

باب: غصو اور عاجزی کی فضیلت

۶۵۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ ۶۵۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا ﷺ نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا
نَقَصَتْ صِدْقَةً مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا وَفَعَهُ ﷺ نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا
اللَّهُ)) . اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا وَفَعَهُ ﷺ نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا
اللَّهُ)) .

ہے۔

(۶۵۹۱) ۵۱ دونوں کا گناہ اسی سر ہو گا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتدا کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ بناوے اگر
اتاقی جواب دیوے تو جائز ہے عین قرآنی ولعن انصر بعد ظلمه فاؤلئك ما عليهم من سبيل اور والدين اذا اصابهم البغي هم
ببصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو ناکامی کا لی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی
جائے وہ اتالی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کوب یا ترف پاس کے بزرگوں کو گالی نہ دو تو مہاجر میں ہے کہ ظالم یا احمق یا بخدا کے اور جب جواب
دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتدا کا گناہ ہمارے ہمارے بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (نوری)

عکس حوالہ نمبر: 23

شیخ پی پی برمان فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں عینی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبدالنور و مولانا کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مخطا لکھا گو یا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مخطا لکھا

اُردُو ترجمہ
کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں روایت حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب سے

جلد ۲

حصہ سوم چہارم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

عالمی بین پوری
پنڈت

مقدّمہ، عنوانات، اظہار ثانی، تصحیحات

مولانا فتح احسان اللہ شاق صاحب

سناد و معین معنی جامعہ توشیہ احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

آدم بازار، لاہور
کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر: 23

کتبہ اعمال حصہ سوم

۶۹

درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة، حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن سلام

کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا..... از اکمال

- ۵۷۱۵ اس اہل بڑا مرتبہ کی کے عناصر ملانے میں سے سب سے: وشہارہ: سو بہار کے لئے مٹی و نادر: طہرائی فی الکبیر عن طلق بن علی
 ۵۷۱۶ مٹی میں سے پرانی مٹی کو مقدم رکھنا اس واسطے کہ وہ چھوٹے میں بڑی اچھی ہے۔ ابن حبان عن طلق

لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

- ۵۷۱۷ لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم۔ ابو داؤد عن عائشہ
 ۵۷۱۸ خیر دہر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو، اور ان کا ادب اتنے اخلاق سے کرو۔ الحرانی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

تواضع وعاجزی

- ۵۷۱۹ تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرنے کا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے
 لہذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، حدیث مال کی زیادتی کا باعث ہے لہذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی دم العصب عن محمد بن عمیر العبدی

- ۵۷۲۰ بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سزا تو سب آسمان تک بلند کر دیتے ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس
 ۵۷۲۱ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے سلیمان (انس انوں کا آخری
 بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ نچا دیتے ہیں بالآخر اسے سب سے م

رد تک پہنچا دیتے ہیں۔ ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

- ۵۷۲۲ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وہی کبھی کرے (سب) تواضع اختیار کرو لوگوں کی پر فخر نہ کرے، اور نہ وہی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، عن عیاض بن حمار

- ۵۷۲۳ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وہی کبھی کرے تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری اذب المفرد، ابن ماجہ عن انس

- ۵۷۲۴ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع سے خدا انسان اور نبی جید پیش کی، جائے پیرت جگہ پر بیٹھ جائے۔

صواعق فی الکبیر، سیفی فی شعب الایمان عن طلحہ

- ۵۷۲۵ تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے، اور تمہارے نکل جائے گے۔

حلیۃ الاولیاء، عن ابن مسیر

اپنا کام خود انجام دینا

- ۵۷۲۶ جینا جو ایک اس کا زیادہ قدرت کیا ہے اس کے اللہ تعالیٰ یہ کہوں کرو، اور وہ اس سے عاجز آ رہا، تو اسے اس کا سلمان بنانا ہے۔

طہرائی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

عکس حوالہ نمبر: 24

وَمَا كُنَّا لِنُؤْتِيَهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ بِمَا كَانُوا يَسْتَعْجِلُونَ
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جو کچھ کہیں اس کے لئے اور جس سے منع کریں اس باز آہاؤ

مُسْلِمُ الْأَخْبَرِ صَلَّيْهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جلد: ۱

مؤلف

حَضْرَةُ الْأَخْبَرِ صَلَّيْهِ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(المؤلفی اللہ)

مترجم

مولانا محمد ظفر قبال

حدیث نمبر: ۱۰۹۹۸ تا حدیث نمبر: ۱۴۱۵۷

مکتبہ رحمانیہ



پتہ: سٹریٹ عرفی سٹریٹ انارکلا لاہور
فون: 042-3722428-37355743

MAKTABA-E-RAHMANIA

عکس حوالہ نمبر: 24

مُسْتَدَانِ الْمَسْجِدِ فِي الْمَسْجِدِ [11670].

جاؤ، اور ان سے اجازت لو، اگر وہ اجازت دے دیں تو بہت اچھا، ورنہ تم ان ہی کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔
(۱۱۷۶۵) وَيَهْدِي الْإِسْنَادَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ الْيَوْمَ مِنْ أَهْلِ الْكُرْمِ قَبِيلٌ وَمَنْ أَهْلُ الْكُرْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَهْلُ الذُّكْرِ فِي الْمَسْجِدِ [راجع: ۱۱۶۷۰].
(۱۱۷۶۵) اور گزشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے عقرب یہاں جمع ہونے والوں کو معزز لوگوں کا پتہ چل جائے گا، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! معزز لوگوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ فرمایا مسجدوں میں مجلس ذکر والے لوگ۔

(۱۱۷۶۶) وَيَهْدِي الْإِسْنَادَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةَ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَيُنْصَبُ لَهُ قَبَّةٌ مِنْ لَوْلُوٍ وَيَأْتِيهِ وَزَوْجُهُ كَمَا يَنْبَغِي الْجَنَابِيهِ وَصَنَعَاءُ إِصْحَاحِهِ
ابن حبان (۷۴۰۱) وقال الترمذی: غریب، وقال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۶۲).

(۱۱۷۶۶) اور گزشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں سب سے کم درجہ اس آدمی کا ہوگا جس کے آٹھ ہزار خادم ہوں گے، بہتر بیویاں ہوں گی اور اس کے لئے موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا تاج انیمہ لگایا جائے گا جیسے جابہ اور صنعا کا درمیانی فاصلہ ہے۔

(۱۱۷۶۷) وَيَهْدِي الْإِسْنَادَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ دَرَجَةً رَفَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي عِلِّيِّينَ وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَيَّ اللَّهُ دَرَجَةً وَضَعَهُ اللَّهُ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ [صححه ابن حبان (۵۶۷۸)، قال البوصیری: هذا اسناد ضعيف، وقال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۱۷۶)].

(۱۱۷۶۷) اور گزشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک درجہ تو تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ اسے ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، حتیٰ کہ اس طرح اسے ”علیین“ میں پہنچا دیتا ہے اور جو شخص ایک درجہ اللہ کے سامنے تکبر کرتا ہے، اللہ اسے ایک درجہ نیچے گر ادیتا ہے، حتیٰ کہ اسے اسفل سافلین میں پہنچا دیتا ہے۔

(۱۱۷۶۸) وَيَهْدِي الْإِسْنَادَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ إِنَّمَا يَحْمَرُّ مَسْجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ [راجع: ۱۱۶۷۴].

(۱۱۷۶۸) اور گزشتہ سند ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں آنے کا عادی دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آبار کرتے ہیں جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

(۱۱۷۶۹) وَيَهْدِي الْإِسْنَادَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُرْمِي بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صِفَقُهَا ثَلَاثًا قَالَ وَمَا بِحَرَامَةِ الصَّيْفِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَمَا جَلَسَ بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ عَلَيْهِ

عکس حوالہ نمبر: 25

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الثانی

کتاب الحج کتاب ایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت لقا الاسلام طائر فہار مولانا اشرف محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن جامعہ نابھینڈی اعظم مولانا الاستاذ ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیت، کراچی

مصنف دوست دکتب

ناشر

ظفر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (پرائیویٹ) ناظم آباد نمبر ۲۰ کراچی

عکس حوالہ نمبر: 25

الثانی

۳۸۵

کی اس کی آنکھوں کو کھنڈا لیا۔ کیا میں خوشخبری سناؤں، میں نے کہا فرورے بادشاہ، اس نے کہا میرے پاس ابھی ابھی تمہارے ملک کی طرف سے میرا ایک جاسوس آیا ہے جو وہاں رہتا ہے اور یہ خبر لایا ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد کی مدد کی، ان کے دشمنوں کو ہلاک کیا اور مغلل مغلل نامور قریش قید کر لئے گئے۔ یہ مقابلہ مقام بدر میں ہوا تھا جہاں پیلو کے درخت بکثرت ہیں گویا میں اپنے کو وہاں دیکھ رہا ہوں جبکہ میں اپنے آقا کے جوینی فہرہ سے تھا اونٹ چرانا تھا۔

یہ اشارہ ہے اس واقعہ کی طرف کہ نبی شعی کا باپ بادشاہ تھا اور نبی شعی کے چچا کے بارہ لڑکے تھے ان سب نے اس کو مار ڈالا اور نبی شعی کو غلام بنا کر نبی فہرہ کے تاجر کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ جو اسے حجاز لے آیا اور اونٹ چرانے کی خدمت اس کے سپرد کی، چونکہ نبی شعی کے چچا اور بھائیوں میں سلطنت کرنے کی اہلیت نہ تھی لہذا لوگ حجاز لے آئے اور نبی شعی کو لے جا کر بادشاہ بنا دیا۔

جناب جعفر نے کہا اسے بادشاہ یہ تو فرمائیے کہ آپ فاک پر کیوں بیٹھے ہیں اور یہ پرانے کپڑے کیوں پہنے ہوئے ہیں

اس نے کہا ہم نے جناب عیسیٰ پر نازل ہونی کتاب میں پڑھا ہے کہ بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ جب کسی نعمت کے وقت بندوں سے بات کریں تو تواضع سے کریں جب خدا نے مجھے محمد بھیجے نبی کی نعمت دی تو میں تواضع وانکسار سے بات کیوں نہ کروں یہ تو اضع خوشنودی خدا کے لئے ہے جب حضرت رسول خدا کو یہ خبر ملی تو اپنے اصحاب سے یہ فرمایا۔ سو تو دینے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے تم حد نہ دو اللہ تم پر رحم کرے گا تواضع متواضع کن رعدت کو زیادہ کرتی ہے لہذا تواضع اختیار کرو خدا تمہارا مرتبہ بلند کرے گا اور عفو کرنا عزت کو بڑھا دیتا ہے پس تم عفو کرو اللہ تمہیں عوت دے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍاءَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَائِكَةً مُوَكَّلِينَ بِالْعِبَادِ، فَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رِقْعًا وَمَنْ تَكَبَّرَ وَصَعَا.

۲۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسمان میں دو فرشتے بندوں پر موزوں ہیں جو کوئی قریب الی اللہ تواضع کرتا ہے اس کا مرتبہ بلند کرتے ہیں اور جو تکبر کرتا ہے اسے گرا دیتے ہیں۔

۳۔ ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَفْطَرُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَشِيَّةَ عَمِيرٍ فِي مَسْجِدِ نَبَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ؟ فَتَأَمَّ أَوْسُ بْنُ خَوْلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِشَرِبْتِ مَحْبِضٍ بِمَسْبَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى فَمِهِ نَحَاهُ، ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يَكْتُمُنِي بِأَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهِ لَا أَسْرُبُهُ وَلَا حَرَمُهُ وَلَكِنْ آتَوَاضَعُ لِلَّهِ، فَإِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رِقْعَةً اللَّهُ، وَمَنْ تَكَبَّرَ حَقَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَقْتَصَدَ فِي مَعْشَرَتِهِ رِقْعَةً اللَّهُ، وَمَنْ بَدَّرَ حَرَمَهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَكْتَفَرَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ أَحَبَّهُ اللَّهُ.

عکس حوالہ نمبر: 26

جلد دوم
سُنَنِ ابْنِ مَاجَةَ
(مترجم)

أبواب إقامة الصلوات... أبواب الصيام احاديث: 803... 1782

أَمَامَ ابْنِ مَاجَةَ فِي تَرْغِيْبِهِ لِقَوْلِهِ إِذَا نَفَخْنَا فِي الْقُرُونِ وَاللَّهُ

فِيهِ شَيْخٌ مَوْلَانَا عَطَا اللَّهُ سَيِّدًا جَدًّا

مَاقِظُ ابْنِ مَاجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَاقِظُ صِلَاحِ الدِّينِ يُصَفُّهُ اللَّهُ

مَوْلَانَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ جَبْرِ اللَّهُ مَاقِظُ آصَفِ أَقْبَالِ اللَّهِ

مَوْلَانَا أَبُو مُحَمَّدٍ سَدِّجُ بْنُ جَبْرِ اللَّهُ مَاقِظُ عَبْدِ الْعَالِقِ اللَّهُ

مَوْلَانَا عُثْمَانُ بْنُ نَيْبِ اللَّهِ

عکس حوالہ نمبر: 26

۵- ابواب إقامة الصلوات والسنة فيها دو جہدوں کے درمیان بیٹھے سے متعلق احکام و مسائل

حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُدَيْفَةَ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي».

۸۹۸- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز (تہجد) میں دو جہدوں کے درمیان (جلسہ میں) یوں کہتے تھے: رَبِّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَجْبِرْنِي وَأَرْزُقْنِي وَأَرْفُقْنِي [”اے میرے رب! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر، میرے لئے نقص دور فرما مجھے رزق دے اور مجھے بلندی عطا فرما۔“]

۸۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ ابْنِ أَبِي نَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَجْبِرْنِي وَأَرْزُقْنِي وَأَرْفُقْنِي».



☀️ فوائد و مسائل: ① ہمارے فاضل محقق نے مذکورہ روایت کو سندا ضعیف قرار دیا ہے جبکہ دیگر محققین نے صحیح اور حسن قرار دیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۲۳/۵؛ حدیث: ۲۸۹۵؛ وصفة الصلاة للآلبانی رحمہ اللہ؛ وسنن ابن ماجہ بتحقیق الدكتور بشار عواد: ۲/۲۳۳؛ حدیث: ۸۹۸)۔ تاہم مذکورہ روایت سندا ضعیف ہونے کے باوجود قابل حجت اور قابل عمل ہے۔ ② یہ دعا قدرے مختلف الفاظ سے جامع الترمذی اور سنن ابوداؤد میں بھی موجود ہے۔ ذیل میں ان دونوں روایات کے مطابق بھی دعا درج کی جاتی ہے تاکہ آپ ان میں سے جس طریقے سے چاہیں دعا پڑھ سکیں: (ر) «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْحَمْنِي وَأَجْبِرْنِي وَأَهْلِبْنِي وَأَرْزُقْنِي» [جامع الترمذی، الصلاة، باب ما يقول بين السجدين، حدیث: ۲۸۳]

۸۹۸- [إسناده ضعيف] أخرجه أبو داود، الصلاة، باب الدعاء بين السجدين، ح: ۸۵۰ من حدیث کامل بہ، واستغفره الترمذی، وضححه الحاكم، والذهبي * حبيب عنين، وانظر، ح: ۳۸۳ لتدليسہ.

عکس حوالہ نمبر: 27

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نُصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

مولفہ

مَضْرُوتُ الْعَلَامَةِ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَقِيمَانُ نَفْتِحُ

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا مسیح عبدالحق صاحب مدظلہ العالی

جلد: نهم | پارہ: ۱۸-۲۰ | باب: ۲۲۲۰-۲۲۲۵ | حدیث: ۴۱۴۷-۴۱۴۸

کتاب التفسیر

مکتبۃ الشیخ ناشر

۳/۴۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 27

نضر الباری

151

کتاب التفسیر

اشارہ ہے کہ آیت کریمہ ”فبای الاء ربکما تکذبان تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔ امام بخاری نے آیت کریمہ کے الاء کی تفسیر حضرت حسن بصری سے اور زبکما کی تفسیر قتادہ سے نقل کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ حسن بصری نے فرمایا فبای الاء یعنی اس کی کون کون سی نعمتوں کے الاء اور قتادہ نے فرمایا زبکما میں خطاب جن اور انسان کی طرف ہے یعنی اے جن و انس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کے منکر ہو جاؤ گے۔

وقال ابوالدرداء علی یوم ہوفی شان، بغض ذنبا ویکشف کسا با ویرفع حوما ویضع آخسین

اشارہ ہے آیت کریمہ ”علی یوم ہوفی شان ۱۲۷“ وہ ہر وقت کسی نہ کسی کام میں رہتا ہے اور ابوالدرداء (عومیر مالک) نے فرمایا کہ ہر وقت پروردگار عالم کی ایک شان ہوتی ہے کسی کا گناہ صاف کرتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے، کسی قوم کو بڑھاتا ہے اور کسی کو گھٹاتا ہے (کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت دیتا ہے وغیرہ)

حکایت

صحیح ان رجلا کان اوقی جدلان کان یغمم العلماء فی مجلس کان فیہ ابوحنیفۃ ایضا وروضیر السن فال العلماء ان رکنہ ماذا یفعل الان فادروا بما ینمیون لہ فقام اما ساد وقال انا احیب وکن انزل من المنبر فانک سائل وانا مجیب فصعد المنبر وقال انہ فعل الان ما یات فانزلک من المنبر اقدنی مقعدک بہت الرجل۔ (فیض الباری ص ۲۲۱)

فقیر امت کی مجلس

فقیر امت حضرت مولانا الحاج مفتی مظفر حسین صاحب دامت برکاتہم نے ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ اس مناظرہ کے دو سوال اور تھے علی اس وقت حق تاملے کا رخ کدھر ہے؟ امام اعظم نے ایک چراغ روشن کر کے فرمایا کہ بتاؤ اس روشنی کا رخ کدھر ہے بہت الرجل علی سائل نے پوچھا کہ خداوند قدوس سے پہلے کیا تھا؟ فرمایا۔ ایک سے پہلے کیا عدد تھا۔ سائل مبہوت اور لاجواب ہو گیا۔ اس واقعہ سے امام اعظم کی ذکاوت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

وقال ابن عباس بر سر شیخ حاجز

اشارہ ہے آیت کریمہ: ”تخرج البحر من یلتقیٰ بینہما بر سر خیلا یبغین ۱۱۷“ اس نے دو دریاؤں کو صورتاً ملا یا کہ (ظاہر میں) باہم ملے ہوئے ہیں (اور حقیقتاً) ان دونوں کے درمیان ایک حجاب (قدرتی) ہے کہ (اس وجہ سے) دونوں اپنے اپنے موقع سے بڑھ نہیں سکتے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ آیت میں بر سر یعنی حاجز یعنی آڑ روک ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 28

سیرت نبوی پر ذریعہ کے زیادہ مستند اور عظیم اہل خانہ کتاب

زاد المعاد

فی
ہدی خیر العباد

اول - دوم

اول، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عید شہادت اہل انبوت و اہل اس و سنت و جموعت اور اصول زندگی، پہچانت و فریاد سلامت اور زندگی بخلائیوں سے برتاؤ و دشمنوں سے سلوک، گمراہوں سے مسابقت پر مشتمل ہے۔
دوم، پھر مشعل ہے راستہ و علم حق و اللہ علیہ وسلم کے خیرات و پہچانت، سلامت و تہجد و نیرانی میں تہمت کے ساتھ بہانہ اور منت خیر، نیروات و سوانح اور جموعت برائی کی مددگی میں بہت ہی اہم نکات و نادر مسائل وغیرہ

مُصَنَّفًا: علامہ عارف ابی عبد اللہ محمد ابن قیم

ترجمہ: رئیس احمد جعفری

نقیس اکیس

عکس حوالہ نمبر: 28

لاورالعاد

۱۶

جستہ بقل

کس کس کی آغوش میں آپ رہے۔ پہلے آپ اپنی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبدالمطلب سے لڑوئے کلاب

کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت ثریخہ اور ابو سلمہ کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت زینب کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت خدیجہ کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت حلیہ کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت اُمّ کلثوم کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت آمنہ بنت وہب کی گود میں بچپن بسر کیا۔ پھر حضرت آمنہ بنت وہب کی گود میں بچپن بسر کیا۔

ان کے علاوہ حضرت ام سلمہ کے گود میں بھی آپ کھینے رہے اور یہاں حضرت کلاب کی طرف سے بھی تھیں۔ یہ باندھی تھیں۔ ان کے ہاؤنڈز نے بھی مدد کی تھی اور اس سے بھی نجات کے لئے تھے اور یہی وہ خاتون ہیں کہ آپ کی ولادت کے بعد جب حضرت ابو کلاب نے وفات پائی تو ان کے پاس تشریف لائے، تو یہ مدد کی تھیں، انہوں نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! کہیں رسولی ہو؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے رسول کے لئے یہاں سے کہیں بچر تھیں ہیں۔

فرمائے کہیں میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنے رسول کے لئے یہاں کی نسبت بہت عمدہ انتظام ہیں لیکن میں تو اس وجہ سے مدد کی ہوں کہ اسان سے ہرگز پا کر لی تھی وہ اب متعلق ہو چکا ہے۔

اس پر ان دونوں حضرات کا بھی یہی صحرا اور یہ بھی مدد لے گئے۔

بعثت اور ابتدائے وحی | اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہائیں برس کی عمر میں مبعوث فرمایا اور یہ کمالی فضل کا وقت ہوتا ہے۔

طہارت ہے کہ دنیا پر ظہیم اسی عمر میں مبعوث ہوا کرتے ہیں اور وہ جو صحیح علیہ السلام کے متعلق طہارت ہے کہ جب انہیں آسمان پر اٹھایا گیا تو ان کی عمر تیس برس کی تھی، تو اس کے متعلق کہیں رسول کی حدیث نہیں ملتی کہ جس پر احساؤ کیا جاسکے

وحی کی ابتدا انہوں نے ملائکہ سے ہوئی۔ ان حضرات علیہ السلام کو جب بھی کوئی کتاب دیکھتے تو روح صادق کی طرح پھاٹکا کہتے ہیں کہ یہ حالت چھ ماہ تک رہی اور نبوت کی آگے

عکس حوالہ نمبر: 29

(بخاری: 29)

من التفسیر المعنی فتح البیان
فی تفسیر القرآن للید الامام الختہد الختہد
المہام المؤمنین مولاء القدر الباری نبی الطیب صدیق
ابن حسن القزوی البخاری ملئمیدینہ بہرہ بال
الابا القطار الہندیہ لازالت
کواکب فضلتی
الافاق زاہرۃ
منہ
آمین

وجہاتہ تفسیر الامام الجلیل الکبیر الحافظ عماد الدین ابی الفداء اسمعیل بن عمر بن
کثیر القرظی الدمشقی سنہ سبع مائۃ وأربعۃ وسبعین
وہذا التفسیر جلیل فسر بالاحادیث والاثار وسندۃ من اصحابہامع الکلام علی
ما ینتاج الیہ جرحا وتعدیلا اھ من کشف الظنون

• (الطبعۃ الاولی) •

(بالمطبعۃ الکبری المریۃ بیولان مصر الخدیجۃ)

سنۃ ۱۳۰۱ ھجریہ

عکس حوالہ نمبر: 29

العرب یفقون بعرفاتہا لاسماہ الاسلام أمر الله نبيه صلى الله عليه وسلم ان يأتي عرفات ثم يقضي منها فذلك قول من حيث أفاض الناس وكذا قال ابن عباس وشاهد وعظما وقتادة والسدي وغيرهم واختاره ابن جرير وحكى عليه الإجماع وقال الأمام أحمد حدثنا ثمان بن عروة عن مجاهد عن محمد بن جبير بن مطعم عن أبيه قال أضلت بعسرا لى بعرفة فذهبت أطلبه فأذا التى صلى الله عليه وسلم وأوفت قلت ان هذا من الجس ما شأنه ههنا أخرجه فى الصحيجين ثم رواه البخارى من حديث موسى بن عقة عن كريب بن ابن عباس ما يقتضى ان المراد بالافاضة ههناهى الافاضة (٤٩) من المزدلفة الى منى لى الجحرا فانه أعلم وحكام ابن جرير عن النضال

ابن مزاحم فقط قال والمراد بالناس ابراهيم عليه السلام وفى رواية عند الأمام قال ابن جرير ولولا اجماع الحجة على خلافه لكان هو الأريخ وقوله واستغفروا لله ان الله غفور رحيم كثيرا ما يامر الله بذكر بعض قضاة العبادات واهذا ثبت فى صحيح مسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا فرغ من الصلاة يستغفر الله ثلاثة وفى الصحيجين انه ذهب الى التسبيح والتصديق والتكبير ثلاثا وثلاثين وقد روى ابن جرير ههنا حديث ابن عباس بن مرادى السلى فى اسنانه صلى الله عليه وسلم لامة عتبة عرفة وقد اوردناه فى جزئ جعدا فى فضل يوم عرفة واورده ابن مردويه ههنا الحديث الذى رواه البخارى عن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سدا الاستغفار ان يقول الصلوات اللهم أنت تدنى لاله الأمانت خلفتى وأنا عبدك وأنا على عهدك ووعدك ما استطعت أعوذ بك من شر ما صنعت أو لاله

عيسى وأربعة عشر رجلا من الخوارج فى بيت فقال عيسى لاصحابه من يأخذ صوري فيقتل به الجنة فأخذها رجل منهم وصعد عيسى الى السماء فذلك قوله وسكروا وسكروا (واقعه الماكرين) أى أقوامهم مكروا ونفذهم كيدا وأقدرهم على ابدال الضرر عن برئدا بصله من حيث لا يحتسب (اذ قال انما عيسى ابى متوفيك ورافعت الى) قال القراء فى الكلام تقدروا تأخيرا ثم قدره انى رافعت ومطهرتك ومتوفيك بعد ذلك من السماء قال أبو يوفى متوفيك فأبىسك وقيل الكلام على حاله من غير ادعاء تقديم وتأخير فيه والمعنى كما قال فى الكشف مستوفى أجلك ومعادانى عادلك من ان يقتلك الكفار ومؤخر أجلك الى أجل كنبته لئلا يمتك خفأ نيك فتلا يا أيديهم عن مطر الوراق قال متوفيك من الدنيا وليس يوافق موت وانما استخرج المفسرون ان تأويل الوفاة بعد ذلك ان الله تعالى رفته الى السماء من غير وفاة كما رجه كثير من المفسرين واختاره ابن جرير البغوي ووجه ذلك انه قد صرح فى الاخبار عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم بزيه وقته لاجل وقيل ان الله سبحانه وقاه ثلاث ساعات من شهادته ثم رفته الى السماء وفيه ضعف وقيل المراد بالوقفة التوم وبشأنه هو الذى يتوقا كما بالليل أى يتجكم وبه قال كثير من وقيل الخوارق قوله ورافعت لا تميد الترتيب لانها المطلق الجمع فلا فرق بين التقديم والتأخير قاله أبو الفداء وقال أبو بكر الواسطى المعنى انى متوفيك عن شؤركم وحظوظك ونسائك وهذا التصريف أشبه منه بالنسب عن سعد بن المسيب قال رفع عيسى وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة رفته الله من بيت المقدس ليلة القدر من رمضان وعلت به أمه ولها ثلاث عشرة سنة وولده له بختى خمس وستين سنة من غلبة الاسكندر على أرض بابل وعاشت بعد رفته ست سنين وأورد على هذا عبارة المواهب مع شرحها للزرقانى وانما يكون الوصف بالثبوت بعد بلوغ الموصوف اربعين سنة اذ هو من المكال ولها تحت الرسل ومذا هذا العصر الشامل لجميع الاسباب حتى يعي وعيسى هو الصحيجين زاد المعاد للعافظ ابن حجر رجه الله تعالى ما نذر ان عيسى رفع وهو ابن ثلاث وثلاثين سنة لا يعرفه أثره من قبل المعبر اليه قال الشافى وهو كما قال فان ذلك انما يروى عن الصادق والمفسر حبه فى الاحاديث النبوية انه اعمار رفع وهو ابن مائة وعشرين سنة ثم قال الزرقانى وقع للعافظ الجلال السيوطى فى تسكده ”تمت شرح النخلى وشرح التقاية



(٧ - فتح البيان لى) منه منك على وأبو يوفى فأغفر لى فانه لا يغفر الذنوب الا انى من قالها فى ليلة قنات لى ليلته دخل الجنة ومن قالها فى يومه فات دخل الجنة وفى الصحجه من عن عبد الله بن عمران أبابكر قال بارسول الله صلى الله عليه وآله عوبه فى صلاتى فقتل لى اللهم انى خلقت نفسى ظلمة اكثروا لا يغفر الذنوب الا انى فأغفر لى مغفرة من عندك وارجى انك انت الغفور الرحيم والاحاديث فى الاستغفار كثيرة (فأذا قضيت مناسككم ما ذكر الله كذركم أبانكم أو شددركم ان الناس من يقولون اننا فى الدنيا وما لى فى الآخرة من خلق ومنهم من يقول ربنا انما فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقتعاد النار اولئك لهم

ترجمہ: حافظ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ یہ جو حضرت عیسیٰ کا تینتیس برس میں اٹھایا جانا مذکور ہے اس کی کوئی متصل روایت معلوم نہیں، جس پر اعتماد کیا جاسکے۔ علامہ شامی کے بقول یہ عقیدہ محض نصاریٰ کا بیان کردہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 30

وَلَقَدْ يَتَنَزَّلْنَآ الْفُرْقَانُ بِاللَّيْلِ مُخْرَجًا مِّنْ سَمَاءٍ مُّطَهَّرَةٍ

ہم نے قرآن کو آسمان بنایا ہے تاکہ ہر شخص پھر سکے ہے کوئی تم میں سے جسے جلتا ہے

سائنس اور قرآن

یعنی

قرآن حکیم کا سائنس کی زبان ہیں آسمان پر جو شہ سرخ

دوسرا پارہ
ہر تبت

علامہ شوریانی

✽

ناشران

قرآن سائنس کی کراچی

(پاکستان)

مطبوعہ: روکیشن پریس، کراچی

عکس حوالہ نمبر: 30

۴۴

میں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے حضرت عیسیٰؑ نے ماں کی گود میں جو تعلیم پائی اس کے نتیجے میں حضرت عیسیٰؑ اپنے دور کے ایک بہت بڑے انقلابی انسان بن گئے۔ آپ نے پچیس سال کی عمر میں وحی اپنی کر روشنی میں عوام کو یہودی مولیوں کی خود ساختہ غلط تعلیم سے آگاہ کرنا شروع کیا جس پر حضرت عیسیٰؑ کی زبردست مخالفت شروع ہو گئی۔ یہودی مولیوں نے حضرت مریمؑ کے نکاح کو جائز ماننے سے صاف انکار کر دیا اور اس نکاح کو زنا قرار دیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی مدلل تقریروں سے یہودی مولیوں کے چٹکے چھڑا دیئے اور اپنی ماں کے فعل کو جائز ثابت کر کے مذہبی افراد کے لئے نکاح کا دروازہ کھول دیا۔ آہستہ آہستہ آپ کے حمایتی پیدا ہونے لگے۔ یہودی مولیوں نے حضرت عیسیٰؑ کی بہتی ہوئی مقبولیت سے گھبر کر آپ کے خلاف دقت کی مدی حکومت کو غلط اطلاعات دینی شروع کیں۔ چنانچہ ایک دن ایک عبادت گاہ میں دوران تقریر آپ کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے سارے خوابی آپ کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ آپ کے خلاف بغاوت کا الزام لگایا گیا جو صحیح ثابت نہ ہو سکا مگر اس کے باوجود یہودی مولیوں کی غوغا آرمیوں نے ستارہ ہو کر رہی گورنر نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر لٹکانے کا حکم دیدیا۔ آپ کو صلیب پر لٹکایا گیا اور وہاں پر رات کے اندھیرے میں آپ کے کچھ حمایتی میرہ دادوں کی مخالفت سے فائدہ اٹھا کر آپ کو قریب المرگ حالت میں صلیب سے اتار کر لے گئے۔ ایک ٹوٹی ہوئی قرینیں بے جا کر آپ کو لٹا دیا گیا اور آپ کی مرہم پی کی گئی۔ تین دن کے بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور ایک روایت کے مطابق کچھ دیر زندہ رہنے کے بعد اس کو دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد ان کے پیروکار دین عیسوی کی تبلیغ میں لگے

پورے سال بعد آدمیوں نے ہی عیسائیت کو قبول کر لیا اور یہودیت کی جگہ عیسائیت نے اپنی شروع کی۔ جہانی علماء نے یہودیوں کو دائرہ عیسائیت میں لانے کی خاطر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے متعلق بے سرو پا باتیں عوام میں پھیلا دیں۔ مشہور کیا گیا کہ حضرت مریمؑ نے نکاح نہ کیا تھا، بلکہ جبریل فرشتہ انسانی شکل میں آکر حضرت مریمؑ کو حاملہ کر لیا، لہذا حضرت عیسیٰؑ انسان کے بیٹے نہیں بلکہ خدا کے بیٹے ہیں۔ وفات کے متعلق بھی لوگوں کو یہ ذہن نشین کرایا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر جان و ضروری ہے لیکن تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان

عکس حوالہ نمبر: 30

۶۸

پہرے گئے اور قیامت کے قریب زمین پر آئیں گے اور عیسائیت کے دشمنوں کا قلع تبح
 کریں گے حضرت عیسیٰ کی وفات کے پونے سات سو سال بعد ختم رسول حضرت محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کا ظہور ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائی علماء کو ان کی حماقتوں پر ٹوکا اور انہیں ت
 عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنے سے منع کیا۔ قرآن میں جگہ جگہ اس بات کی تردید کی گئی ہے اور حضرت
 عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے والوں کو جہنم کے عذاب کی خبر دی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں بخران کا سنا ہل
 کافی مشہور ہے۔ عیسائی علماء نے حضور کو جلیج کیا کہ عیسائی پبلک کے سامنے اگر ابن مریم کو
 ابن اللہ کی بجائے ابن انسان ثابت کرو حضور نے عیسائی علماء کا یہ چیلنج قبول کر لیا اور مخالف
 علی اور خیرین کو نے کہ مقام سابل پر پہنچ گئے مگر عیسائی علماء غائب تھے، کیونکہ وہ جانتے
 تھے کہ حضرت عیسیٰ کو انسان کے بیٹے کی بجائے خدا کا بیٹا ثابت کرنا قطعی ناممکن ہے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور وفات پر کافی آیات ہیں کسی ایک
 آیت سے بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا انسانی شکل میں حضرت مریم کے پاس آنا واضح نہیں
 حالکہ کرنا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ نعرہ نبیوں کے اس امتحان عقیدت کی پر زور تردید پائی جاتی
 ہے۔ قرآن میں حضرت عیسیٰ کو ذوق خدا کا بیٹا کہا گیا ہے اور نہ جبرائیل کا بیٹا بلکہ انسان کا بیٹا
 قرار دیا گیا ہے۔ مگر یہ امر انتہائی افسوس ناک ہے کہ مسلمان علماء بھی نصرانی علماء کی
 سبہ و تحفانہ باتوں سے متاثر ہو کر حضرت عیسیٰ کے متعلق اسی غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے،
 جس غلط فہمی میں نصرانی علماء اب تک پڑے ہوئے ہیں۔ مسلمان علماء کا حضرت عیسیٰ
 کو جبرائیل کا بیٹا قرار دینا عقل اور قرآن دونوں کے خلاف ہے۔ حضرت عیسیٰ کو بن باپ بنا
 بیٹا ماننا فالس نصرانی عقیدہ ہے اور مسلمان عقائد نے اس نصرانی عقیدے کو اسلامی عقیدے
 قرار دے کر نصرانیت کے پھینک کے لئے ماہ ہمارا کر رکھی ہے۔ میں خدائے واحد کی قسم
 کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ جب تک مسلمان اس باطل عقیدے سے تائب نہ ہوں گے
 عیسائیت کو حجاز دے دئے قرآن عیسائیت نہیں بلکہ نصرانیت ہے، ہرگز ہرگز ختم ذکر نہیں
 گئے حضرت عیسیٰ کو بن باپ کا بیٹا مان کر ابن اللہ کے عقیدے کو توڑنا قطعی ناممکن ہے
 کیونکہ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ کہنے کی بنیاد یہی ہے کہ جبرائیل فرشتہ اللہ کی روح کے
 حضرت مریم کے پاس انسانی شکل میں آیا اور حضرت مریم کے منہ میں یا گریبان میں پسوند
 لایا کہ حضرت مریم کو حاملہ کر گیا۔ ایک صاحب نے تو حد کر دی اور اپنی تفسیر میں یہاں تک

عکس حوالہ نمبر: 31

تفسیر القرآن

مسیّد احمد خاں

دوست ایسوسی ایٹس

پر نٹز - پہلشرز - سپلائرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر: 31

سورہ آل عمران - ۳۱

۳۱

تفسیر ابن عربین

<p>يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن لَّطَيْفُوا خَيْرًا نَّعْمًا مِنَ اللَّهِ لَنْ يَنْزِلَ أَوْ تَوَلَّى لَكُمْ كِتَابٌ يُؤْتِيهِمْ وَكَلَّمَ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كُضِبِينَ ۗ وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُشْتَلُّونَ عَلَيْهِمْ أَيْمَنَ اللَّهُ وَفِيكُمْ رَسُولٌ ۗ وَمَنْ يَعْصِمْ بِأَلْفِ اللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۗ</p>	<p>اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اطاعت کرو گے ایک فرقہ کی ان میں سے جن کو کتاب بخائی ہے پھر دینگے تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنا کر ۱۵ اور کبھی تم کو کافر ہو گے اور تم ہی ہو کر پھر سنا لی جاتی ہیں تم کو اللہ کی نشانیں اور تم میں اس کا رسول ہے اور جو کوئی اللہ کو عصی نہ کرے تو شک اس کو سیدھا راستہ بتایا گیا ۱۶</p>
---	---

تین آدمی اس کے ملاقاتی تھے، اس نے بادشاہ سے ان کی سفارش کی اور وہ صلیب پر سے
 اتارے گئے اور ان کا معاویہ کیا گیا، مگر ان میں سے دو آدمی مر گئے اور ایک شخص اچھا
 ہو گیا۔ حضرت یسے تین چار گھنٹہ کے بعد صلیب سے اتار لئے گئے تھے اور ہر طرح پر یسے تین ہفت
 ہے کہ وہ زندہ تھے، رات کو وہ محلہ میں سے نکال لئے گئے اور وہ کھنی اپنے مریدوں کی حفاظت
 میں ہے، حواریوں نے ان کو دیکھا اور بے اور پھر کسی وقت اپنی موت سے مر گئے۔ پھر
 ان کو یہودیوں کی جلوت کے خوف سے نہایت مخفی طور پر کسی نامعلوم مقام میں دفن کر دیا
 ہو گا جو اب تک نامعلوم ہے، اور یہ شہور کیا ہو گا کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔ حضرت موسیٰ
 وفات کے وقت بھی نہایت شبہ تھا کہ بنی اسرائیل جو پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتے پھرتے
 اور دشمنوں سے (رتے) لڑتے حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے نہایت تنگ ہو گئے تھے حضرت
 موسیٰ کی لاش کے ساتھ کیا کریں گے اس لئے ان کو بھی ایک پہاڑ کی کھد میں ایسے نامعلوم مقام
 میں دفن کیا تھا کہ آج تک کسی کو اس کا پتہ معلوم نہیں ہوا۔ چنانچہ تورات کی پانچویں کتاب
 میں لکھا ہے کہ، "پس موسیٰ بندہ خداوند در انجا بزمین موآب موافق قول خداوند وفات کرد
 واورادورہ زمین موآب برابر بیت یعور دفن کرد وپس کس از مقبرہ او تا اب امرود واقف نیست"
 حضرت علی مرتضیٰ کا جنازہ بھی خواجہ کے خوف سے اسی طرح مخفی طور پر دفن کیا گیا تھا اسلئے
 خواجہ کا خوف نسبت یہودیوں کے بہت کم تھا، اور اسی طرح بعض فرقہ شیعہ نے حضرت
 علی مرتضیٰ کی نسبت بھی کہا تھا کہ وہ آسمان پر چلے گئے۔

اب ہم کو قرآن مجید پر غور کرنا چاہئے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ قرآن مجید میں حضرت
یسے کی وفات کے متعلق چار جگہ ذکر آیا ہے۔

اول تو سورہ آل عمران میں اور وہ یہی آیت ہے جس کی ہم تفسیر سمجھتے ہیں کہ "ذوالقربان
 اذ قال اللہ یا عیسیٰ انی متوفیک وانا نعتک اذ نے یسے سے کہا کہ بے شک میں تجھ کو
 الی ۳۱ آل عمران آیت ۴۸"

عکس حوالہ نمبر: 31

تفسیر القرآن

۳۳

سورہ المائدہ ۳۰

وَلَقَدْ كُنْتُمْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى
 الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْعَدْلِ وَهُمْ
 يَسْتَهْمُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ
 هُمُ الْمَفْلُحُونَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا تَكُونُوا
 كَالَّذِينَ بَيْنَ يَدَيْكُمْ فَكَفَرُوا
 بِرَبِّهِمْ فَكَفَرُوا وَاتَّخَذُوا
 مِن بَيْنِ يَدَيْكُمْ آيَاتٍ
 وَآيَاتِكُمْ لَكُمْ عِندَ رَبِّكُمْ عِظِيمٌ ﴿۱۰۱﴾

اور تم میں ایک گروہ ہونا چاہئے کہ بلا مجھے (لوگوں کو) نیکی کی طرف اور اعدا اپنے کام کرنے کو کہے اور بے کاسوں سے منع کہے اور وہی لوگ میں تلاح پانے والے ﴿۱۰۰﴾ اور ان لوگوں کی مانند مت ہو جنہوں نے تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا بعد اس کے کہ ان کے پاس نشانیاں تھیں اور وہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے بڑا عذاب ہے ﴿۱۰۱﴾

وَقَوْلُهُمْ إِنَّا نَكْفُرُ بِالْمَسِيحِيِّينَ
 ابرہہ سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وما صلبوه ولا كذبوا به لم يدعوا
 الدين اختلفوا فيه بغير شك منه
 ما لهم به من علم الا اتباع للظن
 وما قتلوه يقيناً بل بر فعل الله اليه
 (سورہ مائدہ آیت ۱۰۶)

یہ قول نقل کیا ہے کہ ”یہودی کہتے تھے ہم نے مسیحی بن مریم رسول خدا کو قتل کر ڈالا حالانکہ نہ تو اسے ان کو قتل کیا نہ وہ صلیب پر مارا و لیکن ان پر صلیب پر مار ڈالنے کی شبیہ کرومی گئی اور جو لوگ کہ اس میں اختلاف کرتے تھے ابتر وہ اس بات میں شک میں پڑے ہیں ان کو اس کا یقین نہیں ہے بجز گمان کی پیروی کے انہوں نے ان کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اپنے پاس ان کو اٹھا لیا +

پہلی تین آیتوں سے حضرت عیسیٰ کا اپنی موت سے وفات پاتا ملاحظہ نما ہے مگر جو کہ صانع اسلام نے بتعلیق بعض فرقہ گروہوں کے کہ مطلب قرآن مجید پر غور کریں یہ تسلیم کر لیا تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر چلے گئے ہیں، اس لئے انہوں نے ان آیتوں کے بعض الفاظ کو اپنی غیر متفق تسلیم کے مطابق کرنے کو بیجا کوشش کی ہے +

پہلی آیت میں صاف لفظ ”متوفیک“ کا واقع ہے جس کے معنی عموماً ایسے مقام پر موت کے لئے جاتے ہیں، خود قرآن مجید سے اس کی تفسیر پائی جاتی ہے جہاں صانع فرمایا ہے ”اللہ یتوفی الانفس حین موتھا“ بن عباس اور محمد ابن اسحاق نے بھی جیسے کہ تفسیر کبیر میں لکھا ہے ”متوفیک“ کے معنی ”میتک“ کے لئے ہیں +

یہی حال لفظ ”توفیننی“ کا ہے جو دوسری آیت میں ہے اور جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھ کو موت دی یعنی جب میں مر گیا اور ان میں نہیں رہا تو تو ان کا نگہبان بننا +

پہلی آیت میں اور چوتھی آیت میں لفظ ”رفع“ کا بھی آیا ہے جس سے حضرت عیسیٰ

عکس حوالہ نمبر: 32

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 عَلٰی سَائِرِ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّسُلِ
 مَنْ قُلُوْا مَآیْ مُنْقَلَبًا یَنْقَلِبُوْنَ

الہام الرحمن فی تفسیر القرآن اُردو

سُوْرَةُ الْفٰلِحِیْنَ سُوْرَةُ الْمُنٰذِرِیْنَ

قرآن عظیم کی حکیمانہ تفسیر بلذنی ○ بین الاقوامی تفسیر

مجدد اعظم امام انقلاب مولانا عبد اللہ سندھی

املا علیہ علیہ السلامہ محبوبی حازلہ رحمہما اللہ

قرآن عظیم مع ترجمہ اور تفسیر
 شرح الہند حضرت مولانا محمد حسین قدس سرہ

عاشق مہر الامام محمد حاکم ○ ادارہ بیتِ مہرہ امام الیٰہی
 کتبیں ڈالہ ، ضلع تٹان جھنگ راولپنڈی

کتابیں ڈالہ ، ضلع تٹان جھنگ راولپنڈی
 (سعودی پبلشرز)

عکس حوالہ نمبر: 32

۲۴۰

عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمْثِلَ آدَمَ خُلِقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ

کہ مثال اللہ کے نزدیک جیسے شان آدم کی بنا یا اس کو مٹھے سے بھر کیا اس کو کہ

كُنْ فَيَكُونُ ۚ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُنُ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۳۰﴾

ہو یا وہ ہو گیا حق وہ ہے جو تیرا رب کے پھر تو مت وہ شک کرنے والوں میں سے

فَمَنْ حَاجَّكَ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا

پھر جو کوہ جھگڑا کرے تمہارے اس تمہارے بعد اس کے کہ ابھی تیرے پاس نہیں ہے تو کہہ دو

نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَ كُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَ كُمْ وَأَنْفُسَنَا

ہم خود ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان

وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلُ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ﴿۳۱﴾

سعد تمہاری جان پھر اٹھا کر ہم سب اور لعنت کریں اللہ کے کذاب کو جو بھرتے ہیں

إِنَّ هَذَا هُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنْ

بلکہ یہ ہے بیان سچا اور کسب کی بدگئی نہیں ہے سوا اللہ کے اور

اللَّهُ لَهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۳۲﴾ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ

اللہ جو ہے وہی ہے نہایت حکمت والا پھر اگر تم لوگ الٹے تو اللہ کو

عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ ﴿۳۳﴾

معلوم ہیں فساد کرنے والے

یعنی ٹھیک تجھے مارنے والا ہوں۔ یہ جو سیات عیسے لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی۔ نیز صابی میں گزشتہ

کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصاری نامی یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔

علی بن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حبیب علی نہیں تھا بعض اسلام تھا۔ یہ بات ان لوگوں میں پھیلی تھی

نے جو اللہ ہی آرزو رکھتا ہے بالہندی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا اصل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر

یعنی ہے جو لوگ اس قسم کی روایات شنی کرتے ہیں وہ علوم اجتماعیت سے بہت دور ہیں۔ جب

وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں اور متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسلام میں

علی لعنت کا پہلا مروج قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسے نہیں

عکس حوالہ نمبر: 33

نفس آزاد

ہم سے دیکھی اے اللہ کلام کی تیری
تعمیر حشر میں کچھ متراہے رکھ

(حشرت موہانی)

ناشرین
کتاب منزل لاہور



عکس حوالہ نمبر: 33

۱۰۲

(۲۹)

کلکتہ

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء

عزیزؑ

خط پہنچا، جس نساخ کا آپ نے ذکر کیا ہے، اختیار میں اس کا اعلان غیر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح کی کوئی بات قیاسی امور میں پیدا ہو ہی جاتی ہے؛ طبع ثانی میں تصحیح کر دیجیے گا۔

پہلی دسمبر کو واقعی مجھے سو پیر کی ضرورت ہوگی لیکن اس سے زیادہ میں اس بابے میں نہیں لکھوں گا جہاں تک ان امور کا تعلق ہے میں آپ کو دلیل مطلق تصور کر چکا تھا۔ تعجب ہے کہ نزول مسیح کے بابے میں آپ کی خلش باقی ہے۔ میں نے اپنا رائے ظاہر کر دی تھی البتہ وجوہ و دلائل کے لئے کتاب کا حوالہ دیا تھا۔ بغیر تفصیل کے ان استقصا ممکن نہیں۔ بلاشبہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ اپنی نوعیت میں ہر عقیدہ سے ایک سو عقیدہ سے زیادہ اسلامی شکل دلیا میں نمودار ہوا ہے، لیکن کیونکہ نمودار ہوا ہے چونکہ طلب ہے مگر آپ کسی وجہ سے اسے بہت ہی اہم سمجھتے ہیں تو شمش کوں کا کہ وقت بحال اور یہ تفصیل لکھوں۔
و علیکم السلام

الواکلام

ایک خط مولوی رجب علی کی نسبت لکھ چکا ہوں امید ہے آپ جو اب بھیج چکے ہوں گے۔

لہذا یہ غالباً میں ایک نساخ کا ذکر تھا لیکن اب یاد نہیں کہ کیا تھا لہذا میری آرزو تھی کہ حقیقت حال معلوم ہو جائے اور ترجمان القرآن جلد سوم کے پچھلے نمبر انتظار کرنا چاہئے لیکن ہونا کو فرصت نہ مل سکے

عکس حوالہ نمبر: 34

ہایہ تصانیف

سلسلہ معارف القرآن

سلسلہ معارف القرآن

حضرت زکریا۔ حضرت یحییٰ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا تذکار جلیلہ۔
سلسلہ انبیائے کرام پر نگہ باد گشت۔ اور اقوام عالم کے عروج و زوال کے
ابدی اصول

پرویز

سلسلہ معارف القرآن

عکس حوالہ نمبر: 34

حضرت عیسیٰ

۸۳

والا ہوں) وَمَطْلُوكُمْ مِنَ الْاَنْجَيْنِ كَعَمْرٍا یعنی شجے ان کفار کے اہتمام سے پاک اور صلوات کرنے والا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے ذمہ آسمان پر اٹھانے کا تصور بعد کی پیداوار ہے | امانے کا تصور مذہب عیسائیت میں بعد کی اختراع ہے۔

یہودیوں نے شہور کر دیا اور بظاہر نظر ہی ایسا ہی آتا تھا کہ انہوں نے حضرت مسیح کو صلیب پر قتل کر دیا ہے۔
عاریوں کو معلوم تھا کہ حقیقت حال یہ نہیں۔ لیکن وہ بھی بہ تعانناٹے مصلحت اس کی تردید نہیں کر سکتے تھے۔

اور اصل تو یہ ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد خود عاریوں کے متعلق بھی بالتحقیق معلوم نہیں کہ وہ کہاں رہے اور کیا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حالات نے پٹا کھایا اور ان کا نام پھر سننے میں آیا اس دوران میں یہ خیال عام ہو چکا اور شہنگی حاصل کر چکا تھا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو چکے ہیں۔ جب عاریوں کو قدر سے سکون

حاصل ہوا تو انہوں نے مختلف روایات کو بچا کر کے اناجیل مرتب کیں رتب سے پہلی انجیل مشنہ میں مرتب ہوئی تھی) اس وقت یہ کہنا کہ جس شخص کو صلیب دی گئی تھی وہ حضرت مسیح نہیں تھے کوئی اور تھا۔ ایک

ایسا دعویٰ تھا جس کی ہر طرف سے تردید رہی نہیں بلکہ تفصیح، جوتی۔ اس لئے اس عام خیال کی تردید غیر حضرت مسیح کی عظمت کو برت سار رکھنے کا ایک ہی طریقہ ہو سکتا تھا کہ ان کے متعلق یہ شہور کر دیا جا

کہ وہ صلیب کے تیسرے دن ہی اٹھے اور پھر آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اناجیل میں دیکھیے۔ سنی اور جوتی کی اناجیل میں آسمان کی طرف اٹھائے جانے کے واقعہ کا کوئی ذکر نہیں۔ مرست اور لوت میں:

ان میں صرف ایک فقرو میں اس کا ذکر آیا ہے: یسوع اُن سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھا یا گیا۔
سنی کہ حضرت مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کے متعلق بھی تمام اناجیل میں صرف مریم مگد لینی ہی عینی شام

ہے (رینان ص ۲۹) اور مریم مگد لینی وہی ہے جس میں سے اناجیل کے بیان کے مطابق، حضرت مسیح نے سات بدردوں کو بکلا تھا (سنی ص ۱۷)۔ عیسائیوں نے رفع الی السماء کا جو عقیدہ

پھیلا یا اس نے نہ صرف حضرت مسیح کی عظمت اور بزرگی کو ہی مقام الوہیت تک پہنچا دیا۔ بلکہ شکر خاطر، اندر وہ اور پیر مردہ جماعت کے لئے مایوسیوں کی تاریکی میں امید کی ایک کرن بھی پیدا کر دی

کہ وہ آنے والا آئے گا اور اس کے ساتھ ہی انہیں عظمت، واقعہ تاریکی میں ایک نئی زندگی عطا کرے گا۔ آئے والے کے عقیدہ کے متعلق، حتم نبوت کے عنوان کے تحت، معراج انسانیت میں تفصیل سے لکھا

گیا ہے، حالانکہ حضرت عیسیٰ نے اپنے آنے کے متعلق نہیں، بلکہ اس آنے وہ آنے والا! | والے کے متعلق کہا تھا جس کا اسم گرامی احمد تھا۔ گرفتاری سے تھوڑی ہی

عکس حوالہ نمبر: 35

عبد الکریم النخعی

المسیح فی القرآن

والتوراة.. والانجیل

یا آل اسرائیل هل یرجى مسیحکم
 حیثا .. قد میز الأشياء من قبلنا
 قلنا انا انما ولم یسلب، و قولکم
 ما جاء بعد، و قال انما قبلنا
 قبلتم باطل التوراة عن شطح
 و رتب شریعہ اللغوی قبلنا
 (المعزی)

الطبعة الأولى

۱۳۸۵ - ۱۹۶۵

الناشر

دار الکتب الحدیثیة

۱۱ شارع الجمهوریة، تلخیصتہ ۹۱۶۱۷

عکس حوالہ نمبر: 35

— ۵۳۸ —

ہذا اليوم، وما ينتظر فيه النصارى الماندين الذين لا يؤمنون بالله واليوم الآخر من عذاب ونكال .. ففي هذا يقول الله تعالى في وصف هذا اليوم وما يقوم بين يديه أو يجري فيه .. « يوم تمور السماء مورا وتسير الجبال سيرا » ، « يوم تكون السماء كالمهل وتكون الجبال كالسمن ولا يزال حميم حيا » ، « يخرجون من الأبدان كما هم جراد منشر مهطئين إلى الداعي يقول الكافرون هذا يوم عسر » ويقول « ونفخ في الصور فصعق من في السموات ومن في الأرض إلا من شاء الله ثم نفخ فيه أخرى فإذا هم قيام ينظرون »

فإذا رويت أحاديث عن الرسول صلى الله عليه وسلم - بعد هذا - تحدث عن أشرطة الساعة ، وما يقع بين يديها ، أليس ذلك للإعلام بها والرصد ليومها والتنبؤ بوقوعها ؛ وإنما ذلك للكشف عن الأحوال العظيمة التي تقع في هذا اليوم العظيم .. وأنه مسبق بأحداث جسام ، تنقلب بها أوضاع الحياة ، وتنغير معالم الكون الذي يحوى العالم الإنساني .. ورجمة المسيح بين يدي الساعة حدث عظيم ، تدور له الرووس في ذلك الوقت الذي أصاب الناس ما أصابهم فيه من وجوم وذهول ا

ولكن ماذا المسيح بالذات ؟

أليس إنسانا بشرا عند المسلمين .. فلم له العودة وحده من حون الناس في هذا الوقت ؟

أليس ذلك بالذی يجعل القول بأنه إله ، أو ابن إله أقرب من القول بأنه إنسان وابن إنسان ؟

وقول :

أولا : لم يقل الإسلام في كتابه الكريم بأن للمسيح رجعة إلى هذه الدنيا ..

ولو كان ذلك من متعلقات العقيدة لما ترك القرآن الكريم بيانه !



ترجمہ: اول۔ اسلام نے اپنی کتاب قرآن کریم میں یہ نہیں کہا کہ مسیح کی اس دنیا میں دوبارہ واپسی ہوگی۔ اور اگر یہ بات عقیدہ سے متعلق ہوتی تو قرآن کریم کبھی اس کا بیان ترک نہ کرتا۔

عکس حوالہ نمبر: 35

— ۳۹ —

وعلى هذا فاقول بجملة المسيح ليس من القولات المحسوبة على الإسلام في عقيدته أو شريعته .

ثانياً : هذه الرويات من الأحاديث ليست من الأحاديث المتواترة، ذات الدلالة القطاطة ، التي تطلى أحكاماً ملزمة.. وإنما هي أخبار تضاف إلى كثير من تلك الأخبار التي أوردوها وضروها - عن مذاجة وحسن نية - أن يضيفوا إلى الإسلام بعض ما كان في الكتب السابقة من أخبار .. حتى إذا حدث أهل الكتاب بشئ منها كان المسلمون أن يقولوا إن عندنا مثل ما عندكم !!

ثم ينبغي أن نذكر هنا أن « اليهود » ينتظرون - في يقين - « المسيح » الذي تحدثت عنه أسفار التوراة ، وأنهم وقد رفضوا « المسيح » عيسى بن مريم ، فقد بات أملمهم معلقاً بالمسيح الموعود ، ولهذا فقد حدثوا به من كانوا يلتقون بهم في الجزيرة العربية. ثم إن من دخل منهم الإسلام دخل معه هذه العقيدة التي آمن بها وتلقاها عن كتاب ميموى مقدس ، وقد استمع كثير من علماء المسلمين وقهبا نهم إلى هذه « الرويات » وتناقوها ولم ير بعضهم بأساً من قولها ، وخاصة إذا تلقوها منسوبة إلى إلى رسول الله ا

وأكثرُ هذه الرويات عن المسيح ، والمسيح ، والمهدى ، إنما حدثت بها في الإسلام جماعات ممن دخلوا في الإسلام من علماء أهل الكتاب ، مثل كعب الأحبار وغيره ، فلقاها المسلمون عنهم ، فكانت أحاديث تروى ، حتى إذا جاء عصر التدوين وجدت طريقها إلى المفسرين وإلى المحدثين . . . ولأنها لم تكن ذات شأن في العقيدة أو الشريعة فقد نُسِمَ مع فيها ، ووقف علماء المسلمين منها بين سرف يأخذ كل ما يقع له ، ومقتصد يأخذ القليل ويدع الكثير . . . وفي حساب هؤلاء . وأولئك أن شيئاً من ذلك لا يغير من وجه الإسلام ، ولا يبدل شيئاً من حقائقه ا .



ترجمہ: اور مسیح کے متعلق اکثر روایات اور اسلام میں مسیح اور مہدی کے بارہ میں احادیث ان گروہوں نے بیان کی ہیں جو علماء اہل کتاب میں سے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔

8۔ مسیحِ ناصری اور مسیحِ محمدی۔ دو شخصیات اور دو وجدِ اہلیے

(ا) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَيْسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عَيْسَى فَأَحْمَرُّ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ.

(صحیح بخاری مترجم جلد چہارم صفحہ 714 مترجم مولانا محمد داؤد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث) ³⁶

(ب) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا أَدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْ مِنْ أَدَمِ الرَّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَيْ مِنْ اللَّيْمِ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَكِنًا عَلَى رَجَلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطِطٍ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ؟ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ.

(صحیح بخاری مترجم جلد ہفتم صفحہ 390 مترجم مولانا محمد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث) ³⁷

ترجمہ: (1-) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے روایا میں عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ کا رنگ سرخ، بال گھنگھریالے اور سینہ چوڑا تھا۔

(2-) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات روایا میں خانہ کعبہ کے پاس میں نے گندی رنگ کا ایک شخص دیکھا جو گندم گوں لوگوں میں حسین ترین نظر آنے والا تھا اور اس کے لمبے بال بھی جن میں کنگھی کی ہوئی تھی لمبے بال والوں میں سے نہایت خوبصورت نظر آتے تھے۔ بالوں سے پانی ٹپکتا تھا۔ اس نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا۔۔۔ وہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ عیسیٰ بن مریم ہے۔ پھر ناگہاں ایک اور شخص پر نظر پڑی جس کے بال گھنگھریالے، دائیں آنکھ سے کا نا ایسے کہ وہ آنکھ اگور

کی طرح ابھری ہوئی نظر آتی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔ (یعنی کثرت سے سفر کرنے والا اور بہت زیادہ فریب دینے والا۔)

تشریح: مذکورہ بالا دونوں احادیث امام بخاری نے اور امام مسلم نے اپنی کتب میں درج کر کے ان کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔

ان دونوں احادیث میں امت میں آئندہ مسیح موعود اور سابقہ اسرائیلی مسیح ابن مریم کے الگ الگ حلیے صاف ظاہر کرتے ہیں کہ وہ دو جدا اشخاص ہیں۔ بنی اسرائیل کے رسول عیسیٰ ابن مریم کا حلیہ یہ بیان فرمایا کہ وہ اسرائیلی قوم کے موافق سرخ رنگ اور گھنگھریا لے بالوں والا تھا۔ اور آئندہ امت میں آنے والے مسیح کا رنگ گندمی اور سیدھے بال بیان فرمائے یہ وہی موعود مہدی تھا جس نے امت محمدیہ میں سے مثیل مسیح کے مقام پر فائز ہو کر عیسائی اور دجال قوموں سے مقابلہ کر کے شکست دینی تھی جیسا کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کسر صلیب اور قتل دجال کی خدمت انجام دی۔ اسی رویا کے دوسرے حصہ میں مذکور ہے کہ اس مسیح موعود اور دجال دونوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا حالانکہ دجال کے بارہ میں حدیثوں میں صاف لکھا ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

(نصر الباری شرح بخاری جلد پنجم صفحہ 458 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی) ³⁸

پس اس رویا کی تعبیر جیسا کہ علماء سلف نے کی یہی ہے کہ دجال خانہ کعبہ کو نقب لگانے کے لئے چوروں کی طرح اس کے گرد چکر لگائے گا یعنی مذہب اسلام کی تباہی و بربادی کے درپے ہوگا جب کہ مسیح موعود کے خانہ کعبہ کے طواف سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کی حفاظت اور خدمت کے لئے مامور ہوگا۔ (مظاہر الحق شرح مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد پنجم صفحہ 71 مکتبۃ العلم لاہور) ³⁹

دو آدمیوں کا سہارا لینے کی تعبیر یہ ہے کہ دائیں بائیں انصار اور حواری اس کی مدد کے لئے کمر بستہ ہوں گے۔

الغرض اس حدیث میں پرانے اسرائیلی مسیح اور امت میں آنیوالے مسیح کے جدا جدا حلیوں سے یہ بات بہر حال واضح ہے کہ اسرائیلی مسیح عیسیٰ ابن مریم اپنی قوم کے حلیہ کے مطابق سرخ رنگ اور گھنگھریا لے بالوں والے تھے جن کو دیگر انبیاء موسیٰ و ابراہیم کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کا انجام بھی انہی انبیاء جیسا ہوا یعنی طبعی موت، جبکہ آنے والا موعود مسیح آپ کو گندمی رنگ

سیدھے بالوں والا دکھایا گیا جو دراصل امت محمدیہ میں پیدا ہونے والا امام مہدی ہے جس نے دجال یعنی مذہبی فریب کرنے والے عیسائی پادریوں کا دلائل سے مقابلہ کرنا تھا۔
یہی وجہ ہے کہ حدیثوں میں مسح اور مہدی کا ایک ہی حلیہ آیا ہے اور مہدی کا رنگ بھی سرخ نہیں بلکہ مسح کی طرح عربی یا گندمی مائل بیان کیا گیا ہے۔

(الحاموی للفتاویٰ الجزء الثانی صفحہ 378) ⁴⁰

اس امر کی تائید شیعہ روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں امام مہدی کا یہی حلیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ میانہ قامت اور حسین ہوں گے۔ ان کے لمبے بال کندھوں پر گریں گے اور چہرہ کا نور سر اور داڑھی کے سیاہ بالوں میں خوب روشن ہوگا۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 41 طبع اول 1979) ⁴¹

دیگر علامات مہدی میں یہ ذکر بھی ہے کہ اس کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی۔

(سنن ابوداؤد مترجم جلد سوم صفحہ 252 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) ⁴²

یہ تمام علامات حضرت مرزا صاحب میں ظاہری طور پر بھی بدرجہ اتم موجود تھیں۔ چنانچہ آپ کو نہایت قریب سے دیکھنے والے اور گھر کے فرد آپ کے برادر نسبتی حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے آپ کا حلیہ یوں بیان کیا ہے:

”آپ کا رنگ گندمی اور نہایت اعلیٰ درجہ کا گندمی تھا یعنی اس میں ایک نورانیت اور سرخی جھلک مارتی تھی۔۔۔ آپ کے سر کے بال نہایت سیدھے چکنے اور چمکدار اور نرم تھے۔۔۔ گردن تک لمبے تھے۔۔۔ جیسے عام طور پر پٹے رکھے جاتے ہیں۔۔۔ ناک۔۔۔ نہایت خوبصورت اور بلند بالا تھی پتلی سیدھی اونچی اور موزوں۔۔۔۔۔ پیشانی مبارک آپ کی سیدھی اور بلند چوڑی تھی۔“

(سیرۃ المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ 411-413-414-415 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے مہدی کی روشن پیشانی اور اونچی ناک کی بیان فرمودہ نشانی سے ظاہری علامت کے علاوہ ایک باطنی حقیقت بھی مراد لی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی پیشانی میں ایک نور صدق رکھ دے گا جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچے گا اور اس کا رعب اور عظمت مخالفوں کے دلوں میں رکھ دے گا اور یہ دونوں علامتیں مہدی موعودؑ میں نہایت قوت سے نمایاں طور پر پائی جائیں گی۔

(مخلص از کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 268 روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 307 ایڈیشن 2008)

راقم الحروف کے دادا حضرت مولوی غلام رسول صاحب رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ خدا رحمت کرے محمد بن اسماعیل بخاری پر اگر وہ میرا حلیہ مسیح ناصری کے حلیہ سے جدا بیان نہ کرتے تو مجھ کو محدثین کب مانتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد دہم حصہ اول و دوم صفحہ 179 مؤلفہ ملک صلاح الدین)

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

1- ”مسیح اول کا حلیہ آنحضرتؐ نے اور طرح کا فرمایا ہے اور مسیح ثانی کا حلیہ اور طور کا ذکر کیا ہے جو اس عاجز کے حلیہ سے بالکل مطابق ہے۔ اب سوچنا چاہیے کہ ان دونوں حلیوں میں تناقض صریح ہونا کیا اس بات پر پختہ دلیل نہیں ہے کہ درحقیقت مسیح اول اور مسیح ثانی اور۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 125 ایڈیشن 2008)

2- ”میں خدا تعالیٰ کے ارادے کے موافق اور اس کے الہام سے مسیح موعود کے نام سے آیا ہوں۔“

(کشف الغطاء روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 201 ایڈیشن 2008)

آپ اپنے منظوم فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

موعود و حلیہ ماثور آدم	حیف است گر بدیدہ نہ بیند منظرم
رنگم چون گندم است و بمو فرق بین ست	ز انساں کہ آمد است در اخبار سرورم
این مقدم نہ جائے شکوک ست و التباس	سید جدا کند ز مسجائے احمرم
اینک منم کہ حسب بشارات آدم	عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پانمبرم

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 180 ایڈیشن 2008)

یعنی میں موعود ہوں اور میرا حلیہ حدیثوں کے مطابق ہے، افسوس ہے اگر آنکھیں کھول کر مجھے نہ دیکھیں۔ میرا رنگ گندمی ہے اور بالوں میں نمایاں فرق ہے جیسا کہ میرے آقا کی احادیث میں وارد ہے۔ میرے آنے میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں، میرا آقا مجھے سرخ رنگ والے مسیح سے علیحدہ کر رہا ہے۔ میں ہی ہوں جو بشارات کے مطابق آیا ہوں۔ عیسیٰ کہاں ہے جو میرے منبر پر قدم رکھے۔

(درئین فارسی مترجم از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صفحہ 162 ایڈیشن 1967)

عکس حوالہ نمبر: 36

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ اِنَّمَا یُکَلِّمُ الذِّکْرَ الذَّکِیْرَ

صَحِیحُ بِنَّارِی

جلد چہارم

رِیْضَةُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْوَدِیْعَةِ سَیِّدِ الْاَقْبَامِ

تَحْقِیْقُ الْاَاطَلِ ابُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعِلِ بِنَّارِی

تَرْجُومَةُ

حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ دَاوُدِ رَازِی

نظارت

حَضْرَتِ الْعَلَامِ الْاَبِیِّ اَبِیِّ السُّوْدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ وَ حَضْرَتِ الْعَلَامِ الْاَبِیِّ اَبِیِّ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 36

انبیاء علیہم السلام کا بیان

714

عن الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: (قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْلَةُ أُسْرِي بِي: لَقِيتُ مُوسَى، قَالَ: فَفَعَنَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسْبُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَبْوَةَ. قَالَ: وَلَقِيتُ عَيْسَى، فَفَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رُبْعَةُ أَحْمَرٌ، كَأَنَّمَا حَرَجَ مِنْ دِيْنَاسٍ - يَغْنِي أَحْمَامًا - وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَوْهُ بِهِ. قَالَ: وَأَنْتَ يَا نَائِبُ أَحَدَهُمَا لَبِنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ حَمْرٌ، فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبْنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ لِي: هُدَيْتَ الْفِطْرَةَ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْحَمْرَ غَوَيْتَ أَثْلَكَ)).

[راجع: ۳۳۹۴]

۳۴۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا غُثَامُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ عَيْسَى وَفُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عَيْسَى فَأَحْمَرٌ جَعْدٌ غَرِيضُ الصَّنَدِ، وَأَمَّا مُوسَى فَأَدَمٌ حَسْبُهُ سَبَطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الرُّطِّ)).

نے بیان کیا، کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس رات میری معراج ہوئی، میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ عمر نے کہا۔۔۔ دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے قبیلہ شنوہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ نے بیان کیا کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کا بھی حلیہ بیان فرمایا کہ درمیانہ قد اور سرخ و سپید تھے، جیسے ابھی ابھی غسل خانے سے باہر آئے ہوں اور میں نے ابراہیم علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی اور میں ان کی اولاد میں ان سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس دو برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ مجھ سے کہا گیا کہ جو آپ کا جی چاہے لے لو۔ میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور پی لیا۔ اس پر مجھ سے کہا گیا کہ فطرت کی طرف آپ نے راہ پالی، یا فطرت کو آپ نے پالیا۔ اسکے بجائے اگر آپ شراب کا برتن لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۳۳۳۸) ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا، کہا ہم کو اسرائیل نے خبر دی، کہا ہم کو عثمان بن مغیرہ نے خبر دی، انہیں مجاہد نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ تھکنہ والے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندم گوں، دراز قامت اور سیدھے بالوں والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زط کا آدمی ہو۔

زط سوڈان کا ایک قبیلہ یا یہود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں۔ زط سے جات کا لفظ بنا ہے جو ہندوستان کی ایک مشہور قوم ہے جو ہندو اور مسلمان ہر دو مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ روایت میں عن مجاہد عن ابن عمر ناقلین کا سو۔۔۔ ہے اصل

میں صحیح یہ ہے عن مجاہد عن ابن عباس

(۳۳۳۹) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو ضرہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے موسیٰ نے بیان کیا، ان سے

۳۴۳۹- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعِ

عکس نمبر: 37

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحیح بخاری

جلد ہفتم

رَوَاهُ ابُو حَنِيفَةَ فِي الْبَيْتِ سَيِّدِ الْعِلْمِ

تَحْقِيقَ الْاَهْلِكَ ابُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ شَمَائِلٍ بَخَارِي

تَوْجِدًا وَتَشِيخًا

حضرت مولانا محمد داؤد رازی

نظر ثانی

حضرت مولانا عبدالقادر اعظمی
حضرت مولانا عبدالقادر اعظمی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس نمبر: 37

لباس کا بیان

390

وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سَبْعِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سَبْعِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ. [راجع: ۳۵۴۷]

۵۹۰۱- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ لِي حُلَّةً خَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِي: عَنْ مَالِكِ بْنِ جُمَيْعَةَ لَتَضْرِبَ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبِي. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ مَا حَدَّثَ بِهِ قَطُّ إِلَّا ضَجَكَ. تَابَعَهُ شَعْرَةٌ شَعْرَةٌ يَبْلُغُ شِخْمَهُ أُذُنَهُ. [راجع: ۳۵۵۱]

۵۹۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((رَأَيْتُ النَّبِيَّ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى مِنْ آدَمِ الرِّجَالِ، لَهُ لَيْمَةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى مِنَ اللَّمَمِ قَدْ رَجَلَهَا فِيهَا نَفْطُرُ مَاءٍ مُسَكَّنًا عَلَى رَجْلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجْلَيْنِ - يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَدِيدٍ قَطِيعٍ أَغْوَرَ الْعَيْنِ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةٌ طَالِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: الْمَسِيحُ الذُّجَالُ)). [راجع: ۳۴۴۰]

(نبوت کے بعد) مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور دس سال مدینہ منورہ میں اور تقریباً ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۵۹۰۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے، ان سے ابو اسحاق نے، کہا میں نے براء بن رباح سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری نے کہا کہ) مجھ سے میرے بعض اصحاب نے امام مالک سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن رباح کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے سنا جب بھی وہ یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی کہ آنحضرت ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لو تک تھے۔

(۵۹۰۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تميمی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کعبہ کے پاس مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں گندمی رنگ گندمی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، ان کے شانوں تک لمبے لمبے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انہوں نے بالوں میں کنگھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ دو آدمیوں کا سارا لہے ہوئے ہیں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سارا لہے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر اچانک میں نے ایک الجھے ہوئے گھوٹھریالے بال والے شخص کو دیکھا، دائیں آنکھ سے کانٹا تھا گویا انہوں نے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کانٹا کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

یہ سارے مناظر آپ نے خواب میں دیکھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھوٹھریالے بالوں والا دیکھا اسی سے باب کا مقصد ثابت ہوتا ہے۔

تشیخ ثابت ہوتا ہے۔

عکس نمبر: 38

نُصِرَ مِنَ اللَّهِ وَفُتِحَ قَرِيبٌ وَيُشْرَى الْمُؤْمِنِينَ

نُصِرَ مِنَ اللَّهِ

شعاردو

ضَحِيحُ الْبَخَّارِيُّ

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان مفتی

شیخ الحدیث، ظاہر العلوم، وقف سہارنپور

شاگرد شیعہ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: ۲، ج ۱، پارہ: ۵-۸، باب: ۸۲۸-۱۲۷۸، حدیث: ۱۲۵۹-۱۹۲۷

کتاب الجنائز، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المناسک، ابواب العمرة
کتاب الصوم، کتاب صلوة التراويح، ابواب الاعتکاف

مکتبہ الشیخ

۳/۲۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس نمبر: 38

کتاب الحج / باب: دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوگا / حدیث: (۱۷۷۲)

۲۵۸

الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ يَقُولُ
الدَّجَالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتَهُ هَلْ تَشْكُرُونَ فِي الْأَمْرِ لَيَقُولُونَ لَا
لَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ لَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ
لَيَقُولُ الدَّجَالُ أَقْتَلُهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ ﴿

ترجمہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں ایک ایسی حدیث بیان فرمائی ہے اس کے بارے میں ہم سے جو بیان فرمایا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا مدینہ کے راستوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا مدینہ کے قریب جو شور زمین ہے ان میں سے بعض پر اترے گا پھر (مدینہ سے) ایک شخص جو اس زمانہ کے سب لوگوں میں نیک ہوگا یا سب نیک لوگوں میں سے ہوگا دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا حال رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کر دیا تھا پھر دجال اپنے لوگوں سے کہے گا بتاؤ تو اگر میں اسے قتل کر ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے بارے میں (یعنی میری خدائی میں) شک کرو گے؟ تو لوگ کہیں گے نہیں، دجال اس شخص کو قتل کر ڈالے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا تو وہ نیک شخص زندہ ہو کر کہے گا خدا کی قسم آج کی طرح تیری معرفت کبھی نہ تھی (یعنی اب تو مجھ کو پورا معلوم ہو گیا کہ تو وہی دجال ہے) دجال کہے گا اسے قتل کروں گا لیکن ان پر قابو نہیں دیا جائے گا (یعنی مار نہ سکے گا)۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدل على ان الدجال ينزل على سبخة من سبخ المدينة ولا يقدر على الدخول الى المدينة.

تعد موضوع | والحديث هنا م ۲۵۳۲۵۲۔

۱۷۷۲ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْمُنْدِرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا
سَيَطُرُهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ
صَافِينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ
كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ ﴿

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مکہ اور مدینہ کے سوا دنیا کے ہر شہر کو دجال روندے گا ان کے ہر راستے پر فرشتے صف باندھے پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینہ اپنے رہنے والوں پر تین بار لرزے گا (یعنی تین زلزلے آئیں گے) اور اللہ تعالیٰ مدینہ سے ہر کافر و منافق کو نکال دیگا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والمدينة" يعني لا يدخلها.

عکس حوالہ نمبر: 39

مظاہر حق

شرح (اُردو)

مشکوٰۃ شریف



علامہ نواب محمد قطب الدین خان بہلوی

ترتیب مولانا شمس الدین صاحب

ناشر

اُردو بازار - لاہور - پاکستان
(042) 37211788 — 37211788

مکتبۃ احیاء

عکس حوالہ نمبر: 39

مطالعہ (جلد پنجم) ۷۱ کتاب الفتن

نہایت پاکیزگی اور سحرانی مراد ہے۔

ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعَدَ: اس سے مراد دجال ہے۔ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ دائیں آنکھ تو سپاٹ ہوگی اور بائیں آنکھ میں پتلی والا حصہ پھولا ہوگا اور عبد العزیز بن قطن یہودی کے ساتھ تشبیہ دے کر سمجھانا بطور مبالغہ کیلئے ہے شاید وجہ شہرتی والے حصے کا اہار ہو۔

وَإِضْعَافٌ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكَبَيْ رَجُلَيْنِ: ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کے باطل میں مددگار ساتھی مراد ہیں جس طرح صبح ابن مریم کے ساتھ دو شخصوں سے مراد مہدی و خضر ہوں۔

ایک اشکال: دجال کافر ہے اس کو طواف سے کیا کام؟

الجواب: یہ خواب کی بات ہے خواب میں گویا آگاہ کیا گیا کہ ایک ایسا دن آنے والا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام بیت اللہ کی حفاظت اور دین حق کی حفاظت کے لئے کوشاں ہوں گے اور وہ دین کے اندر ڈالے ہوئے ظلم اور فساد کی اصلاح فرمائیں گے اور دجال اس بات کے لئے کوشاں ہوگا کہ بیت اللہ کو گرائے اور دین میں جس طرح ظلم اور فساد پکایا جا سکتا ہے اس کو چپا کرے۔ کذا قال الطیسی فی شرحہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ مسجد حرام میں ۹ھ تک کافر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے یہ تو ۹ھ کے بعد پابندی لگائی گئی دجال اپنے خروج کے زمانے میں اگر خواب میں طواف کرتا دکھایا گیا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ طواف کافر کا خارج میں صبح ہے اور یہ خواب کی بات ہے یقیناً اگر دجال کے کمر و فریب کو طواف کی شکل میں دکھایا گیا ہو تو کوئی بعید بات نہیں۔

الفصل الثالثی:

دجال کی جاسوس

۲۱/۵۳۳۳ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيثِ تَيْمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَتْ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجْرُ شَعْرَهَا قَالَتْ مَا أَنْتِ قَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ إِذْ عُبْتُ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَاتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَجْرُ شَعْرَهُ مُسَلَّسٌ لِي الْأَغْلَالِ يَنْزِلُ لِي مَاءَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتِ قَالَ أَنَا الدَّجَالُ (رواه ابوداؤد)

اخرجه ابو داؤد فی السنن ۵۹۹/۴ حدیث رقم ۴۲۲۵۔

حضرت فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ تیمیم داری سے مروی ہے کہ اچانک ہمارے نگاہ ایک عورت پر پڑی (جو بالوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے) بال گھنٹ رہی تھی۔ انہوں نے دریافت کیا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں جاسوس ہوں۔ تم اس سامنے والے نکل کی طرف جاؤ جب میں وہاں گیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو کہ بال گھنٹ رہتا اور بیڑیوں میں جڑا ہوا تھا۔ آسمان و زمین کے مابین کو دور ہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا میں

دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

تشریح: فَإِذَا أَنَا بِامْرَأَةٍ تَجْرُ شَعْرَهَا: ظاہر ایہ روایت اور پہلی روایت ایک دوسرے کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 40

الْحَاوِي لِلْفَنَائِي

في الفقه وعلم التفسير والحديث والأصول والنحو والإعراب
وسائر الفنون

للمام مصر وفتيها ومحدثها في عصره
جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر بن محمد السيوطي
المتوفى في عام ٩١١ من الهجرة

بحق أصوله ، وعلق حواشيه

بشهر مجي الذي عبد الجيد

! عفا الله تعالى عنه !

الجزء الثاني

عکس حوالہ نمبر: 40

الجزء الثالث: الفتاوى الحديثة ، الأدب والرفائق (أخبار المهدي)

وأخرج (ك) أيضا عن أبي جعفر قال : لا يخرج المهدي حتى تروا المظلمة
وأخرج (ك) أيضا عن تطير الرواق قال : لا يخرج للمهدي حتى يكفر
بالله جبراً .

وأخرج (ك) أيضا عن ابن سيرين قال : لا يخرج المهدي حتى يقتل من
كل قسمة سبعة .

وأخرج (ك) أيضا عن كعب قال : للمهدي خاشع فله كخشوع
النسر لجناحه .

وأخرج (ك) أيضا عن عبد الله بن الحارث قال : يخرج المهدي وهو ابن
أربعين سنة ، كأنه رجل من بني إسرائيل .

وأخرج (ك) أيضا عن أبي الطفيل أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف
المهدي فذكر خلاف لسانه ، وضرب فخذ اليسرى بيده اليمنى إذا أبطأ عليه
الكلام ، اسمه اسمي ، واسم أبيه اسم أبي .

وأخرج (ك) أيضا عن محمد بن حوير قال : المهدي أزج ، أبلج ، أعين ، يحيى
من الحجاز حتى يستوي على منبر دمشق وهو ابن ثمان عشرة سنة .

وأخرج (ك) أيضا عن علي بن أبي طالب قال : المهدي مولود بالمدينة ، من
أهل بيت النبي صلى الله عليه والسلام ، واسم نسبه ، ومهاجرة بيت المقدس ،
كثيرة الحية ، أكحل العينين ، براق التلامي ، في وجهه خال ، في كفه علامة
الكبي ، يخرج براية النبي صلى الله عليه والسلام من مرط مطلة سوداء مربعة فيها
حجر لم تنشر منذ توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تنشر حتى يخرج المهدي ،
عده الله بتلاثة آلاف من الملائكة يضربون وجوه من خالفهم وأدبارهم ، يُبَيِّتُ
وهو ما بين الليلتين إلى الأربعين .

وأخرج (ك) أيضا عن علي قال : للمهدي من من ترين آدم ضرب
من الرجال .

ترجمہ: حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا، قریش کے گندمی رنگ کے آدمیوں میں سے ایک۔

عکس حوالہ نمبر: 41

عقد الدرر فی اخبار المنتظر

لیوسف بن یحییٰ بن علی بن عبد العزیز
المقدسی الشافعی السلبی

(من علماء القرن السابع)

تصحیح

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلو

الطبعة الأولى

۱۳۹۹ھ = ۱۹۷۹م

عکس حوالہ نمبر: 41

۴۱

فی عدلہ وحلیتہ

إِنَّمَا سَمِيَ الْمَهْدِيُّ لِأَنَّهُ يُهْدَى إِلَى جَبَلٍ مِنْ جِبَالِ الشَّامِ ، يَسْتَخْرَجُ مِنْهُ أَسْفَارَ التَّوْرَةِ يُخَاجُ بِهَا الْيَهُودَ ، فَيُسَلِّمُ عَلَى يَدَيْهِ جَمَاعَةً مِنَ الْيَهُودِ .
وعن كعب الأَخْبَارِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : إِنِّي لِأَجِدُ (۱) الْمَهْدِيَّ مَكْتُوبًا فِي أَسْفَارِ الْأَنْبِيَاءِ ، (۲) مَا فِي حُكْمِهِ ظُلْمٌ وَلَا عُنْتٌ (۳) .
أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِي ، فِي «سُنَنِهِ» .
وَأَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ (۴) .

وعن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (۵) ، عليهما السَّلَامُ ، قَالَ : سُبُلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَنْ صِفَةِ الْمَهْدِيِّ ، فَقَالَ : هُوَ شَابٌ مَرِيضٌ ، حَسَنُ الْوَجْهِ ، يَسِيلُ شَعْرُهُ عَلَى مَنْكَبَيْهِ ، يَغْلُو نُورًا وَجْهَهُ سَوَادَ شَعْرِهِ وَلِحْيَتَيْهِ وَرَأْسِهِ .

وعن الحارث بن المغيرة النضري (۶) ، قَالَ : قُلْتُ لِأبي عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ الْمَهْدِيُّ ؟ [۱۸ و]

قَالَ : بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ .

قُلْتُ : وَبِأَيِّ شَيْءٍ ؟

قَالَ : بِمَعْرِفَةِ (۷) الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ ، وَبِحَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْهِ ، وَلَا

يَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ .

وعن أبي عبد الله الحسين بن عليٍّ ، عليهما السَّلَامُ ، أَنَّهُ قَالَ :

(۱) فِي الْفَتْحِ لِنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ : «أَجِدُ» .

(۲-۳) فِي الْفَتْحِ : «مَا فِي عَمَلِهِ ظُلْمٌ وَلَا عُنْتٌ» . وَفِي سَنَنِ الدَّائِقِ ۱۰۰ : «مَا فِي عَمَلِهِ ظُلْمٌ وَلَا عُنْتٌ» .

(۴) فِي سِيرَةِ الْمَهْدِيِّ وَعَدْلِهِ وَخُصْبِ زَمَانِهِ . الْفَتْحُ لَوْحَةَ ۹۹ أ .

(۵) سَقَطَ مِنْ : ب ، ق .

(۶) النَّسَبَةُ فِي : ب ، ق ، دُونَ نَبَطٍ .

(۷) فِي س : «بِمَعْرِفَتِهِ» .

ترجمہ: حضرت امام باقر فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی سے مہدی کی صفات کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ایک چوڑے سینے والا نوجون ہوگا۔ خوبصورت چہرے والا، جس کے بال اس کے کندھے پر لٹک رہے ہوں گے۔ اس کے چہرے کا نور، اس کے بالوں کی سیاہی، اس کی داڑھی اور اس کا سر بڑا واضح نمایاں ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 42

وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنَنُ ابْنِ دَاوُدَ مُتَّحَمِّمٌ

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور گلکھلوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ نوشہرہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور-کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 42

سنن ابی داؤد، جلد سوم

252

نہاء القرآن علیٰ الخیر

ہوں گے یعنی والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسنی۔ واللہ اعلم

3736۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ كَثِيرٍ مَرْبُوعٌ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْقَلْبَانِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ مِنْهُ بَدَلًا الْأَرْضُ قَسَمًا وَعَدْلًا كَمَا مِثَّتْ حَوَازِمْ وَظَلَمْنَا يَتِلِكُ سَبْعَ سِنِينَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت مہدی رضی اللہ عنہ میری

اہل بیت سے ہوں گے۔ ان کی پیشانی وسیع اور روشن ہوگی اور ناک اونچی ہوگی۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جیسا کہ اسے پہلے ظلم و ستم سے بھرا گیا ہوگا اور وہ سات برس تک حکومت کریں گے۔

3737۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْغَلِيلِ عَنْ صَاحِبِ لَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةِ قَيْطَرُجُومَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَدِيَّةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيَبْأِطِعُونَهُ بَيْنَ الرَّوْكِينِ وَالنَّقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَيُخَسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْتِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْبَدِيَّةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسَ ذَلِكَ أَتَاهُ أَبْدَانُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيَبْأِطِعُونَهُ بَيْنَ الرَّوْكِينِ وَالنَّقَامِ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَهْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ وَذَلِكَ بَعْثٌ كَلْبٌ وَالْخَبِيَّةُ لَيْسَ لَمْ يَشْهَدَ غَنِيمةً كَلْبٌ فَيَقْسِمُ النَّبَالَ وَيَعْتَلِي فِي النَّاسِ بِسُوءِ نِيَّتِهِمْ ﷺ وَيُلْقِي الْإِسْلَامَ بِجَرَازِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَسُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يَسْتَوِي وَيُصْبِي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ تَسَمٍّ سَبْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ قَتَادَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ تَسَمٌّ سَبْعَ سِنِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ غَيْرُ مُعَاذٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ تَسَمٍّ سَبْعَ سِنِينَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْغَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثِ مُعَاذٍ أَنْتُمْ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف رونما ہوگا۔ پس اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگتے ہوئے مکہ کی طرف نکل آئے گا (اس خوف سے کہ کہیں اسے خلیفہ نہ بنا لیا جائے) تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور وہ اسے (امت کے لیے) نکال کر لے جائیں گے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرے گا اور وہ لوگ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم کے درمیان اس کی بیعت کریں گے اور پھر اس کی جانب اہل شام میں سے ایک لشکر بھیجا جائے گا اور انہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان مقام بیداء پر حوض یادیا جائے گا۔ پس جب لوگ اسے دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی اور وہ سب حجر اسود اور

1۔ ایک لڑکس ومن الشام ہے۔ 2۔ دیگر نسخوں میں ہون الرکن والقمام کے الفاظ نہیں ہیں۔

9۔ عیسیٰ اور مہدی - ایک ہی وجود کے دو لقب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزِدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا ادْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ.

(ابن ماجہ اردو حصہ سوم صفحہ 458-459 مترجم علامہ وحید الزماں اسلامی اکادمی لاہور) ⁴³

ترجمہ: حضرت انسؓ بن مالک بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے اور دنیا (اخلاقی) پستی میں بڑھتی چلی جائے گی اور لوگ حرص و بخل میں ترقی کرتے چلے جائیں گے اور برے لوگوں پر ہی قیامت آئے گی۔ اور عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ہوگا۔

تشریح: یہ حدیث امام حاکم نے مستدرک میں، ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں، ابن عبد البر نے جامع العلم میں اور ابو عمر والدانی نے اپنی سنن میں بیان کی ہے اسی طرح مشہور شیعہ مفسر علامہ طبری نے اپنی تفسیر مجمع البیان میں اسے درج کیا ہے۔

گزشتہ عنوان میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات از روئے قرآن و حدیث ثابت ہو جانے کے بعد نزول عیسیٰؑ کی پیشگوئی سے مراد صرف مثیل عیسیٰؑ ہی ہو سکتا ہے۔ پس ”عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں“ سے مراد یہ ہے کہ مہدی بھی عیسیٰؑ ہی ہوں گے۔ کوئی الگ مہدی نہیں آئے گا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مسح اور مہدی دو الگ وجود نہیں۔ بلکہ یہ ایک ہی شخص کے دو روحانی لقب ہیں۔

بعض علماء نے ابن ماجہ کی اس حدیث کی صحت کے بعض راویوں پر اعتراض کیا ہے لیکن مشہور مفسر ومؤرخ علامہ ابن کثیر نے اس حدیث کو نہ صرف صحیح قرار دیا بلکہ لکھا ہے کہ یہ مشہور حدیث ہے اور اس کا راوی محمد بن خالد مجہول نہیں۔ وہ مؤذن تھا اور امام شافعی کا استاد تھا اور اس سے اور بھی کئی لوگ روایت کرتے ہیں۔ علامہ ابن عمیر نے بھی اس راوی کو ثقہ قرار دیا ہے۔ اس طرح حدیث کے

دوسرے راوی یونس بن عبدالاعلیٰ کو بھی ابن کثیر نے ثقہ قرار دے کر لکھا ہے کہ یہ حدیث مہدی سے متعلق ان احادیث سے بظاہر مخالف ہے جن میں مہدی عیسیٰ سے علیحدہ معلوم ہوتے ہیں مگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے کہ المہدی سے مراد ’مہدی کامل‘ لیا جائے۔ اور حدیث کا یہ مطلب ہوگا کہ مہدی کامل حضرت عیسیٰ ہی ہوں گے۔ اگرچہ مہدی اور بھی ہو سکتے ہیں۔

(النبیۃ للبدایۃ مترجم حصہ 15 صفحہ 55 اریب پبلیکیشنز نئی دہلی) [44]

علمائے سلف میں سے علامہ ابن تیمیہ، علامہ قرطبی، علامہ ابن القیم، علامہ سیوطی اور علامہ مناوی نے بھی اس حدیث کی یہی تاویل کی ہے کہ عیسیٰ ہی مہدی ہوں گے۔

در اصل مہدی کے معنی ہدایت یافتہ کے ہوتے ہیں اور قرآن شریف سے پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ تمام نبی اور مامور خدا سے ہدایت پا کر پہلے خود مہدی بنتے ہیں پھر دوسروں کے لئے موجب ہدایت اور ہادی ہوتے ہیں۔ فرمایا: وَجَعَلْنَاهُمْ آئِمَّةً يَّهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَبْدِينَ (الانبیاء: 74) یعنی اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے اور ہم انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کو پہلے امام مہدی اور پھر ہادی بنایا۔

انہی معنی میں مثیل عیسیٰ بن مریم کو بھی امام مہدی کہا گیا ہے۔ اس زمانے کے حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اس حدیث ’عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں‘ کے بارہ میں فرمایا کہ:- ’محدثین اس پر کلام کرتے ہیں مگر مجھ پر خدا نے یہی ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔‘ (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد 3 صفحہ 64 ایڈیشن 1984)

پس جس حدیث کی صحت وحی الہی سے ثابت ہو، اس سے زیادہ صحیح کوئی اور حدیث نہیں ہو سکتی۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اللہ سے حکم پا کر مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔

دیگر احادیث صحیحہ سے بھی اس حدیث کے مضمون کی تصدیق و تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:- ’قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے وہ دیکھے کہ عیسیٰ بن مریم امام مہدی بن کر تشریف لائیں گے۔‘

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد چہارم صفحہ 564 مکتبہ رحمانیہ لاہور) [45]

اس حدیث میں بھی آئیو الے عیسیٰ کو مہدی فرمایا۔ دوسری روایت میں ہے کہ عیسیٰ بن مریم امام مہدی بن کر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مصدق بن کر تشریف لائیں گے۔

(مجمع الزوائد جلد 7 صفحہ 647 دار الفکر بیروت) ⁴⁶

علامہ ابن تیمیہ نے گزشتہ علماء امت میں سے ابو محمد بن الولید البغدادی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حدیث لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عَيْسَىٰ پر اعتماد کرتے ہوئے الگ مہدی کے وجود سے انکار کیا گویا ان کے نزدیک امت میں صرف ایک ہی مسیح موعود کے مہدی بن کر آنے کی خبر دی گئی۔

(منہاج السنۃ النبویہ جلد 8 صفحہ 256 مؤسسہ قرطبہ 1986ء) ⁴⁷

اگرچہ علامہ بغدادی کی اس رائے کو کمزور قرار دیا گیا ہے، لیکن غور کیا جائے تو فی الواقعہ اسکے مقابل دوسرا نظریہ اپنے اندر زیادہ معقولیت نہیں رکھتا کہ مسیح اور مہدی دو الگ الگ وجود ہیں اور دونوں ایک ہی مقصد یعنی غلبہ اسلام کے لئے ایک ہی زمانہ میں آئیں گے۔ کیونکہ یہ تحصیل حاصل اور بے مقصد بات ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”در اصل یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو کہ جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کی کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیئے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضروری ہو۔ کیا وہ خود مہدی نہیں ہے؟ کیا وہ خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پا کر نہیں آیا؟ کیا اُس کے پاس اس قدر جواہرات و خزان و اموال معارف و دقائق نہیں ہیں کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں اور اس قدر ان کا دامن بھر جائے جو قبول کرنے کی جگہ نہ رہے۔“

(ازالہ اوہام و روحانی خزائن جلد 3 ص 378 حاشیہ ایڈیشن 2008)

الغرض چودہ سو سال بعد اس پیشگوئی نے ایک ہی وجود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں پورے ہو کر حدیث کا یہ مفہوم عملاً ثابت کر دیا کہ مسیح و مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

علامہ ابن خلدون نے بھی امت میں اس مسلک کے ایک گروہ کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

”ابن ابی واطیل نے کہا ہے کہ ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی ہی

در اصل وہ مسیح ہے جسے آل محمد میں سے مسیحوں کا مسیحا کہنا چاہئے ابن خلدون کہتے ہیں بعض صوفیاء نے لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عَيْسَىٰ کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ کوئی مہدی نہیں سوائے اس مہدی کے جس کی نسبت شریعت محمدیہ کی پیروی اور اسے منسوخ نہ کرنے کے لحاظ سے ویسی ہی ہوگی جیسے عیسیٰ کی نسبت شریعت موسویہ سے تھی۔“

(مقدمہ ابن خلدون صفحہ 407 دار الفکر للنشر والتوزيع) ⁴⁸

حضرت علامہ ابن عربی نے بھی یہ حدیث قبول کرتے ہوئے نزول عیسیٰ کے وقت مہدی یا کسی امتی کے نماز میں امامت کروانے کی یہ تاویل کی ہے کہ دراصل عیسیٰ خود مہدی ہو کر شریعت اسلامیہ کی اتباع کریں گے۔ نیز مسیح کو مہدی کے نماز میں امامت کروانے سے مراد کوئی دوسرا شخص نہیں بلکہ مہدی کے نماز پڑھانے میں یہ اشارہ ہے کہ مقام مہدویت مقام عیسویت سے افضل ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ 219 مطبوعہ 1238ھ مصر) ⁴⁹

اس زمانہ کے صوفی بزرگ علامہ شیخ محمد اکرم صابری لکھتے ہیں:

”بعض لوگوں کا یہ مسلک ہے کہ عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

(اقتباس الانوار صفحہ 52 مطبع اسلامیہ لاہور) ⁵⁰

مشہور شیعہ مفسر علامہ طبری نے بھی انہی معنی کی تائید میں لکھا ہے کہ روح عیسیٰ مہدی میں بروز کرے گی جو حدیث لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عَيْسَىٰ کے مطابق ہے۔

(البحر الثاقب فی احوال الامام الحجة الغائب الجزء الاول صفحہ 348 مطبع قم المقدسة) ⁵¹

پس جماعت احمدیہ کا یہ مسلک (کہ عیسیٰ اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں) کوئی نئی اختراع نہیں بلکہ اسے قرآن و حدیث اور علماء کرام و صوفیائے عظام کی مکمل تائید حاصل ہے اور یہی دعویٰ حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ہے۔ اس ساری بحث کا منطقی نتیجہ ایک اور صوفی بزرگ خلیفہ پیر عبدالقیوم نقشبندی کے نزدیک یہ ہے کہ:

”امام مہدی کے بارہ میں احادیث میں بہت اختلاف ہے اس وجہ سے

امام بخاری اور مسلم نے مہدی کے بارہ میں کوئی روایت صحیح نہ سمجھ کر قبول نہیں

کی اور جو احادیث لی ہیں ان سے اوّل تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہدی ہی عیسیٰؑ
بن مریم ہیں دوم یہ کہ ابن مریم تم میں سے ہی امام (مہدی) بن کر تشریف
لائیں گے گویا امام بخاری اور مسلم کے نزدیک موعود مسیح ہی مہدی آخر الزمان
ہوں گے۔“

(السیف الصارم صفحہ 76 فارسی مطبع نذیر پرنٹنگ پریس ہال بازار امرتسر) 52

حضرت بانی جماعت احمدیہ مقام عیسویت کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”مہدی کے کامل مرتبہ پر وہی پہنچتا ہے جو اوّل عیسیٰؑ بن جائے یعنی جب انسان تبثّل الی اللہ
میں ایسا کمال حاصل کرے جو فقط روح رہ جائے، تب وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک روح اللہ ہو جاتا
ہے۔ اور آسمان میں اس کا نام عیسیٰؑ رکھا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ایک روحانی پیدائش
اس کو ملتی ہے۔“ (نشان آسمانی صفحہ 8 روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 368 ایڈیشن 2008)

اسی طرح آپ حدیث ”لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى“ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اور یہ حدیث کہ لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کرتی ہے کہ وہ آنے والا
ذو البروزین ہوگا اور دونوں شانیں مہدویت اور مسیحیت کی اُس میں جمع ہوں گی یعنی اس وجہ سے کہ اُس
میں آنحضرتؐ کی روحانیت اثر کرے گی مہدی کہلائے گا کیونکہ آنحضرتؐ بھی مہدی تھے۔۔۔ سو
آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل
کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی اُستاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔۔۔ اور جس طرح مذکورہ بالا وجہ
سے آنے والا مہدی کہلائے گا اسی طرح وہ مسیح بھی کہلائے گا کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کی روحانیت
بھی اثر کرے گی۔ لہذا وہ عیسیٰ ابن مریم بھی کہلائے گا اور جس طرح آنحضرتؐ کی روحانیت نے اپنے
خاصہ مہدویت کو اس کے اندر چھوٹا اسی طرح حضرت مسیحؑ کی رُوحانیت نے اپنا خاصہ رُوح
اللہ ہونے کا اس کے اندر ڈالا۔“

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 406 تا 408 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے مسیح و مہدی کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا:

”اس (خدا) نے میرے پر تجلی کی تاکہ اجساد میں روح پھونکے اور مجھے مسیح اور مہدی بنایا۔“

(نجم الہدیٰ روحانی خزائن جلد 14 ص 78 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 43

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا قَدْوَةً وَمَا نَهَاكَ عَنْهُ مَا نَهَوْا

سین ابن ماجہ شریف

۴۳۴۱ احادیث نبوی ﷺ کا مستند اور گران بہار مجموعہ جس کو امام ابو جعفر محمد بن زبیر ابن ماجہ قزوینی رحمہ اللہ نے پانچ لاکھ احادیث نبوی ﷺ کے مجموعہ سے منتخب فرمایا تھا

حصہ سوم

ترجمہ و فوائد

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

اسلامی اکادمی

اُردو بازار، لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 43

سنن ابن ماجہ

۴۵۸

کتاب الفتن

مرحومہ

اللَّهُ تَتَّقُهُمْ - حَدَّثَنَا أَبُو لَيْسٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ لَا يَزِدُّكَ إِلَّا تَقْوَى اللَّهِ تَتَّقُهُمْ - وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا دَهَانًا - وَلَا النَّاسَ إِلَّا لَشَاءًا - وَلَا تَقْوَاهُمْ إِلَّا شَاءَ اللَّهُ عَلَى سِرِّهِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيَّ إِلَّا عَيْشِي بَنِي مَرْيَمَ -

اس بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو لوگوں پر زور زیادہ ہوتی جاوے گی اور روٹی کمانا لوگوں پر زور چھوگا یہ قیامت کے قرب کا حال ہے اور دنیا میں ادارہ برپا کرنا اور جو بھی مصیبت اور غم میں اور محتاجی و تنگداری اور لوگوں پر غلبہ زیادہ ہوتی جاوے گی (زیادہ رکھنے والے) یہاں مسلمانوں کو بھارت کیلئے نہ دیں گے اور قیامت میں نام ہوگی - مگر بدترین لوگوں پر اور مہدی کوئی نہیں ہے سوا حضرت عیسیٰ بن مریمؑ علیہ السلام کے۔

لے اس حدیث کو مانگنے میں مسترد کیا لیکن اس میں بجائے افعال کے متناظر ہے اور مثال کتنے ہیں قراب اور ربی کو اور افعال جمع بہ عقل کی عقل وہ شخص جس کی زبان سے ڈر نہ ہو نہ اس سے لطف کا مہر جو میں نے کارفاصل شخص۔ لے اس حدیث کو عام لے ہی مسترد کیا نکالا اور کیا کہ امام شافعی کے افراد میں سے ہے اور وہابی نے میزان میں کہا یہ حدیث منکر ہے مگر وہ اس کے ساتھ یونس بن عبدالاعلی شافعی سے اور ایک روایت میں یونس سے یونس ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہے اور ایک جماعت نے اس کو یونس سے یونس روایت کیا کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی شافعی سے ابن ماجہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے اس صورت میں یہ حدیث منقطع ہوگی مگر صحیح ہے کہ یونس نے اس کو شافعی سے نہیں سنا اور اس کی اسناد میں محمد بن خالد جنہا ہے انہوں نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اور عام اور ابن الصلاح نے اسے بیان کیا کہ وہ مجہول ہے لیکن ثقہ کہا اسکو یعنی ابن عیین نے اور ابن ماجہ ہے لیکن اس نے سن سے نہیں سنا اور ابن الصلاح نے اس حدیث میں ایک اور علت نکالی کہ یونس نے اسی کو رسول روایت کیا سن سے ابان بن ابی عمیر کے طریق سے اور امام مہر کی کے ثبوت میں متواتر حدیثیں وارد ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکلام میں سے ہیں گئے اور اس سے منقطع ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہی کے زمانہ میں آئیں گے اور صرف یہ روایت اس قدر متعدد روایتوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور محمد بن خالد کو گواہ بن حسین نے ثقہ کہا مگر وہ معروف نہیں ہے اول حدیث کے نزدیک اور ابو عبد اللہ حافظ نے کہا وہ ایک مجہول شخص ہے اور اختلاف ہے اس کے اسلوب میں بعضوں نے اس کو روایت کیا جنہا سے اس نے ابان بن ابی عمیر سے اس سے مرسل۔ تو چندی قبول ہے اور ابان بن ابی عمیر سے منکر ہے اور سن کی روایت مرسل ہے اور مہدی کے خروج میں بہت حدیثیں وارد ہیں ان کا اسناد اس روایت سے زیادہ صحیح ہے اور حافظ ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں ابوالحسن علی بن محمد سے روایت کیا میں نے امام شافعی کو طلب میں دیکھا وہ کہتے تھے یونس بن عبدالاعلی نے یہ حدیث باوجود جنہا کی حدیث میں انہوں نے سن سے سنا انہوں نے اس سے مہدی کے کہ باہر میں شافعی نے کہا

عکس حوالہ نمبر: 43

سنن ابن ماجہ

۴۵۹

کن باب الفتن

۲۵- بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی نشانیوں کا بیان

۴۰۴۰- حَدَّثَنَا هَذَا بِنِ الْبُرْقِيِّ أَوْ الْبُرْقِيَّاتِ
الْبُرْقِيَّاتِ مُحَمَّدُ بْنُ بَرْزِيذٍ، قَالَ لَنَا الْيُونَنِيُّ
عِيَّاشُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
رَبُّهُ وَسَلَّمَ: بَعِثْتُ أَنَا وَالْمَسَاءَةَ نَكْرَاتَيْنِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور
قیامت اس طرح بھیجے گئے
ہیں۔ اور آپ نے اپنی دو انگلیوں

میری حدیث نہیں ہے اور میں نے اس کو بیان کیا اور یونس نے میرے اوپر جھوٹ باندھا اور یسعی نے خطاس خطا اٹھائی میں
کا کہ حدیث منکر ہے امام شافعی کی پھر احمد بن حنبل سے نکالا انہوں نے کہا میں نے یہ میں کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں صالح
ان کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھ کو شافعی سے پہنچا کہ یہ ایک حدیث واہی ہے اور شافعی تو ہمارے نزدیک ثقہ ہیں اور اگر یہ حدیث
منکر ہو تو اس کے منکر ہونے کا وجہ یہ ہوگی کہ محمد بن خالد جندی نے اس کو روایت وہ ایک شیخ مجہول ہے اور اس کی عدالت
ثابت نہیں ہوئی جس سے اس کی روایت مقبول ہو اور شافعی کے سوا کیسے بن سکتا ہے اس حدیث کو روایت کیا جندی سے
اسی طرح تو معلوم ہوا کہ غلطی اس میں جندی کی ہے اور یہ حدیث مشہور ہے کئی طریقوں سے مگر ان میں یہ فقرہ نہیں ہے کہ لا مہدی
الابینے بن مرثد اور ماہان کثیر نے باہر والہابیہ میں کہا کہ یہ حدیث مشہور ہے جندی کی روایت سے جو مؤذن تھا اور شیخ تھا
شافعی کا اور اس سے کئی لوگوں نے روایت کی اور وہ مجہول نہیں ہے جیسے حاکم نے کہا بلکہ ابن حنین سے منقول ہے کہ وہ ثقہ
ہے لیکن بعضوں نے اس کو جندی سے اس نے ابان بن عیاش سے اس نے حسن سے مرسل نکالا اور حافظ مری نے نقل کیا کہ کسی نے
شافعی کو خواب میں دیکھا انہوں نے اس حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یونس نے مجھ پر جھوٹ باندھا یہ میری حدیث نہیں ہے اور ابن
کثیر نے کہا کہ یونس ثقہ تھے میں سے ہے اور صرف ثواب کی وجہ سے اس پر یمن نہیں ہو سکتا اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے ان حدیثوں
کے جو مہدی کے باب میں آئیں ہیں اور اگر غور کرو تو تطبیق ممکن ہے اس طرح سے کہ مہدی سے مراد مہدی کامل ہو وہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام ہی ہوں گے (مصباح الزجاجة مختصر)

مترجم کتاب ہے اگر یہ حدیث صحیح بھی ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جو مہدی کی وفات کے بعد ہوگا
قیامت کے قریب اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مہدی علیہ السلام کے بست دنوں بعد تک زندہ رہیں گے اس وقت کوئی
مہدی نہ ہوگا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اب اس میں اور مہدی کے اثبات کی حدیثوں میں کوئی مخالف نہ رہا اور کیونکر ممکن ہے
کہ ایک ضعیف منکر روایت سے مہدی کی متعدد حدیثوں کو رد کریں اور مہدی کا ہماری امت میں کسی نے انکار نہیں کیا پھر ابن خلدون
مورخ کے اور اس کا قول اجماع کے خلاف اعتبار کے لائق نہیں ہے اور ابن خلدون محدث نہیں ہے صرف مورخ ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 44

قرب قیامت کے فتنے اور جنگیں

مع

قیامت کے بعد کے احوال

ترجمہ النہایة للبداية

حافظ عماد الدین ابوالفدا اسماعیل ابن کثیر

مترجمین

مفتی ثناء اللہ محمود

مولانا ابو طلحہ اصغر مغل

اریب پبلیکیشنز

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi- 2

عکس حوالہ نمبر: 44

النهاية للبدایة تاریخ ابن کثیر حصہ ۱۵ ۵۵ قرب قیامت کے نقتے اور جنگیں
اس سند میں علی بن زیاد یثابتی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن زیاد کبھی ہے مگر کہتا ہوں کہ اس طرح بخاری
نے تاریخ میں ذکر کیا ہے، ابن حاتم نے الجرح والتعدیل میں کہا ہے کہ یہ ”مجبول شخص“ ہے اور یہ حدیث منکر ہے۔
ابن ماجہ میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ”معاہدہ میں صرف شدت ہی آئے
گی اور دنیا میں زوال، لوگوں میں بے صبری ہی بڑھے گی اور قیامت صرف برے لوگوں پر آئے گی اور مہدی صرف
ابن مریم ہیں۔“

یہ حدیب مشہور ہے محمد بن خالد جندی صنعانی سے جو شیخ شافعی کے مؤذن ہیں اور بے شمار لوگوں نے ان
سے روایت کی ہے، لہذا یہ مجبول نہیں جیسا کہ حاکم کا خیال ہے بلکہ ابن حسین نے اسے ثقہ کہا ہے۔ اور اس حدیث کا
ظاہر ان روایات کی خلاف معلوم ہوتا ہے کہ جن میں مہدی کا حضرت عیسیٰ کے سوا ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ بہر حال نزول
عیسیٰ سے پہلے تو ظاہر ہے کہ مہدی وہی ہیں البتہ نزول عیسیٰ کے بعد غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ انیس
کوئی منافات نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ مہدی نے ایک اور مہدی کو ثابت کر دیا جو کہ عیسیٰ بن مریم ہیں اور اس سے یقینی
نہیں ہوتی کہ محمد مہدی کے علاوہ کوئی اور مہدی نہ ہو۔

فتنوں کی مختلف اقسام

بخاری میں حضرت زینب بنت جحشؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے ان کی آنکھیں
لال تھیں اور وہ فرما رہے تھے:

”لا الہ الا اللہ، عرب کے لیے ہلاکت ہے نزدیک آ جانے والے شر سے آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں
سوراخ کھل گیا ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے نوے یا سو کا اشارہ فرمایا۔ بعض صحابہ نے سوال کیا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے
؟ حالانکہ ہم میں نیک لوگ بھی ہو گئے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہاں جب فساد شر زیادہ ہو جائے گا (تو ایسا ہوگا)۔“
بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ارشاد نبویؐ مروی ہے کہ آج کے دن یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا
سوراخ ہو گیا ہے (اور آپ نے ہاتھ سے اشارہ کیا) جس سے نوے کا عدد مراد ہوتا ہے۔“
بخاری میں حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ آپ گھبرا کر بیدار ہوئے اور فرمایا سبحان اللہ۔ آج کی رات کیا
خزائن نازل ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے کیا کیا نکتے نازل فرمائے ہیں؟ کون ہے جو حجر میں رہنے والیوں کو بیدار
کرے کہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی کپڑے پہننے والیاں آخرت میں نکلی ہوگی۔“

اسلام کے درمیانی دنوں میں فتنوں کی سرکشی کی پیشنگوئی

بخاری و مسلم میں حضرت اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینے کے ایک قلعے پر آئے اور فرمایا کہ:
”کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ صحابہ نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا

- ۱۔ ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۸۶۵۶
- ۲۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۶، مسلم اشراط الساعة حدیث نمبر ۴۱۶۳
- ۳۔ بخاری احادیث الانبیاء حدیث نمبر ۳۳۳۷، مسلم اقربالفتن حدیث نمبر ۱۶۹۸
- ۴۔ بیہقی معرفۃ السنن والاک تاریخ صفحہ ۵/۴۵۵، کنز العمال حدیث نمبر ۱۳۳۱۰

عکس حوالہ نمبر: 45

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
اور جو کچھ تم کو رسول نے آجائے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو

مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَرَجِمًا

جلد چہارم

مؤلف

حَضْرَةُ شَيْخِ الْإِسْلَامِ أَبِي حَنِيفَةَ
(الشافعي الماتريدي)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ



پرائیویٹ سٹریٹ، سٹیٹ لائبریری، لاہور
فون: 37355743-37224228-042

عکس حوالہ نمبر: 45

سُئِلَ الْأَمْرِيُّ بْنُ يَسِيدٍ عَنِ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَلَسَ رَجُلٌ بِمَالٍ فَرَأَى رَجُلًا مَتَاعَهُ بَعِيْنَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
مِنْ غَيْرِهِ [راجع: ۱۸۵۱۷].

(۹۳۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس آدمی کو مفلس قرار دے دیا گیا ہو اور کسی شخص کو اس کے پاس بچہ یا مال مل جائے تو دوسروں کی نسبت وہ اس مال کا زیادہ حقدار ہے۔

(۹۳۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَتَاَنُ وَالْأَسِيْحُدَاُ وَتَنْفُ الْإِطْبِ وَتَقْلِيْمُ الْأَطْفَالِ وَقَلْبُ الشَّارِبِ [راجع: ۷۱۳۹].

(۹۳۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں نطرت کا حصہ ہیں، ۱) غتہ کرنا ۲) زیر ناف بال صاف کرنا ۳) بغل کے بال نوچنا ۴) خن کا ثنا ۵) مونچھیں تراشنا۔

(۹۳۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَانَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أُمَّتَالِهَا وَالصُّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ يَدْعُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ جَرَائِ الصُّوْمِ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ وَلَعَلَّوْفٌ لِمِ الصَّائِمِ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ [راجع: ۷۱۹۹].

(۹۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ارشاد باری تعالیٰ ہے ہر شخص کا ثواب دس گنا ہوتا ہے لیکن روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا، بندہ میری خاطر اپنا کھانا پینا ترک کرتا ہے لہذا روزہ میرے لیے ہوا اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا، روزہ دار کے منہ کی بجگ اللہ کے نزدیک منگ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

(۹۳۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ مَنْ عَادَلَ مِنْكُمْ أَنْ يَلْقَى عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِمَامًا مَهْدِيًّا وَحَكَمًا عَدْلًا فَكَيْفِيسِرُ الصَّلِيْبِ وَيَقْتُلُ الْيَجْنَزِيرَ وَيَنْصَعُ الْجِزْيَةَ وَتَنْصَعُ الْعَرَبُ أَوْزَانَهَا

(۹۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مغرب تم میں حضرت عیسیٰ ﷺ ایک منصف حکمران کے طور پر نازل فرمائیں گے، جو زندہ رہے گا وہ ان سے ملے گا، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور ان کے زمانے میں جگہ موقوف ہو جائے گی۔

(۹۳۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى رَجُلًا يَمِيْنًا فَقَدْ رَأَى الْيَتِيْمَانَ لَا يَتَمَتَّلُ بِهِ [صححه مسلم (۲۶۶۶)]. [المنظر: ۱۰۱۱۳].

(۹۳۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے خراب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لیتا ہے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل و صورت اختیار کرنے کی طاقت

نوٹ: یہاں فاضل مترجم نے حدیث کے الفاظ ”اماماً مہدیاً“ کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے جو اگر تو غلطی سے رہ گیا تو سہو شمار ہوگا اور عداً اگر لفظ ”امام مہدی“ کا ترجمہ نہیں کیا تو ایک علمی خیانت ہے۔ جبکہ مترجم نے اسی کتاب کے صفحہ 177 پر لفظ مہدی کا ترجمہ ”حضرت مہدی“ ہی کیا ہے۔ یہاں بھی ترجمہ یہ ہوگا ”حضرت عیسیٰ امام مہدی ہو کر آئیں گے۔“

عکس حوالہ نمبر: 46

بُعَيْتُكَ الرَّابَّةُ
فِي تَحْقِيقِ
مَجْمَعِ الزَّوَادِ وَمَنْبَعِ الْفَوَائِدِ

لِلْحَافِظِ نُوْرٍ الدِّينِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْهَمَيْتِيِّ
(المتوفى ٨٧٠ هـ)

تحقيق
عبدالله محمد الدرويش

الجزء السابع

كتاب التفسير، والتعبير، والقدير

دار الفكر
لطباعة والنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر: 46

۶۴۷ _____ کتاب الفتن / البابان ۸۰-۳ و ۸۰-۴ / الحدیثان ۱۲۵۰۰ و ۱۲۵۰۱

۳۲ - ۸۰ - ۳ - باب فيما بين يدي الدجال من الجهد

۱۲۵۰۰ - عن عائشة:

أن رسول الله ﷺ ذكر جهداً يكون بين يدي الدجال فقالوا: أي المال خير يومئذ؟ قال: «عَلَامٌ شَدِيدٌ يَسْقِي أَهْلَهُ الْمَاءَ، وَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَيْسَ» قالوا: فما طعام المؤمنين يومئذ؟ قال: «التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ» قالت عائشة: فإين العرب يومئذ؟ قال: «العربُ يومئذٍ قَلِيلٌ».

رواه أحمد وأبو يعلى ورجاله رجال الصحيح .

وتأتي أحاديث فيما بين يديه من الجهد طوال .

۳۲ - ۸۰ - ۴ - باب ما جاء في الدجال

۱۲۵۰۱ - عن عبد الله بن مفضل^(۱) قال: قال رسول الله ﷺ:

«مَا أَهْبَطَ اللَّهُ - تَعَالَى - إِلَى الْأَرْضِ مِنْذُ خَلَقَ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَقَدْ قُلْتُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ أَحَدٌ قَبْلِي، إِنَّهُ آدَمُ^(۲) جَعَدَ مَمْسُوحٌ عَيْنِ الْيَسَارِ، عَلَى عَيْنَيْهِ ظَفْرَةٌ^(۳) غَلِيظَةٌ، وَإِنَّهُ يُبْرِيءُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ، وَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَمَنْ قَالَ: رَبِّيَ اللهُ، فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي، فَقَدْ أَفْتِنَ، يَلْبِثُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ - ﷺ - عَلَى بِلَدِهِ إِمَامًا مَهْدِيًّا، وَحَكَمًا عَدْلًا، فَيَقْتُلُ الدَّجَالَ».

فكان الحسن يقول: ونرى أن ذلك عند الساعة .

رواه الطبراني في الكبير والأوسط ورجاله ثقات، وفي بعضهم ضعف لا يضر .

۱۲۵۰۰ - رواه أحمد (۱۲۵/۶) وأبو يعلى رقم (۴۶۰۷) وفيهما: علي بن زيد بن جُدعان، ضعيف والحسن

البصري، مدلس وقد عنعن، ولم يسمع من عائشة والله أعلم .

۱۲۵۰۱ - ۱ - في م: عبيد الله في معقل .

۲ - الأدم: شديد السمرة أقرب إلى السواد .

۳ - ظفرة: لحمه تنبت عند المآقي وقد تمتد إلى السواد فتتشبهه .

ترجمہ: پھر عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کے دین پر امام مہدی ہو کر تشریف لائیں گے۔

عکس حوالہ نمبر: 47

مِنْهَاجُ السَّنَةِ النَّبَوِيَّةِ

فِي نَقْضِ كَلَامِ الشَّيْخَةِ الْفَدْرِيَّةِ

لِابْنِ تَيْمِيَّةٍ

أَبِي الْعَبَّاسِ تَيْمِيَّةَ الدِّينِ أَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الْحَكِيمِ

تَحْقِيقُ

الدُّكْتُورُ مُحَمَّدُ رَشَادُ سَالِمٍ

الجزء الثامن

۱۹۸۶ - ۱۴۰۶

عکس حوالہ نمبر: 47

وهذه الأحاديث غلط فيها طوائف: طائفة أنكروها، واحتجوا^(١)
 بحديث ابن ماجة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لا مهدي إلا
 عيسى بن مريم» وهذا الحديث ضعيف، وقد اعتمد أبو محمد بن الوليد
 البغدادي وغيره عليه وليس مما يعتمد عليه، ورواه ابن ماجة عن يونس
 عن الشافعي، والشافعي رواه عن رجل من أهل اليمن، يُقال له: محمد
 ابن خالد الجندی، وهو ممن لا يحتج به^(٢). وليس هذا في مسند
 الشافعي، وقد قيل: إن الشافعي لم يسمعه من الجندی، وأن يونس لم
 يسمعه من الشافعي.

الوجه الثاني

الثاني: أن الاثنى عشرية الذين ادّعوا أن هذا هو مهديهم، مهديهم
 اسمه محمد بن الحسن. والمهدي المنعوت^(٣) الذي وصفه النبي صلى

(١) ن، م، س: واحتجت.

(٢) الحديث في: سنن ابن ماجة ٢/١٣٤٠-١٣٤١ (كتاب الفتن، باب شدة الزمان) ونصه
 فيه: حديثنا يونس بن عبد الأعلى. حدثنا محمد بن إدريس الشافعي. حدثني محمد بن خالد
 الجندی عن أبان بن صالح، عن الحسن، عن أنس بن مالك؛ أن رسول الله صلى الله عليه
 وسلم قال: «لا يزداد الأمر إلا شدة، ولا الدنيا إلا إربابا، ولا الناس إلا شحا، ولا تقوم
 الساعة إلا على شرار الناس، ولا المهدي إلا عيسى بن مريم». وتكلم المحقق رحمه الله على
 الحديث بما يفيد تصحيحه، وخالفه الالباني في «سلسلة الأحاديث الضعيفة» (رقم ٧٧)
 ١/١٠٣-١٠٥ وقال إنه حديث منكر وإن الحاكم أخرجه ٤/٤٤١ وابن عبد البر في «جامع
 بيان العلم» ١/١٥٥، وذكر أن محمد بن خالد الجندی مجهول كما قال الحافظ (ابن حجر)
 في «التقريب» وأن الذهبي قال في «الميزان» إنه خبر منكر ثم قال: «وقال الصغاني: موضوع
 كما في «الأحاديث الموضوعة» للشوكاني (ص ١٩٥) ونقل السيوطي في «العرف الوردی في
 أخبار المهدي» ٢/٢٧٤ من الحاوي عن القرطبي أنه قال في «التذكرة»: إسناد
 ضعيف.... وقد أشار الحافظ في «الفتح»... إلى رد هذا الحديث لمخالفته لأحاديث
 المهدي.

ترجمہ: ان احاديث میں مختلف گروہوں نے غلطی کھائی۔ ایک گروہ نے ایسی احاديث کا انکار کیا ہے اور انہوں نے دلیل کے طور پر یہی حدیث کہ ”کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ بن مریم کے“ پیش کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف کہا گیا ہے۔ مگر ابو محمد بن الولید بغدادی اور ان کے علاوہ بعض دیگر علماء نے اس پر اعتماد کر کے قبول کیا ہے اگرچہ علامہ بغدادی پر ابن تیمیہ کو اعتراض ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 48

مُقَدِّمَاتُ ابْنِ خَلْدُونٍ

وہی الجزء الأول من تاریخ ابن خلدون المسمی
وَبُولَانِ اللَّيْلَةِ وَالْخَبْرَ فِي تَارِيخِ الْعَرَبِ وَالْبَدَوِيَّةِ
وَمِنْ عَايِرِهِمْ مِنْ فُرُوقِ السَّنَاءِ لِلْأَكْبَرِ

مُتَالِفٌ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ خَلْدُونٍ

۷۳۲-۸۰۸ھ - ۱۳۳۲-۱۴۰۶م

مراجعة الدكتور
سهيل زكار

ضبط المتن ووضع الحواشي والفهارس
الاستاذ خليل شحادة

طبعة مُسْتَكْمَلَةٌ وَمُقَارَنَةٌ مَعَ عِدَّةٍ نَسَخٍ
وَمَخْطُوطَاتٍ وَمَذْقَلَةٌ بِحَوَاشِيٍّ وَشُرُوحٍ وَتَمْتَازٍ
بِفَهَارِسٍ لِلوَصُوعَاتِ وَالْأَعْلَامِ وَالْأَمَاكِنِ الْجُغْرَافِيَّةِ

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

عکس حوالہ نمبر: 48

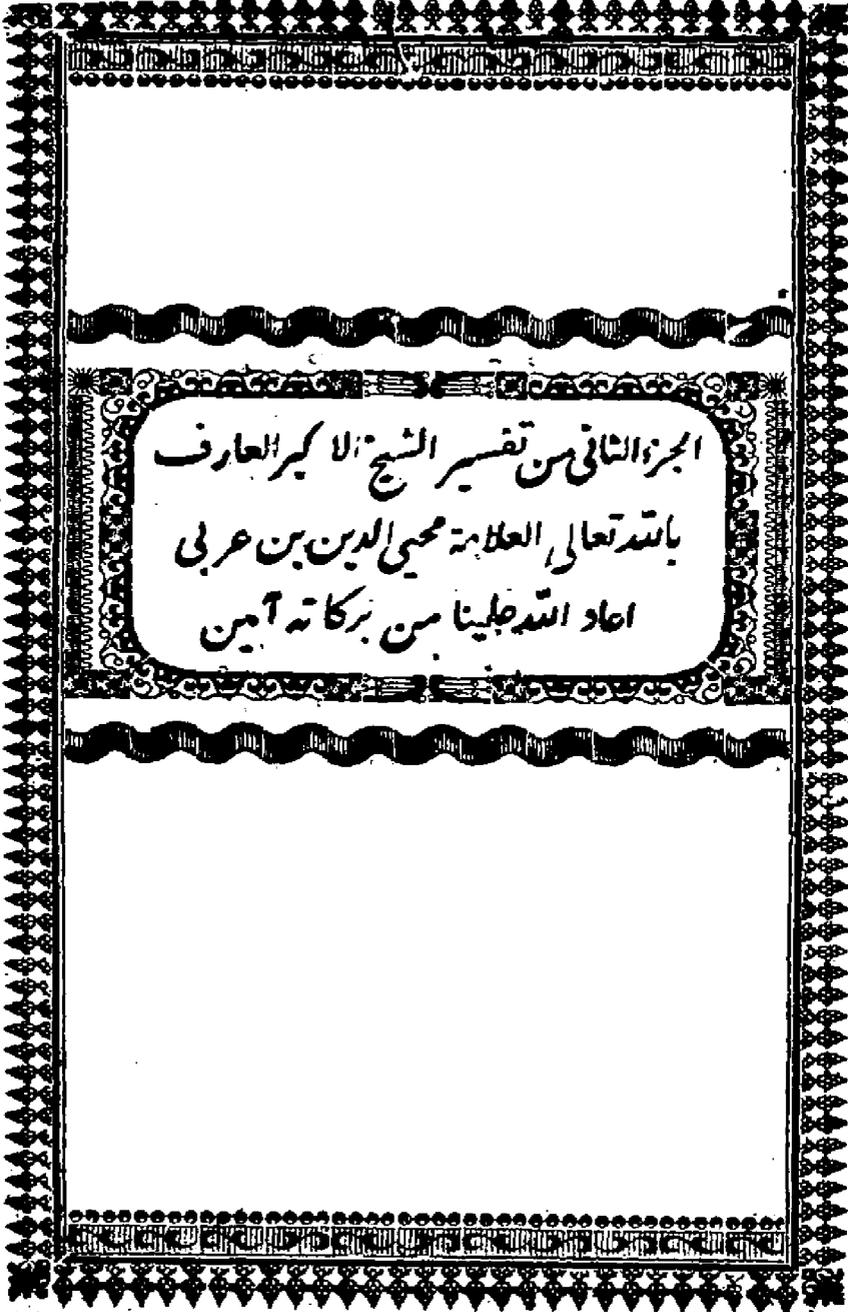
ذَكَرَ فِيهِ الْقِرَانَاتِ ، « أَنَّهُ إِذَا وَصَلَ الْقُرْآنُ إِلَى الثُّورِ عَلَى رَأْسِ صَخٍ بِحَرْفَيْنِ الصَّادِ (۱) الْمُعْجَمَةِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ » يُرِيدُ ثَمَانِيَةَ وَتِسْعِينَ وَسِتِّمِائَةَ مِنَ الْهَجْرَةِ يَنْزِلُ الْمَسِيحُ فَيَخُكُمُ فِي الْأَرْضِ مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ وَقَدْ وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عِيسَى يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ يَنْزِلُ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ يَعْنِي حُلَّتَيْنِ مَرْغَفَتَيْنِ صَفْرَاوَيْنِ مُمَصَّرَتَيْنِ وَأَضْعًا كُنْفِهِ عَلَى أُجْنِحَةِ الْمَلَكَيْنِ لَهُ لِمَةٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُو كَثِيرٌ خَيْلَانُ الْوَجْهِ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ مَرْبُوعُ الْخَلْقِ إِلَى الْبَيَاضِ وَالْحُمْرَةِ . وَفِي آخَرَ ، أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ فِي الْغَرْبِ . وَالغَرْبُ دَلُّو الْبَادِيَةِ يُرِيدُ أَنَّهُ يَتَزَوَّجُ مِنْهَا وَتَلِدُ زَوْجَتَهُ . وَذَكَرَ وَفَاتَهُ بَعْدَ أَرْبَعِينَ عَامًا . وَجَاءَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يُخْشِرَانِ بَيْنَ نَبِيَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي وَاطِيلٍ : « وَالشَّيْعَةُ تَقُولُ إِنَّهُ هُوَ الْمَسِيحُ مَسِيحُ الْمَسَائِحِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ قُلْتُ وَعَلَيْهِ حَمَلُ بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ حَدِيثَ لَا مَهْدِي إِلَّا عِيسَى أَيْ لَا يَكُونُ مَهْدِيًّا إِلَّا الْمَهْدِيُّ الَّذِي نَسَبْتُهُ إِلَى الشَّرِيعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ نَسَبَهُ عِيسَى إِلَى الشَّرِيعَةِ الْمَوْسَوِيَّةِ فِي الْإِتْبَاعِ وَعَدَمِ النَّسَخِ إِلَى كَلَامٍ مِنْ أَمْثَالِ هَذَا يُعَيِّنُونَ فِيهِ الْوَقْتَ وَالرَّجُلَ وَالْمَكَانَ بِإِدْلَالِهِ وَاهِيَّةٍ وَتَحَكُّمَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ فَيَنْقُضِي الزَّمَانَ وَلَا أَثَرَ لَشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَيَزْجَعُونَ إِلَى تَجْدِيدِ زَايٍ آخَرَ مُنْتَحَلٍ كَمَا تَرَاهُ مِنْ مَفْهُومَاتٍ لَعُوبِيَّةٍ وَأَشْيَاءَ تَخْيِيلِيَّةٍ وَأَحْكَامَ نَجُومِيَّةٍ فِي هَذَا انْقَضَتْ أَعْمَارُ الْأَوَّلِ مِنْهُمْ وَالْآخِرِ .

وَأَمَّا الْمُتَصَوِّفَةُ الَّذِينَ عَاصَرْنَاهُمْ فَأَكْثَرُهُمْ يَشِيرُونَ إِلَى ظَهْورِ رَجُلٍ مُجَدِّدٍ لِأَحْكَامِ الْمِلَّةِ وَمَرَاسِمِ الْحَقِّ وَيَتَخَيَّنُونَ ظَهْرَهُ لِمَا قَرَّبَ مِنْ عَصْرِنَا فَبَعْضُهُمْ يَقُولُ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ وَبَعْضُهُمْ يُطَلِّقُ الْقَوْلَ فِيهِ سَمِعْنَاهُ مِنْ جَمَاعَةٍ أَكْبَرَهُمْ أَبُو يَعْقُوبَ الْبَادِيسِيُّ كَبِيرُ الْأَوْلِيَاءِ بِالْمَغْرِبِ كَانَ فِي أَوَّلِ هَذِهِ الْمِائَةِ الثَّامِنَةِ وَأَخْبَرَنِي عَنْهُ حَافِذُهُ صَاحِبُنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَاءُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيِّ أَبِي

(۱) الصاد عند المغاربة بتسعين والصاد بستين . ۱ . هـ . قاله نصر .

ترجمہ: ابن ابی واطیل نے کہا ہے کہ ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مہدی ہی دراصل وہ مسیح ہے جسے آل محمد میں سے مسیحوں کا مسیحا کہنا چاہئے۔ ابن خلدون کہتے ہیں بعض صوفیاء نے لامہدیٰ الا عیسیٰ کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے یعنی اس مہدی کے سوا کوئی مہدی نہیں ہوگا جس کا تعلق شریعت محمدیہ کی پیروی اور اسے منسوخ نہ کرنے کے لحاظ سے ویسا ہی ہوگا، جیسے عیسیٰ کی نسبت شریعت موسویہ سے تھی۔ (یعنی مہدی آنحضرت ﷺ کا تابع اور امتی ہوگا)

عکس حوالہ نمبر: 49



عکس حوالہ نمبر: 49

(۲۱۹)*

من شدتہ وایلامہ (وانہ لعلم الساعة) أي أن عیسیٰ علیہ السلام ہما
بعینہ الیہ القیامۃ الکبریٰ وذلك أن نزولہ من اشرط الساعة قبل
فی الحدیث یقول علی ثبوتہ من الارض المقدسة اسمہا اقیق ویسیدہ
حر بہ یقتل بہا الدجال ویکسر الصلیب ویہدم البیع والکائنات
ویدخل بیت المقدس والناس فی صلاة الصبح فیناخر الامام بقدمہ
عیسیٰ علیہ السلام ویہدی خلفہ علی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم
فالنسبة المسماة اقیق إشارة الی مظهرہ الذی یجسد فیہ والارض
المقدسة الی المادة الظاہرة الی بتكون منها جسدہ والحربة إشارة الی
صورة القدرة والشوكة الی تظہر فیہا وقتل الدجال بہا إشارة الی
علیہ علی التغلب المضل الذی ینخرج ہو فی زمانہ وکسر الصلیب
وہدم البیع والکائنات إشارة الی رفعہ الادیان المختلفة
وذخولہ بیت المقدس إشارة الی وصولہ الی مقام الولاية الذاتیة
فی الحضرة الالہیة الذی ہو مقام القطب وکون الناس فی صلاة
الصبح إشارة الی اتفاقنا الی محمد بن علی الاستقامة فی التوحید عند
طولوع صبح یوم القیامۃ الکبریٰ بذہور نورہ من الوحدة وناخر
الامام إشارة الی شعور القام بالدين المحمدی فی وقہ بتقدمہ علی
الکل فی الرتبة لکان قطبیہ وتقدیم عیسیٰ علیہ السلام ایامہ
واقدمہ اذہ بہ علی الشریعة المحمدیة إشارة الی متابعتہ للذات
المصطفویة وعدم تغیرہ بشرایع وان کان یعلمہم التوحید العبادی
ویرفعہم احوال القیامۃ الکبریٰ وطاق الوجہ الباقی هذا اذا
کان المہدی عیسیٰ بن مریم علی ماروی فی الحدیث لا مہدی الا
عیسیٰ بن مریم وان کان المہدی منہ فذخیرہ بیت المقدس وصولہ
الی محل المشاهدة دون مقام القطب والامام الذی یتاخر ہو المہدی
وانما یتاخر مع کونہ قطب الوقت مراعاة لادب صاحب الولاية مع
صاحب النبوة وتقدیم عیسیٰ علیہ السلام ایامہ لعلہ بتقدمہ فی نفس
ہوئے کے وقت توحید پر استقامت سے قائم

ترجمہ: "حضرت عیسیٰ قیامت کبریٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اس (مسح) کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

حدیث میں کہا گیا ہے کہ وہ (مسح) ارض مقدسہ کی گھاٹی پر جس کا نام اقیق ہے اترے گا اور اس کے ہاتھ میں نیزہ ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل کرے گا اور وہ صلیب توڑے گا اور وہ گرے اور کئیے گرانے گا اور وہ بیت المقدس میں داخل ہوگا اور لوگ مسح کی نماز میں ہوں گے تو امام پیچھے بنے گا اور حضرت عیسیٰ اس کو آگے کریں گے اور اس کے پیچھے دین محمد ﷺ کی پیروی میں نماز پڑھیں گے۔

در اصل اس حدیث میں اقیق نامی گھاٹی میں اشارہ اس (مسح) کے کہ اس مظهر یا محل کی طرف ہے جس میں محمد ہو کر وہ آئے گا اور ارض مقدسہ سے مراد وہ پاک مادہ ہے جس سے اس (مسح) کا جسم بنے گا اور نیزہ اس قدرت اور شوکت کی طرف اشارہ ہے جس میں وہ ظاہر ہوگا اور قتل دجال اس (مسح) کے غلبہ کی طرف اشارہ ہے جو اسے گرا کرنے والے اس غالب کے خلاف حاصل ہوگا جو اس کے زمانے میں خروج کرے گا اور کسر صلیب اور گرے اور کئیے گرانے میں اس (مسح) کے مختلف ادیان کو شکست دینے کی طرف اشارہ ہے اور بیت المقدس میں اس (مسح) کے داخلہ سے مراد اس کے حضرت الوہیت میں ذاتی مقام ولایت کی طرف اشارہ ہے جو قطب کا مقام ہے اور لوگوں کے مسح کی نماز میں ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ محمدی یعنی مسلمان بوجہ وحدت کے نور کے ظاہر ہونے کے قیامت کبریٰ کی مسح طالع ہونے کے وقت توحید پر استقامت سے قائم ہوں گے۔" (بقیہ ترجمہ)

☆ (بقیہ ترجمہ) اور امام کا پیچھے ہٹنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس (مسح) کے وقت میں دین محمدی کو اپنے رتبہ اور مقام میں باقی تمام دینیوں پر اولیت حاصل ہونے کا احساس ہوگا جو اس کے مقام (روحانی) قطب کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ کو اس امام کا آگے کرنا اور شریعت محمدیہ پر اس کی اقتدار کرنا ملت مصطفویہ اسلامیہ کی پیروی اور شریعت (محمدی ﷺ) تبدیل نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگرچہ وہ (مسح) ان لوگوں کو ظاہری توحید سکھائے گا اور ان کو قیامت کبریٰ کے حالات اور باقی رہنے والے چہرے کے طلوع کی معرفت عطا کرے گا۔

یہ اس صورت میں ہے جب مہدی خود عیسیٰ بن مریم ہو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے لآل المہدی الایحیسی اور اگر مہدی اس کے علاوہ کوئی اور ہو تو بیت المقدس میں اس کے داخلہ سے مراد اس مقام مشاہدہ میں داخل ہونا ہے جو مقام قطب سے ورے ہے اور امام جو نماز میں پیچھے ہٹتا ہے وہ مہدی ہے اور باوجودیکہ وہ اپنے زمانے کا قطب ہے اس کا پیچھے ہٹنا صاحب ولایت اور صاحب نبوت (عیسیٰ) کے ادب و لحاظ کی وجہ سے ہے اور حضرت عیسیٰ کا اس (مسح) کو امامت میں آگے کرنا اس کے مقام قطب کے علم کی افضلیت و اولیت کی وجہ سے ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 50

بِسْمِ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ الرَّحْمٰنِ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ
 خیر رضا عیسیٰ محمدی

اور اپنے وقت کی عیسیٰ جتنی وقت نہ ہو کہ آواستہ سے نماز اور حکومت کی اور اللہ کے واسطے
 اور اپنے وقت کی عیسیٰ جتنی وقت نہ ہو کہ آواستہ سے نماز اور حکومت کی اور اللہ کے واسطے

انتباس الانوار

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے وقت اور اللہ کے واسطے اور اللہ کے واسطے
 حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی آمد کے وقت اور اللہ کے واسطے اور اللہ کے واسطے

در مطبعہ الانوار ماہنامہ انوار کرم بخش ماہنامہ مطبعہ طبع کردید
 در مطبعہ انبیا ہونہ ہا انبیا موسیٰ اکرم بخش ماہنامہ مطبعہ طبع کردید

عکس حوالہ نمبر: 50

قصص الملک حکیم مینو سید کہ نزد محققان متفق است محمد پور کہ بصورت کرم در بندہ نکو ضرور ہم آید باشد کہ در آخر بصورت خاتم عالم گرد آید زمین را بر او است
 کل گویند ترنماخ ویسی بر آنند کہ روح عیسیٰ بر روز کنه و نزول عبارت از این بروز است مطابق این حدیث لا مہدی الا عیسیٰ ابن مریم
 در این مقدمہ بر غایت بیعت است و ائمہ علم کلمات ذوق عادات و اعمال حضرت علی کرم اللہ وجہہ بآئینہ ما ندرکتہ بواجب ایچت این خبر
 گنجایش آن نہایت در مرآة الاسرار مینویسد کہ علی کرم اللہ وجہہ در مدت حیات سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ در خدمت رسے
 تمام میداشت و در حج طواف تدرست نمایان کردہ مرتبہ چهار بار کا عقدہ بجا آورد چون آن حضرت در پودہ شد گوشہ شاعت بود باشت شاتر خمید
 نمود و صبح برادرات صوری و منزی از قوت ولایت آب کہ سید گوید گشتہ در عدالت نامرادی نشست و در بے نیازی برابر سے مردم بہت در تحصیل
 علوم ذات مطلق مشغول گشت و با صل خود آرام گرفت و بید شہادت عثمان بن عفان رضیہ آنفاق جمیع اشرف اکابر ہماجرین در انصار و غطفان
 بر بلا و دیار جمیع ایشان بجای سے علیہ السلام بر سن خلافت جلوس فرمود سار مردم از خواص و عوام بہ شرف و معیت شرف گشتند و ہم درو
 مینویسد کہ بعد از وقوع جمعیت امیر المؤمنین علی رضیہ عنہ در سے یہ صحاب آورده فرمود کہ اگر با من بیعت کردید پادمانہ کہ من از حدیث مجاہد
 سخاوت کم کر بیل و محابا از من اوقع نخواہد شد فصل امور بہ شہادت ہموں خواهد بود یک دم از بیعت المال را سے خود تصرف نکند و ایمان شہا حج
 شتم بیکہ بر یکے نظر رحمت و عافیت ملاحظہ فرمایم و احکام بین العباد بر حسب کتاب اللہ و تفحصا سے حدیث سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
 اوہرا کم آنگاہ فرمود بہ سجدہ کہ این امر خفیہ قطع نتوان رسانید پس اسیر المؤمنین روز آدینہ بر زمینہ نبوی بر آمد و خطبہ در نہایت بلاغت فصاحت
 و نشا فرمود در خواندہ چنانکہ حاضران از غایت فصاحت و بلاغتش حیران ماندند و بر سن بیان و سے آفرین و تحسین کردند صاحب و مشقہ الاصل
 از این مجلس ادویت مینکند کہ چون دیدہ امیر المؤمنین علی رضیہ عنہ در وقت توجہ سے بجانب بصرہ و تقریب جنگ حمل در موضع زبیدیہ در وقتش توجہ
 آوینہ قرنی رضیہ عنہ از کمال مخلص آمدہ باو سے نہ بیعت کرد و گشت تو غلبہ بر حقے از آن وقت و سے ہوا امیر المؤمنین بود تا در حرب معین از جانب
 امیر المؤمنین با حضرت مہادیہ بخارہ فرمودہ شہادت شہید در سنہ سبع و ثمانین ہجری و در مرآة الاسرار مینویسد کہ چون سال چہار از
 ہجرت در آمد امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ اکثر اوقات سخنان فراق امیر میگفت روز سے امام حسن و حسین رضیہ عنہما فرمود علیہ و سیت فرمودہ ما
 کہ از حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ و سلم ہے رسیدہ بود رخ خلافت و امامت بر امام حسن از نانی داشت و ہم درو سے مینویسد در انشب کہ
 شہادت امیر المؤمنین رضیہ عنہ تفسیر یہ تمام شب و عبارات و شوق حضور بہا را بود اول وقت صبح و وضو ساختہ در مسجد بناؤ شغل بود کہ ابن بلعمون
 شہید زہر آوہ بر سر مبارک امیر المؤمنین زہد حاضر شہادت شد اسد الخائب فرمود سوا گند برورد گاہ کہ بر طلب خود فایز شدم یعنی از قید و جور
 خلاص شدہ با دوست یک رنگ گشتم بعد از ان امام حسن را گفت کہ شرف اللہ امامت بجا آورده بار دم نماز گذار و بتاریخ فرود ہم شہ رمضان سنہ
 اربعین ہجری ابن بلعم حضرت امیر را مخفی ساختہ و بتاریخ بیعت یک ماہ گذر شب آدینہ جان بشادہ جلالان تسلیم کرد و در سیر الاقطاب سے
 آرد کہ در شب جمعیت و سید ما رمضان بقول صحیح و صبح ہند ماہ رمضان شہرت شہادت شہید و ائمہ علم امیر المؤمنین حسین رضیہ عنہ
 سینکہ کہ چون حضرت امیر کرم اللہ وجہہ وفات یافت شہید کہ قائلے میگوید کہ بزبان رویہ این بندہ خدا سے را با گنا گناید بر این فرم آوردون خدا تا
 سے آمد کہ حمیدہ السلام گذشت و خلیفہ و حامی دین او شہید شد گاہبالی است کہ خواہد کرد و دیگر سے گفت ہر کہ سیرت ایشان در زور بر سے آیتان
 چون آواز ساکن شدہ او ہم سے را غسل کرد و در کفن جمیدہ ہر مستم بر سے نماز گذار در موافق و معیتش جسد مطہر او را در مقام غرہ کہ حال اجنب
 شہور است و دفن ساختہ امین در بیت مرآة الاسرار است و در شواہد النبوت چنان ہی نویسد کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ حسن رضیہ عنہما



ترجمہ: بعض لوگوں کا یہ مسلک ہے کہ عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی جس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 51

النجم الثاقب

في حوال الأعلام المحجبة الغائب

تأليف

خاتمة المجتہد آية الله الشيخ حسين القبري النوري

تقديم وترجمة وتحقيق وتعليق

السيد ياسين الموسوي

دار الفکر

الجزء الأول

عکس حوالہ نمبر: 51

الباب الرابع

في ذكر اختلاف المسلمين للوجود المبارك للامام المهدي صلوات الله عليه من عدة جهات ، وبيان الفرق ، ونقل بعض كلماتهم على نحو الایجاز والاختصار .

لا يخفى أنه لا خلاف بين فرق المسلمين المعروفة بأن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أخبر بمجيء شخص في آخر الزمان يقال له (المهدي) وهو سمّيه وينشر دينه صلى الله عليه وآله وسلم ويملاً الأرض عدلاً وقسطاً ؛ ولم يخالف احد في ذلك الا قول ضعيف نقل من السنة « أن لا مهدي الا عيسى ينزل من السماء » .

ونقل خبر في هذا الباب ، وان نفس اولئك الجماعة يحكون بضعفه وشذوذه ، فضلاً عن الامامية ؛ ونظيره في الضعف والسخافة ما نقله المييدي في شرح الديوان عن بعض : أن روح عيسى عليه السلام تظهر في المهدي عليه السلام ، وان نزول عيسى عبارة عن هذا الظهور فيطبق حديث « لا مهدي الا عيسى بن مريم » انتهى .

وبالجملة أنه قد ألفت كتب كثيرة عند تلك الجماعة في اثبات وجوده وحالاته عليه السلام ، مثل : (مناقب المهدي) للحافظ ابي نعيم الاصفهاني .

و (صفة المهدي) له ايضاً ؛ والظاهر أنه نفسه الذي يقال له (نعوت المهدي) ؛ أو أنه كتاب آخر له .



ترجمہ: مہدی نے شرح دیوان میں کسی سے نقل کیا ہے کہ عیسیٰ کی روح مہدی میں ظاہر ہوگی اور یہ کہ نزول عیسیٰ اسی مہدی سے عبارت ہے تاکہ اس حدیث سے مطابقت ہو جائے ”لا المہدی الا عیسیٰ ابن مریم“ یعنی عیسیٰ کے سوا کوئی مہدی نہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 52

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ

الاصحاح السيف

تصنيف لطيف

عالم ربانی عارف یزدانی حضرت مولانا خلیفہ پیر
عبد القیوم صاحب نقشبندی مجددی لہوگردی ادا م اشرفیوضہ

محرم الحرام ۱۳۲۹ھ

در مطبع نذیر پرنٹنگ پریس ہال بازار مدرسہ سید صاحب شہ

عکس حوالہ نمبر: 52

۷۶

عبداللہ ابن عمر انا قال یخرج رجل من ولد حسن بن علی من قبل المشرق لواء استقبال به الجبال یهدا ویختد فیہا طرقاتاً واه ابونعیم وابن عساکر کتاب فتح الثاقب جلد اول صفحہ ۱۰۷ چوں کہ باب بد ظہور مہدی و جائے مسکن او احادیث بسیار وارد شدہ کہ یک یا دیگر صحابہ اندر یہ معلوم شد کہ یکے از اینہا را قابل عمل حکم کرده تھے شود۔ بنا بر این حضرت محمد تبلیغ بخاری کہ کتاب او بعد از کتاب حضرت باری کہ اصح الکتاب است یکے از این احادیث یا متطور و قابل عمل ندانستند و در کتاب خود نقل نکردند و صحیح مسلم کہ بعد از صحیح البخاری اصح و عمدہ کتاب است دادا ہم یکے از این احادیث را صحیح ندانستند و در کتاب خود نقل نکردند اند معلوم ہست کہ این احادیث قابل عمل و صحیح نیست و ہفتاد و دو فرقہ باطلہ کہ در کتاب مانے تو در تفسیر و اشنتہ کہ مہدی از فرقہ نایاب سے یا شدہ ہلکی غلط است سوا از این دو حدیث کہ در صحیح البخاری و صحیح مسلم آمدہ اول ایک لاهم مہدی الایسی بن مریم یعنی سوا از حضرت عیسیٰ دیگر مہدی نیست۔ دویم اینکه کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما یکم منکم و در تمامی احادیث پس را صحیح دانستند اندر یہ کہ در کتاب خود ہم جمع کردہ اند و اس امر را ہم صاف کردہ اند کہ ابن مریم در مسلمانان نزول سے کند و اوان میں مسلمانان یک گس سے باشند پس ازین حدیث معلوم گردید کہ امام بخاری و امام مسلم حضرت مسیح موعود را مہدی آخر زمان سیکویم و اسوا از اوقائل دیگر مہدی و منتظر دیگر مہدی تھے باشند و نہ در حق ہیج مہدی حدیث نقل کردہ اند و عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یوشک من ہاشم منکم ان یلقی عیسیٰ بن مریم اماماً مہدیاً و حکماً عدلاً فی کسلبہ صلیب و یقتل الخنزیر و یضرم الخنزیرۃ و تنضم الحرب و زاہرا



ترجمہ: ان دو احادیث کے علاوہ جو کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہیں اول لاهم مہدی الایسی بن مریم یعنی حضرت عیسیٰ کے علاوہ اور کوئی مہدی نہیں۔ دوسری حدیث یہ کہ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما یکم منکم۔۔۔ سوا ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری اور امام مسلم مسیح موعود کو مہدی آخر الزمان کہتے ہیں اور اس کے سوا کسی دوسرے مہدی کے قائل نہیں، نہ اس کے منتظر ہیں اور نہ کسی دوسرے مہدی کے حق میں کوئی حدیث انہوں نے نقل کی پھر انہوں نے امام احمد کی یہ حدیث تائیداً نقل کی کہ عیسیٰ بن مریم امام مہدی ہو کر آئیں گے۔

10۔ اُمتِ محمدیہ کا مسیحا اور نجات دہندہ مہدی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِيُذِرَ كَنَّ الدَّجَالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ أَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَنْ يَخْزِيَ اللَّهُ أُمَّةً أَنَا أَوْلَاهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَخْرَاهَا.
(مستدرک حاکم اردو جلد 4 صفحہ 111 شبیر برادرزلا ہور) ⁵³

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن جبیرؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ ضرور دجال تمہارے جیسے یا فرمایا تم سے بہتر لوگوں کا زمانہ پائے گا اور اللہ تعالیٰ اس امت کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے آغاز میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰؑ بن مریم۔
تشریح: یہ حدیث امام ابن ابی شیبہ، علامہ دیلمی اور علامہ سیوطی نے بھی بیان کی ہے۔ امام حاکم نے اسے بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔

(مستدرک حاکم جلد 4 صفحہ 111 شبیر برادرزلا ہور)

علامہ ابن حجر نے بھی اس حدیث کی سند عمدہ قرار دی ہے۔

(فتح الباری جلد 11 صفحہ 12 الرسالة العلمية)

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ امت محمدیہ میں محض فرقہ بندی، فتنہ و فساد، دجالوں کڈ ابوں کی آمد اور ان کے ذریعہ تباہی و بربادی کی خبر ہی نہیں دی گئی بلکہ اس امت مرحومہ کو ہلاکت سے بچانے کے لئے عیسیٰؑ بن مریم جیسے مہدی کے نجات دہندہ بن کر تشریف لانے کی بشارت بھی موجود ہے۔ یہ حدیث سنی اور شیعہ دونوں مکاتب فکر کی کتب میں کسی قدر لفظی فرق کے ساتھ موجود ہے۔ شیعہ روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ اُمت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں اور علیؑ اور میری اولاد کے گیارہ صاحب فہم و بصیرت افراد اور آخر میں مسیح ہے لیکن درمیانی زمانہ کے لوگ ہلاک ہوں گے میرا ان لوگوں سے اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

(معجم الاحادیث الامام المہدی الجزء الثاني صفحہ 421 موسسة المعارف الاسلامیة) ⁵⁴

اس کے بالمقابل سنی مسلک کی نسبتاً بعد کے زمانہ میں تیسرے درجہ کی کتب ابن عساکر وغیرہ میں ”وَالْمَهْدِيُّ فِي وَسْطِهَا“ یعنی وسطی زمانہ میں مہدی ہوگا کے الفاظ بھی ہیں جن کا قدیم مصادر میں ذکر موجود نہیں چنانچہ مشہور شیعہ عالم شیخ علی کورانی نے اس حدیث پر اپنی یہ تحقیق لکھی ہے کہ اکثر کتب میں وَالْمَهْدِيُّ فِي وَسْطِهَا کے الفاظ موجود ہی نہیں۔

(مجم احادیث الامام المہدی الجزء الثانی صفحہ 423 موسسة المعارف الاسلامیہ) ⁵⁵

گویا اس روایت میں ”وسطی زمانہ میں مہدی ہوگا“ کے الفاظ الحاقی اور بعد کا اضافہ ہیں۔ البتہ حدیث کے اس حصہ پر تمام مکاتب فکر متفق ہیں کہ ”میرے اور مسیح کے درمیان کا زمانہ ٹیڑھا زمانہ ہے، میرا ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں اور ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔“

(فردوس الاخبار الجزء الثالث صفحہ 339 دارالکتب العربی۔ کنز العمال جلد 7 صفحہ 466 دارالاشاعت کراچی) ⁵⁶

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ نبی کریم نے آخری زمانہ میں امت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے ایک ہی ہدایت یافتہ وجود عیسیٰ بن مریم کا ذکر فرمایا ہے، کسی الگ مہدی کا ذکر نہیں کیا۔ پس یہی مسیح موعود ہی دراصل امام مہدی ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث میں صراحت سے یہ ذکر ہے کہ مسیح موعود ہی امام مہدی ہوگا۔

اس حدیث سے اسلام کے وسطی دور کی عمومی ایمانی و اعتقادی و عملی اور روحانی حالت کا بھی خوب اندازہ ہوتا ہے جس کی بناء پر رسول کریم نے ایسے لوگوں سے اپنی بے تعلق اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ گویہ آیت بعض دوسری آیات کے ساتھ الہام ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں:

”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ.....“ اس

پیشگوئی کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے جو اس مامور کو مبعوث فرمایا ہے یہ اس لئے فرمایا کہ تا اس کے ہاتھ سے دین اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ بخشے اور ابتداء میں ضرور ہے کہ اس مامور اور اس کی جماعت پر ظلم ہو لیکن آخر میں فتح ہوگی اور یہ دین اس مامور کے ذریعہ سے تمام ادیان پر غالب آجائے گا اور دوسری تمام ملتیں پتہ کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گی۔ دیکھو! یہ کس قدر عظیم الشان پیشگوئی ہے اور یہ وہی پیشگوئی ہے جو ابتداء سے اکثر علماء کہتے آئے ہیں کہ مسیح موعود کے حق میں ہے اور اس کے وقت میں پوری ہوگی۔“

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 42-43 ایڈیشن 2008)

عكس حواله نمبر: 53

المسيح على الصّحّاحين

جلد 4

تصنيف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن الفادري الرضوي

زبيده سنه 1404م. ازوبازار لاهور

فون: 042-37246006

شبير برادرز

عکس حوالہ نمبر: 53

المستدرک (حرم) جلد چہارم

۱۱۱

کتاب المغازی والسرائا

4350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ بْنِ هَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا اخْتَلَى الْعِيَالُ وَلَا اتَعَلَّ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَوِّجَاهُ

✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ کسی نے جوٹا بنوایا، نہ پہنا اور نہ سواری پر سوار ہوا۔

❁ یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رضی اللہ عنہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4351- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَادَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ عَمِيْسَى بْنِ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اسْتَلْزَعُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ مَن قُتِلَ يَوْمَ مُوتَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْدِرُ كَنِّ الدَّجَالِ قَوْمًا يَمْلِكُكُمْ أَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَنْ يُخَوِّئَ اللَّهُ أُمَّةً، أَنَا وَأَوْلَهَا، وَعَمِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَوِّجَاهُ

وَقَدْ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ، أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ أَخَذَهَا فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرُ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُوَاحَةَ فَأَصِيبَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى مُوتَةَ

✦ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ موتہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا شہداء پر جزع و ذرع شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: دجال کو تم جیسے یا تم سے بہتر لوگ پائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں، میں اور آخر میں حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔

❁ یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رضی اللہ عنہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4352- حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ النَّفْقِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاصِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا حَيَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ ذِي الْجَنَابَيْنِ

4350- الجامع للشمسني أبواب المناتب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: حديث 3781: السنن الكبرى للنسائي كتاب المناتب: مناتب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من البراجيرين والأنصار - فضائل جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه: حديث 7891: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني لعانم: مسند أبي هريرة رضي الله عنه: حديث 9169:

عکس حوالہ نمبر: 54

مَعْرِفَةُ أَحَادِيثِ الْأَمْمَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ

ﷺ

تأليف ونشر

مؤسسة المعارف الإسلامية

الجزء الثاني

أحاديث النبي ﷺ

عکس حوالہ نمبر: 54

۴۲۱

نزول عیسیٰ علیہ السلام

* : إبراز الوهم المکتون: ص ۵۶۴ ح ۳۴ - كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، وقال: «رواه أبو نعيم في أخبار المهدي، والمراد بالوسط ما قبل الآخر» .
وفي: ص ۵۶۵ ح ۴۰ - كما في مناقب ابن المغازلي، بتفاوت يسير، وفيه: «... والمهدي من أهل بيتي» وقال: «رواه الحاكم في التاريخ، وكذا ابن عساکر» .

* : عيون أخبار الرضا: ج ۱ ص ۵۳ ب ۶ ح ۲۳ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني، قال: حدثنا محمد بن همام أبو علي، عن عبد الله بن جعفر الحصري، عن الحسن بن موسى الخشاب، عن أبي المثنى النخعي، عن زيد بن علي بن الحسين، عن أبيه علي بن الحسين، عن أبيه علي بن الحسين، قال: قال رسول الله ﷺ: «كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا وَعَلِيٌّ وَأَخَذَ عَشْرَ مَنْ وَوَلَدِي أَوْلُوا الْكُتُبِ أَوْلَهَا، وَالْمَسِيحُ بْنُ مَرْثَمَ آخِرَهَا، وَلَكِنْ يَهْلِكُ بَيْنَ ذَلِكَ مَنْ كُنْتُ مَعَهُ وَكَيْسَ مَنِي» .

* : كمال الدين: ج ۱ ص ۲۸۱ - ۲۸۲ ب ۲۴ ح ۳۴ - كما في العيون، .

* : دلائل الإمامة: ص ۲۳۴ (۴۴۲ - ۴۴۳ ح ۴۱۵ ط ج) - حدثنا أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد الطبري، قال: حدثنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله الدقيقي، قال: حدثنا أبو الطيب أحمد بن عبد الله الأنطاكي، قال: حدثني اليمان بن سعيد المحمسي، قال: حدثنا خالد بن القشيري، قال: حدثنا محمد بن إبراهيم الهاشمي، عن أبي جعفر أمير المؤمنين عبد الله بن محمد، عن أبيه، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله: - كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، وفيه: «كَيْفَ تَهْلِكُ...» .

* : ملاحم ابن طاووس: ص ۳۰۱ ب ۸۳ ح ۴۲۲ - عن فنن السليبي، وفيه: «... فَذَلِكَ أَهْلُكُمْ أَنَا وَأَوْلَاهُ، وَعَيْسَى آخِرُهُمْ، كَيْفَ تَهْلِكُ مِنْ وَوَلَدِي، فَإِذَا صَلَّى الْعَدَاةَ قَامَ عَيْسَى حَتَّى يَجْلِسَ فِي الْمَقَامِ» و ذكر متابعته وأن مقامه في الدنيا أربعون سنة .

* : نوادر المعجرات: ص ۱۹۷ - مرسلًا عن ابن عباس، عن النبي ﷺ كما في رواية دلائل الإمامة .

• : العدة: ص ۴۳۴ ح ۹۱۴ - كما في بيان الشافعي، بتفاوت يسير، عن الجمع بين الصحاح .

• : كشف الغمّة: ج ۳ ص ۲۶۴ - كما في بيان الشافعي، عن أربعين أبي نعيم .

وفي: ص ۲۷۴ - عن بيان الشافعي .



ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ امت کیسے ہلاک ہوگی کہ میں اور علی اور میری اولاد کے گیارہ عقلمند لوگ اس کے اول اور صبح ابن مریم اس کے آخر میں ہیں۔ لیکن ان کے درمیان ایسے لوگ ہلاک ہوں گے جن سے میرا کوئی تعلق نہیں اور ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔“

عکس حوالہ نمبر: 55

۴۲۳

نزول عیسیٰ ﷺ

وفیہا عن الإذاعة .

وفی: ص ۶۵۲ - عن رواية عقد الدرر الأولى .

وفیہا: مرسلًا، عن ابن عباس، عن النبي ﷺ، عن نثر الدر المکتون، كما فی بیان الشافعی .

وفی: ص ۵۹۹ - مرسلًا، عن ابن عباس، عن النبي ﷺ، عن مسند أحمد، كما فی بیان الشافعی .

ملاحظہ: ہاں مہدی ﷺ فی وسط الأئمة ینافی ما ورد أنه والمسیح فی آخرها، وتأویل

بعضہم بأن المراد بالوسط ما قبل الآخر تأویل ضعیف، وقد رأیت أن کثیراً من روایات

الحديث لم تذكر عبارة: والمهدي في وسطها، فلعل الأصل ما رواه في أخبار الدول:

والشهداء من أهل بيتي في وسطها .

[۳۶۲] ۷ - «يَهْبِطُ الْمَسِيحُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْقَنْطَرَةِ الْبَيْضَاءِ عَلَى بَابِ

دِمَشْقَ الشَّرْقِيِّ إِلَى طَرْفِ الشَّجَرَةِ، تَحْمِلُهُ عِزَامَةٌ، وَأُضِحَّ يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبِ

مَلَكَئِينَ، عَلَيْهِ رِيظَتَانِ، مُؤْتَرَّرٌ يَأْخُذُهُمَا مُرْتَدِّدٌ بِالْأُخْرَى، إِذَا أَكَبَّ رَأْسَهُ

فَطَرَبَتْهُ كَالْجَمَانِ .

فَيَأْتِيهِ الْيَهُودُ، فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذِبْتُمْ، ثُمَّ يَأْتِيهِ

النَّصَارَى، فَيَقُولُونَ: نَحْنُ أَصْحَابُكَ، فَيَقُولُ: كَذِبْتُمْ، بَلْ أَصْحَابِي

الْمُهَاجِرُونَ بَقِيَّةُ أَصْحَابِ الْمَلْحَمَةِ، فَيَأْتِي مَجْمَعُ الْمُسْلِمِينَ حَيْثُ هُمْ،

فَيَجِدُ خَلِيفَتَهُمْ يُصَلِّي يَوْمَ فَيَتَأَخَّرُ الْمَسِيحُ حِينَ يَرَاهُ، فَيَقُولُ: يَا مَسِيحُ

اللَّهُ، صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: بَلْ أَنْتَ فَصَلِّ لِأَصْحَابِكَ، فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ،

فَإِنَّمَا بُعِثْتُ وَزِيْرًا وَلَمْ أُبْعَثْ أَمِيرًا، فَيُصَلِّي هُمْ خَلِيفَةُ الْمُهَاجِرِينَ رَكَعَتَيْنِ

مَرَّةً وَاحِدَةً، وَابْنُ مَرْيَمَ فِيهِمْ، ثُمَّ يُصَلِّي قَسَمَ الْمَسِيحُ بَعْدَهُ، وَيَنْزِعُ

خَلِيفَتَهُمْ *» .

ترجمہ: اور میں نے دیکھا ہے کہ اکثر روایات میں ”وسط میں مہدی ہوگا“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 56

کتاب

فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ

بِأَثَرِ الْخِطَابِ الْمَخْرُجِ عَلَى كِتَابِ الشَّهَابِ

تأليف

إِلْحَافِظِ شَيْرَوْبَةَ بْنِ شَهْرَبَارِ بْنِ شَيْرَوْبَةَ الدَّبَلِيِّ

وَمَعَهُ

تَسَدِيدُ الْفَوْسِقِ لِلْحَافِظِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ الْمَسْقَلَانِيِّ
مُسَدِّدِ الْفِرْدَوْسِ لِأَيِّ مَنصُورِ شَهْرَبَارِ بْنِ شَيْرَوْبَةَ الدَّبَلِيِّ

قَدَّمَ لَهُ وَحَقَّقَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ

فَوَازُ أَحْمَدَ الزَّمْرَلِيُّ مُحَمَّدُ الْمُصَنِّمُ باللهِ الْبَغْدَادِيُّ

لِلْخُرُوجِ الثَّلَاثِ

النَّاشِرُ

دَارُ الْكِتَابِ الْعَرَبِيِّ

عکس حوالہ نمبر: 56

[۴۹۰۵] عائشہ :

كفى بها نعمةً أن يتجاوز الرجلان ويتجالسا ويصطحبا ويتفرقا، وكلُّ واحدٍ منهما يقول لصاحبه : جزاك الله خيراً .

[۴۹۰۶] أبو هريرة :

كفاك الحية ضربةً بالسوط أصبنتها أم أخطأتها .

فصل

[۴۹۰۷] أبو سعيد :

كيف أنعمُ وصاحبُ الصورِ قد التَمَّ الصُّورَ بفيه وأضغى سمعه ، وحتَّى جبهته ينتظر متى يؤمر أن ينفخ في الصور .

[۴۹۰۸] ابن عباس :

كيف تهلك أمةٌ أنا في أولها، والمسيح في آخرها . وبين ذلك [. . .] ؟ .

[۴۹۰۵] قال ابنه : « أخبرنا أبو علي الحداد رحمه الله أخبرنا أبو نعيم حدثنا أحمد بن جعفر بن معبد حدثنا أبو بكر بن أبي عاصم حدثنا الحوطي حدثنا يحيى بن سعيد المطار حدثنا عيسى بن ميمون عن القاسم بن محمد عن عائشة رضي الله عنها مرفوعاً . . . وأحمد بن جعفر هو في الميزان ابن عبد الله قال : شيخ لأبي نعيم الحافظ . ذكر ابن طاهر أنه مشهور بالوضع » ۸۷/۱ .

[۴۹۰۶] رواه الطبراني والدارقطني في الأفراد والبيهقي عن أبي هريرة: فيض ۶/۵ . ورواه الديلمي عن عبدوس عن الطوسي عن عاصم عن الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلمة بن قعنب عن حميد بن الأسود عن محمد بن عمرو عن أبي سلمة عن أبي هريرة مرفوعاً .

[۴۹۰۷] رواه الترمذي في صفة القيامة عن أبي سعيد وقال حديث حسن: ۶۲۰/۴ و ۳۷۲/۵ وأحمد ۷/۳ عنه و ۳۷۴/۴ عن زيد بن أرقم ثم عنه . ورواه ابن منيع عن ابن عباس . وعن زيد رواه الطبراني وقال الهيثمي : رجاله وثقوا على ضعف فيهم . وعن ابن عباس رواه أحمد والطبراني في الأوسط باختصار عنه وفيه عطية العوفي وهو ضعيف وفيه توثيق لين : مجمع الزوائد ۳۳۰/۱۰ - ۳۳۱ .

[۴۹۰۸] في الأصل (تبح) أعوج ؟ ولم نجد له في مسند ابنه بهذا اللفظ وإنما هو عنده =

ترجمہ: وہ امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے آغاز میں میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 56

تجلی پڑی جوں فرماتے ہیں رسدِ حق کی حدیث کی بڑی نسبت سے اس سنت کے بارے میں حقیقی حادِ بیٹہ جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی سے نہیں کیا
 نہ عبادِ خلوہ و خلوت کہتے ہیں اس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا تو یاد اس کے حدیث کی نشانی سے نہ ملتا ہوں کہ وہ کاش کیا

اردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

اس کتاب میں روایت حدیث کے متعلق ہر کتاب کی تلاش کر کے حوالے سے شامل کتاب ہے

جلد ۷

۱۹۹۷ء

تالیف

علامہ علاء الدین علی منشی بن حسام الدین

مفتی اعظم پاکستان، نوشہری صحیحات

مہتمم پنج احسان اللہ شائق صاحب

۱۹۹۷ء دہلی، جامعہ لیبیک، حسن آباد، لاہور

دارالاشاعت

آزاد بازار، پبلک جنت روڈ
 لاہور، پاکستان ۷۵۰۰۰

عکس حوالہ نمبر: 56

- کلام: ذخیرہ الخصال ۳۵۰
- نوٹ: یہاں پھر نہ شہر کی عظمت سے تم سے تعالیٰ تشریب نہیں بدلاتا کہ آنکھوں کی نہیں مٹا کرتا۔
- ۳۸۸۳۵ اس وقت تمہاری یہ حالت ہوگی جب تمہیں مایا یا اساتیر میں نازل ہوں گے اور تمہارا ہر مقصد سے ذوق سبقتی علیٰ ہی ہو رہے۔
- ۳۸۸۳۶ قیامت تک میری امت کی ایک جماعت حق کی بنا پر لڑتی اور غائب رہے گی، مگر مایا یا اساتیر میں ہونے کے دوران ہا میرے ہاتھ آئے ہیں نماز پڑھائیے، آپ علیہ السلام فرمائیں گے نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یوں عزت بخشی ہے کہ تم ایک اور امت کے امیر ہو۔
- ۳۸۸۳۷ جلیل علیہ السلام کے سوا کسی شخص کو حال پر مسلمانوں یا جاہل کو الفصاحی علیٰ ہی ہو رہے۔
- کلام: ضعیف الخصال ۱۱۷
- ۳۸۸۳۸ دجال نہ تو تمہیں ہی پتہ ہے نہ ایک قوم کے کا اور اللہ تعالیٰ نے اس امت کو وہ نہیں کرتے جس کے شرع میں (مگر) (۱) ہوں اور اس کے آخر میں کسی بن مریم علیہا السلام ہیں۔ الحکمہ، حاکم علیٰ حسن بن علیہ۔
- کلام: ضعیف الخصال ۱۱۷
- ۳۸۸۳۹ حضور ابن مریم علیہ السلام وہاں ولدے گا، ازل سے تمہاری امت کے۔ حسد احمد بن محمد علیٰ حورہ۔
- ۳۸۸۴۰ ابن مریم علیہ السلام وہاں ولدے گا، ازل سے تمہاری امت کے، اور عیسیٰ علیٰ محمد بن حورہ۔
- ۳۸۸۴۱ میں بن مریم علیہا السلام حضور و منصف عالم اور امام عادل بن برائیس کے اور نہ، ایک لڑکتی میں ہی یا نہ ہو، ان کی نسبت اسے چھینے کے اور حضور میری قبر پر آ کر رکھے سلام کریں گے اور میں نہ سو مانے گا، اور تم کہہ دو اب اس کا حکم علیٰ ہی ہو رہے۔
- کلام: الضعیف ۱۳۵۰
- ۳۸۸۴۲ میں علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب غفیر نامے کے پاس اتریں گے۔ طحاوی فی الکبریٰ علیٰ اوس بن سہب۔
- ۳۸۸۴۳ اس امت کا بچہ بنے گا، سید اور آخری سے پہلے میں اللہ کے رسول اور آخری میں کسی بن مریم علیہا السلام اور اس سے درمیان ایک نبی حارام سے ہے، چونکہ اسے اللہ اور تو ان کے آتش ہے۔ حلبہ الاولیاء علیٰ عروہ بن روبیع۔
- کلام: ضعیف الخصال ۲۹۳۰
- ۳۸۸۴۴ میری امت کے وہ شخص یعنی بن مریم علیہا السلام کا زمانہ پائیں گے اور وہاں کے لوگ اسے نہیں تہیل ہوں گے۔
- کلام: ذخیرہ الخصال ۳۲۱۹

بن حورہ، حاکم علیٰ حسن

الاکمال

۳۸۸۵۵ میں بن مریم ہجرت میں اترنے والے ہیں جب انہیں دیکھنا تو پہچان لینا کیونکہ وہ درمیانے قد والے سرخ و سفید رنگ والے ہوں گے ان پرستے ہوتے ہوئے ہوں گے ان کے سر سے پانی ٹپکتا دکھائی دے گا، اگرچہ انہوں نے اپنی استعمول میں نیا بونگہ و ہوسیلہ توڑا، خذرتی اور جزیریہ (عکس) ختم کریں گے لوگوں کو اسامی دعوت دینے کے اللہ تعالیٰ انہیں کے زمانہ میں خیر سے خرم و وہاں وہ لوگ بریں سے زمین و اول میں امن و امان پھیل جائے گا یہاں تک کہ شیر اوزنوں کے ساتھ اور چیتے کا بیوں کے ساتھ اور بیٹھے مگر یوں کے ساتھ چہرہ ہوں میں چہرے کے بچے سا بیوں سے نکھلیں گے اور انہیں کوئی نقصان نہ دے گا، آپ علیہ السلام چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز گزار و پڑھا کریں گے۔ حاکم علیٰ ہی ہو رہے۔

11- مثیل ابن مریم

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمُسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرِيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَ إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(صحیح بخاری اردو جلد 2 مترجم مولانا وحید الزماں صفحہ 245 حذیفہ اکیڈمی لاہور) ⁵⁷

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی نوع انسان کا پیدا ہونے والا کوئی بچہ نہیں سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے پیدائش کے وقت شیطان اسے مس کرتا اور چھوتتا ہے اور وہ اس ”مس شیطان“ کی وجہ سے چیخ مار کر آواز نکالتا ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ یہ آیت پڑھتے تھے وَ إِنِّي أُعِيدُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ کہ اے خدا میں (اپنی) اس (بچی مریم) اور اس کی اولاد کو راندے ہوئے شیطان کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

تشریح: بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے اسے بیان کیا ہے۔

اگر اس حدیث کا محض ظاہری مطلب لیا جائے تو سوائے مریم اور ابن مریم کے کوئی بچہ حتیٰ کہ کوئی معصوم نبی بھی شیطان کے چھونے یعنی مس شیطان سے پاک قرار نہیں دیا جاسکتا لہذا یہ معنی کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتے۔ اسی وجہ سے مشہور مفسر علامہ زحشری نے لکھا ہے کہ اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سوائے مریم اور ابن مریم کے اور ان لوگوں کے جو مریم یا ابن مریم جیسی حالت یا صفت رکھتے ہوں دعا اور مجاہدہ کے نتیجے میں انہیں بھی یہ عصمت حاصل ہو سکتی ہے۔

(تفسیر الکشاف الجزء الثالث صفحہ 170 دار المعرفة بیروت) ⁵⁸

دراصل اس حدیث میں تمام انبیاء میں سے بطور خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کا نام بطور مثال بیان کرنے میں یہ حکمت ہے کہ انہیں یہود کے ناپاک الزامات سے

بری قرار دیا جائے۔ ایک اور حدیث سے بھی انہی معنی کی تائید ہوتی ہے کہ جس طرح مریم اور اس کا بیٹا دعا کی برکت سے مس شیطان سے محفوظ رہے اسی طرح دیگر لوگ بھی دعا کی برکت سے شیطان سے بچ سکتے ہیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے پاس جاتے ہوئے بوقت مباشرت شیطان سے بچنے کی خاص دعا کرے اللہ تعالیٰ انہیں ایسی اولاد عطا کرتا ہے جسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 593 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی اہل جمعیت اہل ہند) ⁵⁹

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ مریم اور ان کا بیٹا ہی نہیں بلکہ امت محمدیہ کا ہر فرد دعا کے ذریعہ مس شیطان سے پاک ہو سکتا ہے۔

دراصل یہ حدیث سورۃ تحریم کی اس آیت کی تفسیر ہے جس میں کامل مؤمن مردوں کی مثال حضرت مریم سے دی گئی ہے جو اپنی عصمت کی حفاظت کے نتیجے میں روحانی ترقی کے نتیجے میں ابن مریم کا مقام حاصل کر لیتے ہیں۔ (تحریم: 11) گویا مؤمنین کے لئے روحانی ترقیات کے میدان میں مقام مریم و ابن مریم کے دروازے کھلے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”سورۃ التحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اسی بناء پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا۔ کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گذرا۔ اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آگئی تو پھر مجھ میں اس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔ اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 361 ایڈیشن 2008)

اسی طرح آیت استخلاف (نور: 56) میں بنی اسرائیل کے خلیفوں کی طرح امت محمدیہ میں بھی خلفاء بنانے کے وعدہ میں مثیل مسیح جیسا خلیفہ پیدا ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حدیث میں دراصل مریم اور ابن مریم سے مراد ان کے مثیل اور ان

کی صفت و حالت کے حامل افراد ہیں۔ اس محاورہ کے مطابق جس ابن مریمؑ کی امت محمدیہ میں پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اس سے مراد بھی مثیل ابن مریم ہی ہے۔ بالخصوص قرآن و حدیث سے اسرائیلی عیسیٰ بن مریمؑ کی وفات ثابت ہو جانے کے بعد نزول ابن مریم سے مراد ان کے مثیل مسیح موعودؑ ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ جو فوت ہو جائے وہ دوبارہ لوٹ کر دنیا میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **الَّذِينَ يَرُونَا أَهْلًا كَمَا أَهَلَّكُنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ** (یسین: 32) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ کتنی ہی نسلیں ہم نے ان سے پہلے ہلاک کر دیں۔ یقیناً وہ ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”بعض حدیثوں میں جو استعارات سے پُر ہیں مسیح کے دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے بطور پیشگوئی بیان کیا گیا ہے۔۔۔ ایک شخص اصلاح خلاق کے لئے دنیا میں آئے گا جو طبع اور قوت اور اپنے منصبی کام میں مسیح بن مریم کا ہم رنگ ہوگا اور جیسا کہ مسیح ابن مریم نے حضرت موسیٰ کے دین کی تجدید کی۔۔۔۔۔ ایسا ہی وہ مسیح ثانی مثیل موسیٰ کے دین کی جو جناب ختم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تجدید کرے گا۔۔۔۔۔ خدائے تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 ص 121-122 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 57

صَحِيحُ الْبُخَارِيِّ

۲

رئیس المصنفین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

خدیفہ ایڈیٹری
کسو نمبر ۲ اردو بازار لاہور
الفضل ماکینٹ

عکس حوالہ نمبر: 57

﴿ صحیح البخاری حرم جلد دوم ﴾

﴿ ۲۴۵ ﴾

﴿ پارہ نمبر ۱۳ کتاب بندہ الخلق ﴾

کراچی قوم والوں کے پاس آئے اشارے سے کہ صبح و شام اللہ کی تسبیح کرو و فلاحی کا معنی اشارہ کیا۔ اسے بھی دور سے توریٹ کو تمام لے اخیر آیت و یوم بیعت حوا تک حقیقا کا معنی صریحاً عاقرانہ مرد عورت دونوں کو کہتے ہیں۔

۲۵۰۔ ہم سے یہ یہ عن خالد نے بیان کیا کہ ہم سے ہمارے بیٹے نے کہا ہم سے قہار نے انہوں نے اس بن مالک سے انہوں نے مالک بن مہدی سے آخضر ع نے لوگوں سے معراج کی رات کا حال بیان فرمایا پھر جبریل نے اسے دروازہ کھولا اور بیان کرنے پر چھا کون ہے انہوں نے کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہیں انہوں نے کہا محمد ع ہیں پوچھا کیلئے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں جب وہیں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ دونوں خالد زاد بھائی تھے ہیں جبریل نے کہا ان کو سلام کر دینے کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا آؤ مجھے نیک بھائی نیک پیغمبر۔

ان سُبْحًا بِكْرَةً وَعَشِيًّا فَأَوْحَى فَأَشَارَ (یا بھتی خذ الكتاب بقوله) اَبی قولہ (وَيَوْمَ يُنْفَخُ السُّيَّحُ) (حُفَا) لَيْفًا (عَاقِرًا) الذَّكَرُ وَالْأُنثَى سَوَاءً *

۶۵۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِصْعَبَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ لَمْ يَمُتْ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ فَانْتَفَحَ لَيْلٌ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيْلُ لَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَيْلٌ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا عَلِمْتُهَا إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى وَهَمَّا إِنَّمَا خَالَه قَالَ هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى لَسْتُمْ عَلِيمًا فَسَلَّمْتُمْ فَرَدَّاهُمْ قَالَ هَذَا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ *

۳۴۶۔ باب قول الله تعالى

(وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِنَابِ مَرْتَمٍ إِذِ انْتَدَبْنَا مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرِيًّا) (إِذْ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ) (إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ) اَبی قولہ (يُرْزَقُ مِنْ نِشَاءٍ بَعْرِ حَسَابٍ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ عِمْرَانَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ ع يَقُولُونَ (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَتَلَيْنَ النَّفْسَ) وَهُمْ الْمُؤْمِنُونَ وَيَقَالُ آلُ يَتَقَوَّبُ أَهْلُ يَتَقَوَّبُ إِذَا سَفَرُوا آلٌ لَمْ رُكُوهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوا أَهْلًا *

باب حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کا بیان

اللہ تعالیٰ کا (سورہ مریم میں) فرمایا ہے پیغمبر قرآن میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر پروردگار کے مکان میں چلی گئی۔ (سورہ آل عمران میں) اللہ تجھ کو اپنی طرف سے ایک نئے (یعنی حضرت عیسیٰ کی) نوحی دیتا ہے (اسی سورت میں) اللہ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا اخیر آیت یوزق مع یشاء بغیر حساب تک ابن عباس نے کہا آل عمران سے مراد ایمان والے لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جسے آل ابراہیم اور آل یحییٰ اور آل محمد ع سے بھی مراد وہی لوگ ہیں جو موسیٰ ہوں انہیں عباس کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے ذی لوگ ہیں جو ان کی رلو پر چلے ہیں (موجد ہیں) یعنی موسیٰ آل کا لفظ اصل میں لیل تھا آل یعقوب یعنی اہل یعقوب (جہ کو ہنر سے بدل دیا) تیسری پھر اصل کی طرف رجعت ہے اسلئے کہتے ہیں۔

۲۵۱۔ ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہ ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا ابو ہریرہ نے کہا میں نے آخضر ع سے سنا ہے فرماتے تھے کوئی آدمی کا پورا ایسا نہیں ہوتا جس کو پیدا ہوتے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے ہی سے وہ روٹا ہے مگر مریم اور ان کے چچے (حضرت عیسیٰ) کو شیطان نہ چھو سکا یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ (سورہ آل عمران کی) یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا میں اس کو یعنی مریم کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے چھری پلہ میں دیتی ہوں۔

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شَيْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَبِّبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ آتَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا مَسَّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهْلِكُ صَارَ حَاوِينَ مَسَّ الشَّيْطَانِ عَمْرَ مَرْتَمٍ وَإِنِّي لَأَبْهَمُونَ أَبُو هُرَيْرَةَ (وَإِنِّي أَحْسَبُهَا بَلَدٌ وَقَرَّتْهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ) *

۳۴۷۔ باب

(وَإِذْ قَالَتْ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى سَائِرِ الْعَالَمِينَ) يَا مَرْيَمُ النَّبِيُّ لِرَبِّكِ وَالْمُجْتَبَى وَارْتَمَى مَعَ الرَّجَائِمِ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ الْقُرْآنِ

باب (سورہ آل عمران میں)

وہ وقت پیدا کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھ کو چن لیا اور پلیدی سے پاک کیا اور سارے جہان کی عورتوں پر تجھ کو برگزیدہ کیا مریم اپنے مالک کی پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرے غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھ کو بتاتے ہیں اور

عکس حوالہ نمبر: 58

تفسیر الکشاف
بحمد حقائق التزیل وحمولہ القایل فی جموعہ التناویل

تألیف

أبی القاسم جابر اللہ محمد بن عبد الرحمن شری الحوازمی

۴۶۷ - ۵۳۸ھ

اعتنى به وعرضه أمانيه وعلمه عليه
خليفة للمؤمنين شيا

وعليه تعليقات كتاب «الانتصاف» فيما تضمنه
الكشاف منه الاعتزال «للإمام ناصر الدين ابن منير المالكي»

دار المعرفة

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 58

جزء الثالث

170

في الكعبة، فقالت لهم: نونكم هذه الثنيرة، فتنافسوا فيها لأدبها كانت بنت إمامهم وصاحب قريانهم، وكانت بنو مائز: رؤوس بني إسرائيل وأحبارهم وملوكهم، فقال لهم زكريا أنا أحق بها عندي خالقتها، فقالوا: لا حتى نقتصر عليها فانطلقوا، وكانوا سبعة وعشرين إلى نهر، فالتقوا فيها اقتلامهم فارتفع فلم زكريا فوق الماء ورسبت اقتلامهم فتكفلها. والثاني أن يكون مصدراً على تقدير حذف المضاف بمعنى: فتقبلها بذني قبول حسن، أي: بأمر ذي قبول حسن، وهو الاختصاص، ويجوز أن يكون معنى فتقبلها: فاستقبلها، كقولك: تعجله بمعنى: استعجله، وتقصاه بمعنى: استقصاه، وهو كثير في كلامهم، من استقبل الأمر إذا أخذه بأوله وعقوانه. قال القطن:

وخبر الأمر ما استقبلت منه وليس بان تشبهه اتباعاً ومنه المثل: مخذ الأمر بقوله: أي: فاخذها في أول أمرها حين ولت بقبول حسن. **﴿وانتبهتاً نباتاً حسناً﴾** مجاز عن التربية الحسنة العائدة عليها بما يصلحها في جميع أحوالها. وقرئ: وكفلها زكريا، بوزن وعملها **﴿وكفلها زكرياه﴾** بتشديد الفاء ونصب زكرياه الفعل ش تعالى بمعنى: وضمها إليه وجعله كافلاً لها وضامناً لمصلحتها، ويؤيدها قراءة أبي: وكفلها من قوله تعالى **﴿فقال اكفنيها﴾** (3). وقرأ مجاهد: فتقبلها ربيها وانتبهت، وكفلها على لفظ الأمر في الأفعال الثلاثة، ونصب ربيها ندعوا بذلك، أي: فاقبلها يا ربيها واجعل زكريا كافلاً لها. قيل: بنى لها زكريا محراباً في المسجد أي: غرفة يصعد إليها وسلم، وقيل: المحراب أشرف المجالس ومقدمها؛ كأنها وضعت في أشرف موضع من بيت المقدس، وقيل: كانت مسجدهم تسمى المحاريب، وروي أنه كان لا يدخل عليها إلا هو وحده، وكان إذا خرج غلق عليها سبعة أبواب. **﴿وجد عندها رزقاً﴾** كان رزقها ينزل عليها من الجنة، ولم ترضع ثدياً قط، فكان يجد عندها فاكهة الشتاء في الصيف وفاكهة الصيف في الشتاء. **﴿أني لك هذا﴾** من أين لك هذا الرزق الذي لا يشبه أرزاق الدنيا، وهو أت في غير حينه، والأبواب مغلقة عليك لا سبيل للدخول به إليك. **﴿قالت هو من عند الله﴾** فلا تستبعم، قيل: تكلمت وهي صغيرة، كما تكلم عيسى وهو في المهد، وعن النبي ﷺ: أنه جاع في زمن قطم، فأهدت له فاطمة

التعظيم للموضوع والرفع منه، ومعناه: وليس الذكر الذي طلبت كالأنثى التي وهبت لها، واللام فيهما للعهد. **﴿فإن قلت: علام عطف قوله: ﴿وأني سميتها مريم﴾؟ قلت: هو عطف على ﴿أني وضعتها أنثى﴾ وما بينهما جملتان معترضتان، كقوله تعالى: ﴿وإنه لقسو لو تعلمون عظيم﴾** (4).

﴿فإن قلت:﴾ (5)، فلم نكرت تسميتها مريم لربها؟ قلت: لأن مريم في لغتهم بمعنى العابدة، فارتأت بذلك التقرب والطلب إليه أن يعصمها حتى يكون فعلها مطاباً لاسمها وإن صدق فيها ظننا بها، ألا ترى كيف أتبعته طلب الإعانة لها وولدها من الشيطان وإغوائه، وما يروى من الحديث: **﴿يا من مولود يولد إلا والشيطان يمسح حين يولد فيستهل صارخاً من مس الشيطان إياه إلا مريم وإنيها﴾** (6). **﴿فإن علم بصحتها، فإن صبح، فمعتناه إن كل مولود يطمع الشيطان في إغوائه إلا مريم وإنيها فإنهما كنا معصومين؛ وكذلك كل من كان في صفتيها، كقوله تعالى: ﴿لا يؤمنهم أجمعين﴾** * إلا عباك منهم المخلصين (7) واستحلاله صارخاً من مسه تخييل وتصوير لطمعه فيه، كأنه يمس ويضرب بيده عليه ويقول هذا ممن أغويته، ونحوه من التخييل قول ابن الرومي:

لما تزلن الدنيا به من سرورها يكون بكاء الطفل سامة يولد وأما حقيقة المس والتخمس، كما يتوهم أهل الحشو، فكلا ولو سلط إبليس على الناس ينخسهم لامتلات الدنيا صارخاً وعباطاً مما يبيلونا به من نخسه.

﴿فقلها ربيها﴾ يتوهم من سرورها يكون بكاء الطفل سامة يولد وأما حقيقة المس والتخمس، كما يتوهم أهل الحشو، فكلا ولو سلط إبليس على الناس ينخسهم لامتلات الدنيا صارخاً وعباطاً مما يبيلونا به من نخسه.

﴿فتقبلها ربيها﴾ فرضي بها في النذر مكان الذكر، **﴿بقبول حسن﴾** فيه وجهان: أحدهما أن يكون القبول اسم ما تقبل به الشيء، كالسقوط واللود لما يسقط به ويولد، وهو اختصاصه لها بإقامتها مقام الذكر في النذر، ولم يقبل قبلها أنثى في ذلك، أو بان تسلمها من أمها عقيب الولادة قبل أن تنشأ وتتصلح للسادة. وروي: أن حنة حين ولدت مريم لغتها في خرقة وحملتها إلى المسجد ووضعتها عند الأحبار أبناء هرون وهم في بيت المقدس، كالحجبة



(1) سورة الواقعة، الآية: 76.
 (2) قال أحمد: إننا الحديث، فممنكري في الصحاح متفق على صحته، فلا محيص له إذا عن تحويل كلامه عليه السلام، بتحميله ما لا يحتمله جنوحاً إلى اعتزال متزغ في لفظة متزغ في الحد ظلمت بعضها فوق بعض، وقد قمت عند قوله تعالى: ﴿لا يؤمنون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس﴾، ما فيه كفاية، وما أرى الشيطان، إلا طعن في خواص القرية، حتى بقها، وكرر في قلوبهم حتى حمل الزمخشري، وإشاله أن يقول في كتاب الله تعالى، وكلام رسوله عليه السلام، بما يتخيل كما قال في هذا الحديث، ثم نظره بتخييل ابن الرومي في شعره جرأة، وسوء

(3) أخرجه البخاري في كتاب: الأنبياء، باب: قول الله تعالى: **﴿وانتكر في الكتاب مريم إذا انتبذت من أهلها مكاناً شرقياً﴾** الحديث رقم: (3431)، ومسلم في كتاب: الفضائل، باب: فضائل عيسى عليه السلام الحديث رقم: (6085).
 (4) سورة الحجر، الآيات: 39، 40.
 (5) سورة ص، الآية: 23.

(1) سورة الواقعة، الآية: 76.
 (2) قال أحمد: إننا الحديث، فممنكري في الصحاح متفق على صحته، فلا محيص له إذا عن تحويل كلامه عليه السلام، بتحميله ما لا يحتمله جنوحاً إلى اعتزال متزغ في لفظة متزغ في الحد ظلمت بعضها فوق بعض، وقد قمت عند قوله تعالى: ﴿لا يؤمنون إلا كما يقوم الذي يتخبطه الشيطان من المس﴾، ما فيه كفاية، وما أرى الشيطان، إلا طعن في خواص القرية، حتى بقها، وكرر في قلوبهم حتى حمل الزمخشري، وإشاله أن يقول في كتاب الله تعالى، وكلام رسوله عليه السلام، بما يتخيل كما قال في هذا الحديث، ثم نظره بتخييل ابن الرومي في شعره جرأة، وسوء

ترجمہ: ہر بچہ کہ جب وہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی پیدائش کے وقت شیطان اسے چھوتا ہے تو وہ شیطان کے چھونے سے چیخیں مارتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے (کہ ان کو نہیں چھوا) پس اللہ اس حدیث کی صحت کے بارہ میں بہتر جانتا ہے۔ پس اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ شیطان ہر بچے کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے سوائے مریم اور اس کے بیٹے کے۔ کیونکہ وہ دونوں معصوم تھے اور اسی طرح ہر وہ شخص جو ان کی صفات رکھنے والا ہو، اسے بھی گمراہ نہیں کر سکتا۔

عکس حوالہ نمبر: 59

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صحیح بخاری

جلد چہارم

توسیعاً لیسلمین فی الدین سیدنا

محمد بن اسماعیل بخاری

توجہ و تفسیح

حضرت مولانا محمد داؤد آزاد

نظر ثانی

حضرت مولانا عبدالقادر اعظمی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 59

حلق کی پیدائش کیے کر شروع ہوئی۔

593

ہے۔ پڑا سوتا رہ۔ لیکن اگر وہ شخص جاگ کر اللہ کا ذکر شروع کرتا ہے تو ایک گروہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گروہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گروہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو خوش مزاج خوش دل رہتا ہے ورنہ بد مزاج ست رہ کر وہ دن گزارتا ہے۔

مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ، فَأَرَقْدُ. فَإِنْ اسْتَبْقَطَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ، فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ غَفْدَةٌ كُلُّهَا فَاصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَالْأَصْحَحُ حَسَبَ النَّفْسِ كَسَلَانَ)).

[راجع: ۱۱۴۲]

(۳۲۷۰) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہما ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ان سے منصور نے ان سے ابوداؤد نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ میں حاضر خدمت تھا تو نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر آیا جو رات بگردن چڑھے تک پڑا سوتا رہا ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۳۲۷۰- حَدَّثَنَا غُصَّانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ عَبْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ، قَالَ: ((ذَاكَ رَجُلٌ بَالِ الشَّيْطَانِ لَيْلِي أذْنَيْهِ، أَوْ قَالَ: فِي أذْنَيْهِ)). [راجع: ۱۱۴۴]

یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نشوں کا خلاصہ ہے 'تجرہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے 'جو لوگ تہجد کے وقت سے یا صبح سویرے سے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزارتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوتے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور ست مزاج کھل رہتے ہیں۔ تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہو خوری کرنا صحت انسانی کے لئے بے حد مفید ہے۔

میں (صحت مولانا وحید الزلی مرحوم) کتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ رزق کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بے حد برکت اور خوشی رہتی ہے اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر املاص اور بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے گھروں میں خوش قسمت کبھی جاتی ہے۔ اگرچہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے کیونکہ دنیا کی صحت اور خوشی اس سے حاصل ہوتی ہے۔ (وحیدی)

(۳۲۷۱) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہما ہم سے ہم نے بیان کیا کہ ان سے منصور نے ان سے سالم بن ابی الجعد نے ان سے کعب نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آتا ہے اور یہ دعا پڑھتا ہے "اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں" اے اللہ! ہم سے شیطان کو دور رکھ اور جو کچھ ہمیں تو دے (اولاد) اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔" پھر اگر ان کے میل بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

۳۲۷۱- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَمَّا إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا آمَى أَهْلَهُ وَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ: اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا، فَزَوْفًا وَلَدًا، لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ)).

[راجع: ۱۱۴۱]

12۔ موعود امام - اُمت محمدیہ کا ایک فرد

أَنَّ أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ
ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ.

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 720 مترجم مولانا محمد داؤد آزاد، مرکزی جمعیت الحدیث ہند۔

صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 288 مترجم علامہ وحید الزمان، خالد احسان پبلشرز لاہور) ⁶⁰

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے مسلمانو!) تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تمہارے اندر نازل ہوں گے اور وہ تم میں سے تمہارے امام ہوں گے اور دوسری روایت میں ہے وہ تمہاری امامت کریں گے تم میں سے۔

تشریح: یہ حدیث صحیح مسلم میں بھی مذکور ہے اور اس کی صحت پر محدثین کا اتفاق ہے۔ شیعہ مسلک نے بھی اسے قبول کیا ہے۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد 3 صفحہ 280 دارالاضواء بیروت) ⁶¹

قرآن شریف کی آیت استخفاف وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ (النور: 56) میں مسلمانوں میں ان سے پہلی قوم (بنی اسرائیل) کی طرح خلیفہ قائم کرنے کا عظیم الشان وعدہ فرمایا گیا۔ آمَنُوا مِنْكُمْ (یعنی جو تم میں سے ایمان لائے) کے الفاظ میں صراحت کر دی گئی کہ وہ خلیفہ امت محمدیہ میں سے ہی ہوں گے۔

مذکورہ بالا حدیث میں بھی مِنْكُمْ کا لفظ دراصل اسی آیت استخفاف کی تفسیر ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ وہ مسلمان کیسے خوش قسمت ہوں گے جن کے حق میں خلافت کا یہ الہی وعدہ پورا ہوگا اور بنی اسرائیل کی طرح کی نازک حالت کے وقت ان کے تیر ہوں خلیفہ صبح ابن مریم جیسا خلیفہ مسلمانوں میں سے پیدا ہوگا۔ پس آیت کریمہ میں ”مِنْكُمْ“ کے لفظ میں مسلمانوں سے جو وعدہ خلافت ہے، حدیث میں بھی مِنْكُمْ کے الفاظ کے ساتھ رسول کریم صاف اشارہ فرما رہے ہیں کہ وہ امام مسلمانوں میں سے ہی ہوگا۔

اس حدیث میں ابن مریم کے لئے ”زول“ کا لفظ آیا ہے۔ اس سے لوگوں نے بہت دھوکا کھایا اور یہ قیاس کر لیا کہ صعود نزول کی فرع ہے اور یہ کہ اسرا نیلی مسیح عیسیٰ بن مریم ظاہری جسم سمیت آسمان سے اتریں گے۔ حالانکہ قرآن شریف میں لباس، لوہے اور جانوروں کے لئے بھی نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (الاعراف: 27، الحدید: 26، الزمر: 7) مگر کوئی عقلمند بھی ان چیزوں کے ظاہری طور پر آسمان سے اترنے کا مفہوم مراد نہیں لیتا، کیونکہ عربی محاورہ کے مطابق یہاں غیر معمولی شان و عظمت کی حامل چیزوں کے ظہور کے لئے نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ حتیٰ کہ قرآن شریف میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ”جسم ذکر“ اور رسول بنا کر نازل کرنے کا ذکر بھی ہے۔ فرمایا: قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ دَسُّوْلاً (الطلاق: 11) مگر کوئی بھی مسلمان صعود کو نزول کی فرع قرار دے کر رسول اللہ کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ نہیں رکھتا۔ پس مسیح ابن مریم کے نزول سے مراد بھی ابن مریم کے مثیل اور ان کی صفات کے حامل شخص کا ظہور ہے۔

قرآن شریف میں آل عمران: 56 میں حضرت عیسیٰ کی طبعی موت کے بعد رفع کا وعدہ دے کر اور سورۃ المائدہ: 118 میں اس وعدہ کے پورا ہونے کا ذکر کر کے وفات عیسیٰ پر مہر ثبت کر دی اور یس: 32 میں یہ واضح فرمادیا کہ فوت شدہ کبھی واپس نہیں آیا کرتے۔ آیات کی روشنی میں حدیث نبوی میں حضرت عیسیٰ کے ظہور کی پیشگوئی سے مراد مثیل عیسیٰ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے والے مسلمان علماء کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو ان کے ظاہری نزول کی ایک شاخ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ قرآن و حدیث سے حضرت عیسیٰ کی طبعی موت اور روحانی رفع ثابت ہے۔ جس کے بعد نزول مسیح وہی استعارہ ہے جو نبی کریم ﷺ کے لئے قرآن کریم میں استعمال ہوا۔

چنانچہ مشہور صوفی بزرگ علامہ ابن عربی نے بھی یہی لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے رفع سے مراد ان کی روح کا عالم بالا میں بلند مقام حاصل کرنا ہے اور آخری زمانہ میں ان کے نزول سے مراد ان کا ایک دوسرے جسم کے ساتھ تشریف لانا ہے۔

(تفسیر ابن عربی جلد اول صفحہ 165 - کتاب ہذا صفحہ 30 حوالہ نمبر 6)

اور یہ کوئی نیا عقیدہ نہیں جیسا کہ آٹھویں صدی کے ایک اور بزرگ علامہ سراج الدین ابن الوردی لکھتے ہیں:

”ایک گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ کے نزول سے مراد دراصل ایک ایسے شخص کا ظہور ہے جو عیسیٰ علیہ السلام سے فضل و شرف میں مشابہ ہوگا یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے یہ محض تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے حقیقی شخصیات اس سے مراد نہیں ہوتیں۔“

(خریدۃ العجائب و فریدۃ الغرائب صفحہ 263 مصطفیٰ البانی الحلی مصر) ⁶²

حدیث اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ سے بعض لوگ یہ مراد لیتے ہیں کہ ابن مریم نزول کے وقت امام نہیں ہوں گے بلکہ امام مسلمانوں میں سے کوئی اور ہوگا جو عقلاً درست نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ نبی اللہ مامور ہو کر تشریف لائیں گے۔ انہیں مکمل طور پر امامت کبریٰ حاصل ہوگی نماز کی امامت جو امامت صغریٰ کہلاتی ہے اسی کے تابع ہوگی۔ پس اس حدیث کے معنی اس کی دوسری روایت اور ”شاہد“ کے مطابق کرنے ہوں گے۔ جو صحیح مسلم میں اَمَّكُمْ مِنْكُمْ کے الفاظ میں مروی ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ تمہاری امامت کرانے والا امام تم میں سے ہی ہوگا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امام مسلم اور امام مالک کی طرح امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں ایسی کوئی روایت قبول نہیں کی جس میں مہدی کا لفظ مذکور ہو بلکہ یہی روایت جس میں ایک ”امام“ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشگوئی ہے بلحاظ صحت روایت قابل ترجیح سمجھی ہے، وہی امام جس نے مثیل ابن مریم ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا تیر ہواں خلیفہ اور امام مہدی ہونا تھا اور حضرت مسیح ناصری کی طرح تیرہویں صدی کے آخر اور چودھویں کے آغاز میں مسلمانوں کی اصلاح کا کام کرنا تھا۔ پس یہی خلیفہ وہ مہدی موعود ہے جس کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ میری امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔

(المعجم الصغیر الجزء الاول صفحہ 257 دارالکتب العلمیۃ بیروت) ⁶³

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ آپ ہی وہ امتی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

1- ”بخاری اور مسلم کی وہ حدیث جس میں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ اور اَمَّكُمْ مِنْكُمْ لکھا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا اور تم ہی میں سے ہوگا۔ چونکہ یہ حدیث آنے والے عیسیٰ کی نسبت ہے اور اسی کی تعریف میں۔ اس حدیث میں حکم اور عدل کا لفظ بطور صفت موجود ہے جو اس فقرہ سے

پہلے ہے اس لئے امام کا لفظ بھی اسی کے حق میں ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس جگہ مِنْكُمْ کے لفظ سے صحابہ کو خطاب کیا گیا ہے اور وہی مخاطب تھے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اُن میں سے تو کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے مِنْكُمْ کے لفظ سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں قائم مقام صحابہ ہے اور وہ وہی ہے جس کو اس آیت مفصلہ ذیل میں قائم مقام صحابہ کیا گیا ہے یعنی یہ کہ وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کیونکہ اس آیت نے ظاہر کیا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی روحانیت سے تربیت یافتہ ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 114-115 ایڈیشن 2008)

2- ”غرض اس حدیث امامکم منکم سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح ہرگز اسرائیلی نبی نہیں ہے بلکہ اسی امت میں سے ہے جیسا کہ ظاہر نص یعنی امامکم منکم اسی پر دلالت کرتا ہے اور اس تکلف اور تاویل کے لئے کہ حضرت عیسیٰ آ کر امتی بن جائیں گے اور نبی نہیں رہیں گے کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔ اور عبارت کا حق ہے کہ قبل وجود قرینہ اس کو ظاہر پر حمل کیا جائے ورنہ یہودیوں کی طرح ایک تحریف ہوگی۔ غرض یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی دنیا میں آ کر مسلمانوں کا جامہ پہن لے گا اور امتی کہلائے گا یہ ایک غیر معقول تاویل ہے جو قوی دلائل چاہتی ہے۔ تمام نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ کا یہ حق ہے کہ اُن کے معنی ظاہر عبارت کے رُو سے کئے جائیں اور ظاہر پر حکم کیا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ صارفہ پیدا نہ ہو اور بغیر قرینہ قویہ صارفہ ہرگز خلاف ظاہر معنی نہ کئے جائیں اور امامکم منکم کے ظاہری معنی یہی ہیں جو وہ امام اسی امت محمدیہ میں پیدا ہوگا۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 118 ایڈیشن 2008)

3- ”اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔“

(تجلیات الہیہ روحانی خزائن جلد 20 ص 412 ایڈیشن 2008)

4- ”صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو

سے امتی۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 154 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 60

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَحیحِ بُخَارِی

جلد چہارم

رَبِّهِمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ سَيِّدًا لِّعَالَمِينَ

أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعِيلَ بُخَارِيُّ

رَجَعَهُ وَتَبَيَّنَ

حَضْرَتُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَاوُدُ رَازِي

نظرات

حَضْرَتُ الْعَلَامَةِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَاوُدُ رَازِي

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 60

انبیاء علیہم السلام کا بیان 720

۳۴۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعِ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثِمٍ بِكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)) تَابَعَهُ غَفِيلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ.

[راجع: ۲۲۲۲]

(۳۴۴۹) ہم سے ابن کبیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام نافع نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔ اس روایت کی متابعت عقیل اور اوزاعی نے کی۔

آخر زمانہ میں حضرت عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ عنہ کے آسمان سے نازل ہونے پر امت اسلامیہ کا اجماع ہے۔ آیت قرآنی وان من اهل الكتاب البغ اس عقیدہ پر نص قطعی ہے اور احادیث صحیحہ اس بارے میں موجود ہیں۔ اس زمانہ آخر میں چند نیچری قسم کے لوگوں نے اس عقیدہ کا انکار کیا اور پنجاب کے ایک شخص مرزا قادیانی نے اس انکار کو بہت کچھ اچھلا اور جملہ مسلمانان سلف و خلف کے خلاف ان کی موت کا عقیدہ باطلہ مشہور کیا، جو مرتج باطل ہے۔ کسی بھی راجح الایمان مسلمان کو ایسے بد عقیدہ لوگوں کی بغوات سے متاثر نہیں ہونا چاہئے۔

۵۰- بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۳۴۵۰- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ: قَالَ غَفِيلَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحَدِيثِي: أَلَا تَحَدَّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ. فَمَنْ أَذْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذَبٌ بَارِدٌ). [اصرفہ فی: ۷۸۳۰]

باب بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان۔

(۳۴۵۰) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الملک نے بیان کیا، ان سے ربیع بن جرہاش نے بیان کیا کہ حضرت عقیبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا، کیا آپ وہ حدیث ہم سے نہیں بیان کریں گے جو آپ نے رسول اللہ سے سنی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جب دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ آگ اور پانی دونوں ہوں گے لیکن لوگوں کو جو آگ دکھائی دے گی وہ ٹھنڈا پانی ہو گا اور لوگوں کو جو ٹھنڈا پانی دکھائی دے گا تو وہ جلانے والی آگ ہو گی۔ اس لئے تم میں سے جو کوئی اس کے زمانے میں ہو تو اسے اس میں گرنا چاہئے جو آگ ہو گی۔ کیونکہ وہی انتہائی شیریں اور ٹھنڈا پانی ہو گا۔

۳۴۵۱- قَالَ حَدِيثِي: (وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَا الْمَلِكُ لِيَقْبِضَ رُوحَهُ، فَقِيلَ لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ مِنْ

(۳۴۵۱) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ پہلے زمانے میں ایک شخص کے پاس ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آئے تو ان سے پوچھا گیا کوئی اپنی نیکی تمہیں یاد

عکس حوالہ نمبر: 60

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پر فرزا اور ایمان فرزند خیرہ

صحیح

شریف

عن محمد بن یحییٰ بن یونس بن عیینہ

جلد

اول

امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید التھان

عکس حوالہ نمبر: 60



ایمان کے بیان میں

۳۹۱- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خدا کی مریم کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہو گئے عدل کریں گے تو توڑڈائیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جوان اونٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کیت اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اور بلا دیں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَيَنْزِلُنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلْيَكْسِرُونَهُ الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلُوا الْغَنَازِمَ وَلْيَضَعُوا الْجَزْيَةَ وَلْيَرْحَمُوا الْبَلَاءِمْنَ فَلَا يَسْتَعِي عَلَيْهَا وَتَلَذَّهِنُوا الشُّحَاءَ وَالْبِغَاضَ وَالنَّحَاسِدَ وَلْيَدْعُوا إِلَى الْإِيمَانِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ))

۳۹۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب مریم کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامَكُمْ مِنْكُمْ))

۳۹۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ))

۳۹۴- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزامی نے حدیث بیان کی زہری سے

۳۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ)) فَقَالَ ابْنُ أَبِي ذَيْبٍ إِذَا

(۳۹۱) عہ یعنی کوئی اس کی پروا نہ کرے گا نہ اس کی خدمت کرے گا اس وجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد بڑے ہو گئے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عقیم کی فکر کریں گے۔ جاحسی میاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسعی علیہا کے معنی یہ ہیں کہ اس کی زکوٰۃ مانگیں گے اس وجہ سے کہ زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ ہو گا اور یہ تاویں باطل ہے کئی وجہ سے اور صواب دہی ہے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ (نووی)

(۳۹۳) یعنی تابع ہو گئے شریعت محمدی کے اور بیرونی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰؑ اگرچہ پیغمبر ہیں پر ان کی پیغمبری کا زمانہ پیغمبر کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہوں گے اور یہ بات ابجد از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال خفیہ کا کہ عیسیٰ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ عیسیٰ خیال میں تو ہیں حضرت عیسیٰ کی تفسیر ہے اور جن خفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علمہ تحقیقین نے رد کیا ہے اور نہ۔ تخلی مذہب کے علمہ نے جو

عکس حوالہ نمبر: 61

کشف الخمت

یہ
معرفۃ الائمة

تألیف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الأربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هـ

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر: 61

- ۲۸۰ -

کشف الغمۃ

ج ۳

فبیعت الیہم بعناً ، فیظہرون علیہم وذلك بعث کلب والخیبة لمن لم یشهد غنیمۃ کلب ، فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنتہ نبیہم (ص) ، ویلقى الاسلام بجرانہ إلى الأرض ، فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون ، قال أبو داود قال بعضهم عن هشام : تسع سنین ، وقال بعضهم : سبع سنین ، وعن قتادة بهذا الحدیث وقال : تسع سنین ، قال أبو داود وقال غیر معاذ عن هشام تسع سنین ، قال هذا سیاق الحفاظ کالترمذی وابن ماجہ القزوی وأبی داود الباب السابع فی بیان أنه یصلی بعبسی علیہما السلام .

أبو هریرة قال : قال رسول الله (ص) : کیف أتم إذا نزل ابن مریم فیکم وإمامکم منکم ؟ قال : هذا حدیث صحیح حسن متفق علی صحته من حدیث محمد بن شہاب الزہری رواہ البخاری ومسلم فی صحیحہما .

وعن جابر بن عبد الله قال : سمعت رسول الله (ص) یقول : لا تزال طائفة من أمتی یقاتلون علی الحق ظاہرین إلى یوم القیامة : قال فینزل عیسی بن مریم صلی الله علیہ فیقول : أمیرہم تعال صل بنا ، فیقول ألا ان بعضکم علی بعض أمراء تکرمة من الله لهذه الأمة ، قال : هذا حدیث حسن صحیح أخرجه مسلم فی صحیحہ وإن کان الحدیث المتقدم قد أول فہذا لا یمکن تأویلہ لانه صریح فان عبسی (ع) یقدم أمیر المسلمین وهو یومئذ المہدی (ع) ، فعلی هذا یبطل تأویل من قال معنی قوله : وإمامکم منکم أى یؤمکم بکتابکم .

قال : فان سأل سائل وقال : مع صحۃ هذه الأحادیث وهی ان عیسی یصلی خلف المہدی علیہما السلام ویجہد بین یدیه ، وانه یقتل الدجال بین یدی المہدی (ع) ، ورتبۃ المتقدم فی الصلاة معروفة ، وكذلك رتبۃ المتقدم للجهاد ، وهذه الأخبار بما ثبتت طرقها وصحتها عند السنة وكذلك تروہا الشیخۃ علی السواء ، وهذا هو الاجماع من كافة أهل الاسلام ، إذ من عدی



ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریمؑ تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہیں میں سے تمہارا امام ہوگا۔ یہ حدیث صحیح حسن ہے محمد شہاب الزہری کی یہ حدیث متفق علیہ ہے۔ بخاری اور مسلم نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 62

خَزَائِدَةُ الْعَجَائِبِ

فَزَائِدَةُ الْغَرَائِبِ

تأليف

سراج الدين أبي حفص عمر بن الوردي

(٦٨٩ - ٧٤٩ هـ)

الطبعة الثانية

طبع بطبعة
مُصِطَفَى البَانِ الحَلْبِيِّ وَأَوْلَادِهِ بِمِصْرَ

عکس حوالہ نمبر: 62

- ۲۶۳ -

صلی اللہ علیہ وسلم فی بحر الظہیرۃ نخطبنا ، فقال : إني لم أجمعكم لرغبة ولا لرغبة
ولكن لحديث حدثني تميم الداري منفي سرور القائلة حدثني أن نقرا من
قومه ركبوا في البحر فأصابتهم ريح عاصف ألجأتهم إلى جزيرة فاذا هم بدابة
قالوا لها ما أنت ؟ قالت أنا الجساسة ، قلنا أخبرينا الخبر ، قالت إن أردتم الخبر
فمليكم هذا الدر فان فيه رجلا بالاشواق إليكم فأتيناه فأخبرناه ، فقال ما فعلت
بحيرة طبرية قلنا تدفق الماء من جانبها قال ما فعل نخل عمان ويسان قلنا يجنحها
أهلها قال فما فعلت عين زغر قلنا يشرب أهلها منها قال فلو يبست هذه نفدت
من وثاقي ثم وطئت بقدمي كل مهل إلا مكة والمدينة .

وروى أن النبي صلى الله عليه وسلم خطب ، فقال : ما بين خلق آدم إلى
قيام الساعة فتنة أعظم من الدجال ، وقال : إنه لم يكن نبى إلا أنذر قومه فتنة
الدجال ووصفه وأنه قد بين لي ما لم يبين لأحد إنه أعور كيت وكيت فان
خرج وأنا فيكم فأنا حجتكم وإن لم يخرج إلا بعدى فإله خليفتي عليكم فما
اشتبه عليكم فاعلموا أن ربكم ليس بأعور .

والدجال تسميه اليهود مواطیح كواثیل ويزعمون أنه من نسل داود
وأنه يملك الأرض ويردها إلى بنى إسرائيل فيهود أهل الأرض كلمه .

بقية من خير عيسى عليه السلام

قال بعض المفسرين في قوله تعالى : ﴿ وإن من أهل الكتاب إلا
ليؤمنن به قبل موته ﴾ إنه عند نزول عيسى ، وقال عز وجل : ﴿ وما قتلوه
وما صلبوه ولكن شبه لهم ﴾ ثم قال ﴿ بل رفعه الله إليه ﴾ ثم اختلف المتأولون
له فقال أكثرهم وأحقهم بالتصديق هو عيسى عليه السلام بعينه يرد إلى
الدنيا ، وقالت فرقة نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى في الفضل
والشرف كما يقال للرجل الخير ملك وللشرير شيطان تشبها بهما ولا يراد
الأعيان . وقال قوم ترد روحه في رجل اسمه عيسى والآخرون ليسا بنبي
واقه أعلم .



ترجمہ: ایک گروہ کا کہنا ہے کہ نزول عیسیٰ سے مراد ایسے آدمی کا ظاہر ہونا ہے جو فضیلت اور شرف میں عیسیٰ کے مشابہ ہو
جیسا کہ مثال کے طور پر اچھے آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے، مگر اس سے اصل مراد نہیں ہوتی۔ ایک اور
جماعت کا کہنا ہے کہ ان کی روح ایک ایسے آدمی میں لوٹائی جائیگی جس کا نام عیسیٰ ہوگا۔ یہ دونوں گروہ ہی کسی ٹھوس دلیل
پر قائم نہیں۔ واللہ اعلم

عکس نمبر: 63

المعجم الصغير للطبراني

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب اللخمي الطبراني
المتوفى سنة ٢٦٠ هـ

الجزء الأول

ويليه

رسالة غنية الأملحى

لؤلفها

العلامة الحافظ أبي الطيب شمس الحق العظيم آبادي

غفر الله لنا وله والمسلمين

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس نمبر: 63

— ۲۵۷ —

ألا إن عيسى بن مريم ليس بيني وبينه نبي ، الا خليفتي في أمتي من بعدى يقتل
الرجال ويكسر الصليب وتضع الجزية وتضع الحرب أوزارها ألا من أدركه
منكم فليقرأ عليه السلام » لم يروه عن قتادة إلا كعب بن عبد الله البصرى ،
ولا عنه إلا محمد . تفرد به ابن عقبة .

حدیث عیسی بن سلیمان الفزاری البغدادی حدثنا داود بن رشید حدثنا
وهب الله بن راشد البصرى حدثنا ثابت البنانى عن أنس بن مالك عن النبي
صلى الله عليه وآله وسلم قال « من أصبح حزينا على الدنيا أصبح ساخطاً على
ربه ، ومن أصبح يشكو مصيبة نزلت به فإيما يشكو الله عز وجل ومن تضعف
لغنى لينال مما فى يديه أسخط الله عز وجل عليه ، ومن أعطى القرآن ودخل النار
أبعد الله » لم يروه عن ثابت إلا وهب الله وكان من الصالحين .

من اسمه عمرو

حدیث عمرو بن ثور الجذامى حدثنا محمد بن يوسف القرىابى حدثنا سفيان
الثورى عن ابن أبي ليلى عن المنهال بن عمرو عن سعيد بن جبير عن ابن عباس
رضى الله عنه « أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم كان يعود الحسن والحسين
فيقول : « أعيذكما بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة ومن كل عين لامة (۱) »
لم يروه عن سفيان عن ابن أبي ليلى عن المنهال إلا القرىابى .

حدیث عمرو بن أبي الطاهر بن السرح المصرى حدثنا سعيد بن أبي مريم
حدثنا موسى بن يعقوب الزمعى أن أبا الحويرث عبد الرحمن بن معاوية أخبره أن
نفع بن عبد الله الجعفر أخبره أن أنس بن مالك أخبره أن رسول الله صلى الله عليه

(۱) قوله لامة أى من عين تصيب بسوء . مجمع البحار .

(۱۲۴ — المعجم الصغير ج ۱)

ترجمہ: سنو! یقیناً عیسیٰ بن مریم وہ ہے کہ میرے اور اسکے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور سنو! وہ میرے بعد میری امت میں
میرا خلیفہ ہوگا۔۔۔ سنو! جو تم میں سے اسے پائے وہ اسے سلام کہے۔

13۔ مسیح موعود اور امام مہدی کے مشترکہ کام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللَّهُ لَيُنزِلَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادٍ لَا فَلَئِكُمْ سِرٌّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتُدْهَبَنَّ الشُّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاوُدُ وَلَيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ.

(صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 288 مترجم علامہ وحید الزمان، خالد احسان پبلشرز لاہور) ⁶⁴

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ابن مریم ضرور بالضرور حکم عدل (انصاف سے فیصلہ کرنے والے) بن کے تشریف لائیں گے اور وہ ضرور صلیب کو توڑیں گے اور یقیناً خنزیر کو قتل کریں گے اور لازماً جزیہ موقوف کر دیں گے اور اونٹنیاں ضرور متروک ہو جائیں گی اور ان کو تیز رفتاری کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا اور مسیح موعود کے ذریعہ کینہ اور بغض و حسد ضرور دور کر دیے جائیں گے اور وہ (مسیح) لازماً مال کی طرف بلائے گا مگر کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔

تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتب صحاح ستہ بخاری، ابوداؤد، ابن ماجہ اور سنن ترمذی میں بھی یہ روایت الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ مروی ہے جس کی صحت پر ان محدثین کا اتفاق ہے۔ اس روایت میں نزول مسیح کی ایک علامت ایسی بیان ہوئی ہے جو دیگر تمام علامات کا زمانہ معین کرنے میں راہنما ہے اور وہ اونٹوں کا استعمال تیز رفتاری کے لئے متروک ہونا ہے۔

قرآن شریف میں بھی آخری زمانہ کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (تکویر: 5) یعنی جب گا بھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی۔ یہ پیشگوئی سو سال قبل تیرھویں صدی ہجری میں اس وقت پوری ہوگئی، جب جدید سواریاں موٹریں، ریل، جہاز وغیرہ ایجاد ہوئے، جس کے نتیجہ میں اونٹ جسے صحراء کا جہاز کہا جاتا تھا، تیز رفتاری کے لئے متروک

ہوا۔ جس میں اشارہ تھا کہ مسیح موعود اور اسکی مذکورہ بالا دیگر علامات کے ظہور کا بھی یہی تیرھویں اور چودھویں صدی کا زمانہ ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”صحیح مسلم میں یہ کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ اونٹنیوں کے بیکار ہونے کا مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ اس لئے قرآن شریف کی آیت **وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** جو حدیث **يُتْرَكَ الْقِلاَصُ** کے ہم معنی ہے۔ بدیہی طور پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعہ ریل جاری ہونے کا مسیح موعود کے زمانہ میں ظہور آئیگا۔۔۔ اور تمام اس دن بول اٹھیں گے کہ آج وہ پیشگوئی مکہ اور مدینہ کی راہ میں کھلے کھلے طور پر پوری ہوگئی۔“ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 82 ایڈیشن 2008)

حدیث کی ان نشانیوں میں مسیح موعود کا حکم عدل ہونا بھی لکھا ہے یعنی وہ عدل و انصاف کے ساتھ امت کے مذہبی اختلافات کا آخری فیصلہ سنائے گا۔ چودھویں صدی کا ہی وہ زمانہ ہے جس میں مسلمانوں کے فرقہ وارانہ اختلافات اپنی انتہا کو پہنچ گئے اور یہی وقت خدا سے ہدایت یافتہ ایک حقیقی منصف مہدی کی آمد کی ضرورت کا متقاضی تھا۔

کسر صلیب:

مسیح موعود کا ایک اور بڑا کام صلیب توڑنا بیان ہوا ہے۔ شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس جگہ مجھ پر فیض الہی سے یہ معنی کھولے گئے ہیں کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر مار دیا تھا۔

(عمدة القاری شرح بخاری جلد 12 صفحہ 49-50 دارالکتب العلمیة بیروت) ⁶⁵

پس اصل میں نصاریٰ کے دلائل کو توڑنا ہی عیسائی مذہب کی شکست ہے۔ اور چودھویں صدی ہی وہ زمانہ ہے جس میں عیسائیت برصغیر پاک و ہند میں اپنے عروج پر تھی اور مہدی کی آمد کا مقصد بھی اسلام کا غلبہ اور دلائل کے میدان میں عیسائیت کی شکست ہی تھی۔

کسر صلیب کی علامت سے یہ بھی ظاہر ہے کہ الہی تقدیر کے مطابق مسیح موعود کی آمد عیسائیت کے غلبہ کے زمانہ میں مقدر تھی اور اس نے دلائل قویہ اور براہین قاطعہ سے اسلام کو عیسائیت پر غالب کر دکھانا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود کی ایک عظیم الشان خدمت یہی ہے کہ آپ نے عیسیٰ بن مریم کی وفات قرآن و حدیث اور بائبل سے ثابت کر کے عیسائیت کے عقائد الوہیت اور تثلیث وغیرہ توڑ کر رکھ دیئے۔ جیسا کہ دیوبندی عالم مولوی نور محمد صاحب نقشبندی نے بھی

تسلیم کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے وفات مسیح کے حربہ سے ہندوستان سے لے کر ولایت تک کے پادریوں کو شکست دے دی۔

(معجز نماکلاں قرآن شریف مترجم از شاہ اشرف علی صفحہ 30 آرام باغ کراچی) ⁶⁶

قتل خنزیر:

بعض علماء بِقَتْلِ الْخِنزِيرِ کے ظاہری معنی کرتے ہیں کہ مسیح جنگلی خنزیر قتل کرتا پھرے گا۔ یہ ایک ایسی مضحکہ خیز بات ہے جو شان نبوت کے بھی منافی ہے۔ دراصل قرآن شریف کے محاورہ میں بدکردار یہودیوں کو بندر اور خنزیر قرار دیا گیا ہے۔ (المائدہ: 65) علامہ راغب اصفہانی کے نزدیک خنزیر سے مراد مخصوص جانور کے علاوہ اخلاق و عادات میں اس کے مشابہ لوگ بھی ہیں۔

(مفردات القرآن (اردو) از علامہ راغب اصفہانی جلد 1 صفحہ 345 شیخ شمس الحق لاہور) ⁶⁷
مزید برآں علم روایا میں قتل خنزیر کی تعبیر ظالم دشمن پر غلبہ حاصل ہونا ہے۔

(تعطیر الانام صفحہ 272 ادارہ اسلامیات لاہور) ⁶⁸

اسی لحاظ سے حدیث میں آخری زمانہ کے علماء کو بھی ان کے بدخصائل نفالی، بد عملی اور جھوٹ وغیرہ کے باعث بندر اور سور کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔

(نوادراصول جلد 2 صفحہ 196 دارالجمیل بیروت) ⁶⁹

پس مسیح موعود کے خنزیر قتل کرنے سے مراد دشمنان اسلام کو علمی میدان میں شکست دے کر غلبہ حاصل کرنا، دعا اور مقابلہ کے نتیجے میں انہیں ہلاک کرنا تھا۔ جیسا کہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر آنے والے کئی دشمنان اسلام مثلاً عیسائی لیڈر ڈاکٹر ڈوئی، پادری عبداللہ آتھم، آریہ پنڈت لیکھرام اور دیگر کئی معاند مذہبی لیڈر ہلاک ہوئے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے۔ سو میں صلیب کے توڑنے اور خنزیریوں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔“

(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ص 11 حاشیہ ایڈیشن 2008)

جزیہ موقوف ہونا یا جنگ کا خاتمہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مسیح موعود کے وقت جزیہ موقوف کرنے میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ وہ

مسح اور مہدی مذہب کی خاطر جنگ نہیں کریں گے اور تلوار نہیں اٹھائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں یَضَعُ السَّوْبَ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنگ کو کالعدم کریں گے۔ اس میں یہ پیشگوئی تھی کہ مسح موعود کے زمانہ میں بوجہ مذہبی امن جہاد بالسیف کی شرائط پوری نہیں ہوں گی۔ اس لئے وہ دلائل کی قوت سے اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کرے گا اور انہیں شکست فاش دے گا۔ مہدی کے بارہ میں بھی یہی علامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھی کہ وہ خون نہیں بہائے گا۔

(سنن الدانی صفحہ 95 بحوالہ عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 63 مطبع عالم الفکر قاہرہ) ⁷⁰

شیعہ کتب میں بھی امام مہدی کے زمانہ میں جنگوں کے موقوف ہونے کا ذکر ہے۔

(بحار الانوار جلد 11 صفحہ 145 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ⁷¹

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”احادیث نبویہ میں آخری زمانہ کی نسبت یہ خبر دی ہے کہ جب آخری زمانہ میں مسح موعود آئے گا تو وہ دنیا میں صلح کاری کا پیغام دے گا اور جنگ موقوف کرے گا یعنی مللاً لوگوں کی غلط کاریوں سے جو دینی جنگ کیے جائیں گے ان کی رسم دور کر دے گا۔۔۔ اور یہ حدیث نہایت درجہ پر صحیح ہے کیونکہ جب کہ ہمارے رسول اللہ نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ وہ صرف دفاعی جنگ تھی۔“ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 395-396 ایڈیشن 2008)

تقسیم مال:

اسی طرح اس حدیث میں مذکورہ ایک نشانی یہ ہے کہ مسح موعود مال کی طرف بلائے گا اور کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ اس سے مراد بھی دنیوی مال نہیں ہو سکتا جس سے کوئی انسان کبھی بھی لینے سے انکار نہیں کرتا۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ:

اگر انسان کے پاس مال کی دوادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا، اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔

(نصر الباری جلد یازدہم صفحہ 442 مکتبۃ الشیخ کراچی) ⁷²

پس مسح موعود کے مال تقسیم کرنے سے مراد روحانی خزانے، قرآنی معارف اور دین کے حقائق ہیں جن سے دنیا والے دور بھاگتے ہیں اور دنیا کی طمع و حرص میں دین اور روحانیت قبول نہیں کرتے

اور مخلوق خدا کی یہ حالت آج کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دنیا کی چمک دمک اور مادیت کے اس دور میں جب دنیا عبادت سے بے بہرہ اور خدا کو بھول چکی ہے، خدا کی اطاعت اور عبادت میں کیا ہوا ایک سچا سجدہ بھی بلاشبہ بہت عظمت رکھتا ہے۔ پس جو لوگ یہ روحانی خزانہ قبول کریں گے ان کی کاپی لٹ جائے گی ان میں اسلامی اخوت اور بھائی چارے کا نظام قائم ہوگا جو باہمی کینہ، حسد اور بغض سے پاک ہوگا اور خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ عالمگیر کے ذریعہ دنیائے احمدیت کے دوسو سے زائد ممالک میں ایسا ہی پاکیزہ ماحول ظہور میں آ رہا ہے۔ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

وہ خزانے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزانے جلد 21 صفحہ 147 ایڈیشن 2008)

بعض روایات میں حَتَّىٰ يَكْتُمُوْكُمْ فِي الْمَالِ فَيَفِيضُ كَالْمَالِ فَفِيضُ كَالْمَالِ بھی ہیں۔

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 177 مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) ⁷³

جن کا مطلب یہ ہے کہ تنگدست عربوں میں بالخصوص اور اقوام عالم میں بالعموم مال کی فراوانی ہوگی۔ اس حدیث کے یہ معنی بھی آج عربوں میں تیل کی دولت میسر آنے سے پوری شان سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ جس سے ثابت ہوتا ہے اس حدیث کی دیگر علامات کے پورا ہونے کا زمانہ یہی ہے۔

مسح و مہدی کے ایک جیسے کام:

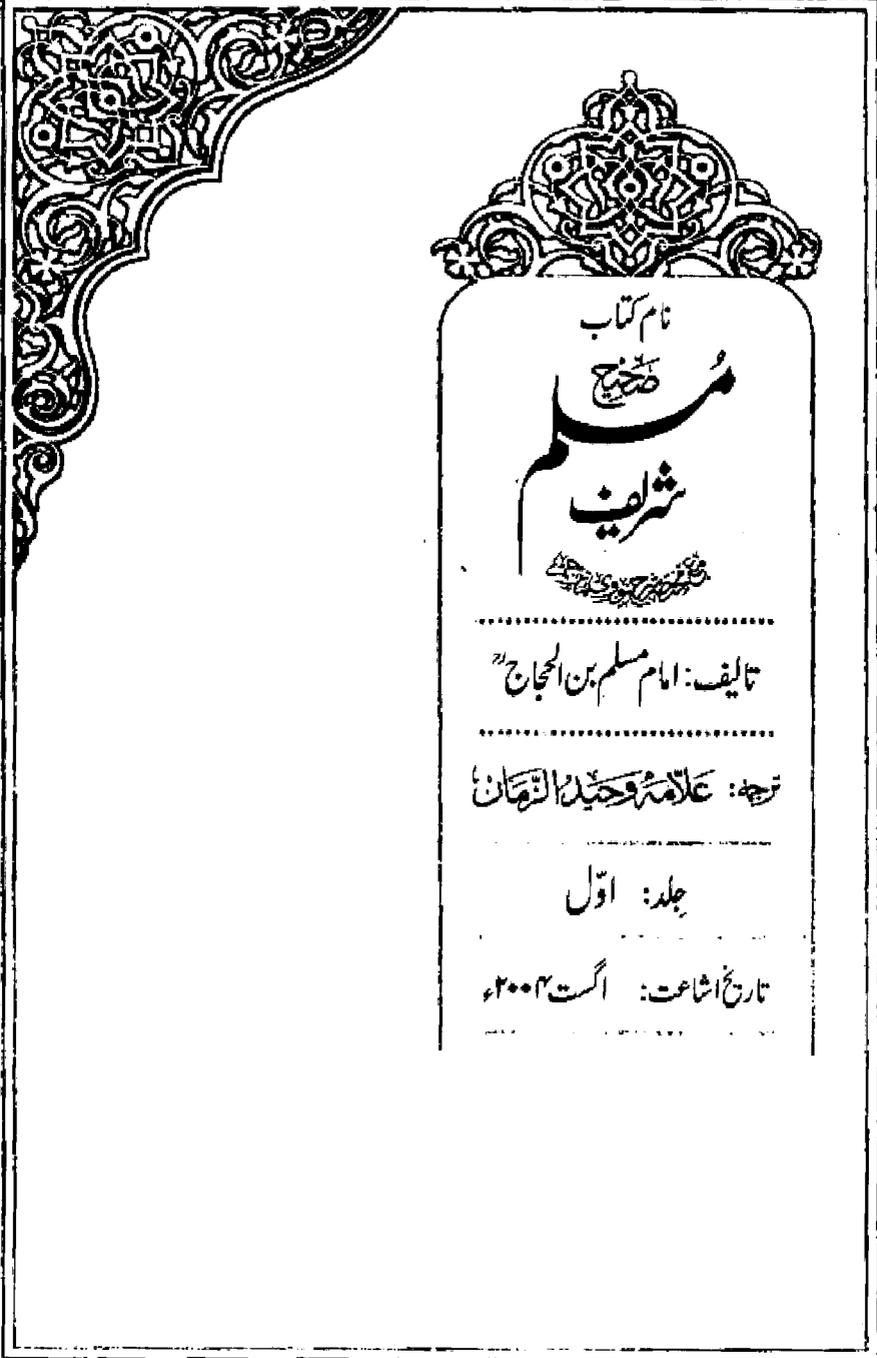
احادیث میں مسح اور مہدی کے کام بھی ایک جیسے ہی بیان ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل یہ ایک ہی وجود کے دو لقب ہیں۔ ورنہ ایک ہی مقصد اور کام کے لئے دو الگ الگ شخصیات کو مبعوث کرنا خدائی حکمت کے خلاف ہے۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ:- ”عیسیٰ بن مریم ہی امام مہدی ہو کر آئیں گے۔“

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد 4 صفحہ 564۔ کتاب ہذا صفحہ 142 حوالہ نمبر 45)

علامہ ابن حجر پیشی نے بھی اس کی تصریح کی ہے کہ مسح و مہدی کے مقاصد ایک ہی ہیں چنانچہ انہوں نے مہدی کے کام حکم و عدل کے علاوہ کسر صلیب، قتل خنزیر اور تقسیم اموال بھی بیان کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ حدیث میں مسح کے بھی یہی کام لکھے ہیں، مگر وہ حدیث مہدی کو یہ کام کرنے کی نفی نہیں کرتی کیونکہ مسح و مہدی دونوں کے ایک جیسے کام کرنے میں کوئی امر مانع نہیں۔

(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر صفحہ 42 مکتبۃ القرآن قاہرہ) ⁷⁴

عکس نمبر: 64



عکس نمبر: 64

صحیح مسلم

ایمان کے بیان میں

۳۹۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خدا کی مریم کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہونگے عدل کریں گے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جوان اونٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کیت اور دشمنی اور جھلس جالی رہے گی اور بلا دیں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

۳۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَنُنَزِّلَنَّ ابْنَ مَرْيَمَ حَكِيمًا عَادِلًا فَلْيَكْفُرُوا الصَّلِيبَ وَلْيَقْتُلُوا الْخَنزِيرَ وَلْيَضَعُوا الْحِزْبَةَ وَلْيَتْرَكُوا الْقَلَامَةَ فَلَا يَسْمَعُ عَلَيْهَا وَتَذَهَبُ الشَّخْصَاءُ وَالنَّبَاغِضُ وَالنَّحَاسِدُ وَيَذْهَبُونَ ابْنِي الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ))

۳۹۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب مریم کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

۳۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَامَكُمْ مِنْكُمْ))

۳۹۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

۳۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَامَكُمْ))

۳۹۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریم کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوڑائی نے حدیث بیان کی زہری سے

۳۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذَائِبٍ إِنَّ

(۳۹۱) یعنی کوئی اس کی پروا نہ کرے گا نہ اس کی خدمت کرے گا اس وجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد پڑے ہونگے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عینی کی فکر کریں گے۔ قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسمع علیہا کے معنی ہیں کہ اس کی نکتہ مانگیں گے اس وجہ سے کہ نکتہ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ تاویل باطل ہے کہ اس وجہ سے اور صواب وہی ہے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ (نووی)

(۳۹۳) یعنی تابع ہونگے شریعت محمدی کے اور بیرونی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰ اگرچہ پیغمبر ہیں پر ان کی پیغمبری کا زمانہ پیغمبر کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات مجدد از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ کا کہ عیسیٰ امام ابو حنیفہ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ ایسے خیال میں تو بین حضرت عیسیٰ کی عقلی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علمہ محققین نے رو کیا ہے اور خود عقلی مذہب کے علماء نے چہ

عکس نمبر: 65

عِلْمُ الْقَلْبِ شَرْحُ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

تأليف
الأمير العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني
المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

خطه وصححه
عبدالله محمود محمد عمر

طبعة مہدیہ مرقمہ الکتب والأبواب والأعمار
عقب ترمیم المعجم المفہرین للفاظ الحدیث النبوی الشریف

الجزء الثاني عشر

يحتوي على الكتب التالية:

تمت البيوع - السام - الصفقة - السام في الصفقة - الإجماع
الحوادث - الوكالات - الزراعة - المساقاة - الاستقراض - وأدوال الدين
والحجر والقلبي - الفصوات - الأقطار - الظالم والعصب
سنه الحديث (٢١٩٣) - الجزء الحديث (٢٤٥٤)

مشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب الشريعة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس نمبر: 65

۴۹

۳۴ - کتاب البیوع / باب (۱۰۲)

نظر من وجهین: أحدهما أنه يحتاج إلى بيان الموضوع الذي أمر النبي ﷺ، بقتل الخنزير، وتحريم بيعه لا يستلزم جواز قتله، والآخر أن قوله: «ما أمر بقتله لا يجوز بيعه»، ليس بكلي، فإن الشارع أمر بقتل الحيات صريحاً، مع أن جماعة من العلماء، منهم أبو الليث، قالوا: يجوز بيع الحيات إذا كانت ينتفع بها للأدوية.

وقال جابرٌ حوَمَ النبي ﷺ بِنِعِ الخِزِيرِ

مطابقته للترجمة من حيث إن مشروعية قتل الخنزير كان منبياً على كونه محرماً أكله، فهذا القدر بهذه الحثية يكفي لوجود المطابقة، وهذا التعليق طرف من حديث البخاري بإسناده عن جابر، بلفظ: سمعت النبي ﷺ، عام الفتح، وهو بمكة، يقول: إن الله تعالى ورسوله حرما بيع الخمر والميتة والخنزير والأصنام بعد تسعة أبواب.

۲۲۲۲/۱۶۵ — حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكِماً مُقْسِطاً فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِزْيِرَ وَيَضَعُ الْجَزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ. [الحديث ۲۲۲۲ - أطرافه في: ۲۴۷۶، ۳۴۴۸، ۳۴۴۹].

مطابقته للترجمة في قوله: «ويقتل الخنزير»، والحديث أخرجه مسلم أيضاً في الإيمان عن قتبية ومحمد بن رمح، كلاهما عن الليث به. وأخرجه الترمذي في الفتن عن قتبية به. وقال حسن صحيح.

ذكر معناه: قوله: «ليوشكن» اللام فيه مفتوحة للتأكيد، ويوشكن من أفعال المقاربة، وهو مضارع دخلت عليه نون التأكيد، وماضيه: أوشك، وأنكر الأصمعي مجيء الماضي منه، وحكى الخليل استعمال الماضي في قول الشاعر:

وَلَسَوْ سَالُوا الشَّرَابَ لَأُرْشِكُونَا

وأفعال المقاربة أنواع: نوع: منها: ما وضع للدلالة على دنو الخبر، وهو ثلاثة: كاد وكرب وأوشك، ومعناه هنا: ليسرعن، وقال الداودي: معناه ليكونن. قال: وجاء يوشك بمعنى: يكون ومعنى يقرب. قوله: «أن ينزل» كلمة: أن، مصدرية في محل الرفع على الفاعلية، والمعنى: ليسرعن نزول ابن مريم فيكم، ونزوله من السماء، فإن الله رفعه إليها وهو حي ينزل عند المنارة البيضاء بشرقي دمشق واضعاً كفيه على أجنحة ملكين، وكان نزوله عند انفجار الصبح. قوله: «حكماً» بفتححتين، بمعنى الحاكم. قوله: «مقسطاً» أي: عادلاً، من الإقساط، يقال: أقسط إذا عدل، وقسط إذا ظلم، فكأن الهمزة فيه للسلب، كما يقال: شكا إليه فأشكاه. قوله: «فيكسر الصليب»، الفاء فيه تفصيلية لقوله حكماً مقسطاً، ويروي: حكماً عدلاً، قال الطيبي: يريد بقوله: يكسر الصليب إبطال النصرانية والحكم بشرع الإسلام. وفي (التوضيح): يكسر الصليب، أي: بعد قتل أهله. قلت: فتح لي هنا معنى من الفيض الإلهي، عمدة القاري/ج ۱۲ م ۴



ترجمہ: اس جگہ مجھ پر فیض الہی سے معنی کھولے گئے ہیں۔

عکس نمبر: 65

۵۰ - ۳۴ - کتاب التیووع / باب (۱۰۲)

وهو: أن المراد من كسر الصليب إظهار كذب النصارى حيث ادعوا أن اليهود صلبوا عيسى، عليه الصلاة والسلام، على خشب، فأخبر الله تعالى في كتابه العزيز بكذبهم وافتراءهم، فقال: ﴿وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم﴾ [النساء: ۱۵۷]. وذلك أنهم لما نصبوا له خشبة ليصلبوا عليها، ألقى الله تعالى شبه عيسى على الذي دلهم عليه، واسمه: يهوذا، وصلبوه مكانه، وهم يظنون أنه عيسى، ورفع الله عيسى إلى السماء، ثم تسلطوا على أصحابه بالقتل والصلب والحبس حتى بلغ أمرهم إلى صاحب الروم، فقتل له: إن اليهود قد تسلطوا على أصحاب رجل كان يذكر لهم أنه رسول الله، وكان يحيى الموتى ويبرئ الأكمه والأبرص ويفعل العجائب، فعدوا عليه وقتلوه وصلبوه، فأرسل إلى المصلوب فوضع عن جذعه جيء بالجذع الذي صلب عليه فعظمه، صاحب الروم وجعلوا منه صلباناً، فمن ثم عظمت النصارى الصليبان، ومن ذلك الوقت دخل دين النصرانية في الروم، ثم يكون كسر عيسى الصليب حين ينزل إشارة إلى كذبهم في دعواهم أنه قتل وصلب، وإلى بطلان دينهم، وأن الدين الحق هو الدين الذي هو عليه، وهو دين الإسلام دين محمد ﷺ الذي هو نزل لإظهاره وإبطال بقية الأديان بقتل النصارى واليهود وكسر الأصنام، وقتل الخنزير وغير ذلك.

قوله: «ويقتل الخنزير»، قال الطيبي: ومعنى قتل الخنزير تحريم اقتنائه وأكله، وإباحة قتله. وفيه بيان أن أعيانها نجسة، لأن عيسى، عليه الصلاة والسلام، إنما يقتلها على حكم شرع الإسلام والشيء الطاهر المنتفع به لا يباح إتلافه. انتهى. وقيل: يحتمل أنه لتضعيف أهل الكفر عندما يريد قتالهم، ويحتمل أنه يقتله بعدما يقتلهم. قوله: «ويضع الجزية»، وقد مر تفسيره في أول الباب. قوله: «ويفيض المال»، أي: يكثر ويتسع، من فاض الماء إذا سال وارتفع، وضبطه الديمياطي بالنصب عطقاً على ما قبله من المنصوبات، وقال ابن التين: إعرابه بالضم لأنه كلام مستأنف غير معطوف لأنه ليس من فعل عيسى، عليه الصلاة والسلام. قوله: «حتى لا يقبله أحد»، لكثرة واستغناء كل واحد بما في يده، ويقال: يكثر المال حتى يفضل منه بأيدي ملاك ما لا حاجة لهم به فيدور واحد منهم على من يقبل شيئاً منه فلا يجده.

ومما يستفاد من الحديث ما فيه: قاله ابن بطال دليل على أن الخنزير حرام في شريعة عيسى، عليه الصلاة والسلام، وقتله له تكذيب للنصارى أنه حلال في شريعتهم. واختلف العلماء في الانتفاع بشعره، فكرهه ابن سيرين والحكم وهو قول الشافعي وأحمد وإسحاق، وقال الطحاوي: لا ينتفع من الخنزير بشيء ولا يجوز بيع شيء منه، ويجوز للخزائين أن يبيعوا شعرة أو شعرتين للخرازة، ورخص فيه الحسن وطائفة، وذكر عن مالك: أنه لا بأس بالخرازة بشعره، وأنه لا بأس ببيعه وشرائه، وقال الأوزاعي: يجوز للخزائين أن يشتريه، ولا يجوز له أن يبيعه، ومنه ما قاله البيهقي في (سننه) أن الخنزير أسوأ حالاً من الكلب، لأنه لم ينزل بقتله بخلافه. قلت: الخنزير نجس العين حتى لا يجوز دباغة جلده، بخلاف الكلب على ما عرف في الفروع.

ترجمہ: اور وہ یہ ہیں کہ کسر صلیب سے مراد نصاریٰ کے جھوٹ کا اظہار ہے جو وہ کہتے ہیں کہ یہود نے حضرت عیسیٰ کو صلیب پر مار دیا تھا۔

عکس حوالہ نمبر: 67

مفردات قرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف
امام راہ اصفہانی

ترجمہ و حواشی
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سعید فیض پوری

شیخ شمس الحق

لاہور، پاکستان، اقبال ٹاؤن، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 67

مفردات القرآن - جلد 1 345

جو شکل و صورت کے لحاظ سے گوانسان نظر آتے ہیں لیکن اخلاق و عادات کے اعتبار سے بندر اور سور بنے ہوئے ہیں۔

(خ م ص)

الْمَخْمَصَةُ: ایسی بھوک جس سے پیٹ چپک جائے۔ قرآن میں ہے:

﴿فَمَنْ اضْطَرَّ فِي مَخْمَصَةٍ﴾ (۳-۵) ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہو جائے۔ کہا جاتا ہے۔

رَجُلٌ خَامِصٌ: چپکے ہوئے۔ پیٹ والا اَخْمَصُ الْقَدَمِ پاؤں کے تلوے کا گڑھا۔

(خ ن س)

الْخَنَّسُ: (ن) کے معنی پیچھے ہٹنے اور سکر جانے کے ہیں اسی سے شیطان کو خَنَّاس کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ذکر الہی سے پیچھے ہٹ جاتا ہے اور دوسرے انداز نہیں ہو پاتا۔ قرآن میں ہے:

﴿مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ﴾ (۳-۱۱۳) شیطان دوسرے انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اور آیت کریمہ:

﴿فَلَا أَقْسِمُ بِالْخَنَّسِ﴾ (۱۵-۸۱) ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

میں خَنَّس سے وہ ستارے مراد ہیں جو دن کو الٹی رفتار چلتے ہیں یہ خَنَّاس کی جمع ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ اس سے زحل، مشتری اور مریخ مراد ہیں۔ کیونکہ یہ الٹی چال چلتے رہتے ہیں۔

اخَنَّسْتُ عَنْهُ حَقَّةً: میں نے اس کے حق کو مؤخر کر دیا، روک لیا۔

(خ ن ق)

الْمُنْخَنِقَةُ: (ق) جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے۔

الْمُنْخَنِقَةُ: کے معنی قلاوہ کے ہیں۔

(خ م ط)

الْخَمْطُ: درخت بے خار۔ بعض نے کہا ہے کہ خَمْطُ بیلو کے درخت کو کہتے ہیں۔

الْخَمْطَةُ: ترش شراب۔ تَخَمَطَ: غضب ناک ہونا۔ کہا جاتا ہے۔ تَخَمَطَ الْفَحْلُ سائڈ کاستی سے بربرانا۔

(خ ن ز)

الْخَنْزِيرُ کے معنی سور کے ہیں۔ اور آیت کریمہ: ﴿وَجَعَلْ مِنْهُمْ الْفِرْدَاةَ وَالْخَنَازِيرَ﴾ (۶۰-۵) اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا۔

میں بعض نے کہا ہے کہ خاص کر سور ہی مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے افعال و

عادات بندر اور سور جیسے ہو گئے تھے۔ نہ کہ وہ بلحاظ صورت کے بندر اور سور بن گئے تھے۔

مگر زیر بحث آیت میں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی صورتیں مسخ ہو گئی تھیں اور وہ بندر اور سور بن گئے تھے۔

اسی طرح انسانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں

① ذهب الجمهور الى ان المسخ كان عقوبة وحققنا وقال مجاهد بالقول الثاني واول المسخ على تغيير الاخلاق والله اعلم راجع

التفاسير.

② کتاب میں حوالہ نہیں ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 68

(نظر علی شہ جودیر ایڈیشن)

خوابوں اور ان کی تعبیرات پر اردو زبان میں جامع ترین کتاب
جسے ایک نامور معتبر نے تحریر کیا ہے متفرق خواب، ان میں پیش آنے والی
متفرق صورتیں اور ان کا ہماری جیتی جاگتی زندگی سے ربط و تعلق۔
ایک نادر و نایاب عربی کتاب کا پہلی بار مکمل اردو ترجمہ

تَعْبِيرُ الْأَنْبَاءِ فِي تَعْبِيرِ الْأَنْبَاءِ

خواب اور تعبیر

تالیف

شیخ عبد العزیز بن یونس بن علی بن عبد اللہ

اردو ترجمہ

مولانا محمد انس چترالی

ادارۃ السلاسل

لاہور — کراچی

عکس حوالہ نمبر: 68

باب الخاء

۲۷۲

نعطیر الانام

فبیح الکلام مرد ہے۔ (۹) دیہاتی فحش کا بری خنزیر دیکھنا تنگی اور شرمینچنے کی علامت ہے۔ (۱۰) زمین پر کچھ بونے والا اگر فحش کی کا سوردیکھے تو توقع کے مطابق مناسب انداز میں اس کا کام نہ ہونے کی دلیل ہے۔ (۱۱) شادی کا خواہشمند شخص اگر بری سوردیکھے تو تعبیر ہے کہ اسکے مزاج کے موافق بیوی نہیں ملے گی بلکہ غیر موافق عورت سے نکاح ہوگا۔ (۱۲) خواب میں خنزیر کا گوشت دیکھنا اچھا شگون ہے۔ (۱۳) خواب میں خود خنزیر کا گوشت بنا کر کھانے کی تعبیر بہت اچھی ہے۔ (۱۴) اپنے بستر پر خنزیر دیکھنا کسی یہودیہ عورت کے ساتھ جماع کرنے پر دلالت کرتا ہے۔ (۱۵) خنزیر کے بچوں کا مالک بننا یا ان کو دیکھنا غم میں مبتلا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۱۶) پالتو خنزیر خوشحالی اور ضروریات کی تکمیل کی دلیل ہے۔ (۱۷) کبھی خنزیر دیکھنا یہود و نصاریٰ پر حکمرانی کرنے کی علامت ہے۔ (۱۸) جس کا اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہو اور وہ خواب میں خنزیر (مذکر ہو یا مؤنث) دیکھے تو وہ اپنی بیوی کو طلاق دیگا اور کبھی خنزیر کی دلالت شرم تکلیف اور اس کو حرام سمجھنے والے کے لئے مال حرام پر ہوتی ہے۔ (۱۹) مادہ خنزیر دیکھنا زیادہ نسل کرنے کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ (۲۰) خنزیر سے تکلیف پہنچنا کسی عیسائی شخص کی طرف سے تکلیف پہنچنے کی دلیل ہے۔ (۲۱) بہت سارے سوردیکھنا بہت سارا مال ملنے پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۲) خواب میں خود کو سوردیکھنا ذلت اور دینی کمزوری کے ساتھ مال اور خوشحالی نصیب ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ (۲۳) خنزیر کا گوشت اس کی چربی اس کے بائیں اس کی کھال گھنسیا حرام مال پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۴) اس کا دودھ پینا مال یا عقل میں فتور آنے پر دلیل ہے۔ (۲۵) اور سورد پر سوار ہونا حکومت و قوت حاصل کرنے اور دشمن پر غالب آنے کی علامت ہے۔ (۲۶) سورد کے ساتھ جھگڑا کرنا ظالم دشمن پر قابو پانے کی دلیل ہے۔ (۲۷) خنزیر کا گوشت کھانا خالص حرام مال ملنے یا کسی مصیبت کا مرتکب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ (۲۸) چھوٹے چھوٹے سوروں کو اپنے گھریا کرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنا بادشاہ کے خادموں کو اس کے پاس آنے کی علامت ہے اور اس سے ڈرنا چاہئے۔ (۲۹) اپنے گھر سے خنزیر کو نکال باہر کرنا سرکاری کام کو ترک کرنے کی دلیل ہے۔

حروف (بکری کا بڑا بچہ)

(۱) اس کی دلالت فرمانبردار بیٹے پر ہوتی ہے چنانچہ خواب میں اس کا بطور ہبہ ملنا فرمان بردار بچے کے تولد کی دلیل ہے چھوٹے چھوٹے جانوروں کا مالک بننا غم پر دلالت کرتا ہے انسان کے بیٹوں کی دلالت دنیا پر ہوتی ہے۔ خواب میں اسے ذبح کرنا بچے یا کسی رشتہ دار کے مرنے پر دلالت کرتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 69

مِن مَكْتَبَةِ التَّرَاثِ

نَوَاصِرُ الْأَصُولِ

فِي أَحَادِيثِ الرَّسُولِ

تأليف
محمد بن علي بن الحسن أبو عبد الله الكاظم
التريزي

المجلد الثاني

حَقَّقَ أَصُولَهُ وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهُ
الدكتور عبد الرحمن عميره

دار الحديث
ببيروت

عکس حوالہ نمبر: 69

الأصل المائة والخمسون

في أن من غير الحق من العلماء يمسح
وسر ما يمسحون به

عن أبي أمامة (رضي الله عنه) قال: قال رسول الله ﷺ: تكون
في أمتي فزعة، فيصير الناس إلى علمائهم فإذا هم قردة وخنازير.

فالمسح تغيير الخلقة. وإنما حل بهم المسح لأنهم غيروا الحق عن
جهته، وحرفوا الكلام عن موضعه، فمسحوا قلوب الخلق وأعينهم عن
رؤية الحق، فمسح الله تعالى صورهم، وبدل خلقتهم كما بدلوا الحق
باطلاً. فعلماء السوء على ضربين: منهم مكب على حطام الدنيا
لا يمل من جمعه، فتراه شهرة ودهره يتقلب في ذلك كالخنزير على
المزابل، يصير من عذرة إلى عذرة، قد أخذ بقلبه دنياه، وألزمه خوف
الفقر وألهجه باتخاذ عذرة للنوائب، لا يتفكر عليه تقلب أحوالها، ولا
يتأذى بسوء رائحتها، قد احتشت من الحرام، ووسخت حلالها من
تراكم الشهوات. فأفعال هذا الضرب واكبابه على هذه المزابل كإكباب
الخنازير. فإذا حلت السخطة، مسحوا هؤلاء في صورة الخنازير، إن
جوز المسح في هذه الأمة. وإن لم يجوز ذلك، فيحمل على أن معناه
معنى الخنازير. والضرب الثاني هم أهل تصنع وتراءٍ ومخادعة وتزين

ترجمہ: میری امت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے کہ
وہاں بندراور سوراہے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 70

عَقْدُ الدَّرِّ فِي خَبَارِ الْمُنْتَظَرِ

لِيُوسُفَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْغَزِيرِ
الْمَقْدِسِيِّ الشَّافِعِيِّ السَّنْبَلِيِّ
(من علماء القرن السابع)

تعمیر

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلوة

الطبعة الأولى

١٣٩٩ هـ = ٢٠١٧ م

عکس حوالہ نمبر: 70

الفصلی الأول فی أحادیث متفرقة ۶۳

يَقْتُلُونَ وَيُخَيِّفُونَ الْمُطِيعِينَ إِلَّا مَنْ أَظْهَرَ طَاعَتَهُمْ ، فَالْمُؤْمِنُ النَّفِيُّ
بِضَائِعِهِمْ بِلِسَانِهِ ، وَيَبْرُؤُ مِنْهُمْ (۱) بِقَلْبِهِ ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ
يُعِيدَ الْإِسْلَامَ عَزِيْزًا ، فَصَمَّ كُلَّ جَبَّارٍ ، وَهُوَ الْقَائِدُ عَلَى مَا يَشَاءُ
أَنْ يُصْلِحَ أُمَّةً بَعْدَ فَسَادِهَا .

فقال عليه الصلاة والسلام : « يَا حُدَيْفَةُ ، لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا
إِلَّا يَوْمٌ وَاحِدٌ ، لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ،
تَجْرِي الْمَلَاحِمُ عَلَى يَدَيْهِ ، وَيُظْهِرُ الْإِسْلَامَ ، لَايُخْلِفُ وَعْدَهُ ، وَهُوَ
سَرِيْعُ الْحِسَابِ » .

أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو نَعِيمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، فِي « صِفَةِ الْمَهْدِيِّ » .

أَوْعَنَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : [۲۹ ظ]
لَا يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ حَتَّى يُقْتَلَ ثَلَاثًا ، وَيَمُوتَ ثَلَاثًا ، وَيَبْقَى ثَلَاثًا .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو عِمَّانُ بْنُ سَعِيدِ الْمُقْرِي ، فِي « سُنَنِهِ » (۲)
وَرَوَاهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نَعِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، فِي كِتَابِ « الْفِتَنِ » (۳) .

وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ : يُجَاءُ إِلَى الْمَهْدِيِّ فِي بَيْتِهِ ، وَالنَّاسُ لِي فِتْنَةٌ
تُهْرَأَقُ فِيهَا الدِّمَاءُ ، يُقَالُ لَهُ (۴) : قُمْ عَلَيْنَا : فَيَأْبَى حَتَّى يُخَوَّفَ
بِالْقَتْلِ ، فَإِذَا خَوَّفَ بِالْقَتْلِ قَامَ عَلَيْهِمْ ، فَلَا يُهْرَأَقُ بِسَبِّهِ مِخْجَمَةً كَمْ .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو الدَّقْنِيُّ ، فِي « سُنَنِهِ » (۵) .

وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : لَا يَكُونُ

(۱) سقط من : ب .

(۲) سنن الداني . لوصة ۹۴ . .

(۳) في باب آخر من علامات المهدي في خروجه . الفتن لوصة ۹۱ ، وانظر كنز العمال

۲۱۰/۷ ، ومنتخب كنز العمال ۳۲/۶ .

(۴) سقط من الأصل .

(۵) سنن الداني . لوصة ۹۵ .



ترجمہ: حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں لوگ مہدی کی طرف اس کے گھر جائیں گے اور لوگ ایک ایسے فتنہ میں مبتلا ہوں گے جس میں خون بہایا جائے گا۔ مہدی کو کہا جائے گا ہمارے رہنما بنیں۔ مگر وہ انکار کرے گا یہاں تک کہ اسے قتل و غارت کا اندیشہ ہوگا۔ جب اسے قتل و غارت کا خطرہ ہوگا وہ ان کا رہنما بن جائے گا۔ پس اس کی وجہ سے خون کا ایک قطرہ بھی بہایا نہ جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 71

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بِحَارِ الْأَخْوَارِ



دَرَخَالَاتِ

حَضْرَتِ اِمَامِ مُحَمَّدِ مَهْدِيِّ
اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَام

مَوْلَفِ

عَلَامَةِ مُحَمَّدِ بَاقرِ مَجَلِسِيِّ
رَتِيبِ وَدَوِيْنِ

اے۔ ایچ۔ رضوی

مَارِشَن رِغْوَدِ
كَرَلُوچِي

مَحْفُوْطِ الْاِحْتِبٰی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

مَحْفُوْطِ

MBA

عکس حوالہ نمبر: 71

۱۲۵

بھردی گئے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی، اور اہل آسمان و اہل زمین سب کے سب ان سے خوش اور راضی ہوں گے۔ (غیبۃ طوسی)

ظہورِ مہدی کی بشارت برائیت ابوالحجاف

۲۲۷

انہیں اسناد سے حسن بن حسین، عن تلید، عن ابوالحجاف۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”و میں تم لوگوں کو مہدی کی خوشخبری دیتا ہوں۔ (یہ جلد آپ نے تین بار فرمایا) یہ اُس وقت ظہور کریں گے جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوگا، شدید زلزلے آئیں گے تو وہ اگر زمین کو عدل و داد سے بھردیں گے جبکہ وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بندوں کے دلوں کو شوقِ عبادت اور انصافِ عدل سے بھردیں گے۔“ (غیبۃ طوسی)

بشارتِ ظہورِ مہدی برائیت ابوسعید خدری

۲۲۸

انہیں اسناد کے ساتھ حسن بن حسین نے سفیان الجری سے، انہوں نے عبدالوہب سے، انہوں نے حارث بن حصیرہ سے، انہوں نے عمارہ بن جوین العبدی سے، انہوں نے ابوسعید خدری سے، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرائے ہوئے سنا کہ:

”امام مہدی میری عنترت اور میرے اہل بیت میں سے ہوں گے جو آخری زمانے میں ظہور کریں گے، اُن کے نیچے آسمان اپنے سارے قطرے برسادے گا اور زمین اپنے تمام دانے اُگا دے گی، وہ زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھردیں گے جس طرح اس کو قوم نے ظلم و جور سے بھر دیا ہوگا۔“ (غیبۃ طوسی)

بشارتِ ظہورِ مہدی برائیت ابوہریرہ

۲۲۹

محمد بن اسماعق نے علی بن عباس سے، انہوں نے بکار سے، انہوں نے مصعب سے

عکس حوالہ نمبر: 72

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ فَتَحَ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شع اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان مفتی

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: یازدہم پارہ: ۲۳-۲۷ باب: ۳۰۸۵-۳۵۰۶ حدیث: ۵۳۹۲-۶۱۹۲

کتاب اللباس، کتاب الادب، کتاب الاستیذان، کتاب الدعوات
کتاب الرقاق، کتاب الحوض، کتاب القدر

مکتبہ الشیخ ناشر

۳/۲۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 72

۳۳۲

پاپ کتاب الرقاق (۳۳۳۸) باب: اس بات کا بیان کہ مال کے فتنے سے بچا جائے / حدیث: (۲۰-۶۰۱۹)

﴿بَابُ مَا يُنْقِي مِنَ فِتْنَةِ الْمَالِ﴾^{۳۳۳۸}

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

اس بات کا بیان کہ مال کے فتنے سے بچا جائے

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے تفتن یعنی خدا کا آزمائش ہے

۶۰۱۹ ﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالذَّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةَ وَالْخَمِيصَةَ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار و زرہم کے غلام اور چارو و کھل کے غلام جاہ ہونے کہ اگر انہیں دیا گیا تو خوش اور اگر نہیں دیا گیا تو ناخوش۔

(متقدم یہ ہے کہ دنیا کی دولت، متاع فانی کو نصب العین بنانا جب فی اللہ کے خلاف ہے مومن کو بچنا چاہئے۔)

مطابقتہ للترجمہ مطابق الحدیث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعد موضوعاً الحدیث هنا م: ۹۵۲ مر الحدیث فی الجهاد م: ۴۰۳ اخرجہ ابن ماجہ فی الزهد.

۶۰۲۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَإِدْيَانٍ مِنْ مَالٍ لَا يَبْغِي ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيَّ مَنْ تَابَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دوادیاں ہوں تو وہ تیسری کا خواہشمند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی (ای لا یبغی: بیع من الدنيا حتى يموت) اور اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مطابقتہ للترجمہ مطابق الحدیث للترجمة توخذ من معنى الحديث لانه صلى الله عليه وسلم اشار بهذا المثل الى ذم الحرص على الدنيا والشرة والازدياد وهذه آفة يجب الاتقاء منها.

تعد موضوعاً الحدیث هنا م: ۹۵۲ اخرجہ مسلم فی الزکوة.

شیره یشره از باب سمع شروها و شراهة بہت ترلیس ہونا صفت شیره.

عکس حوالہ نمبر: 73

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَوَّلًا وَآخِرًا وَبَيْنًا بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

صَحِيحُ بِنَّارِي

جلد دوم

رَوَاهُ أَبُو بَكْرٍ فِي الْمَدِينَةِ فِي الْبَيْتِ سَيِّدِ الْفَقَهَاءِ

صَحِيحُ الْإِسْلَامِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بِنَّارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تَرْجُمَةٌ وَتَشْرِیحٌ

حَضْرَتُ مَوْلَانَا مُحَمَّدٌ دَاوُدُ رَازِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نظريافت

حَضْرَتُ الْعَلَمَاءِ مَوْلَانَا بَارِئُ اللَّهِ شَتَوِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَضْرَتُ الْعَلَمَاءِ مَوْلَانَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّائِقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 73

استفتاء کا بیان

177

عَاذٌ بِالذُّبُرِ)).
[اطرافہ بی: ۳۲۰۰، ۳۲۴۳، ۴۱۰۰]. تھی۔

جنگ خندق میں بارہ ہزار کافروں نے مدینہ کو ہر طرف سے گھیر لیا تھا آخر اللہ نے پروا ہوا بھیجی، اس زور کے ساتھ کہ ان کے ذرے اکڑ گئے، آگ بجھ گئی، آنکھوں میں خاک گھس گئی جس پر کافر پریشان ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ آپ کا یہ اشارہ اسی ہوا کی طرف ہے۔

باب بھونچال اور قیامت کی نشانیوں

۲۷۔ بَابُ مَا قَبِلَ فِي الزَّلَازِلِ

کے بیان میں

وَالآيَاتِ

(۱۰۳۶) ہم سے ابو الیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، کہا کہ ہم سے ابو الزناد (عبداللہ بن ذکوان) نے بیان کیا۔ ان سے عبدالرحمن بن ہرمز اعرج نے اور ان سے ابو ہریرہ بیشتر نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا اور نقتے نسا پھوٹ پڑیں گے اور ”ہرج“ کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔ قتل اور تمہارے درمیان دولت و مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ وہ اہل بڑے گا۔

۱۰۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الِيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَعِيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْقُضَ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَقَارِبَ الزَّمَانُ، وَيَنْظَهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ - وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ - حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ)). [راجع: ۸۵]

سخت آندھی کا ذکر آیا تو اس کے ساتھ بھونچال کا بھی ذکر کر دیا، دونوں آئیں ہیں۔ بھونچال یا ہرج یا آندھی یا زین دھننے میں ہر شخص کو دعا اور استغفار کرنا چاہئے اور زلزلے میں نماز بھی پڑھنا بہتر ہے لیکن اکیلے اکیلے۔ جماعت اس میں مستنون نہیں اور حضرت علی بیشتر سے مروی ہے کہ زلزلے میں انہوں نے جماعت سے نماز پڑھی تو یہ صحیح نہیں ہے (مولانا وحید الزماں مرحوم)

(۱۰۳۷) مجھ سے محمد بن شعیب نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا، ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما۔ اس پر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد کے لئے بھی برکت کی دعا کیجئے لیکن آپ نے پھر وہی کہا ”اے اللہ! ہمارے شام اور یمن پر برکت نازل فرما“ پھر لوگوں نے کہا اور ہمارے نجد میں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہاں تو زلزلے اور نقتے ہوں گے اور شیطان کا

سخت آندھی کا ذکر آیا تو اس کے ساتھ بھونچال کا بھی ذکر کر دیا، دونوں آئیں ہیں۔ بھونچال یا ہرج یا آندھی یا زین دھننے میں ہر شخص کو دعا اور استغفار کرنا چاہئے اور زلزلے میں نماز بھی پڑھنا بہتر ہے لیکن اکیلے اکیلے۔ جماعت اس میں مستنون نہیں اور حضرت علی بیشتر سے مروی ہے کہ زلزلے میں انہوں نے جماعت سے نماز پڑھی تو یہ صحیح نہیں ہے (مولانا وحید الزماں مرحوم)

۱۰۳۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)). قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي يَمَنِنَا)) قَالَ: قَالُوا: وَفِي نَجْدِنَا. قَالَ: قَالَ: ((هَنَّاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قُرْنُ

عکس حوالہ نمبر: 74

القول المختصر
في
علامات المهدي المنتظر

لابي البساس أحمد بن محمد بن محمد المكي الهبتي

دراسة وتحقيق وتعليق

مصطفى حارس

مكتبة القرآن

للطبع والنشر والتوزيع
٣ شارع القماش بالفرنساوي - بولاق
القاهرة - ت. ٧٦١٩٦٢ - ٧٦٨٥٩١

عکس حوالہ نمبر: 74

الثامنة والخمسون : يبائع في المحرم بعد أن تسبقه فتن وحروب
برمضان وما بعده إلى الحجة ، فينهب الحج بمنى ، ويكثر القتل حتى
يسيل الدم على الجمرة ، ويهرب صاحبهم المهدي فيبائع بين الركن
والمقام وهو كاره ، بل يقال له : إن لم تقبل ضربنا عتقك* .

★ صفة فخذيہ :

التاسعة والخمسون : انفراج فخذيہ وتباعد ما بينهما .

★ كسر الصليب وقتل الخنزير :

الستون : يخرج المهدي حكما وعدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير
ويطاف بالمال ، فلا يوجد أحد يقبله . ولا ينافيه ما يأتي أن عيسى
ﷺ يفعل ذلك ؛ إذ لا مانع أن كلا منهما يفعله .

★ انتصارات المهدي :

الحادية والستون : يفتح الرومية بأربع تكبيرات ، ويقتل ستائة ألف ،
ويستخرج مأخذ من بيت المقدس ، والثابوت الذي فيه السكينة ،
ومائدة بنى إسرائيل ، ورضاضة الألواح ، وحلة آدم ، وعصى
موسى ، ومنبر سليمان ، وقفيزين^(٣٨) من المن الذي أنزل الله عز وجل
على بنى إسرائيل أشد بياضاً ، من اللبن ، ثم يأتي لمدينة يقال لها ،
(القاطع) طولها ألف ميل ، وعرضها خمسمائة ميل ، ولها ستون
وثلاثائة باب ، يخرج من كل باب مائة ألف مقاتل ، فيكبرون عليها
أربع تكبيرات ، فيسقط حائطها فيغنمون ما فيها ، ثم يقيمون فيها سبع

★ رواه بنحوه الحاكم في المستدرک ٥٠٣/٤ .

(٣٨) القفيز : مكيال كان يكال به قديماً ، ويختلف مقداره في البلاد ، ويعادل بالتقدير المصرى الحديث
نحو ستة عشر كيلو جراماً .

ترجمہ: مہدی حکم عدل ہو کر ظاہر ہوگا اور وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور مال پیش کیا جائے گا مگر کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ اور جو حدیث میں ہے کہ یہی کام عیسیٰؑ بھی کریں گے تو یہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ مسیح و مہدی دونوں کے یہ ایک جیسے کام کرنے میں کوئی روک نہیں۔

14۔ عالم اسلام کا زوال اور ظہور مہدی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَبْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا أَوْ أَضَلُّوا.

(صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 272 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) ⁷⁵

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں سے علم چھین کر اچانک اسے قبضہ میں نہیں لے گا بلکہ عالم باعمل لوگوں کی موت سے علم کو اٹھالے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنا لیں گے۔ پھر ان سے سوال کیے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے اور وہ گمراہ ہوں گے یا فرمایا وہ دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

تشریح: یہ حدیث صحاح ستہ کے تمام مؤلفین نے روایت کی اور امام بخاری اور مسلم نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔

(عمدة القاری جلد 2 صفحہ 196 دارالکتب العلمیة بیروت لبنان)

اس حدیث میں دینی اور مذہبی قوموں کے زوال کا ایک اہم سبب یہ بتایا گیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ وہ اپنے علم و عمل کی حفاظت نہ کرنے کے نتیجے میں بتدریج پستی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پہلی صدی کو بہترین صدی فرمایا، پھر اس کے بعد کی دو صدیوں کو بھی خیر القرون (نسبتاً کم بہتر صدیاں) قرار دیا اور فرمایا کہ اس کے بعد جھوٹ کی خرابی پھیلنا شروع ہو جائے گی۔

(صحیح بخاری اردو جلد چہارم صفحہ 133 مترجم مولانا محمد آزاد، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) ⁷⁶

اس ارشاد نبویؐ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تیسری صدی کے بعد مسلمانوں کی گمراہی اور فحش عروج کا وہ ہزار سالہ دور شروع ہو جانا تھا جس میں انہوں نے زوال پذیر ہو کر بالآخر انتہائی نازک حالت میں چلے جانا تھا۔ مذکورہ بالا حدیث میں اسی تاریک دور کے حالات کی طرف اشارہ ہے جس میں مسلمانوں کی دنیوی قیادت اور اقتدار پر بھی بددیانت اور نااہل لوگوں کا قبضہ ہو جانا تھا۔ ان کی عملی حالت بگڑ جانی تھی اور مال کی فراوانی سے زنا، شراب اور قتل کے جرائم عام ہو جانے لگے۔

(نصر الباری جلد اول صفحہ 418 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی) ⁷⁷

اس صورتحال میں مسلمانوں کی دینی و مذہبی قیادت بھی ختم ہو جانی تھی۔ فحش عروج کے زمانہ کے یہی لوگ ہیں جس کے بارے میں رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اُن کا مجھ سے اور میرا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔“

(مسند احمد بن حنبل جلد ششم صفحہ 346 مترجم مولانا محمد ظفر مکتبۃ رحمانیہ لاہور) ⁷⁸

اسی زمانہ کی علامات بیان کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی میں سے فتنوں کا آغاز ہوگا۔“

(شعب الایمان للبیہقی الجزء الثانی صفحہ 311 دار الکتب العلمیہ لاہور) ⁷⁹

شیعہ مسلک میں بھی یہ حدیث مسلم ہے۔

(بخاری الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 76 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ⁸⁰

یہ حدیث جس میں امت کی گمراہی کا ذکر ہے دراصل قرآن شریف کی اس آیت کی تفسیر ہے کہ
وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنذِرِينَ ۝
(الصافات: 72-73) اور یقیناً ان سے قبل پہلی قوموں میں سے بھی اکثر گمراہ ہو چکے تھے جبکہ یقیناً ہم ان میں ڈرانے والے بھیج چکے تھے۔ یعنی الہی سنت کے مطابق اکثریت کی گمراہی کے بعد ہی ان میں خدا کا مامور ہوشیار کرنے کے لئے آتا ہے۔

حدیث زیر نظر میں اسلام کی حالت زار کے بارہ میں جو نشانیاں بیان کی گئی تھیں وہ تیرھویں

صدی میں من و عن پوری ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ مسلک الحمدیث کے علامہ نواب نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن خان نے قریباً چودھویں صدی ہجری میں ان علامتوں کے پورا ہونے کا واضح اعتراف کرتے ہوئے لکھا تھا:

”جس دن سے اس امت میں یہ فتنے واقع ہوئے پھر یہ امت یہ ملت نہ سنبھلی اس کی غربت اسلام کی کمیابی روز افزوں ہوتی گئی یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر پھر کر جاتے ہیں۔“

(اقترب الساعة صفحہ 12 مطبع مفید عام) ⁸¹

مولانا حالی نے چودھویں صدی کی اس حالت زار کا نقشہ یوں کھینچا تھا:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی فقط اسلام کا رہ گیا نام باقی

علامہ اقبال نے بھی چودھویں صدی کے مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا:

وضع میں تم ہوں نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

دین اسلام پر ایسے نازک حالات میں جب امت نے بگڑ کر یہود کی مماثلت اختیار کر لینی تھی۔ ایسے ہی گمراہی کے زمانہ میں ان کی اصلاح کے لئے ایک مثیل مسیح کی خبر دی گئی تھی۔

ہاں اسلام کے خادم اس مہدی کی پیشگوئی جس نے ایمان کو آسمان کی بلندیوں سے واپس لا کر دنیا میں قائم کرنا تھا۔ (بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الحجۃ)

اہلسنت اور شیعہ مسلک کی احادیث اس بات پر بھی متفق ہیں کہ امام مہدی، امت میں ایک لمبے انقطاع کے بعد لوگوں میں اختلاف اور فتنوں کے ظہور کے وقت آئے گا۔

(كشف الغمة فی معرفة الائمة الجزء الثالث صفحہ 271 دارالاضواء بیروت) ⁸²

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد دہلوی نے چودھویں صدی کے اس بگڑے ہوئے زمانہ کی حالت میں تشریف لائے اور یہ دعویٰ کیا کہ:

”سو میں۔۔ عیسیٰ مسیح بھی ہوں اور محمد مہدی بھی۔ مسیح ایک لقب ہے جو

حضرت عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا جس کے معنی ہیں خدا کو چھونے والا اور خدائی انعام میں سے کچھ لینے والا۔ اور اس کا خلیفہ اور صدق اور راستبازی کو اختیار کرنے والا۔ اور مہدی ایک لقب ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو دیا گیا تھا جس کے معنی ہیں کہ فطرتاً ہدایت یافتہ اور تمام ہدایتوں کا وارث اور اسم ہادی کے پورے عکس کا محل۔ سو خدا کے فضل اور رحمت نے ان دونوں لقبوں کا مجھے وارث بنا دیا۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزانہ جلد 17 صفحہ 128 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی آمد کا مقصد ”نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنانا“ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

چودو خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردن

دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد دعوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ اور میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔ اور ایک جماعت ہندوؤں اور انگریزوں کی بھی مشرف بہ اسلام ہوئی۔“

(تجلیات الہیہ روحانی خزانہ جلد 20 صفحہ 1397 ایڈیشن 2008)

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک ایسی پاک جماعت کی بنیاد ڈالی جس کے بارے میں علامہ اقبال جیسے مفکر کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ:

”اسلامی سیرت کا ٹھیکہ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں۔“

(ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر صفحہ 18 مطبوعہ اقبال اکیڈمی لاہور) ⁸³

عکس حوالہ نمبر: 75

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسح بخاری

جلد اول

رَبِّ الْعَالَمِينَ فِي الْوَسْطِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

تَجِدُونِي فِي

حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَوْدَارِ رَأْسِهِ

نَظَرِي

حَضْرَتِ الْعَالِمِ وَالْمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَأَوْدَارِ رَأْسِهِ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 75

علم کے بارے میں

272

ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھا لے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔ بلکہ وہ (پختہ کار) علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔ حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے، ان سے سوالات کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔ اس لئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ فربری نے کہا ہم سے عباس نے بیان کیا، کہا ہم سے قتیبہ نے، کہا ہم سے جریر نے، انہوں نے ہشام سے مانند اس حدیث کے۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ إِلَّا بِمَا يَسْتَرِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا أَخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَلْفَتُوا بغيرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)). قَالَ الْفَرَبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ نَحْوَهُ.

[طرفہ بی: ۷۳۰۷]

پختہ عالم جو دن کی پوری سمجھ بھی رکھتے ہوں اور احکام اسلام کے دقائق و مواقع کو بھی جانتے ہوں، ایسے پختہ دماغ علماء ختم ہو جائیں گے اور سطحی لوگ مدعیان علم باقی رہ جائیں گے جو تا سبھی کی وجہ سے محض تقلید جلد کی تاریکی میں گرفتار ہوں گے اور ایسے لوگ اپنے غلط فتوؤں سے خود گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ یہ رائے اور قیاس کے دلدادہ ہوں گے۔ یہ ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطرفری کی روایت ہے جو حضرت امام بخاری کے شاگرد ہیں اور صحیح بخاری کے اولین راوی یکی فربری ہیں۔ بعض روایتوں میں بغیر علم کی جگہ براہیم بھی آیا ہے۔ یعنی وہ جاہل مدعیان علم اپنی رائے قیاس سے فتویٰ دیا کریں گے۔ قال العینی لا یخص هذا بالمفنیین بل عام للقضاة الجاهلین یعنی اس حکم میں نہ صرف مفتی بلکہ عالم جاہل قاضی بھی داخل ہیں۔

باب اس بیان میں کہ کیا عورتوں کی تعلیم کے لئے کوئی

۳۵- بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمَ

خاص دن مقرر کیا جاسکتا ہے؟

عَلَى حِدَّةٍ فِي الْعِلْمِ؟

(۱۰۱) ہم سے آدم نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے ابن الصبائی نے، انہوں نے ابو صالح ذکوان سے سنا، وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عورتوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، اس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے (بھی) کوئی دن خاص فرمادیں۔ تو آپ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن عورتوں سے آپ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) احکام سنائے جو کچھ آپ نے ان سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔ اس پر

۱۰۱- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْأَسْبَهَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ ذَكَرَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: قَالَ: قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبْنَا عَلَيْكَ الرَّجَالَ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ. فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيهَا قَالَ لَهُنَّ: ((مَا مِنْكُمْ امْرَأَةٌ تَقْدِمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)). فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: وَالتَّيْنِ؟ فَقَالَ: ((وَالَّتَيْنِ)).

عکس حوالہ نمبر: 76

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اللّٰهَ لَیَسْمَعُ سِرِّکُمْ وَنَجْوٰتِکُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَیَسْمَعُ مَا تَعْمَلُوْنَ

صحیح بخاری

جلد چہارم

رَوَّاهُ ابُو یَسْرِءٍ فِي الْوَسِيَّةِ سَيِّدُ الْفَقَهَاءِ

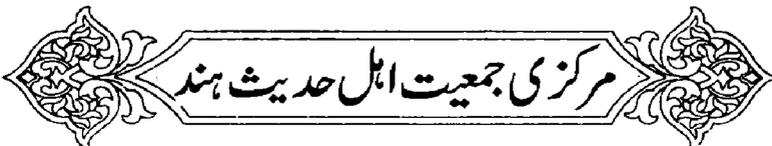
مُحَمَّدُ بْنُ الْاَبِيْ اَسْحٰبٍ الْاَوْسِيُّ ابُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَمَاعِلٍ بُخَارِيُّ

رَوَّاهُ وَتَشَيَّحَ

حَضْرَتُ مَوْلَانَا مُحَمَّدُ دَاوُدُ رَازِي

نظریات

حَضْرَتُ الْعَلَامِ الْاَبِي الْعَبَّاسِ الْاَسَدِي الرَّزِي
حَضْرَتُ الْعَلَامِ مَوْلَانَا ابُو جَعْفَرِ عَبْدِ الْكَلْبِ الْاَسَدِي الرَّزِي



عکس حوالہ نمبر: 76

گواہی کے مسائل کا بیان

133

اس کے علاوہ اور بھی تمہارے لڑکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہیں۔ نعمان! نے بیان کیا میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس پر فرمایا تو مجھ کو ظلم کی بات پر گواہ نہ بنا۔ اور ابو حریز نے شعبی سے یہ نقل کیا کہ آپ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

گواہ پر اگر یہ ظاہر ہے کہ یہ ظلم ہے تو اس کا فرض ہے کہ اس کے حق میں ہرگز گواہی نہ دے ورنہ وہ بھی اس گناہ میں شریک ہو جائے گا۔

(۲۶۵۱) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو جمرہ نے بیان کیا کہ میں نے زہد بن معرب سے سنا کہ میں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے سنا اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ (تالیفین) پھر وہ لوگ جو اس کے بھی بعد آئیں گے (تبع تابعین) عمران نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا آنحضرت ﷺ نے دو زمانوں کا (اپنے بعد) ذکر فرمایا یا تین کا پھر آپ نے فرمایا کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو چور ہوں گے، جن میں دیانت کا نام نہ ہو گا۔ ان سے گواہی دینے کے لئے نہیں کہا جائے گا۔ لیکن وہ گواہیں دیتے پھریں گے۔ نذریں مائیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے، مٹاپا ان میں عام ہو گا۔

تَشْهَدُنِي عَلَى جَوْرٍ)). وَقَالَ أَبُو حَرِيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: ((لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ)).

[راجع: ۲۵۸۶]

۲۶۵۱- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ قَوْمِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ - قَالَ عِمْرَانُ: لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ قَرْنَيْنِ أَوْ ذِلَّةٍ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ، وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَنْهَدُونَ، وَيَلْدُرُونَ وَلَا يُفُونَ، وَيَطْفَهُوْنَ فِيهِمْ السَّمَنِ)).

[أطرافه في: ۳۶۵۰، ۶۴۲۸، ۶۶۹۵]

مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہو گا نہ قسم کھانے میں، جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے۔ کبھی قسم پہلے کھائیں گے پھر گواہی دیں گے۔

حدیث کے جملہ ویشہدون ولا یسٹشہدون پر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں۔ ویعارضہ ما رواه مسلم من حدیث زید بن خالد مرفوعاً لا اخبر کم بخیر الشهداء الذی یاتی بالشہادۃ قبل ان یسألها واختلف العلماء فی ترجیحہما فجع ابن عبدالبر الی ترجیح حدیث زید بن خالد لیکونہ من روایۃ اهل المدینۃ لقد مہ علی روایۃ اهل العراق وبالغ فزعم ان حدیث عمران هذا لا اصل له وجنح غیرہ الی ترجیح حدیث عمران لانفاق صاحبی الصحیح علیہ وانفراد مسلم باخراج حدیث زید بن خالد وذهب اخرون الی الجمع بینہما الخ (فتح) یعنی ویشہدون ولا یسٹشہدون سے زید بن خالد کی حدیث مرفوعہ معارض ہے، جسے امام مسلم نے روایت کیا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو بہترین گواہوں کی خبر نہ دوں؟ وہ وہ لوگ ہوں گے کہ وہ ظلی سے پہلے ہی خود گواہی دے دیں..... ہر دو احادیث کی ترجیح میں علماء کا اختلاف ہے۔ ابن عبدالبر نے حدیث زید بن خالد (مسلم) کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہ اہل مدینہ کی روایت ہے۔ اور حدیث مذکور اہل عراق کی روایت سے ہے۔ پس اہل عراق پر اہل مدینہ کو ترجیح حاصل ہے۔ انہوں نے یہاں تک

عکس حوالہ نمبر: 77

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَضْرُ الْبَارِي

شرح اردو

ضَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

مفرت العلامہ مولانا محمد عثمان مفتی

شیخ الحدیث ظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام مفرت مولانا مستنیر حسین (مفتی) مدظلہ العالی

جلد: اول، پارہ: ۱، باب: ۱ - ۹۵، حدیث: ۱ - ۱۳۲

کتاب الوحی، کتاب الایمان، کتاب العلم

مکتبۃ الشیخ

۳/۲۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 77

نصر الباری

۳۱۸

کتاب العلم

ہو گیا تو علم اٹھ جائے گا اور جہالت کا غلبہ ہو گا پھر کوئی کام قاعدہ کے مطابق نہ ہوگا اور نظام عالم درہم برہم ہو جائیگا جب علم درہم سے گا تو عالم کو ختم کر دیا جائیگا، معلوم، را علم بقائے عالم کا سبب ہے۔

اسی ترجمہ الباب کا مقصد بھی واضح ہو گیا کہ تحصیل علم پر ترغیب ہے جیسا کہ حدیث الباب سے معلوم ہوگا کہ نفع علم علامات قیامت میں سے ہے اس لئے تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے۔

۷۹ • حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ ابْنِ السَّبَّاحِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمَ وَيَنْبُتَ الْجَهْلُ وَتَشْرَبَ الْخُمْرُ وَيَظْهَرَ الزُّنَا •

۸۰ • حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثنا يعقوب بن سعيدي عن شعبة عن قتادة عن النبي قال لَأَحَدٌ تُنْتَكَمُ حَدِيثًا لَا يُخَدُّكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقْبَلَ الْعِلْمَ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزُّنَا وَتَكْتَفِرَ النِّسَاءُ وَيَعْلَى الرَّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِبَعْضِ امْرَأَةٍ الْقَيْمِ الْوَلِيُّ •

ترجمہ ۷۹ میں سے یہ بھی ہے کہ (دین کا) علم اٹھ جائے گا اور جہالت جرم جائے گی اور شراب (کثرت سے) پی جائے گی اور زنا اعلانیہ ہوگا۔

ترجمہ ۸۰ حضرت انس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد تم سے کوئی نہیں بیان کرے گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ دین کا علم گھٹ جائیگا اور جہالت پھیل جائے گی اور زنا بکثرت ہوگا، عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد کم ہو جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا نگران (کام چلانے والا) ایک مرد ہوگا۔

مطابقتہ للترجمة :- ترجمہ الباب سے دونوں حدیثوں کی مطابقت واضح ہے۔

تعداد الحدیث والحديث ههنا مشا وباني في النكاح ۳۵۵ وفي اهل الاثر ۳۶۵ وفي المعاربين ۱۰۵ تاملا ۱۰۰ -

قال ربيعة ترجمہ گذر چکا۔ علامہ عینی فرماتے ہیں: ربيعة هو المشهور بربيعة الرائي ابو يعقوب بن مشهور امام ربيعة الرائي ہیں ان کا پورا نام ابو عثمان ربيعة بن ابی عبدالرحمان خزرجی ہے، یہ فقیہ اہل مدینہ ہیں ان کو بعض صحابہ اور کبار تابعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہے، بڑے مجتہدین میں ان کا شمار ہوتا ہے، امام مالک کے شیخ اور تابعی ہیں، ربیعہ کے والد

عکس حوالہ نمبر: 78

وَاللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَالسَّنَةِ وَالسَّنَةِ قَائِلَهُمْ
اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جو تم کو دیکھیں کہ لے جاؤ اور جس سے کریں اس باز آ جاؤ

مُسْلِمُ الْأَخْبَرِ حَنْبَلِيٌّ

ترجمہ

جلد ششم

مؤلف

حَضْرَةُ أَمَّا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلٍ
(المتوفى 241هـ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۴۱۵۸ تا حدیث نمبر: ۱۶۹۳۴

مکتبہ رحمانیہ



إقرأ استشر عزی ستشری الوء و بانان لاقور
فون: 042-3722428-37355743

عکس حوالہ نمبر: 78

مَنْ لَمْ يَأْمُرْ بِمَنْعِ الْمَرْءِ مِنْ نِسْوَتِهِ
مُسْنَدُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

نے انہیں بتایا کہ اللہ نے پورا کر دیا بلکہ اتنی مجبور ہی بھی گئی، پھر میں نے گھر آ کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ نبی ﷺ سے کوئی بات نہ کرنا؟ اس نے کہا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو میرے گھر لے کر آئے اور وہ جانے لگیں تو میں ان سے اپنے لیے اور اپنے شوہر کے لئے دعاء کی درخواست بھی نہ کروں گی؟

(۱۵۲۵۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ يَصُومَ فِي السَّقْفِ [راجع: ۱۴۲۴۲].

(۱۵۳۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دیکھا کہ لوگوں نے ایک آدمی کے گرد بیٹھ لگائی ہوئی ہے اور اس پر سایہ کیا جا رہا ہے، (پوچھنے پر لوگوں نے بتایا کہ یہ روزے سے تھا)، نبی ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔
(۱۵۳۵۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ أَرْضٍ أَوْ مَاءٍ فَلْيُزِرْ عِنْفًا أَوْ يُزِرْ عِنْفًا أَخَاهُ وَلَا تَبِعُوها فَسَأَلْتُ سَعِيدًا مَا لَا تَبِعُوها الْكِرَاءُ قَالَ نَعَمْ [صحیحہ مسلم (۷۱۵)].

(۱۵۳۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس کوئی زائد زمین یا پانی ہو، اسے چاہئے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، یا اپنے بھائی کو بھدیر کے طور پر دے دے، کہ راہ پر نہ دے۔

(۱۵۳۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَعِيدُكَ بِاللَّهِ مِنْ إِمَارَةِ النَّسَقِهَا قَالَ وَمَا ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمْرَاءٌ سَيَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِحَدِيثِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلْيَسُوا مِنِّي وَكُنْتُ مِنْهُمْ وَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ كَمْ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِحَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولَئِكَ يَرُدُّونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ وَالصَّوْمُ حِنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ نَبَتْ لِحْمَهُ مِنْ سَحَابِ النَّارِ أُولَى بِهِ يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِيَانِ فَعَادَ بِأَنْعِ نَفْسُهُ وَمَوْبِقِ رَبِّتَهُ وَعَادَ مَبْتِاعِ نَفْسِهِ وَمَعْبِقِ رَبِّتَهُ [راجع: ۷۴۴۹۴].

(۱۵۳۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تمہیں ”بیوقوفوں کی حکمرانی“ سے بچائے، انہوں نے پوچھا کہ ”بیوقوفوں کی حکمرانی“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ حکمران ہیں جو میرے بعد آئیں گے، جو لوگ ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ان کے ظلم پر تعاون کریں گے، ان کا مجھ سے اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ لوگ حوض کوثر پر بھی میرے پاس نہ آسکیں گے لیکن جو لوگ ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ

عکس حوالہ نمبر: 79

شعْبُ الْاِمْلِكِ

لِلْاِمَامِ الْبِكْرِ اِحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْبَيْهَقِيِّ

۴۵۸ - ۳۸۴

تحقيق

ابن ہاجر محمد السعيد بن بيوني زغلول

الجزء الثاني

دارالكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 79

۱۸۔ باب فی نشر العلم ۳۱۱

علي الحافظ ثنا محمد بن المثنى قال : حدثني أبو الوليد ثنا أبو الأحوص قال : سمعت ابن شبرمة يقول :

منوني الأجر العظيم وليتني نجوت كفافاً لا علي ولا ليا

۱۹۰۸ - أخبرنا أبو الحسن علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن عبيد الصفار ثنا (...)(^۱) بن عيسى بن أبي إياس ثنا سعيد بن سليمان عن عبد الله بن دكين عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ :

«يوشك أن يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلام إلا اسمه ولا يبقى من القرآن إلا رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم أشرف من تحت أديم السماء من عندهم يمدح الفتنة» .

۱۹۰۹ - أخبرنا أبو سعد الماليني أنا أبو أحمد بن عدي ثنا عيسى بن سليمان القرشي ثنا بشر بن الوليد ثنا عبد الله بن دكين فذكره بإسناده موقوفاً قال أبو أحمد حدثنا عبد السلام إدريس بن سهيل ثنا محمد بن يحيى الأزدي ثنا يزيد بن هارون ثنا عبد الله بن دكين فذكره بإسناده عن علي قال : قال النبي ﷺ :

«يوشك ألا يبقى من الإسلام إلا اسمه»

فذكره غير أنه قال فقهاؤهم بدل قوله علماؤهم .

۱۹۱۰ - أخبرنا علي بن أحمد بن عبدان أنا أحمد بن (...)(^۲) ثنا حفص بن محمد بن نجيح البصري ثنا بشر بن مهران عن شريك بن عبد الله النخعي عن الأعمش عن أبي وائل قال : خطب علي الناس بالكوفة فسمعتة يقول في خطبته :

أيها الناس إنه من يتفقر افتقر ومن يعمر بيتلى ومن لا يستعد للبلاء إذا ابتلى لا يصبر ومن ملك استأثر ومن لا يستشر يندم .

(۱) كلمة غير واضحة .

۱۹۰۹ - أخرجه ابن عدي (۱۵۴۳/۴) بنفس الإسناد .

(۲) غير واضح في الاصل .

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے کہ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا اور قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ ان کی مساجد آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ انہی کے پاس سے فتنوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر: 80

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مَجَالِ الْأَنْوَارِ

۱۲

عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ بَابُ مَجْلِسِيٍّ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الاناضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

محموظ ایک اینسٹی ٹیوٹ
کارٹن روڈ
کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 80

۷۶

قَالَ ۳: "سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ نَخِثُ فِيهِ سِرَائِرُهُمْ وَ تَحْسَنُ فِيهِ عِلْمَانِيَّتُهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا لَا يُؤِيدُونَ بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا يُخَالِطُ خَوْفٌ، يَعْتَرِضُهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَكْفُرُونَ دُعَاءَ الْغُرَبِيِّ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ،"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ ہوگا اور ظاہر ان کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا چاہل کرنے کی حرص میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش بھی نہ کریں گے، ان کے ہر کام میں بے دھڑک ریا کاری ہوگی، اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے ان پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریب پڑھتے رہیں گے مگر ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔) (ثواب الاعمال)

علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

(۲۱)

اسناد بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۴: "سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يَسْتَمُونَ بِهِ وَهُمْ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَمَامِرٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِثْلَ السُّدِيِّ، فَهَمَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فَضَاهَاءِ نَحْتِ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْكُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَالْيَهُودُ تَعُودُ"

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام سے بہت دور ہوں گے، ان کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (علمائے دین و) فقہاء زیر آسمان بدترین فقیہ ہوں گے، فتنہ ان ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر ان ہی کی طرف پلٹ کر جائیں گے۔)

(ثواب الاعمال)

عکس حوالہ نمبر: 81

قَالَ اللَّهُ تَبَّ وَرَعَا أَفْتَرِ الشَّائِسُونَ الْقَمَرِ

اِقْتِرَابُ السَّاعَةِ

طَبَعُ فِي مَطْبَعَةِ مُفِيدِ عَالِمِ الْكَاتِبِينَ

بِادَارَةِ الْمُنْشِي صِحْرَ حَمْدِ خَانَ

الصُّوفِيِّ سَلْمَةَ ابْنِهِ

تَمَّامًا

ف

١٣٠١ هـ

عکس حوالہ نمبر: 81

۱۲

مطلب ہے کہ کام مشکل ہو جاوے گا حالت یہ ہوگی کہ دیکھنے والا شک کرے گیامت کے ہلاک ہونے کا مونکے باطل ہونے میں یعنی یوں سمجھے گا کہ یہ وقت بطلان امور ہلاک امت کا ہے ستر برس کی ابتدا بعثت سے ہے آتمار موت معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہے معاویہ کے بعد فتنہ و فساد کا کھڑا ہوا یعنی جو اب تک موجود ہے رات دن بڑھتا رہتا ہے ستر برس کے معنی یہ ہیں کہ حالت مذکور سے کچھ دیر یا ہے اسلئے کہ نیچے بطن باطن کے ہوگی پھر استقامت امر نبوی کے گی واللہ اعلم چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جسدن سے اس امت میں یہ فتنے واقع ہوئے پھر یہ امت یہ ملت نہ ملے گی اسکی فریٹ اسلام کی کیا ہوگی روز افزون ہوتی گئی یہاں تک کہ اب اسلام کا صرف نام قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجد میں ظاہر میں تو آباد ہیں مکن ہدایت سے بالکل دیران ہیں غلار اس امت کے بدتر اونکے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں انہیں سے فتنے نکلتے ہیں انہیں کے اندر رہ کر جاتے ہیں :

امارات بعید قیامت کبریٰ جو ہو چکا ہے تین

مخبرہ اونکے ایک وفات ہے رسول خدا صلعم کی یہ مصیبت اس دین میں سے زیادہ بڑی ہے فرمایا چہ چیزین قیامت سے پہلے ہونگی اونکین سے ایک اپنی موت بتائی صحابہ نے کہا ابھی ہم نے اپنے ہاتھ ہی خاک قبر نبوی سے نہیں جھاڑے تھے کہ ہم اپنے دلوں کا آکار کرنے لگے یعنی حضرت کے مرتے ہی رنگ ہمارے دلوں کا بدلنے لگا دوسری نشانی قتل ہے عثمان رضی اللہ عنہ کا اسکی خبر رسول خدا صلعم نے پہلے سے دی تھی یہ کہد یا تھا کہ تم خلیفہ ہو گے اگر منافق تمہارا اور تارنا چاہیں تم نہ ماننا خدا یقہ نے کہا پہلا فتنہ قتل عثمان ہے پچھلا فتنہ نکلتا ہے مابا الارض کا تیسری نشانی وقوعہ جل ہے اس لڑائی میں طلحہ وزیر عاتشہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر بٹھا کر لگئے تھے اسکی خبر ہی آنحضرت صلعم نے اول سے دینی تھی یہ تیغ قطع تھی بین خطا سے اجتمادی پر ہی ایک اجر ملتا ہے جو تھی امارت وقوعہ صغین ہے

عکس حوالہ نمبر: 82

کشف الغم

في
معرفة الأئمة

تأليف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الأربلي (ره)

المتوفى سنة ٦٩٣ هـ

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت . لبنان

عکس حوالہ نمبر: 82

ج ۳ فیما روی فی امر المہدی ﷺ - ۲۷۱ -

التاسع عشر ، فی اسم المہدی ، وباسنادہ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : لا تقوم الساعة حتی یملك رجل من اهل بیتی ، یواطیء اسمہ اسمی ، یملا الارض عدلاً وقسطاً کما ملئت ظلماً وجوراً .

العشرون ، فی کنیتہ ، وباسنادہ عن حذیفہ : رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : لو لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لبعث اللہ فیہ رجلاً اسمہ اسمی وخلقہ خلقی یکنی ابا عبد اللہ .

الحادی والعشرون ، فی ذکر اسم ائیہ ، وباسنادہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ ﷺ : لا تذهب الدنیا حتی یموت اللہ رجلاً من اهل بیتی ، یواطیء اسمہ اسمی واسم ائیہ اسم ابی ، یملاھا قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وظلماً .

الثانی والعشرون ، فی ذکر عدلہ ، وباسنادہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : لتملأن الارض ظلماً وعدواناً ثم لیخرجن رجل من اهل بیتی حتی یملاھا قسطاً وعدلاً کما ملئت جوراً وعدواناً . الثالث والعشرون ، فی خلقہ ، وباسنادہ عن زر بن عبد اللہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : یمخرج رجل من اهل بیتی یواطیء اسمہ اسمی ، وخلقہ خلقی یملاھا قسطاً وعدلاً .

الرابع والعشرون ، فی عطائہ ، وباسنادہ عن ابی سعید الخدری قال : قال رسول اللہ ﷺ : یمکون عند انقطاع من الزمان وظہور من الفتن رجل یمقال له المہدی یمکون عطائہ ہنیئاً .

الخامس والعشرون ، فی ذکر المہدی وعملہ بسنتہ النبی ﷺ ، وباسنادہ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ : یمخرج رجل من اهل بیتی ویعمل بسنتی ، ینزل اللہ البرکۃ من السماء ، ویمخرج له الارض

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا زمانہ سے ایک انقطاع کے بعد اور فتنے ظاہر ہو جانے کے وقت ایک شخص ظاہر ہوگا جسے مہدی کہا جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 83

مِلّتِ بیضا پر ایک عمرانی نظر

حکیم ملت ترجمان حقیقت ڈاکٹر سر محمد اقبال

مولانا ظفر علی خاں

پیشو

سید محمد شاہ - ایم ایس آر سی اقبال کینیڈین ٹیچر

ملتان پوسٹ بک سٹور، لاہور، پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 83

۱۸

اخلاقی تجربہ کے مختلف خطوں کا نقطہ اتصال ہے۔ بنیاب میں اسلامی سیرت کا مفید نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے جسے فرقہ ناداری کہتے ہیں۔ مالک متحدہ آگرہ و اودھ میں جب اس خفیہ سے اختلاف کے جو دھال کے عقلمندی جو اس میں ساری ودائے ہے۔ اس اسلوب سیرت کی ضرورت کا اعلان ایک شاعر کی زبردست تخیل نے بلند آہنگی کے ساتھ کیا ہے۔ جناب مولانا ابراہیم آبادی جنہیں موزوں طور پر لسان العذر کا خطاب دیا گیا ہے۔ اپنے بذلہ سنجہ پیرا میں ان قوتوں کی ماہیت کے احساس کو چھپائے ہوئے ہیں۔ جو آج کل مسلمانوں پر اپنا عمل کر رہی ہیں۔ ان کے کلام کے نظریانہ لہجہ نہ جائیے ان کے شباب اور قہقہے ان کے آنسوؤں کے پردہ دار ہیں۔ وہ اپنے ننان خانہ صنعت میں اس وقت تک آپ کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے۔ جب تک کہ آپ ان کا مال خریدنے کیلئے ذوق سلیم کے دم اپنی جیب میں ڈال کر نہ آئیں۔ غرض اس جماعت میں جس کے جزائے ترکیبی کی نوعیت واحد ہو۔ خیالات و جذبات کا تعلق یہاں تک گہرا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس جماعت کے ایک حصہ کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوتی ہے تو اس خواہش کے بر لانے کا سامان ایک بیک دوسرا حصہ پیدا کر دیتا ہے۔

اب میں ایک قدم اور آگے بڑھتا ہوں۔ اس وقت تک جو بحث میں نے کی ہے۔ اس میں ذیل کی تین حقیقتوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۱) مذہبی خیال اسلامی جماعت کا سرچشمہ زندگی کا پیہ ہے۔ اس جماعت کی صحت تو انسانی کے قائم رکھنے کیلئے ان مخالف قوتوں کی نشوونما کو جو اس کے اندر کام کر رہی ہیں بغور دیکھتے رہنا چاہئے۔ اور خارجی عناصر کی صریح آمیزش سے اول تو بچانا یا اگر آمیزش منظور ہی ہو۔ تو اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ کہ یہ آمیزش آہستہ آہستہ اور بتدریج ہوتا کہ نظام ملی کی قوت اخذہ اور جاؤ بہر زیادہ زور نہ پڑے اور اس طور پر یہ نظام بالکل ہی دوہم چہ نہ ہو جائے

15۔ مسلمانوں کی فرقہ بندی اور ناجی فرقہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى أَحَدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ
فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ
فِرْقَةً. (ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 200-201 نعمانی کتب خانہ لاہور) ⁸⁴

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہودی اکہتر یا فرمایا بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اسی طرح نصاریٰ کا حال ہوا۔ اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

تشریح: یہ حدیث امام احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے بیان کی ہے۔ امام ترمذی اور حاکم دونوں نے اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ بلکہ امام حاکم نے تو اسے مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث پر سنی اور شیعہ دونوں مکاتب فکر کا اتفاق ہے۔

(بخاری الانوار جلد 28 صفحہ 30 دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان) ⁸⁵

اس حدیث میں امت محمدیہ کی یہود سے جس گہری مشابہت کا ذکر ہے اس کی تفصیل دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے اس طرح یہ امت یہود (سے مشابہ ہو کر ان) کے نقش قدم پر چلے گی اور اگر کوئی یہودی بد بخت اپنی ماں کے ساتھ علانیہ بدکاری کا مرتکب ہوا تھا تو میری امت میں بھی ضرور ایسا بد قسمت ہوگا۔ (ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 84)

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں امت کے ایک حصے کا نام یہودی رکھا وہاں بعض افراد کا نام عیسیٰ بھی رکھا۔ اسی طرح 73 فرقوں میں سے ایک فرقہ کے ہدایت یافتہ ہونے کی بھی بشارت دی۔ اس فرقہ ناجیہ کی تلاش ہر مسلمان پر واجب ہے جس کی ایک اہم علامت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی کہ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ كَمَا أَنَّ جَمَاعَتِيْ مِثْلِيْ وَأَمْرِيْ مِثْلُكُمْ كَمَا أَنَّ جَمَاعَتِيْ مِثْلِيْ وَأَمْرِيْ مِثْلُكُمْ (ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 84)

اور نقش قدم پر چلنے والی ہوگی۔

بعض لوگ اس ناجی جماعت سے مراد سواد اعظم یعنی اکثریت لیتے ہیں جو درست نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن شریف کے بیان کے مطابق اکثریت ایمان پر قائم نہیں ہوتی بلکہ اکثر لوگ انکار کر کے کافر یا فاسق ہو جاتے ہیں۔

(مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 25) ⁸⁶

مولوی مودودی صاحب ایک سوال کے جواب میں ناجی فرقہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ یہ گروہ نہ کثرت میں ہوگا۔ نہ اپنی کثرت کو اپنے برحق ہونے کی دلیل ٹھہرائے گا۔ بلکہ اس امت کے 73 فرقوں میں سے ایک ہوگا اور اس معمور دنیا میں ان کی حیثیت اجنبی اور بیگانہ لوگوں کی ہوگی۔۔۔ پس جو جماعت محض اپنی کثرت تعداد کی بناء پر اپنے آپ کو وہ جماعت قرار دے رہی ہے جس پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس سے علیحدہ ہونا جہنم میں داخل ہونے کے مترادف ہے، اس کے لئے تو اس حدیث میں امید کی کوئی کرن نہیں۔ کیونکہ اس حدیث میں اس جماعت کی دو علامتیں نمایاں طریقہ پر بیان کر دی گئی ہیں، ایک تو یہ کہ وہ آنحضرتؐ اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگی۔ دوسری یہ کہ نہایت اقلیت میں ہوگی۔“ (ماہنامہ ترجمان القرآن رمضان، شوال 1364ھ صفحہ 79-80) ⁸⁷

ایک اور حدیث میں بہتر ہلاک ہونے والے فرقوں کے مقابل پر ناجی فرقہ کی ایک اور نشانی رسول کریم ﷺ نے یہ بیان فرمائی کہ وہ متحد جماعت ہوں گے اور ظاہر ہے کہ حقیقی جماعت کا تصور بغیر امام کے نہیں ہو سکتا اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آخری زمانہ کے فتنوں کا ذکر فرمایا تو حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ ان حالات میں ہمارے لئے کیا ہدایت ہے۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہونا جس کا ایک امام موجود ہو اور اگر کوئی امام والی جماعت نہ ہو تو تمام فرقوں سے کنارہ کش رہنا خواہ درخت کی جڑیں کھا کر گزارہ کرنا پڑے یہاں تک کہ تجھے موت آجائے۔ (نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 629-630 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی) ⁸⁸

دوسری روایت میں ہے کہ فرقہ واریت اور گمراہی کی طرف دعوت دینے والوں کے زمانہ میں اگر تم خدا کا کوئی خلیفہ دیکھو تو اس سے چٹ جانا خواہ تجھے مارا جائے اور تیرا مال لوٹ لیا جائے۔

(مسند احمد حنبلی صفحہ 1698 مکتبۃ دار السلام) ⁸⁹

اس حدیث کو امام ترمذی نے فنی لحاظ سے ”حسن غریب“ قرار دیا ہے یعنی حدیث عمدہ ہے مگر

صرف ایک سند سے مروی ہے چونکہ قرآن شریف اور صحیح بخاری سے بھی اس حدیث کی تائید ہوتی ہے نیز عملی طور پر خود واقعات زمانہ نے بھی اس حدیث کو سچا ثابت کر دیا ہے اس لئے یہ حجت ہے۔

حدیث میں مذکور مسلمانوں کے تہتر 73 فرقے بعض علماء نے تو نام بنام شمار کر کے بھی دکھائے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح اردو جلد اول صفحہ 767) لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ چودہ سال میں بننے والے مسلمان فرقوں کا شمار اس سے بھی کہیں زیادہ ہو چکا ہے۔ لہذا یہاں ستر 70 کا عدد محاورہ عرب کے مطابق کثرت کے لئے معلوم ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآن کریم نے کثرت کے لئے ستر کا عدد استعمال کیا ہے۔ (التوبة: 80)

حدیث کے الفاظ کُلُّهُمْ فِي النَّارِ کے جو معنی اہل سنت نے کیے وہ عکس ترجمہ صفحہ 253 سے ظاہر ہیں کہ سوائے ایک مذہب یا فرقہ کے باقی سب دوزخی ہیں۔

ہمارے نزدیک یہ معنی سورۃ البقرۃ کی آیت 81 اور 112 کی روشنی میں درست نہیں ہو سکتے کیونکہ کسی کے جہنمی یا جنتی ہونے کا علم صرف خدائے عالم الغیب کو ہے لہذا کسی کے دوزخی ہونے کا بلا دلیل فتویٰ قابل قبول نہیں۔ سب فرقوں کے فی النار یعنی آگ میں ہونے سے مراد قرآنی محاورہ کے مطابق لڑائی اور نفرت و مخالفت کی آگ بھڑکانا بھی ہو سکتا ہے (سورہ المائدہ: 65) یعنی سارے فرقے مل کر ایک ناجی فرقہ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جائیں گے۔

دوسرے یہاں حسد کی آگ بھی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ حسد انسان کی نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد)

مزید برآں کُلُّهُمْ فِي النَّارِ جملہ اسمیہ ہے جس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ اس لئے حال و استقبال دونوں کا مفہوم موجود ہوتا ہے یعنی وہ سب فرقے زمانہ حال میں بھی آگ میں ہیں اور آئندہ بھی رہیں گے۔ اس جملہ کا یہ حالیہ مفہوم صرف مخالفت و نفرت اور حسد کی آگ پر ہی چسپاں ہو سکتا ہے۔ ضرورت یہ جائزہ لینے کی ہے کہ آخرنی زمانہ وہ کونسی جماعت ہے جس کے خلاف سارے مسلمان مخالفت اور نفرت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں، بلاشبہ وہی مذہب یا جماعت ناجی ہوگی۔

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں 1974ء میں احمدیوں کو ناٹ مسلم قرار دینے کے بعد سے لے کر آج تک تمام مسلمان فرقے تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر جماعت احمدیہ کے خلاف نہ صرف مخالفت کی آگ بھڑکانے میں متحد ہیں بلکہ احمدیوں کے مکانوں، دکانوں، مساجد کو ناٹہری آگ

لگانے بلکہ لوٹنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور اس طرح عملاً خود یہ پیشگوئی پورا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف جماعت احمدیہ عالمگیر کی مسلسل ترقیات دیکھ کر بھی مخالفین حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور اس دنیا میں اس آگ میں جلنے کی یہ گواہی جہنم کی آگ کے لئے ایک قرینہ تو قرار دی جاسکتی ہے مگر قطعی و حتمی دلیل نہیں۔ اس لئے دیگر کلمہ گو فرقوں کو جہنمی بنانے سے گریز ہی امن کا راستہ ہوگا۔

یہ ذکر ہو چکا ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی والی اس حدیث کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّ الدِّينَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شَيْعًا لَّسْتُ مِنْهُمْ فِىْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (الانعام: 160) یعنی یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ درگروہ ہو گئے، تیرا ان سے کچھ بھی تعلق نہیں ان کا معاملہ خدا ہی کے ہاتھ میں ہے پھر وہ ان کو اُس کی خبر دے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے کہ ایک وقت آئے گا جب رسول اللہ ﷺ کے راستہ پر چلنے والے گروہ یہ راستہ چھوڑ دیں گے۔ تب حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جاہلیت کے شر اور خرابیوں کے بعد اسلام کی خیر ہمیں نصیب ہوئی۔ کیا اب اس خیر کے بعد پھر کوئی شر آئیگا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اس میں دھواں اور دھندلاہٹ ہوگی۔ عرض کیا کیسا دھواں؟ فرمایا ایک ایسی قوم ہوگی جو میرا طریق چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلے گی۔ پھر اس کے بعد آئیگا شر جنہم کی دعوت دینے والے لوگ ہیں جو ان کی بات مانے گا اسے اس میں ڈال دیں گے۔

حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تَلَزُمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامِهِمْ یعنی تم مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل ہونا جن کا ایک امام ہو۔ عرض کیا اگر کوئی جماعت یا امام نہ ہو؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے کنارہ کشی کرنا خواہ درخت کی جڑیں بھی چبانی پڑیں یہاں تک کہ تجھے موت آجائے اور تو اسی حالت میں ہو۔ (بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فى الاسلام)

تہتر فرقوں والی حدیث مذکور میں بھی رسول کریمؐ نے ”فرقہ ناجیہ“ کی نشانی مآنا علیہ وَاَصْحَابِی میں فرمادیا کہ اس سے مراد میرا اور میرے صحابہ کا مذہب یا راستہ ہے۔ یعنی رسول اللہ اور آپ کے صحابہ نے جس طرح قرآنی تعلیم اور ارکان اسلام پر عمل کر دکھایا وہی نمونہ اس ناجی فرقہ کا بھی ہوگا۔

رسول اللہ کی سنت واسوہ اور صحابہ کا طرز عمل کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ تاریخ کا ایسا روشن

باب ہے جس سے ہر ذی شعور مسلمان بچہ بھی واقف ہے۔ وہی کٹھن خاردار راہ جس پر چلتے ہوئے رسول اللہ اور صحابہ کرام نے کفار مکہ کی سخت مخالفت اور کاوٹوں کے باوجود کمال استقامت سے قرآن و سنت پر عملدرآمد کر دکھایا خصوصاً پاکستان میں جس کی عملی تصویر آج مخلص احمدی پیش کرنے کی توفیق پارہے ہیں۔

1۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کلمہ توحید و رسالت کا اقرار کر کے بڑے عزم و ہمت سے اس پر عمل پیرا رہے جبکہ ان کے مخالف کفار مکہ خود دین ابراہیمی کے دعویدار بن کر آپ ﷺ کو ”صابی“ یعنی نئے مذہب کے موجد گویا ناٹ مسلم قرار دیتے تھے۔

(بخاری کتاب التیمم باب من یقتل بیدر، معجم الکبیر لطبرانی جلد 4 ص 179، کنز العمال جلد 12 ص 450)

2۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ پنج وقتہ نمازیں ادا کرتے تو کفار انہیں عبادت سے روکتے تھے۔ (سورۃ العلق: 10 تا 11) مگر انہوں نے ماریں کھا کر بھی نمازیں ادا کیں۔

3۔ کلمہ گو مسلمانوں کو اذان سے بھی روکا جاتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نماز کیلئے اذان دیتے تو کفار شور مچا کر انہیں مذاق کا نشانہ بناتے تھے (سورۃ المائدہ: 59): بقول ابو محذورہ وہ خود اذان بلال کی نقلیں اتارنے میں پیش پیش تھے۔ (طبقات الکبری لابن سعد جلد 3 ص 234)

4۔ کلمہ گو مسلمانوں کا راستہ سراپا مظلومیت اور کفار قریش کی راہ مسلسل ظلم تھی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ پر مکہ میں متواتر تیرہ سال تک مظالم کئے، تین سال تک ان کا بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں قید رکھا۔ انہیں مارا پیٹا، ان کی مذہبی آزادی سلب کی۔ پھر انہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا کہ ان کے قتل سے بھی باز نہ آئے۔ (سورۃ الحج: 40) مجبوراً نبوی میں آپ کے صحابہ کو ملک حبشہ کی ایک عادل عیسائی حکومت میں ہجرت کر کے پناہ لینی پڑی۔

5۔ مکہ میں مسلمانوں کو تبلیغ کا بھی حق حاصل نہ تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کیلئے فریضہ تبلیغ جہاد کبیر کا درجہ رکھتا ہے۔ (سورۃ الفرقان: 53) مگر کفار قریش نے رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی تبلیغ پر پابندی عائد کر رکھی تھی۔ مسلمانوں کی بات سننے کیلئے آئیوالوں کو بھی روکا جاتا اور جب رسول کریم ﷺ حج اور عرب کے میلوں پر اپنا پیغام پہنچانے جاتے تو ابولہب اور اس کے ساتھی شور مچا کر اس میں روک ڈالتے۔ مجبوراً آپ طائف تبلیغ کرنے گئے تو انہوں نے بھی مار مار کر لہو لہان کر کے نکال دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 492)

6۔ مکہ میں کلمہ گو مسلمانوں کی دیگر عبادات پر بھی پابندی تھی۔ کفار انہیں قرآن کریم کی تلاوت

سے بھی منع کرتے۔ اور کہتے کہ جب وہ تلاوت قرآن کریں تو شور مچا دیا کرو۔ اس طرح تم غالب آسکتے ہو (سورۃ حم السجدہ: 27) حضرت ابو بکرؓ صبح نماز میں باواز بلند قرآن پڑھتے تو کفار اس بہانہ سے منع کرتے کہ ہماری عورتوں بچوں پر اثر ہو جاتا ہے۔ بالآخر تلاوت کرنے کے اصرار پر حضرت ابو بکرؓ کو شہر مکہ چھوڑ دینے کی سزا سنائی گئی۔

(بخاری کتاب الکفالة باب جو اربا بکر فی عہد النبیؐ)

7۔ تیرہ سال تک مسلمان قریش مکہ کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے رہے۔ رسول اللہ ﷺ 14 ویں سال کے دوسرے مہینے صفر کے آخر تک مکہ میں مقیم رہے۔

(دلائل النبوة للبیہقی جزء 2 صفحہ 465)

24 صفر بمطابق 7 ستمبر 622ء کو پہلے پہر سرداران قریش نے بقول علامہ صفی الرحمن مبارکپوری ”مکہ کی پار لیمان دار الندوہ میں“ رسول کریم ﷺ کے خلاف قید یا قتل کرنے یا مکہ سے نکال دینے کی قرارداد بالاتفاق منظور کی۔ (الرحیق المختوم اردو ترجمہ صفحہ 227) تو اسی شب باذن الہی آپ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ گھر سے نکل کر جانب جنوب مکہ سے تین میل پر غار ثور میں پناہ گزین ہو گئے۔ چوتھے روز 28 صفر بمطابق 11 ستمبر آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مگر یہاں بھی دشمن نے تعاقب کیا۔ علامہ مبارکپوری نے بحوالہ رحمۃ اللعالمین مصنفہ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری 27 صفر کو رسول اللہ ﷺ کے بغرض ہجرت مدینہ نکلنے کا ذکر کیا ہے (جو دراصل غار ثور سے نکلنے کی تاریخ ہے۔)

(التوفیقات الالہامیہ صفحہ 33) ⁹⁰

8۔ مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کے فریضہ حج پر بھی پابندی تھی۔ قریش مکہ نے ہجرت نبویؐ کے بعد فتح مکہ ہونے تک آٹھ 8 سال کا عرصہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کو بیت اللہ میں آکر عبادت کرنے سے روکا اور انہیں حج کرنے کی اجازت نہ دی۔

(بخاری کتاب المغازی باب ذکر النبیؐ من یقتل بیدرو غزوة الحدیبیہ)

9۔ مدینہ کے کلمہ گو مسلمانوں کی مالی قربانیوں پر بھی کفار مکہ کو سخت اعتراض تھا۔ رسول کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ عمر بھر اپنے اموال بطور زکوٰۃ و صدقات اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے رہے۔ (سورۃ المصف: 12) جبکہ کفار ہمیشہ ان پر حملہ آور ہو کر ان کی محنت کی کمائی کو اپنے لئے حلال جان کر ان کے اموال لوٹنے کے درپے رہے۔ (سورۃ التوبہ: 13)

10۔ قریش مکہ شہید کلمہ گو مسلمان شہداء کی نعشوں کی توہین کرنے سے بھی باز نہ آئے۔ جنگ بدر میں شہید ہونے والے مسلمانوں کے ناک کاٹ کر ان کی نعشوں کا مشلہ کر کے ان کی بے حرمتی کی گئی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة بدر)

کتنا پر خطر مگر پر استقامت تھا ہمارے نبی ﷺ اور صحابہؓ کا راستہ کہ جس پر چلنا آج بھی ناجی فرقہ کی سچائی کا نشان اور طرہ امتیاز بن گیا۔ مگر اس کے بالمقابل اس راستہ پر چلنے سے روکنے والے کفار قریش کا انسانیت سوز کردار بھی کتنا شرمناک اور بھیانک تھا۔ جس کا سلسلہ آج بھی احمدیوں کی قبروں کے کتبے توڑنے اور ان کے گڑے مُردے اٹھانے کی صورت میں جاری ہے۔

یہ ہر دو واضح کردار آج بھی تقویٰ اور انصاف کی آنکھ سے باسانی پہچانے جاسکتے ہیں کہ آج مسلمانوں کے موجود تمام فرقوں میں کونسی کلمہ گو جماعت کس ڈگر پر چل رہی ہے۔ کون ظالم ہے اور کون مظلوم؟

اگر 7 ستمبر 1974ء تک کلمہ گو احمدیوں کے خلاف آئینی ترمیم سے پہلے ناجی فرقہ کی پہچان میں کوئی ابہام تھا بھی تو اس کے بعد یہ معاملہ روشن ہو چکا ہے، کیونکہ اسلام کے دعویدار تمام فرقوں نے مل کر بھٹو حکومت کی سرپرستی میں کلمہ گو احمدی مسلمانوں کو قریش دارالندوہ کی طرح اپنی اسمبلی میں عین 7 ستمبر کی ہی تاریخ کو قانونی طور پر ’’ناٹ مسلم‘‘ قرار دے کر رہی سہی مشابہت بھی پوری کر دی۔ اور یوں سب فرقوں نے اپنے عمل سے ناجی فرقہ کو اپنے سے ممتاز اور جدا کر دیا۔

اب رسول اللہ کی بیان فرمودہ ان علامات کی روشنی میں ناجی فرقہ کی تلاش ایک تقویٰ شعار مسلمان کا فرض ہے کہ مذکورہ بالا چند موٹی موٹی نشانیاں جماعت احمدیہ کے علاوہ آج کس فرقہ میں پوری ہوتی ہیں۔ کیا کسی فرقہ میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کی طرح مامور من اللہ مسیح و مہدی کا دعویدار واجب الاطاعت امام یا اس کا خلیفہ موجود ہے؟ تاکہ رسول اللہ ﷺ کی نصیحت کے مطابق ایک متلاشی حق ایسے کلمہ گو مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ ہو جائے۔

کیا آج دنیا کے نقشہ پر جماعت احمدیہ کے علاوہ کوئی اور ایسی جماعت ہے جس میں نظام خلافت کے تابع صحابہ جیسی اطاعت، وحدت کے ساتھ اعلیٰ اخلاق و کردار کے نمونے موجود ہوں؟ نہیں کوئی بھی تو نہیں۔ بلکہ ان ڈیڑھ اینٹ کی مساجد بنانے والے نام نہاد علماء کے درمیان صرف ایک امام جماعت احمدیہ ہیں جن کی آواز پر ان کی بیعت کرنے والے اپنا تن من دھن سب قربان کرنے کے لئے تیار ہیں، وہ ان کے

ایک اشارہ پراٹھتے اور بیٹھتے ہیں۔ ان باہم دست و گریبان اور فاقوئی تکفیر کا بازار گرم کرنے والے فرقوں کے منتشر ہجوم کے مابین باہم محبت و الفت میں مربوط اس جماعت کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں ایک احمدی کو کانٹا بھی چبھے تو سب عالم کے احمدی بے چین اور بے قرار ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور دست بدعا ہوتے ہیں اور یہی اس جماعت کی کامیابی کا راز ہے۔

کیا مظلوم احمدیوں کی طرح ایماندار، صداقت شعار، دعا گو، صابر و شاکر، عبادت گزار، تقویٰ شعار، دیانت دار، بااخلاق، صاحب کردار لوگ اس کثرت سے کسی اور فرقہ میں موجود ہیں جیسے صحابہؓ کی جماعت میں تھے یا آج صرف احمدی جماعت ہی اس کی علمبردار ہے، جس کے غیر بھی اعلانیہ معترف ہیں۔ کیا آج احمدیوں کی طرح کوئی اپنے مالوں اور جانوں کی قربانی راہ خدا میں کر رہا ہے جیسے صحابہؓ کرتے تھے؟ احمدیوں کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں دنیا کے 212 ممالک میں اشاعت دین ہو رہی ہے، خدا کے گھر تعمیر ہو رہے ہیں، قرآن کریم کے تراجم ساری دنیا میں شائع ہو رہے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعے ساری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔

پھر یہ بھی تو دیکھو کہ کیا آج کلمہ گو احمدیوں کے سوا کسی اور فرقہ کو کلمہ طیبہ، اذان، نمازوں، قرآن پڑھنے، حج کرنے یا تبلیغ سے روکا جاتا اور انہیں بتلائے آلام کیا جاتا ہے جیسے صحابہ رسول کو کیا جاتا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟ کیا مذہب کے نام پر کلمہ گو احمدیوں کے علاوہ کسی سے بائیکاٹ، یا مار پیٹ، یا گھربار سے نکالنے، مالوں سے محروم کرنے، قید یا قتل کرنے کا سلوک جاری ہے جن کو صحابہ کرام کی طرح عیسائی عادل حکومتوں میں پناہ لینے کی نوبت درپیش ہو؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ناجی کون ہے؟

آج کون ظالم ہیں جو مظلوم احمدیوں کے مردوں تک کی بے حرمتی کر کے انہیں دفن ہونے سے روکتے، ان کی قبروں کے کتبے توڑتے بلکہ قبریں اکھیڑ کر مردے نکالنے سے بھی باز نہیں آتے؟

کیا کلمہ، اذان، قرآن و نماز سے روکنے والے، مساجد و مینار گرانے والے، قبروں کی بے حرمتی کرنیوالے مسلمان رسول اللہ اور صحابہؓ کے نمونہ پر ہیں؟ جنہوں نے تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کا احترام سکھایا؟ (سورۃ الحج: 41)

آج کون احمدیوں کی عبادت گاہوں سے کلمہ کی توڑ پھوڑ اور ان کی قبریں مسمار کرنے کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے؟ حسب توفیق سب مسلمان فرقے یا احمدی فرقہ ناجیہ؟ اگر مذکورہ بالا صفات کا حامل کوئی اور ناجی فرقہ چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے تو پھر اس

میدان میں تنہا موجود جماعت احمدیہ ہی وہ ”فرقہ ناجیہ“ ہے جس کی عملی گواہی خدا کے رسول ﷺ اور صحابہ کے کردار نے دی اور آپ کے سچے غلام چودہ سو سال سے دیتے چلے آئے۔ ان میں سے ایک نمایاں بزرگ اہل سنت کے امام حضرت علامہ ملا علی قاری (متوفی: 1014ھ بمطابق 1606ء) تھے، جنہوں نے اللہ سے علم پا کر ناجی فرقہ کا نام ہی فرقہ احمدیہ بیان فرمایا تھا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح الجزء الاول صفحہ 381 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان) ⁹¹

حضرت مجدد الف ثانی (متوفی: 1034ھ) نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر یہ بات بیان فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے ہزار سال بعد ایک ایسا زمانہ آئیگا ہے جس میں حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔

(مبدأ و معاد ترجم از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب صفحہ 205 مطبوعہ احمد برادرز پرٹرز ناظم آباد کراچی) ⁹²

الغرض اس فرقہ بندی کے زمانے میں ”احمد“ کے نام پر آنیوالے ”حکیم“ مسیح موعود و مہدی معبود نے فرمایا:

”چنانچہ لکھا ہے کہ یہ امت بھی اسی قدر فرقے ہو جائیں گے جس قدر کہ یہود کے فرقے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی تکذیب اور تکفیر کرے گا اور یہ سب لوگ عناد اور بغض باہمی میں ترقی کریں گے۔ اس وقت تک کہ مسیح موعود حکیم ہو کر دنیا میں آوے۔ اور جب وہ حکیم ہو کر آئے گا تو بغض اور شتماء کو دور کر دے گا۔۔۔ سو خدا نے مجھے حکیم کر کے بھیجا ہے۔“

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 256-257 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 84

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا
رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو

جامع ترمذی

از ترمذی

بیگانہ زمان علامہ و امام الانا بدیع الزمان

برادر علامہ و خیر الزمان

بشر: ضعیف احسن پبلشرز

طے کا پتہ

بشر ضعیف احسن پبلشرز
لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 84

ترمذی شریف مترجم جلد دوم

۲۰۰

ایمان کا ایمان

وَلَا يَبْقُلُ مَعَ اسْمِهِ اللّٰهُ شَيْءٌ - وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اسم پر چڑھ کر کیا وزن ہوگا ان ذوقوں کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماوے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے گا۔

فرمایا آپ نے پھر رکھ دیئے جاویں گے وہ دفتر ایک پلہ میں میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سوہنے کے ہو جاویں گے وہ دفتر ادب جہان ہو جاوے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

ف یہ حدیث صحت سے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن ہبیب سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور بطاقرہ پرچہ ہے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا گمراہیوں سے ہمارے ان زمانے انہیں ذوق چیزوں کو نہایت لائق اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ سنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں بگڑ کر اسی اور چکر گورہ جتنے میں اوقات خراب کئے اولیاد انبیاء کی نذر مانتے رہے، شادی باہ موت نمی میں شیخ سود کا بکر اشاہ داول کا مینہرہا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا لکن ان کا دستگیر اور سہرہ گلو گویا اولاد کی پرورش میں ہر ایک جھٹی چلے میں پانچ بڑے رہا بڑے باپ کے روٹ اور العجیبہ کی کچھڑی نے بھی ان کا تو اہنڈ یا نہ چھوڑا، نعوذ باللہ منها اور اتباع سنت کو جو شیعہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی ہینہ اور بیشتر بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ تعنا ہو جاوے عرض یوں سو سے لادیں گے طعام بدعت ضرور بگواویں۔ یہی اور مساکین کو نہ کھلاویں اور مراد اور اغنیہ کے یہاں حصے خوان بچوں میں چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اللہ جنہما من کلہما وارثنا اتباع السنۃ وامتنا علیہما۔

باب افتراقہ ہذیہ الامۃ

عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَ عَلَى أَحَدِي وَسَبْعِينَ فِرْقَةً أَوْ اِسْتَنْتَبَتِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَابِي مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفَرَّقَ أَقْبِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً -

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند، اور ہو جاوے گی میری امت تہتر فرقے۔

ف اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن سے صحیح ہے۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوویں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نسل دوسرے نسل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ نہ ناکرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ ترکیب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مہذہوں پر اور متفرق ہوئی میری امت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتَّىٰ وَاللَّعْلِ بِالتَّجَلِّ بِالتَّجَلِّ حَتَّىٰ أَنْ كَانَتْ مِنْهُمْ مَنَ أُمَّةٌ عِلَانِيَةٌ لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ لَقِيْتُمْ ذَلِكَ وَرَأَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَرَّقَ أَقْبِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنَ

عکس حوالہ نمبر: 84

سید شریف ترجمہ اردو جلد دوم

۲۰۱

ایمان کا بیان

عَنْ يَاسِرِ سَوْالِ اللَّهِ قَالَ مَا آتَاكَ عَلَيْهِ دَرَأَصْحَابِي - تہتر مذہبوں پر، سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے، موضع کی صحابہ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جس پر میں ہوں اور یہ صحابی جو کلمہ بگوتے ہیں یہ حدیث حسن ہے مذہب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر کسی سند سے۔

مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہ - نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکل ظاہر کتاب و سنت پر اور جس پر گزرے ہیں جمہور صحابہؓ تا بعین اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بین ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہؓ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے خلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا لہذا کتاب و سنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی جمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ متعلق ہوگی ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدہ سلف کے یا کسی عمل میں سوال ان کے عملوں کے اتہمی اور یہ قول تو یا بعینہ تفسیر ہے آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحابؓ) اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفسیر اس کی مذکور ہے لفظ اولی الاشارة ہمارے درونی ذکر النار واصحاب النار میں اور یہ کتاب بیان نار میں لے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقًا فِي ظُلْمَةٍ نَأَى نَفْسِي عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِيكَ فَهَوِيَ أَصَابَهُ ذَلِكَ النُّورُ اهْتَدَى وَمَنْ أَتَاهُ أَهَى فَهَكَذَا فَتَدْبِيرُكَ أَتَوَلَّى فَجَعَلَ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِهِ اللَّهُ -

روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہتے تھے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و بڑتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو، یعنی جن وانس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ

کیا قلم علم الہی پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم مراد ان سے جن وانس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو مبر نظمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس انارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں بہالت کی، اور مراد ہے نورے نور طم کا اور تدین و شرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا

مرقات،

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّكَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعَذِّبَهُمْ وَلَا

روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر، عرض میں نے کہ اللہ و رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے حق اللہ کا

عکس حوالہ نمبر: 85

بِحَبْلِ الْأَنْوَارِ

الْجَامِعَةُ لِذُرْرِ أَخْبَارِ الْأَيْمَةِ الْأَظْهَارِ

تَأَلَّفَ

الْعَلَمُ الْعَلَامَةُ الْمَجْمَعَةُ فَخْرُ الْأُمَّةِ الْمَوْلَى

الْشَيْخُ مُحَمَّدٌ بَاقِرُ الْمَجْلِسِيِّ

”قَدِّسَ اللهُ سِرَّهُ“

الجزء الثامن والعشرون

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 85



۳۰- کتاب الفتن و المعن ج ۲۸
 لِيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أُنَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذُو النَّمْلِ بِالنَّمْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَن
 أُنَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لِيَكُونَنَّ فِي أُمَّتِي مَن يُصْنَعُ ذَاكَ ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ
 عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مَلَّةً ، وَتَتَفَرَّقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مَلَّةً ، كَذَلِكِ فِي النَّارِ
 إِلَّا مَلَّةً وَاحِدَةً ، قَالُوا : مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : مَنْ كَانَ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ
 وَأَصْحَابِي (۱) .

و من صحیح الترمذی عن النبی ﷺ أنه قال : و أذى نفسي بيده لتركبن سنن من كان قبلكم - و زاد رزين - حذو النمل بالنمل ، و القذة بالقذة ، حتى إن كان فيهم من أنى أمته يكون فيكم ، فلا أدري أنعبدون العجل أم لا ؟ (۲)
 و من الصحيحين ، عن أبي سعيد الخدري أن رسول الله ﷺ قال : لتبشرن سنن من كان قبلكم شبراً بشبر ، و ذراعاً بذراع ، حتى لو دخلوا جحر ضب ليعتموهم قلنا : يا رسول الله اليهود و النصارى قال : فمن (۳) ؟
 و من صحیح البخاري عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال : لا تقوم الساعة

(۱) جامع الاصول ج ۱۰ ص ۴۰۸

و في حديث أخرجه الخوارزمي في مناقبه الفصل ۱۹ ص ۲۳۱ ، والكركي في نفحات الياقوت ۸۶ عن علي عليه السلام عن رسول الله ص : قال ... يا أبا الحسن ان أمة موسى افرقت على احدى وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون في النار، وان أمة عيسى افرقت على اثنتين وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون في النار، و سنفرق امتي على ثلاث وسبعين فرقة : فرقة ناجية والباقون في النار، فقلت : يا رسول الله فما الناجية ؟ قال : المتمسك بما أنت وشيئتكم وأصحابك ... الحديث. راجع تخيص الشافعي ج ۳ ص ۵ ذيله .

(۲) المصدر نفسه ص ۴۰۸ و ۴۰۹ و صدر الحديث: أبو واقد الليثي: أن رسول الله لما خرج الى غزوة حنين مر بشجرة للمشركين كانوا يعلقون عليها اسلحتهم يقال لها ذات انواط، فقالوا يا رسول الله اجعل لنا ذات انواط، كما لهم ذات انواط، فقال رسول الله : سبحان الله: هذا كما قال قوم موسى: واجعل لنا الهة كما لهم آلهة، الحديث.

(۳) جامع الاصول ج ۱۰ ص ۴۰۹ و تراء في مشكاة المصابيح ص ۴۵۸

ترجمہ: میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جیسا کہ بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ دونوں کی مطابقت ایسے ہوگی جیسے ایک جوتے کی دوسرے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں سے زنا کیا ہوگا تو میری امت میں سے بھی کوئی شخص ایسا کرے گا۔ اور بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک جماعت کے۔ صحابہ نے عرض کیا! وہ کون ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ اس طریق پر ہوں گے جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 86

من مطبوعات وزارة الشؤون الدينية للهجرة والعمرة للهجرة

مختصر

سيرة الرسول
صلى الله عليه وسلم

تأليف الإمام الشيخ

محمد بن عبد الوهاب

أشرفت وكالة شؤون المطبوعات والنشر بالوزارة على إصداره

عام ١٤١٨ هـ

عکس حوالہ نمبر: 86

وقوله : استفترق هذه الأمة على ثلاث وسبعين فرقة كلها في النار إلا واحدة (۱) .

فہذہ المسألة أجل المسائل . فمن فهمها فهو الفقيه . ومن عمل بها فهو المسلم . فتسأل الله الكريم المنان أن يتفضل علينا وعليكم بفهمها والعمل بها .

.....

أما البيت الحرم : فإن إبراهيم وإسماعيل عليهما السلام لما بنياه ، صارت ولايته في إسماعيل وذريته . ثم غلبهم عليه أخوالهم من جرهم . ولم ينازعهم بنو إسماعيل ، لقرباتهم وإعظامهم للحرمة ، أن لا يكون بها قتال . ثم إن جرهم بغوا في مكة . وظلموا من دخلها ، ففرق أمرهم . فلما رأى ذلك بنو بكر بن عبد مناف بن كنانة ، وغبشان من خزاعة ، أجمعوا على جرهم فاقتتلوا ، فغلبهم بنو بكر وغبشان ونفوسهم من مكة .

وكانت مكة في الجاهلية لا يقر فيها ظلم ، ولا يبغى فيها أحد إلا أخرج ، ولا يريد لها ملك يستحل حرمتها إلا هلك .

ثم إن غبشان - من خزاعة - وليت البيت دون بني بكر . وقرش إذ ذاك حلول وصرم ، وبيوتات متفرقون في قومهم من بني كنانة . فوليت خزاعة البيت يتوارثون ذلك . حتى كان آخرهم حليل بن حبشة . فتزوج قُصي ابن كلاب ابنته .

فلما عظم شرف قُصي ، وكثر بنوه وماله : هلك حليل ، فرأى قُصي أنه

(۱) الحديث رواه الأربعة ، ورمز له في الجامع الصغير بالصحة .

ترجمہ: اور رسول اللہ کا ارشاد کہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، سب آگ میں ہوں گے سوائے ایک کے۔ یہ مسئلہ عام مسائل سے اہم اور بڑا ہے۔ جس نے اسے سمجھا وہ دانا ہے اور جو اس پر عمل کرے وہ صحیح مسلمان ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 87

Registered No. L. 4186

جلد < ۲

عدن ۳۰۳

رمضان
۱۳۶۴ |
شوال

۷۸۶

ماہنامہ

ترجمان القرآن

علوم قرآنی و تحقیقی فرقائی کا ذخیرہ

تالیف

سید ابوالاسلیٰ مؤدودی

دفتر رسالہ "ترجمان القرآن"

دارالاسلام جمال پور۔ پٹنہا کلوٹ

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

قیمت سالانہ پانچ روپے

عکس حوالہ نمبر: 87

ترجمان القرآن رمضان اشوال ۲۰۱۳ء

۱۷۵

سائل رسائل

طرح کی احادیث کو اپنے لیے دلیل مہیراتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین کے خدشہ گاروں اور غلاموں کو برکت بھجھتے تھے تو آخر یہی حق نہیں اپنے پرہیزوں اور عقیدت کی نشوں کے لیے کیوں نہ حاصل ہو؟ ہمارے نزدیک تو اس طرح کے لوگ سخت فتنہ اور کوشش میں مبتلا ہیں۔ اور اگر کا مٹاؤ اور فخراتس اولی کے لیے ہم یہ بات جائز نہیں بھجھتے کہ وہ اپنے ایمان کو اس طرح کی آزمائش میں اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے حالات کا جہاں تک ہمیں علم ہے، باوجود تمام فضائل تقدس کے حامل ہونے کے ”درشن دینے اور برکت بانٹنے“ سے سخت احتراز کرتے تھے، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جس لڑمیل سے آج ہمارے سناخ سند پکڑتے ہیں اس کو ان حضرات نے برائی العین شاہدہ کیا تھا، اور قرآن ان کی نیکی اور تقویٰ پر گواہ تھا۔

”اجماع اور سواد اہل علم کی غلط تعبیریں“

سوال :- ایک صاحب یہ حدیث بیان کر کے کہ ”تجمع اہل علی الفضلۃ“ فرماتے ہیں کہ اجماع امت غلط بات نہیں ہو سکتا۔ جس جب علماء ہند کی اکثریت جمیۃ العلماء میں جذب ہو کر فیصلہ کر چکی ہے کہ اس وقت کانگریس کے ساتھ ہی اشتراک عمل میں اسلام کے مطابق ہے تو یہ بھی غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ صاحب اجماع امت سے مراد علم امت کا ہم خیال ہونا ہے۔ جاہ کہ اس میں صرف شریعت کے منہم اور اس کی ہدایت پر ہوشی ڈالی ہے۔

جواب :- ان اللہ کا بیچ اہل علی الفضلۃ والی حدیث اور اسی طرح کی دوسری حدیثیں جو اتباع سواد اہل علم یا جماعت سے منق و وار وہیں مسلم لیگ اور کانگریس کے حامیوں کے درمیان ایک عرصے سے نہایت بے دروازہ استعمال ہو رہی ہیں۔ اور ان میں سے کسی مذکورہ مذکورہ توفیق نہیں ہوتی کہ ان احادیث کے موقع و محل اور ان کے صحیح منہم پر غور کر لے۔ مسلم لیگ کے حامی کہتے ہیں کہ جب نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو مشائخ پر اکٹھا نہیں کرے گا، اور مسلمانوں کی اکثریت مسلم لیگ کے لیڈر اور مسلم لیگ کے نظریہ پر متفق ہو گئی ہے تو لازماً یہی لاسہ ہدایت کا لاسہ ہے اور جو مسلمان اس سے الگ ہیں وہ منافق جماعت کے حکم میں داخل اور منافق مشن مشن فی النہام کی دھند کے سخی ہیں۔ اور کانگریسی حضرات کا استدلال وہی ہے جس کا اپنے حالہ یہ ہے۔ حالانکہ اسلام میں اکثریت کا کبھی بات پر متفق ہونا اس کے حق ہونے کی دلیل ہے، اور اکثریت کا نام سواد اہل علم ہے، نیز ہر میر تقی جماعت کے حکم میں داخل ہے اور نہ کسی مقام کے طریقوں کی کسی جماعت کا کسی رولے کو اختیار کر لینا اجماع ہے۔ ان ساری منطقتوں سے فرض کرنے کا یہ موقع نہیں ہے، البتہ مذکورہ بالا حدیث کا مطلب ہم بیان کیے دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا حدیث ترمذی میں ان الفاظ کے ساتھ وار ہے ”ان اللہ کا بیچ اہل علی الفضلۃ“ و بعد اللہ علی الجماعۃ ومن مشن مشن فی النہام۔ (اللہ تعالیٰ ہری امت کو ایڑوں فرمایا کہ تم کو امت کو مشائخ پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ کا اجماع پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہو وہ جنہم میں ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ اس امت پر کوئی دو درایا نہیں آئے گا کہ ہری امت گراہی میں ہوجائے، بلکہ اس میں ایک گروہ، خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا ہو، ہمیشہ حق پر قائم رہے گا اور وہی جماعت ہے اور اللہ کا اجماع اس جماعت پر ہے اور جو اس جماعت سے الگ ہو وہ جنہم میں گرا۔ اس مطلب کی آئینہ اس حدیث ترمذی سے ہوتی ہے جو عبد اللہ ابن عمرؓ سے اس الفاظ ہری ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 87

ترجمان القرآن جلد ۲۹، عدد ۲۱۳

۱۶۹

رسائل و مسائل

۱۰۱ بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملۃ وقتیق الحق علی ثلثت وسبعین ملۃ کالمصر فی الناس اکاملۃ واحده۔ قالوا من ہی یا رسول اللہ؟ قال ما نانا علیہ واصحابہ!

بنی اسرائیل نہ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت مغزرقظی بنی بت جائے گی جو سب کے سب جنم میں پڑ جائیں گے، جو لوگ سب کے لوگوں نے پڑھا یہ کون لوگ ہیں گے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوں گے۔

۱۰۲ صحابہ اور ان کے پیروں کی روایت سے اور ان میں اس بات کی تصریح ہے کہ یہ فرقہ جو آپ کے اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگا، جماعت سے اور اسی کے اور اس کی رحمت کا ہوا ہے۔ عن سواویہ اثننا عشر وسبعون فی الناس وواحدۃ فی الجنۃ، وہی الجباعۃ (سادہ پڑے روایت سے کہ ہتر فرقے جنم میں ہوں گے، ایک جنت میں ہوگا اور وہی جماعت ہے)۔ اس سے مسلم ہزار ایک زائر اس امت پر آیا آئے گا جیسا کہ اس کے بڑے حصے میں منکرات کا اثر ہی طرح سے امت کو ماننے کا جس طرح اللہ کے گناہ سے اس کا زہر آدمی کی روگ میں سرایت کر جاتا ہے مرت تھوڑے روگ کے ہونے سے اور آخرت علیٰ المر علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوں گے، اور وہی لوگ جنت کے حکم میں ہوں گے۔ بیضاوی نے اس معنی کی ایک حدیث اور بھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

کاتزال طائفت من الحق علی الحق.....

یہی امت میں ایک گروہ پیشینہ پڑتا ہے جو لوگ ان میں چھوڑیں گے ان کو کچھ ضرر پہنچائیں گے۔

۱۰۳ ان احادیث کی روشنی میں زیر بحث حدیث کا مطلب یہ نکالنا کہ یہ فرقہ ہی گمراہ نہ ہوگی، بلکہ ایک جماعت خداداد ہوگی جس کی عمر چودھری یا پانچ سو سال کی اور وہی جماعت تاجی ہے، اسی کے اور پورا انداز ہوا ہے، بغیر سب جنم میں پڑیں گے۔ ان آثار سے یہ امر ہی اکل واضح ہے کہ یہ گروہ کثرت میں ہوگا، ذرا ہی کثرت کو اپنے فرقہ ہونے کی دلیل گھرانے کا، بلکہ اس امت کے مسافروں میں سے ایک ہوگا اور اس گمراہ دنیا میں ان کی حیثیت ایسی اور بیگانہ لوگوں کی ہوگی، جیسا کہ زبانی سے بظاہر کلام عربیہ و سیبویہ کتابت، فہرست اللغات و جہاز اللغات میں مصنفوں ماسخند اناس لبتی میں بھی "از اسلام فوت میں شروع ہوا اور اسی وقت میں ہر جگہ ہر جگہ اس مبارکنا باد سے ان آجینوں کے لیے جو دوسروں کے بجائے جسے وہی کی اصلاح کریں گے)

۱۰۴ جس جماعت معنی اپنی کثرت سے ادا کی بنا پر اپنے آپ کو وہ جماعت قرار دے رہی ہے جس پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جس کو اللہ ہونا جنم میں رخصت ہونے کے مراد ہے، اس کے لیے قرآن حدیث میں امید کی کوئی گون نہیں، کیونکہ اس حدیث میں اس جماعت کی دو علامتیں نمایاں طریقہ پر بیان کر دی گئی ہیں، ایک تریہ کہ وہ آخرت علیٰ المر علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے طریق پر ہوگی، اور دوسری یہ کہ قایت اہلیت میں ہوگی۔

۱۰۵ دیکھ کر یہی حضرات، قرآن کا اندازہ لگائی بالکل ہے۔ اولی قرآن حدیث کا تعلق اجماع سے بالکل ہے ہی ہے، لہذا اس کا مطلب وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی مقام کے چند عالموں کا کسی راہ کو اختیار کر لینا یا نہیں ہے جو شریعت میں معتبر ہے۔ شریعت میں معتبر جماعت وہ ہے جس پر مسلمانوں کا ایمان ہے اور اس کے ارباب ہیں اور معتبر جماعت

عکس حوالہ نمبر: 88

نَصْرُ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ قَرِيبٌ وَيَسِّرُ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

ضَحِيحُ الْبَحَارِي

مولفہ

عَفْرَتُ الْعَلَامَةِ نَوْلَانَا مُحَمَّدُ عَفْرَتَانِ نَفِيحُ

شیخ الحدیث نظام الملک وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاستاذ عَفْرَتُ نَوْلَانَا سَيِّدُ حَسِينِ اَعْدَدِي وَوَالِدُ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۳۳-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳۳۵/۳، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 88

۲۶۹

۱/ کتاب المناقب/ باب: اسلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان/ حدیث: (۳۳۶۳)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعدیل ووضوح | الحدیث هنا ص ۵۰۹، ویاتی فی الفتن ص ۱۰۳۶۔

تحقیق و تشریح: الصادق فی نفسه والمصدق من عند الله، غلطة بكسرا لغین جمع

غلام جمع غلة.

یہاں اختصار ہے کتاب الفتن ص ۱۰۳۶ میں ہے فقال مروان لعنة الله عليهم غلطة (ان پر اللہ کی لعنت ہو نوجوان؟) ان شئت مروان کو خطاب ہے اور بعض روایت میں ہے ان شتمت ہے اس صورت میں خطاب مروان ومن کان معك ہوگا۔ علامہ قسطلانی نقل کرتے ہیں ان ابا هريرة كان يسبني في السوق ويقول اللهم لاتدركني سنة ستين ولا اماراة الصبيان (قس) ۵۰۹ میں جب حضرت معاویہ کا انتقال ہوا تو یزید پھر بادشاہ ہوا اس کی شرارت دہائی کے لئے حرہ کا واقعہ شاہد ہے نیز مروان بھی ان مفسدین میں داخل ہے واللہ اعلم۔

۳۳۶۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرِيْسٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ خَدِيفَةَ بِنَ الْيَمَانَ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يَذُرَّ كُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ لِحَانِنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْلُونَ بِغَيْرِ هُدًى يَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتَنْكُرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةُ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مِنْ أَجَابِهِمْ إِلَيْهَا قَذْفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَفِّهِمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جَلَدَتْنَا وَتَكَلَّمُونَ بِالسُّنْتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكُنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْزِمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعْصُ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يَذُرَّكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ. ﴿

ترجمہ | حضرت خدیفہ بن یمان بیان کرتے ہیں کہ دوسرے صحابہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے متعلق (یعنی اس فتنہ اور بدعات کے متعلق جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہونے والے ہیں) پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں بھٹس نہ جاؤں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! تم جاہلیت اور شر (برائی) میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے (آپ کو بھیج کر) ہمیں یہ خیر (اسلام) عطا فرمایا، اب کیا اس خیر کے بعد پھر شر (برائی) کا زمانہ آئے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا اس شر کے بعد خیر کا زمانہ آئے گا؟

عکس حوالہ نمبر: 88

۳۴۰

تلا کتاب المناقب / باب: سلام میں نبوت کی علامتوں کا بیان / حدیث: (۶۶-۳۳۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں دھواں ہوگا (یعنی اس میں کچھ برائی ملی ہوگی خالص خیر دیکھی نہ ہوگی) میں نے پوچھا وہ دھواں (دھبہ) کیا ہوگا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے (بدعات میں گرفتار ہوں گے) تم ان میں (خیر کو) پہچان لو گے اور ان کے بدعات کو ناپسند کرو گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں جہنم کے دروازوں کی طرف جانے والے پیدا ہوں گے۔ جس نے اس کی بات سنی انہوں نے اس کو جہنم میں جمبوک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے اوصاف بیان فرمادیجئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ (ظاہر میں) ہماری ہی قوم د مذہب (یعنی مسلمان) ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ میرے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تمہیں اس کے لئے (بجھل کے) درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی) مشکل حالات کا سامنا ہو (یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

مطابقتہ للترجمت | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۵۰۹، ویاتی فی الفتن ص ۱۰۳۹، واخرجه مسلم فی کتاب الامارة والجماعة، ابن ماجه فی الفتن.

۳۳۶۵ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ خَذِيفَةَ قَالَ تَعَلَّمَ اصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ. ﴾

ترجمہ | حضرت خذیفہ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے (یعنی اور صحابہ نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر بھلائی کے حالات دیکھے اور میں نے شر و برائی کے حالات دریافت کئے۔

مطابقتہ للترجمت | هذا طريق آخر من حديث خذيفة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص ۵۰۹،

۳۳۶۶ ﴿ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ ابَاهُ رِيَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِتْنَانِ دَعَاؤُهُمَا وَاجِدَةٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ریریہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 89

مُسْتَنَدُ الْإِمَامِ عَبْدِ جَبْرِ

(164 - 241 هـ)

حَقَّقَهُ وَفَرَّغَ أَهَادِيثَهُ وَعَلَّنَ عَلَيْهِ

مَجْمُوعَةٌ مِنْ عُلَمَاءِ الْحَدِيثِ فِي مَكْتَبَةِ دَارِ السَّلَامِ

تَحْتَ إشراف

مَعَالِي الشَّيْخِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ آلِ الشَّيْخِ

وَزِيرِ الشُّؤْنِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَالْأوقافِ وَالذَّعْوَةِ وَالإِرشادِ



دَارُ السَّلَامِ لِلنَّشْرِ وَالتَّوْزِيعِ

عکس حوالہ نمبر: 89

مسند الإمام أحمد بن حنبل ۴۴۸

۱۶۹۸

سُنَّةُ الْمُتَكْوِنِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ

۲۳۴۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (۴۰۳/۵) أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ جُرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَهُ، (حديث صحيح، وهذا الإسناد وإن كان مرسلًا جاء موصولًا).

۲۳۴۲۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنِ سَبِيحٍ، قَالَ: أُرْسِلُونِي مِنْ مَاءٍ ^(۱) إِلَى الْكُوفَةِ أَشْرَفِي الدَّرَابِ، فَأَتَيْتُ الْكُنَابَةَ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَنْجَمٌ، قَالَ: فَأَمَّا صَاحِبِي، فَأَطْلُقْ إِلَيَّ الدَّرَابِ، وَأَمَّا أَنَا فَاتَّبِعْهُ، فَإِنَا هُوَ حَدِيثُهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ يَبْدُو هَذَا الْخَيْرَ حَرًّا كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرًّا؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: مِمَّا الْعِضَةُ بِنَاءً؟ قَالَ: «الشَّيْءُ أَحْسَبُ - أَبُو النَّجَّاحِ يَقُولُ: الشَّيْءُ أَحْسَبُ - قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ تَكُنْ مُدْبِرًا عَلَى ذَنْبٍ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ تَكُنْ دُعَاءَ الصَّلَاةِ، فَإِنِ رَأَيْتَ يُؤَمِّنُ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَأَوْزُهُ، وَإِنِ نَهَكَ جِسْمَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَإِنِ لَمْ تَوْزْ فَأَهْرُتْ فِي الْأَرْضِ، وَلَوْ أَنَّ ثَمُودَ وَأَنْتَ عَاصِرٌ بِجَدَلٍ شَرَّهِ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ يَخْرُجِ الدُّجَالُ» قَالَ: قُلْتُ: فِيمَ يَبْغِي بِهِ وَمَعَهُ؟ قَالَ: «يَبْغِي: أَوْ قَالَ: مَاءٌ - وَنَارٌ، فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حَطَّ أَجْرُهُ وَوَجِبَ وِزْرُهُ، وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجِبَ أَجْرُهُ وَحَطَّ وِزْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَوْ أَتَيْتَ قَرَسًا لَمْ تَزْبَحْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» [راجع: ۲۳۲۵۰]. (حديث حسن دون قوله: «لو أتيت قرسا لم تترك فلوها حتى تقوم وقد توبع).

الشَّيْءُ بَيِّنَةٌ» قَالَ: «نَعَمْ» كَوْنُ إِبَارَةِ عَلَى أَفْذَاهِ، وَهَلَانَةُ عَلَى خَيْرِهِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ تَنْتَهِ دُعَاءَ الصَّلَاةِ فَإِنِ كَانَ لَيْلَةً يُؤَمِّنُ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةَ جَلَدَ ظَهْرِكَ، وَأَخَذَ مَالَكَ، فَأَوْزُهُ، وَإِلَّا فَكُنْتَ وَأَنْتَ عَاصِرٌ عَلَى جَدَلٍ شَرَّهِ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ يَخْرُجِ الدُّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ نَمَةً نَهْرٌ وَنَارٌ، مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجِبَ أَجْرُهُ وَحَطَّ وِزْرُهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجِبَ وِزْرُهُ وَحَطَّ أَجْرُهُ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «لَمْ يَبْشَعْ الْمَهْرُ فَلَا يَزْبَحْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ» الضَّلْعُ مِنَ الرَّجَالِ ^(۲) الصَّرْبُ. وَقَوْلُهُ: «مِمَّا الْعِضَةُ بِنَاءً» قَالَ: الشَّيْءُ كَانَ قَدَادَةً يَضَعُهُ عَلَى الرَّوْضِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ. وَقَوْلُهُ «إِبَارَةَ عَلَى أَفْذَاهِ» يَقُولُ: عَلَى فِدَى ^(۳). «وَهَلَانَةُ» يَقُولُ: ضَلَعٌ. وَقَوْلُهُ: «عَلَى ذَنْبٍ» يَقُولُ: عَلَى صَفَائِنٍ - فِيلٌ لَعْنَةُ الرَّزَّاقِ: مِمَّنِ الظُّمَيْرُ» قَالَ: عَنْ قَدَادَةَ، زَعَمَ (حديث حسن دون قوله: «لم يبع المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة»)، وهذا مخالف لحديث أبي هريرة وعائشة: من أن السيد المسح يمكث في الأرض أربعين سنة بعد قتل المسيح الدجال.

۲۳۴۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ (۴۰۴/۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا قَدَادَةُ عَنْ نَعْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سَبِيحِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنَ فُجَيْتِ شُسْرَى، فَذَكَرَ بِيْلَقَ مَعْنَى حَبِيبِ مَعْمَرٍ، وَقَالَ: احْطُ وِزْرَهُ. (حديث حسن، سبج بن خالد توبع).

۲۳۴۳۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ شَلْبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ زُهَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَخَذَهُمَا، وَأَنَا أَنْظُرُ الْأَخْرَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. (إسناده صحيح، م: ۱۶۳).

۲۳۴۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا ^(۱) بَكْرٌ: حَدَّثَنِي خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْفَتْحِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ حَدِيثَهُ مِنَ الشَّامِ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا تَسْأَلُونِي؟ فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيًّا ﷺ قَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَمِنَ الصَّلَاةِ إِلَى الْهَدْيِ، فَاسْتَبَخَاتُ لَمْ مِنْ اسْتَبَخَاتٍ، فَحَبِيبٌ مِنَ الْحُرِّ مَا كَانَ مَبْنِيًا، وَهَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا، ثُمَّ نَعَيْتِ النَّبِيَّ، فَكَانَتْ الْخَلِيفَةُ عَلَى بَيْتِهَا النَّبِيُّ، (إسناده صحيح).

۲۳۴۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ شَيْبَةَ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ بَدَأَ لَهَا: غَزْوَةُ النَّخْبِ، وَرَمَعَهُ حُلِيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقَالَ سَعِيدٌ: الْبُكْمُ هَيْدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الْخُرُوفِ؟ فَقَالَ حُلِيْفَةُ: أَى. قَالَ: فَأَمَرْتُهُمْ حَدِيثَهُ فَلْيَسُوا الشَّلْحَ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ هَاجَمَكُمْ هَيْجٌ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الْفِتَالُ. قَالَ: فَصَلَّى بِأَخِيهِ الطَّائِفَتَيْنِ رَهْمَةً، وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَاجَهَةَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ وَآلِهِ، فَفَاشُوا مَقَامَ أَوْلِيكَ، وَجَاءَ أَوْلِيكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَهْمَةً أُخْرَى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ. [انظر: ۲۳۴۵۴] (حديث صحيح، وهذا إسناد ضعيف للرجل المصنف، لكن له طريق صحيحه).

۲۳۴۳۴- حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ: عَنْ مَعْمَرٍ: عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِدْرِيسِ بْنِ هَشَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنَّا مَعَ خَدِيفَةَ فَمَزَّ رَجُلٌ، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا يَبْتَغِي الْأَمْوَاءَ الْأَخَابِيثَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَدَاكٌ». (إسناده صحيح، خ: ۲۰۶۲، م: ۱۰۵).

(۱) تحريف في (م) إلى: (م)، (ن) تحريف في (م) إلى: (م)، (الرجال)، قوله: «يقول على فدى» ليس في (م)، (ع) أقدم في (م)، «ها» «أبو».



ترجمہ: اگر اس وقت تو زمین میں خدا کا خلیفہ دیکھے تو اس کے ساتھ چٹ جانا، خواہ تیرا جسم نوج لیا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے۔

عکس حوالہ نمبر: 90

کتاب

التوفیقات الإلهامیة

فہی مقارنۃ التوارخ المجریۃ بالسین الافرنکیۃ والقبطیۃ

تألیف

اللواء المطری

محمد مختار باشا

عکس حوالہ نمبر: 90

سنة ۱ ہجری:		غلبة فیضان النیل بمطالعہ الروضة		قمری	ذراع
اولئ اشهرها		توافق سنة ۳۳۸ بطیبة	توافق سنة ۶۲۲ الفرنكية	توليدات هجرية	
محرم	الجمعة	۲۲ ابيب	۱۶ يوليه	□ اول السنة الهجرية، على الصحيح، وكانت تسمى عند العرب بسنة الاذن.	
صفر	الاحد	۲۲ مسرى	۱۵ اغسطس	□ ۱ توت = ۳۳۹ = الأحد ۲۹ اغسطس سنة ۶۲۲ = ۱۵ صفر سنة ۱.	
ربيع اول	الاثنين	۱۶ توت ۳۳۹	۱۳ سبتمبر	□ في ۸ منه ^(۱) دخل النبي، صلى الله عليه وسلم، قباء، وأقام بها الثلاث والأربع والخميس، وأسس مسجد قباء، الذي نزل فيه [لمسجد أسس على التقوى] ^(۲) .	
ربيع ثاني	الأربع	۱۶ بابہ	۱۳ اكتوبر	□ فيه ^(۳) زيد في صلاة العصر ركعتين.	
جماد اول	الخميس	۱۵ هاتور	۱۱ نوفمبر	□ ۱ يناير ۶۲۲ يوافق السبت ۶ طوبه سنة ۳۳۹ الموافق ۲۲ جماد الثاني سنة ۱.	
جماد ثاني	السبت	۱۵ كهك	۱۱ ديسمبر		
رجب	الاحد	۱۴ طوبه	۹ يناير ۶۲۳		
شعبان	الثلاث	۱۴ اشبر	۸ فبراير		
رمضان	الأربع	۱۳ برمهات	۹ مارس	□ فيه ^(۴) بنى النبي صلى الله عليه وسلم بعائشة، رضي الله عنها.	
شوال	الجمعة	۱۳ برمودة	۸ ابريل		
ذو القعدة	السبت	۱۲ بشنس	۷ مايو	□ فيه ^(۵) سمر سعد بن ابي وقاص إلى الإبواء.	
ذو الحجة	الاثنين	۱۲ بؤنه	۶ يونيه	□ فيها ^(۶) ولد أمير المؤمنين عبدالله بن الزبير ابن العوام، وأول شي دخل في جوفه هو ريق النبي، صلى الله عليه وسلم.	

- (۱) أي من ربيع الأول.
 (۲) التوبة: ۱-۸.
 (۳) أي في ربيع الثاني.
 (۴) أي في رمضان.
 (۵) أي في ذي القعدة.
 (۶) أي في السنة الأولى للهجرة.

مختار پاشا مصری کے کیلنڈر بالا میں یکم ربيع الاول کو 13 ستمبر 622ء تھی (یوں 24 صفر کو 7 ستمبر بنتی ہے)۔ رسول کریمؐ 24 سے 27 صفر تک غار ثور میں اور 28 صفر کو وہاں سے عازم مدینہ ہوئے۔ 8 ربيع الاول کو قباء پہنچے اور تین دن بعد مدینہ رو دو فرمایا۔ یوں پار لیمان مکہ کی قرارداد کی طرح قومی اسمبلی پاکستان 1974ء کی ”احمدی ناث مسلم“ کی قرارداد ”7 ستمبر“ میں گہری مماثلت وسیع معنی رکھتی ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 91

بُرْقَانَةُ الْمَفَاتِيحِ

لِلْعَلَّامَةِ الشَّيْخِ عَلِيِّ بْنِ سُلْطَانَ مُحَمَّدِ الْقَارِي التُّوفِي سَنَةِ ١١١٤ هـ

شرح مشكاة المصابيح

لِلْإِمَامِ الْعَلَّامَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْفَظِيهِ الْتَبْرِي التُّوفِي سَنَةِ ١٧٤١ هـ

تحقيق
الشَّيْخِ جَمَالِ عَيْتَانِي

تنبية:

وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها متن ترجمة
المفتاح؛ والفتاوى؛ وأخرها الحمد للهادي عشر كتابات الإكمال في أسماء الرجال
وهو تراجم رجال النجاة للعلامة التبريزي

الجزء الأول

المحتوى

كتاب الأيمان - كتاب العلم

منشورات

مركز أبي بصير

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 91

۳۸۱

کتاب الایمان / باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

رواه الترمذی .

۱۷۲ - (۳۳) وفي رواية أحمد، وأبي داود، عن معاوية: «ثنتان وسبعون في النار،

وواحدة في الجنة، وهي

عليه مبالغۃ في مدحها وبياناً لباہر اتباعها حتى یخیل أنها عين ذلك المتبع، أو المراد بما الوصفیۃ علی حد «ونفس ما سواها» أي القادر العظیم الشأن سواها، فكذلك هنا المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي فلا شك ولا ريب أنهم هم أهل السنة والجماعة. وقيل: التقدير أهلها من كان علی ما أنا عليه وأصحابي من الاعتقاد والقول والفعل فإن ذلك يعرف بالإجماع، فما أجمع عليه علماء الإسلام فهو حق وما عداه باطل.

واعلم أن أصول البدع كما نقل في المواقيف ثمانية: المعتزلة القائلون بأن العباد خالقو أعمالهم وينفي الرؤیۃ وبوجوب الثواب والعقاب وهم عشرون فرقة، والشیعة المفرطون في محبة عليّ كرم الله وجهه وهم اثنان وعشرون فرقة، والخوارج المفرطة المكفرة له رضي الله عنه ومن أذنب كبيرة وهم عشرون فرقة، والمرجئة القائلة بأنه لا يضر مع الإيمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة وهي خمس فرق، والنجارية الموافقة لأهل السنة في خلق الأفعال والمعتزلة في نفي الصفات وحدث الكلام وهم ثلاث فرق، والجبرية القائلة بسلب الاختيار عن العباد فرقة واحدة، والمشبیهة الذين يشبهون الحق بالخلق في الجسمیۃ والحلول فرقة أيضاً، فتلك اثنان وسبعون فرقة كلهم في النار والفرقة الناجية هم أهل السنة البيضاء المحمدية والطريقة النقية الأحمدية، ولها ظاهر سُمي بالشریعة شرعة للعامة وباطن سُمي بالطريقة منهاجاً للخاصة وخلاصة خصت باسم الحقيقة معراجاً لأخص الخاصة؛ فالأول نصيب الأبدان من الخدمة، والثاني نصيب القلوب من العلم والمعرفة، والثالث نصيب الأرواح من المشاهدة والرؤیۃ. قال القشيري: والشریعة أمر بالتزام العبودیۃ، والحقیقة مشاهدة الربوبیۃ فكل شریعة غير مؤيدة بالحقیقة فغير مقبول، وكل حقیقة غير مقيدة بالشریعة فغير محصول؛ فالشریعة قیام بما أمر. والحقیقة شهود لما قضی وقدر وأخفی وأظهر، والشریعة حقیقة من حيث إنها وجبت بأمره، والحقیقة شریعة أيضاً من حيث إن المعارف به سبحانه وجبت بأمره. والله در من قال من أرباب الحال:

ألا فالزموا سنة الأنبياء * ألا فاحفظوا سيرة الأصفیاء
ومن یبتدع بدعة لم یكرم * بوجوده رتبة الأتقیاء
(رواه الترمذی) أي عن ابن عمر وكذا.

۱۷۲ - (وفي رواية أحمد) أي أحمد بن حنبل (وأبي داود عن معاوية) أي بعد قوله: «وإن هذه الأمة ستفترق على ثلاث وسبعين فرقة» (ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي

الحديث رقم ۱۷۲: أخرجه أحمد في المسند ۱۰۲/۴ وأبو داود ۵/۵ حديث رقم ۴۵۹۷.

ترجمہ: پس یہ بہتر فرقتے ہیں، سب آگ میں ہوں گے اور فرقہ ناجیہ روشن سنت محمدیہ والے اور پاکیزہ طریقت احمدیہ والے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 92

إِنَّ هَذِهِ تَنْكِحَاتٌ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا

الحمد لله کہ رسالہ شریفہ

مبہدات

مصنف

امام اربانی حضرت مجدد الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی نقشبندی ہرندی قدس سرہ

مع اردو ترجمہ

از حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

مؤلف عمدۃ السلوک، عمدۃ الفقہ وغیرہ

۱۹۷۴ء

باہتمام

۱۳۰۳ھ

ادارۃ مجددیہ - ناظم آباد ع ۳ - کراچی ۱۵

مطبوعہ: احمد بھادوس پرنٹرس - ناظم آباد ع ۲ - کراچی ۱۵

عکس حوالہ نمبر: 92

اردو ترجمہ

۲۰۵

بداد و معاد

فرمایا گیا اور بتائے جنس کے درمیان ممتاز فرمایا گیا۔ یہ سب کچھ اللہ کے حبیب کے صدقے اور اللہ کے رسول کی برکت سے ہوا۔ آپ پر اور آپ کی آل پر فاضل تر رحمتیں اور کامل تر سلامتیاں نازل ہوں۔

حقیقت کعبہ کے مقام میں | جاننا چاہئے کہ جس طرح کعبہ کی صورت حقیقت محمدی کا عروج چیزوں کی صورتوں کی مسجود ہے۔

اسی طرح حقیقت کعبہ ان چیزوں کی حقیقتوں کی مسجود ہے۔ اور میں ایک عجیب بات کہتا ہوں، جو اس سے پہلے نہ کسی نے سنی اور نہ کسی بتانے والے نے بتائی، جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صرف مجھے بتائی اور صرف مجھ پر الہام فرمائی ہے اور وہ بات یہ ہے کہ آل سرور کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت و التسلیمات کے زمانہ رحلت سے ایک ہزار اور چند سال بعد ایک زمانہ ایسا بھی آنے والا ہے کہ حقیقت محمدی اپنے مقام سے عروج فرمائے گی اور حقیقت کعبہ کے مقام میں (رسائی یا کراس کے ساتھ) متحد ہو جائے گی۔ اس وقت حقیقت محمدی کا نام حقیقت احمدی ہو جائے گا۔ اور وہ ذات "احد" جل سلطانہ کا مظہر بن جائے گی۔

اور دونوں مبارک نام (محمد و احمد) اس سنی (مجموعہ حقیقت محمدی و حقیقت کعبہ) میں متحقق ہو جائیں گے۔ اور حقیقت محمدی کا پہلا مقام (جہاں وہ اس سے پہلے تھی) خالی رہ جائے گا اور وہ اس وقت تک خالی ہی رہے گا یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا

عکس حوالہ نمبر: 92

16۔ مجد دین امت کے بارہ میں پیشگوئی اور اس کا ظہور

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا.

(ابوداؤد اور دو جلد سوم صفحہ 255 مترجم ابوالعرفان محمد انور ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) ⁹³

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ کھڑے کرتا رہے گا جو اس امت کے دین کو از سر نو تازہ کر کے اس کی تجدید کرتے رہیں گے۔

تشریح: یہ حدیث ابوداؤد نے اپنی سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں بیان کی ہے۔ امام حاکم اور علامہ ابن حجر نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ شیعہ مسلک میں بھی یہ حدیث مسلم ہے۔

(الفروع من الجامع الکافی جزء 2 صفحہ 192 مطبع العالی نوکھشور) ⁹⁴

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے یہ وعدہ فرمایا کہ وہ ان میں خلیفے کھڑے کرتا رہے گا جس طرح پہلی قوموں میں خلفاء قائم کئے تاکہ وہ دین کو مضبوط کریں۔ (النور: 56) چنانچہ خلافت راشدہ کے بعد تجدید دین کا ایک روحانی سلسلہ مجد دین امت کی شکل میں بھی ظاہر ہوا۔ اس حدیث کے مطابق رسول کریم ﷺ کے بعد تیرہ سو سال میں ہر صدی میں ایسے ائمہ علماء و فقہاء اور مفسرین و محدثین پیدا ہوتے رہے جو دین کی خدمت پر کمر بستہ رہ کر اصلاح امت اور تجدید دین کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

جماعت احمدیہ ایسے تمام مجد دین امت کو برحق یقین کرتی ہے۔ اہل سنت کے مسلک کے مطابق ہم نہ صرف تیرہ صدیوں کے مسلمہ مجد دین کی خدمات کے معترف ہیں بلکہ ان مجد دین کے علاوہ بھی ان صدیوں میں جن بزرگان امت کا اپنا دعویٰ مجددیت ثابت نہیں مگر ان کی تجدید دین

ثابت و مسلم ہے، ان کا بھی ہم انکار نہیں کرتے۔

امت محمدیہ کے مسلمہ معروف مجددین کی ایک فہرست درج ذیل ہے:-

پہلی صدی: حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ (متوفی: 101ھ)

دوسری صدی: حضرت امام شافعیؒ (متوفی: 204ھ)

تیسری صدی: حضرت ابوالحسن اشعریؒ (متوفی: 324ھ)

چوتھی صدی: حضرت امام قاضی ابوبکر باقلائیؒ (متوفی: 403ھ)

پانچویں صدی: حضرت امام غزالیؒ (متوفی: 505ھ)

چھٹی صدی: حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ (متوفی: 561ھ)

ساتویں صدی: حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ (متوفی: 633ھ)

آٹھویں صدی: حضرت حافظ ابن حجر عسقلانیؒ (متوفی: 852ھ)

نویں صدی: حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ (متوفی: 911ھ)

دسویں صدی: حضرت امام محمد طاهر گجراتیؒ (متوفی: 986ھ)

گیارہویں صدی: حضرت مجدد الف ثانیؒ (متوفی: 1034ھ)

بارہویں صدی: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی: 1176ھ)

تیرہویں صدی: حضرت سید احمد بریلوی شہیدؒ (متوفی: 1246ھ)

(تج الکرامہ از مولوی محمد صدیق حسن خان صاحب صفحہ 127-129)

چودھویں صدی میں سوائے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؒ بانی جماعت احمدیہ

کے کسی نے مجدد صدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ آپ ہی وہ مجدد صدی اور مسیح و مہدی ہیں جن کے بارہ میں احادیث میں مذکور ہے کہ وہ سابقہ غلط طرز عمل ختم کر کے از سر نو اسلام کو تازہ کرے گا۔

(عقد الدرر فی اخبار المنظر صفحہ 287 مسجد حکمران المقدس ایران) ⁹⁵

پس تیرہ صدیوں کے مجددین امت تک اتفاق کے بعد جو لوگ حضرت بانی جماعت احمدیہؒ کا

چودھویں صدی کے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں مانتے، ہمارا ان سے سوال ہے کہ پھر چودھویں صدی کا

مجدد کہاں ہے؟ اس اہم سوال کا جواب آج اور کوئی پیش نہیں کر سکتا کیونکہ چودھویں صدی کے مجدد

ہونے کا اور کوئی دعویدار ہی میدان میں موجود نہیں۔ پس سلامتی اسی میں ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؒ

کو مجدد مسیح موعود و مہدی تسلیم کر لیا جائے۔ جنہوں نے 1885ء میں خدا تعالیٰ سے علم پا کر مجدد و وقت ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنی شہرہ آفاق تصنیف براہین احمدیہ کے حوالہ سے واضح طور پر اعلان فرمایا کہ:

”کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے۔ مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔“

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 319-320 ایڈیشن 2008)

آپ نے 1907ء میں یہ واضح گاف اعلان فرمایا:

”صلحائے اسلام نے بھی اس زمانہ کو آخری زمانہ قرار دیا ہے اور چودھویں صدی میں سے تیئیس سال گزر گئے ہیں۔ پس یہ قوی دلیل اس بات پر ہے کہ یہی وقت مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس نے اس صدی کے شروع ہونے سے پہلے دعویٰ کیا۔ اور میں ہی وہ ایک شخص ہوں جس کے دعویٰ پر پچیس برس گزر گئے اور اب تک زندہ موجود ہوں اور میں ہی وہ ایک ہوں جس نے عیسائیوں اور دوسری قوموں کو خدا کے نشانوں کے ساتھ ملزم کیا۔ پس جب تک میرے اس دعویٰ کے مقابل پر انہیں صفات کے ساتھ کوئی دوسرا مدعی پیش نہ کیا جائے تب تک میرا یہ دعویٰ ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی صفحہ 194 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 201 ایڈیشن 2008)

پس بلاشبہ حضرت بانی جماعت احمدیہ ہی وہ مسیح و مہدی موعود ہیں جن کے ذریعہ چودھویں صدی میں بھی مجددین امت کی پیشگوئی پوری ہوئی اور آپ کی تجدید دین کا سلسلہ خلافت علی منہاج النبوة کے ذریعہ جاری ہے اور انشاء اللہ تا قیامت جاری رہے گا اور خلفائے احمدیت تجدید دین کی خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز

عکس حوالہ نمبر: 93

وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

سُنَنُ ابْنِ دَاوُدَ مُتَرَجِمٌ

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور لکھنوی

فاضل مدرسہ دارالعلوم محمدیہ نوشہرہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام:

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 93

سنن ابی داؤد، جلد ۴

255

فیاء القرآن پلی کیشنز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْمَلَاحِمِ (جنگوں کے احکام کا بیان)

بَاب مَا يُذَكَّرُ فِي قَرْنِ الْبِائَةِ (اس کا بیان جو صدی سے متعلق ذکر کیا گیا)

3740۔ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمُهْرِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ شَرَاهِيلَ بْنِ يَزِيدَ الْمُعَاوِرِيِّ عَنْ أَبِي عَلَقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةٍ سَنَةٍ مَنْ يَجِدُ دَلِيلَهَا دِينَهَا قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْبٍ الْإِسْكَنْدَرِيُّ رَوَاهُ لَمْ يَجْزِيهِ شَرَاهِيلُ أَبُو عَاقِبَةَ نَعْنِي فِي رِوَايَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

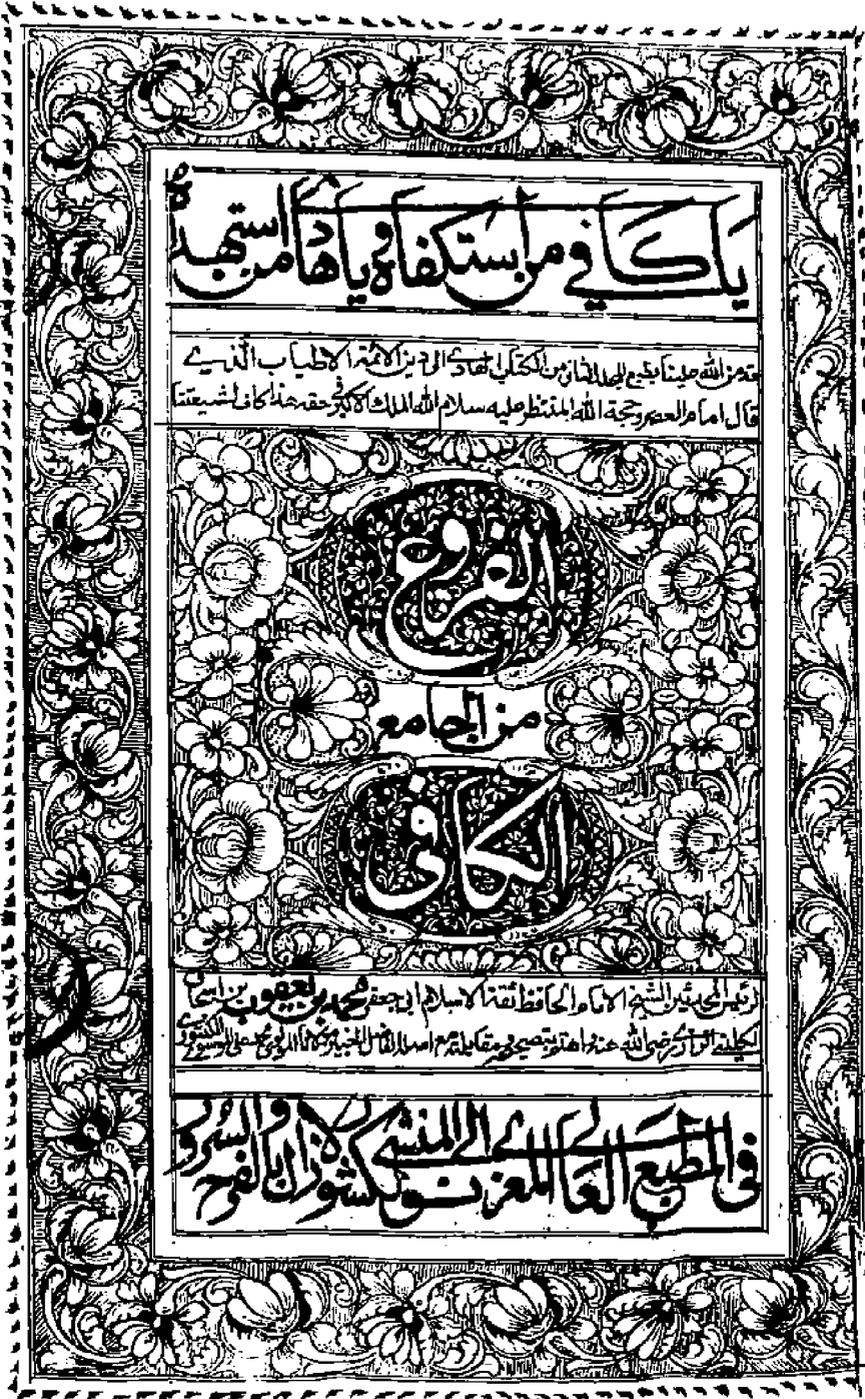
ابو بلقہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر اس امت کے لیے ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا (یعنی وہ نئی معاملات میں در آنے والی غفلت اور بگاڑ کا خاتمہ کر کے نظریات و دینیہ کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دین کو حیات عطا کرتا ہے اور نئے حالات کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے۔ واللہ اعلم)۔ ابو داؤد نے بیان کیا ہے کہ اسے عبدالرحمن بن شریح اسکندرانی نے روایت کیا ہے اور انہوں نے شراہیل بن یزید سے تجاویز نہیں کیا۔

بَاب مَا يُذَكَّرُ مِنْ مَلَاحِمِ الرُّومِ (ان روایات کا ذکر جو روم کی جنگوں سے متعلق ہیں)

3741۔ حَدَّثَنَا النُّفَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُولٌ وَأَبْنُ أَبِي ذَرٍّ يَأْتِي خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ وَوَلَدَتْ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهَدَيْثِ قَالَ قَالَ جُبَيْرُ انْطَلِقْ بِنَائِي ذِي مِغْبِرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَا فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهَدَيْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سَتَمُ الْخَوْنُ الرُّومَ صَلْحًا آمِنًا فَتَغْرُزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عُدُوٌّ مِنْ وَرَائِكُمْ فَتَنْصُرُونَ وَتَغْتَمُونَ وَتَسْلِمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمِوِجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَةِ الْبَيْتَةَ الصَّلِيبُ فَيَقُولُ عَدَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَذَرُهُ فَيَمْنَدُ ذَلِكَ تَغْدِيرَ الرُّومِ وَتَجْبِعُ لِمَلْحَمَةٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَرَأَى فِيهِ وَبِشُورِ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ 1) فَيَكْفُرُ اللَّهُ بِتِلْكَ الْعِصَابَةِ بِالسَّهَادَةِ إِلَّا أَنْ الْوَلِيدَ جَعَلَ الْحَدِيثَ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ذِي مِغْبِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ زَوْجُهُ وَيَخِي بِنُ حَمْرَةَ وَبِشُرَيْبٍ بِنُ يَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَمَا قَالَ عِيسَى

حسان بن عطیہ نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور ابن ابی ذر یا خالد بن معدان کی طرف گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا تو

عکس حوالہ نمبر: 94



عکس حوالہ نمبر: 94

ترجمہ المصنف ۱۹۲ مزع کافج ۲

ترجمة المصنف

وهذا الشيخ المحافظ الامام ابو جعفر محمد بن يعقوب بن اسحق الرازي الكوفي ثقة الاسلام و شيخ المشايخ الاعلام و مرجع المذهب في غيبة الامام عليه السلام ذكره اصحابنا و الخالفون و اتفقوا على فضله و عظم منزلته قال الشيخ ابو جعفر الطوسي عليه الرحمة ان نفسه جليل القدر عارف بالخبايا و قال النجاشي و العلامة شيخ اصحابنا في وقت بالي و وجوه و كان وثيق الناس في الحديث و الثبوت و ذكره الحق في المعتمد في فضله و اصحاب الحديث الذين اختاروا النقل عنهم من اشتهر فضله و عرفته فقد مره في نقد الاخبار و صححة الاختيار و وجوده اعتبارا في حياة الحق الكوفي الشيخ احمد بن ابي جامع و اعظم الاشياخ في تلك الطبقة يعني المتقدمين على التصديق الشيخ الاجل جامع احاديث اهل البيت عليه السلام محمد بن يعقوب صاحب كتاب الكافي في الفقه الذي لم يبلغ للاصحاب مثله و قد تقدم مره في نعمت الكتاب بخبر ذلك الشهيد في اجازته لابن النخاس في اجازة الشهيد الثاني للشيخ حسين بن عبد الصمد و الدريغزا اليرباني شيخ الطائفة ابو جعفر محمد بن يعقوب و في الوجيز و ابن يعقوب ثقة الاسلام حذاه الله عن الاسلام و اهله خير المجتهد و قد قال ابن الاثير من الخالفين في جامع الاصول ابو جعفر محمد بن يعقوب الرازي الفقيه الامام على من عدا اهل البيت عليهم السلام عالم في مذهبه و كبر فضله عند من هم به و عداة في حرمة الدين من كتاب النجاة من المحدثين لمناصب الامامية على رأس المائة الثالثة و كذا نقل الطيبي في شرح المشكوة عنده من المحدثين و هذه الاشارة الى المحدث المشهور المروي عن النبي صلى الله عليه و آله انه قال ان الله يبعث لهذا الامامة على رأس كل مائة سنة من يملأ لها ذمها و من نظر كتاب الكافي الذي صنّفه هذا الامام طاب ثراه و تدبر فيه تدبر في له صدق ذلك و علم انه ربه الله مصداق هذا الحديث فانه كتاب جليل عظيم النفع عظيم الظهور فاقن على جميع كتب الحديث بحسن الترتيب و ديانة العضب و التمهيد و جميع الاصول و الفروع و استثنى له على كل من الاخبار الواردة عن الائمة الاظهار و قد اتفق تصنيفه في القسبة الصغرى بين نقله و السلم في ما عشرين سنة كما صرح به النجاشي و يقال ان هذه الكتاب عرض على القائم عليه السلام و استحسنه و قد رخصت الامانة في سنة عشر و مائة و تسعة و تسعين خديجا كما وجد ذلك منقول من خط العلامة قدس سره و قال الشهيد في الذكرى ان ما في الكافي من الاحاديث بين يدي ما في الصحاح الست للجمهور و له غير الكافي كتاب الرد على الفيلسفة و كتاب تفسير القرآن و كتاب البيان و كتاب رسائل الائمة و كتاب ما قيل في الائمة من المصنف و كان وفاته مرضى الله عنه في شهر شعبان من سنة تسع و عشرين و ثلثمائة و ثمانين سنة و توفى اليوم بحال النجاشي في كتاب الرجال



نصف ثاني

ترجمہ: یہ آنحضرت ﷺ کی اس مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اس امت کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 95

عُقِدَ لِلَّهِ

فِي آخِرِ الْمُنْتَظَرِ (٣٥)

لِيُوسِفَ بْنَ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الْمَقْدِسِيِّ الشِّافِعِيِّ السُّلَمِيِّ

(مِنْ عُلَمَاءِ الْقُرْنِ السَّابِعِ)

تَعْلِيْقُ

عاجی نظریہ منفرد

تَحْقِيقُ

الدکتور عبد الفتاح محمد الحارث

عکس حوالہ نمبر: 95

۲۸۷

الفصل الثالث في ما يجري من الملاحم والفتوحات المأثورة

وعن أبي رُوَيْبَةَ، قال: المَهْدِيُّ كَأَنَّمَا يُلْعَقُ الْمَسَاكِينِ الرَّبِيدَ.
أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ تُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ فِي كِتَابِ «الْفِتَنِ»^(۱).
وعن عبد الله بن عطاء، قال: سألتُ أبا جعفرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ الْبَاقِرِ^(۲)
عليهما السَّلَام، فقلتُ: إذا خرج المَهْدِيُّ بأيِّ سيرةٍ يسيرو؟
قال: يَهْدِيهِمْ ما قبلَهُ، كما صنع رسولُ اللَّهِ ﷺ، ويستأنفُ الإسلامَ جديداً.
وعن مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قال: سمعتُ أبا جعفرٍ عليه السَّلَام، يقول: لو
يعلمُ النَّاسُ ما يَصْنَعُ المَهْدِيُّ إذا خرج، لأحبُّ أَكثَرَهُمْ^(۳) أن لا يروؤهُ^(۴)،
مما يقتلُ مِنَ النَّاسِ، أَمَا إِنَّهُ لا يَبْدَأُ إِلَّا بِقُرَيْشٍ، فلا يأخذُ منها إِلَّا
السَّيْفَ، ولا يُعْطِيها إِلَّا السَّيْفَ، حَتَّى يَقُولَ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: ما هذا مِن آلِ
مُحَمَّدٍ، لو كان مِن آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ لَرَجِمَ.
وعن أبي عبد الله الحسین بن عليّ عليهما السَّلَام، أَنَّهُ قال: إذا خرج
المَهْدِيُّ عليه السَّلَام، لم يَكُنْ بينَهُ وبين العربِ وَقُرَيْشٍ إِلَّا السَّيْفُ، وما
يَسْتَعْجِلُونَ بِخُرُوجِ المَهْدِيِّ! وَاللَّهِ ما نَبَأَهُ إِلَّا الغَلِيظُ، ولا طَعَامَهُ إِلَّا
الشُّعْبِيرُ، وما هو إِلَّا السَّيْفُ، والموتُ^(۵) تحتَ^(۶) ظِلِّ السَّيْفِ.

(۱) في باب سيرة المهدي وعدله ونصيب زمانه، الفتن، لوحة ۹۸.

(۲) سقط من: ب، ق.

(۳) في ب: «أكثرهم».

(۴) في ب: «أبواه».

(۵) سقط الواو من الأصل.

(۶) سقط من: ب.



ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ جب مہدی ظاہر ہوگا تو وہ کس سیرت اور طریق پر چلے گا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنے سے پہلے کی بدر سوم کو مٹا دے گا اور از سر نو حقیقی اسلام کو تازہ کرے گا۔

17- خلافت علی منہاج النبوة کے متعلق پیشگوئی

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النَّبُوءَةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَيَّ مِنْهَا جِ بَرِيَّةٌ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا عَاضًا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا اللَّهُ ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعَهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَيَّ مِنْهَا جِ بَرِيَّةٌ ثُمَّ سَكَتَ.

(مسند امام احمد بن حنبل جلد ہشتم صفحہ 116-117 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور) ⁹⁶

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھالے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ یہ نعمت بھی اٹھالے گا۔ پھر ایک طاقتور اور مضبوط بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گا۔ پھر اسے بھی اٹھالے گا اور ظالم و جابر حکومت کا زمانہ آئے گا۔ پھر خلافت علی منہاج النبوت قائم ہوگی اس کے بعد حضور خاموش ہو گئے۔

تشریح: یہ حدیث ابوداؤد الطیالسی نے مسند ابوداؤد طیالسی، علامہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی نے مشکوٰۃ، بیہقی نے دلائل النبوة اور طبرانی نے معجم الاوسط میں روایت کی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح مترجم جلد نہم صفحہ 869-870 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ ابن حجر پیشمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(اتحاف الجماعة الجزء الاول صفحہ 170، 171 مطبوعہ 1394ھ) ⁹⁷

یہ حدیث دراصل سورۃ نور کی آیت استخلاف کی تفسیر ہے جس میں مسلمانوں سے خلافت کے قیام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مذکورہ حدیث میں مختلف

ادوار خلافت کے ساتھ اپنے معاً بعد تیس سالہ خلافت راشدہ کا بابرکت دور قائم ہونے کی بھی پیشگوئی فرمائی، جو خلفاء راشدین کے ذریعہ پوری ہوئی۔ (ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الخلافة)

خلافت راشدہ کے بعد آپ نے بعد ملوکیت کے مختلف ادوار کی پیشگوئی بھی فرمائی جو امت پر آنے والے تھے۔ (جس کی تفصیل اس حدیث میں مذکور ہے۔) اسی حدیث کے مطابق ایک لمبے وقفہ اور انقطاع کے بعد مسیح موعود و امام مہدی کے ذریعہ پھر خلافت علی منہاج النبوت کا آخری دور بھی جاری ہونا تھا۔

جیسا کہ علامہ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کی تشریح میں تحریر فرمایا:

”اس خلافت سے مراد حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی علیہما السلام کا زمانہ ہے۔“

(مظاہر حق جدید شرح مشکوٰۃ شریف جلد چہارم صفحہ 822 دارالاشاعت کراچی) ⁹⁸

جس طرح پہلے زمانوں میں خلافت راشدہ اور ملوکیت کے مختلف ادوار کے بارہ میں یہ پیشگوئی پوری شان سے پوری ہوئی اسی طرح آخری دور خلافت علی منہاج النبوت میں بھی پوری ہو رہی ہے۔

منہاج کے معنی واضح راستہ کے ہوتے ہیں۔ خلافت علی منہاج النبوت سے مراد نبوت محمدیہ کی شریعت اور طریقت پر چلنے والی خلافت ہے۔ ان الفاظ میں یہ اشارہ تھا کہ وہ خلافت آزاد نہیں ہوگی بلکہ تابع شریعت محمدیہ ہوگی۔ چنانچہ آج روئے زمین پر صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو اس خلافت کی دعویٰ دار ہے۔ خلیفہ اللہ مہدی و مسیح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے بعد جماعت احمدیہ میں پانچویں خلافت کا دور دورہ ہے اور انشاء اللہ خلافت احمدیہ کا یہ بابرکت سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اس آخری دور خلافت کے بعد رسول اللہ نے کسی اور دور کا ذکر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار فرمائی جس سے یہ استنباط بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری دور میں بالآخر امت کو خلافت احمدیہ کی قدر کرنے کی توفیق دے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس خلافت سے منسلک جماعت کی اکثریت ایمان اور عمل صالح پر قائم رہے گی۔ جس کے نتیجے میں اس خلافت کا زمانہ قیامت تک لمبا کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا

تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں

ہوگا۔“ (الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 96

وَمَا تَكْتُمُ الرَّسُولُ فَخَالِدًا وَمَا تَكْتُمُ الرَّسُولُ فَخَالِدًا
اور رسول اسلئے کچھ نہیں کہتا اور میں اس سے کراہتیں برآ جاؤ

مُسْلِمًا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

ترجمہ

جلد ششم

مؤلف

يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ
(اللقينى)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۸۲۵۸ تا حدیث نمبر: ۲۰۰۰۰

مکتبہ رحمانیہ



پراکنش: عرفی سٹیڈی انڈیا ہاؤس لاہور
فون: 37355743-042-37224228

عکس حوالہ نمبر: 96

سُئِلَ عَنْهُ مِنْ نَسْلِ سَيِّدِهِ مُحَمَّدٍ ۱۱۶ مُسْتَسَدُّ الْكُوفِيِّينَ

کے عوض انہارین فروخت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

(۱۸۵۸۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا وَقَعَ عَلَيَّ جَارِيَتَهَا فَقَالَ سَأَلْتَنِي فِي ذَلِكَ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ أَحْلَلْتُهَا لَهُ ضَرَبْتُهُ مِائَةَ سَوْطٍ وَإِنْ لَمْ تَكُونِي أَحْلَلْتُهَا لَهُ رَجَعْتُهُ راجع: ۱۸۵۸۷۔

(۱۸۵۹۵) حبیب بن سالم بھیجتے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نعمان بن بشیرؓ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس کی بیوی نے اپنی باندی سے فائدہ اٹھانا اپنے شوہر کے لئے حلال کر دیا تھا، انہوں نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نبی ﷺ والا فیصلہ ہی کروں گا، اگر اس کی بیوی نے اسے اپنی باندی سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی ہوگی تو میں اسے سوکڑے لگاؤں گا اور اگر اجازت نہ دی ہو تو میں اسے رجم کر دوں گا، (سہلوم ہوا کہ اس کی بیوی نے اجازت دے رکھی تھی اس لئے انہوں نے اسے سوکڑے لگائے)۔

(۱۸۵۹۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّلَبِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا بَكْفٌ حَدِيثُهُ لِحَاةِ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْعُشَيْبِيِّ لَقَالَ يَا بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ اتَّخِذْ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْزَاءِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا أَحْفَظُ حُطْبَةَ قَبْلَتِهِ فَجَلَسَ أَبُو ثَعْلَبَةَ لَقَالَ حَدِيثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا عَامًّا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مَلَكًا جَبَرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَكَانَ يَرِيدُ مِنَ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي صَحَابَتِهِ لَكُنْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَذْكَرُوهُ أَيَّاهُ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أُرْجُو أَنْ يَكُونَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَتَّبِعِي عُمَرَ بَعْدَ الْمَلِكِ الْعَاصِ وَالْجَبَرِيَّةَ فَأُدْجِلَ بِكُنَائِي عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعَجَبَهُ

(۱۸۵۹۶) حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، بشیر اپنی احادیث روک کر رکھتے تھے، ہماری مجلس میں ابو ثعلبہ حنفیؓ بیٹھا آئے اور کہنے لگے کہ اے بشیر بن سعد! کیا امراء کے حوالے سے آپ کو نبی ﷺ کی حدیث یاد ہے؟ حضرت حدیثہ بن یشیعہؓ فرمانے لگے کہ مجھے نبی ﷺ کا خطبہ یاد ہے، حضرت ابو ثعلبہؓ بیٹھا بیٹھ گئے اور حضرت حدیثہ بن یشیعہؓ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک اللہ کو منظور ہوگا تمہارا سے درمیان نبوت موجود رہے گی، پھر اللہ سے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، پھر پھر یہ نبوت پر کا مزن خلافت ہوگی اور وہ اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہوگا، پھر جب اللہ سے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، پھر کثرت کھانے والی حکومت ہوگی، اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ کو منظور ہو

عکس حوالہ نمبر: 96

سنة اربعين من سنة حرم

کا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھائے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہوگی اور وہ بھی اس وقت تک رہے گی جب تک حضور خدا ہوگا، پھر جب اللہ چاہے گا اسے بھی اٹھائے گا، پھر طریقہ نبوت پر کا حزن خلافت آجائے گی پھر نبیؐ کا موش ہو گئے۔

راوی حدیث حبیب کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ مقرر ہوئے تو یزید بن نعمان بن ابی سہل کے شیر بنے، میں نے یزید بن نعمان کو یاد دہانی کرانے کے لئے خط میں یہ حدیث لکھ کر بھیجی اور آخریں لکھا کہ مجھے امید ہے کہ امیر المؤمنین کی حکومت کاٹ کھائے والی اور ظلم کی حکومت کے بعد آئی ہے، یزید بن نعمان نے میرا یہ خط امیر المؤمنین کی خدمت میں پیش کیا جسے پڑھ کر وہ بہت سرد اور خوش ہوئے۔

(۱۸۵۹۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَيْبِطٍ الْهَمْدَانِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّهْبَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ سَمْعَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبِحْطَةِ حُمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ حُمْرًا وَمِنَ الزُّبُوبِ حُمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ حُمْرًا وَمِنَ الْفَسْلِ حُمْرًا وَأَنَا أَنَّهُمْ عَنْ كُلِّ مُسَيِّرٍ [قال الترمذی: عرب. وقال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۶۷۶ و ۳۶۷۷، ابن ماجه: ۳۳۷۹، الترمذی: ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳)]. [راجع: ۱۸۵۴۰].

(۱۸۵۹۷) حضرت نعمان بن ابی سہل سے مروی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا شراب کشش کی بھی بنتی ہے، بھجور کی بھی، گندم کی بھی، جوگی بھی اور شہد کی بھی ہوتی ہے اور میں ہر نشأ اور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(۱۸۵۹۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَتَهْزُ النُّعْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّالَةَ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَخْبَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافِرٌ رَجُلٌ بِأَرْضٍ نَوَافِدٍ قَالَ حَسَنٌ لِي خَدِيصَةٌ بَنِي قَلَادَةَ فَقَالَ تَحْتُ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا سِقَاوَةٌ وَعَلَمَاتُهُ فَاسْتَيْقَطَ لَكُمْ بِرَّهَا فَهَلَّا فَسَّرْنَا فَلَمْ يَرَهَا ثُمَّ عَلَا شَرًّا فَلَمْ يَرَهَا ثُمَّ انْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَّهَا تَجَرُّ حِكْمَاتِهَا لَمَّا هُوَ بِأَشَدَّ بِهَا لَرَّحًا مِنَ اللَّهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ إِذَا تَابَ قَالَ بَهْرٌ عَبْدِي إِذَا تَابَ إِلَيَّ قَالَ بَهْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَطْنَةُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [المرجع الدارمی (۲۷۳۱) والطهالسی (۷۹۴)]. قال شعب: صحيح لغيره. وهذا اسناد اختلف في رفعه ووقفه. [النظر: ۱۸۶۱۳].

(۱۸۵۹۸) حضرت نعمان بن ابی سہل سے غالباً مروی ہے کہ ایک آدمی کسی جنگل کے راستے سفر پر روانہ ہوا راستے میں وہ ایک درخت کے نیچے ٹیلو کرے، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا ہو، وہ آدمی جب سو کر اٹھے تو اسے اپنی سواری نظر نہ آئے، وہ ایک بلند نیلے پر چڑھ کر دیکھے لیکن سواری نظر نہ آئے، پھر دوسرے نیلے پر چڑھے لیکن سواری نظر نہ آئے، پھر چھے مزد دیکھے تو اپنا ک اسے اپنی سواری نظر آ جائے جو اپنی لگام کھینچی چلی جا رہی ہو، تو وہ کتا خوش ہوگا، لیکن اس کی یہ خوشی اللہ کی اس خوشی سے زیادہ نہیں ہوتی جب بندہ اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہے اور اللہ خوش ہوتا ہے۔

(۱۸۵۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّبِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ

عکس حوالہ نمبر: 97

اتحاف الجماعة

بما جاء في الفتن والملاحم
واشراط الساعة

تأليف الفقير الى الله تعالى

حمود بن عبد الله التويجری

غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين

الجزء الاول

الطبعة الاولى عام ۱۳۹۴ هـ

طبع على نفقة بعض المحسنين جزاهم الله خيرا لجزء
وقف لله تعالى

حقوق الطبع محفوظة للمؤلف

عکس حوالہ نمبر: 97

وقد رواه نعيم بن حماد في كتاب الفتن عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أنه قال « سيكون على هذه الامة اثنا عشر خليفة • أبو بكر الصديق اصبتم اسمه عمر الفاروق قرن من حديد أصبتم اسمه عثمان بن عفان ذو النورين قتل مظلوما أوتي كفلين من الرحمة ملك الارض المقدسة معاوية وابنه ثم يكون السفاح ومنصور وجابر والامين وسلام وامير العصب لا يرى مثله ولا يدرك مثله كلهم من بني كعب بن لوي فيهم رجل من قحطان منهم من لا يكون الا يومين ومنهم من يقال له لتبايعنا أو لتقتلنك فان لم يبايعهم قتلوه » •

« باب ما جاء في الخلافة والملك العضوض والجبرية »

عن حبيب بن سالم قال سمعت النعمان بن بشير رضي الله عنهما يقول كنا قعودا في المسجد وكان بشير رجلا يكف حديثه فجاء أبو ثعلبة الخشني رضي الله عنه فقال يا بشير بن سعد اتحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم في الامراء وكان حذيفة رضي الله عنه قاعدا مع بشير فقال حذيفة رضي الله عنه انا احفظ خطبته فجلس أبو ثعلبة فقال حذيفة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم « تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون جبرية فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة ثم سكت » قال حبيب فلما قام عمر بن عبد العزيز وكان يزيد بن النعمان بن بشير في صحابته فكتبت اليه بهذا الحديث اذكره اياه فقلت اني لارجو أن يكون أمير المؤمنين — يعني عمر — بعد الملك العاض والجبرية فادخل كتابي على عمر بن عبد العزيز فسر به واعجبه • رواه الامام احمد وأبو داود الطيالسي

— ۱۷۰ —

• والبزار والطبراني في الاوسط ببعضه قال الهيثمي ورجاله ثقات



ترجمہ: علامہ پیشی نے کہا کہ (اس روایت ”خلافت علی منہاج النبوت“ کے) تمام راوی ثقہ ہیں۔ (صفحہ 171)

عکس حوالہ نمبر: 98

جدید نظر عالی شدہ کمپیوٹر ڈیزائن

زبان و بیان کے نئے اہلوت میں

مظاہر حق جدید

شیخ
مشکوٰۃ شریف

جلد چہارم

از افادات
علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی

ترتیب و تالیف مجدد
مولانا عبد اللہ جاوید عازی پوری (محل دین)

دارالانشاء

لاہور، پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر: 98

مظاہر حق جلد

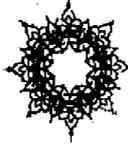
۸۲۲

جلد چہارم

وجود اور اس کا اور اس وقت تک باقی رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ (جی) کو اپنے پاس بلا لینے کے ذریعہ نبوت کو اٹھالے گا اس کے بعد نبوت کے طریقہ پر خلافت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ (یعنی تیس سال تک) پھر اللہ تعالیٰ خلافت کو بھی اٹھالے گا اس کے بعد کاف کھانے والی بادشاہت کی حکومت قائم ہوگی (یعنی ایسے لوگوں کی بادشاہت کا زمانہ آنے کا جو آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح کانٹوں کے جس طرح کئے کانتے ہیں اور وہ بادشاہت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اس دنیا سے اٹھالے گا اس کے بعد قرہ نگیر اور زور زبردستی والی بادشاہت کی حکومت قائم ہوگی اور وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بادشاہت کو بھی اٹھالے گا، اس کے بعد پھر نبوت کے طریقہ پر (یعنی عدل و انصاف کو پورے طور پر جاری کرنے والی، خلافت قائم ہوگی اور اس "خلافت" سے مراد حضرت مسیحی اور حضرت مہدی علیہما السلام کا زمانہ ہے) اٹا کر آپ خاصوش ہو گئے۔"

حضرت حبیب ابن سالم نے (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں اور حضرت نعمان ابن بشیر کے آزاد کردہ غلام اور ان کے کاتب تھے، نیز ان سے حضرت قتادہ وغیرہ روایتیں نقل کرتے ہیں) بیان کیا کہ جب حضرت عمر ابن عبدالمطلب مقرر ہوئے (اور انہوں نے نبوت کے طریقہ پر حکومت قائم کی) تو میں نے اس حدیث کی طرف ان کی توجہ مبذول کرنے کے لئے یہ حدیث لکھ کر ان کے پاس بھیجی اور اپنے اس احساس کا اظہار کیا کہ مجھ کو امید ہے کہ آپ وہی امیر المؤمنین یعنی خلیفہ ہیں جس کا ذکر اس حدیث میں کاف کھانے والی بادشاہت اور قرہ نگیر اور زور و زبردستی والی بادشاہت کے بعد آیا ہے۔

وہ یعنی عمر ابن عبدالمطلب اس بات سے بہت خوش ہوئے اور اس تقریر نے ان کو بہت مسرور کیا (یعنی اس بات کی امید و آرزو نے ان کو بھی بہت خوش کیا کہ حدیث میں جس آخری خلافت کا ذکر کیا گیا ہے شاید اس کا اطلاق میرے زمانہ خلافت ہی پر ہو) اس روایت کو امام احمد نے (اپنی سند میں) اور بیہقی نے (لائس النبوة میں) نقل کیا ہے۔



18۔ خاص نشانات کا ظہور اور تیرہویں صدی

عَنْ أَبِي قَنَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 319 مترجم محمد قاسم امین مکتبۃ العلم لاہور) 99

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خاص نشانات و علامات کا ظہور دو سو سال بعد ہوگا۔

تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے۔

اس دور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سال بعد خاص نشانات کے ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر چونکہ ہجرت نبوی کے دو سو سال بعد ایسے خاص واقعات کے رونما ہونے کا کوئی نمایاں سلسلہ یا واقعہ نظر نہیں آتا جن پر یہ حدیث چسپاں کی جاسکے اس لئے حضرت علامہ ملا علی قاری حنفی نے اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ یہ بھی امکان ہے کہ اَلْمَائَتَيْنِ کے لفظ میں ”ال“ کی تخصیص سے مراد ہزار سال بعد دو سو سال ہوں اور مطلب یہ ہو کہ گویا بارہ سو سال بعد خاص نشانات کا ظہور ہوگا اور یہی زمانہ ظہور مسیح و مہدی اور دجال کا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دوم صفحہ 177 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبۃ رحمانیہ لاہور) 100

حضرت ملا علی قاری (متوفی: 1014ھ) کی اس بات کی تائید بعض اور روایات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی نازک حالت اور بگاڑ کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”اور ظہور آیات کے پے در پے ہوں گے گویا ٹوٹ گیا پرانا تاجا کسی لڑی کا، سوپے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔“

(جامع ترمذی اردو جلد اول صفحہ 807 مترجم مولانا بدیع الزماں نعمانی کتب خانہ لاہور) 101

علامہ ابوالحسن السنذی نے بھی ابن ماجہ میں اس حدیث کی شرح میں بیان کیا ہے کہ اس حدیث

سے مراد تیرہویں صدی میں نشانات کا ظہور ہے۔ (حاشیہ السنہ جلد 2 صفحہ 502 دارالجمیل بیروت) حافظ علامہ غلام حلیم صاحب، تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ 1303ھ میں فرماتے ہیں کہ بارہ سو سال بعد قیامت کی علامات اور بڑے نشانات کا ظہور ہوگا۔ (تحفہ اثنا عشریہ صفحہ 275 مطبع منشی نو لکھنؤ لکھنؤ) 102 واقعاتی شہادت کے مطابق بھی یہ خاص نشانات حیرت انگیز طور پر تیرہویں صدی ہجری میں پورے ہوئے جن میں خاص طور پر صلیب کا غلبہ، مغرب سے (علم کے) سورج کا طلوع ہونا، تیز رفتار جدید سوار یوں کی ایجاد، اونٹوں وغیرہ کی سواری کا متروک ہو جانا، مسلمانوں کے زوال اور پستی کے عروج کے بعد اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز عالمی جنگیں، کثرت زلازل، قحط، طاعون، دمدار ستارہ اور رمضان میں چاند سورج گرہن کے نشانات شامل ہیں۔

ان نشانات کا تفصیلی ذکر صفحہ 312 تا 317 میں آرہا ہے۔ یہاں دمدار ستارہ کا مختصر ذکر پیش ہے۔

دمدار ستارے جسامت میں چند سو میٹر سے 40 کلومیٹر تک کے ہوتے ہیں۔ جب یہ ستارے نظام شمسی سے گزرتے ہیں تو سورج کی شعاعوں کے اثر سے ان میں بخارات اور ذرات اٹھتے ہیں جو کہ ان کے گرد ایک روشن ہالہ بناتے ہیں۔ یہ ہالہ ایک دم کی صورت دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے انھیں دمدار ستارہ کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں دمدار ستارہ ایک سے زائد مرتبہ ظاہر ہوا۔ جبکہ 1882ء (بمطابق 1300ھ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مامور (مسیح و مہدی) ہونے کا پہلا الہام ہوا۔ تذکرہ صفحہ 35) میں ظاہر ہونے والے دمدار ستارہ کو Great September Comet of 1882 کہا جاتا ہے۔ یہ گزشتہ ہزار سال کا سب سے غیر معمولی Comet کہلاتا ہے۔

(The Great September Comet of 1882 by R.C Kapoor from

Journal of Astronomical History and Heritage Page 353-354-365) 103

ایک اور حدیث میں بھی مہدی کا زمانہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ:

”جب ایک ہزار دو سو چالیس سال گزر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مہدی کو

ظاہر کرے گا۔“ (النجم الثاقب جلد نمبر 2 صفحہ 209 مطبع احمدی پبلیشرز مغلپورہ) 104

حضرت علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی: 973ھ) نے الیواقیت و الجواہر (مطبوعہ

مصر 1305ھ) میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ان کا سن پیدائش 255 سال

بعد از ایک ہزار سال لکھا ہے۔ یعنی 1255 اُن کی ولادت کا زمانہ ہے۔

(ایواقیت والجوہر الجزء الاول صفحہ 562 دار احیاء التراث العربی بیروت) ¹⁰⁵

شیعہ مسلک کی معتبر کتاب نور الابصار میں علامہ مومن بن حسن شبلی نجی (متوفی: 1308ھ) نے لکھا ہے کہ علامہ شعرانی کے مطابق مسیح و مہدی کی پیدائش کا سال

1255ھ ہے۔ (نور الابصار صفحہ 398 دار المعرفۃ بیروت لبنان) ¹⁰⁶

رسول اللہ کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق پے در پے ان نشانات کے ظہور کا جو یکجائی منظر بارہ سو سال بعد تیرہویں صدی میں نظر آتا ہے اس کا عشرِ عشر بھی آپ کے دو سو سال بعد کے زمانہ میں کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ان زبردست واقعاتی شہادتوں اور نشانات کے جلو میں دور حاضر کے امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام 1250ھ میں پیدا ہوئے اور بچپن میں برس 1290ھ میں الہام الہی سے مشرف ہوئے۔ آپ نے مجددِ وقت اور مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اس حدیث ”دو سو سال بعد خاص نشانات“ پر توجہ کے نتیجے میں آپ پر کھولا گیا کہ اس حدیث کا ایک منشا یہ ہے کہ تیرہویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔ اور کشفی طور پر آپ پر ظاہر کیا گیا کہ آپ کے نام غلام احمد قادیانی کے اعدادِ حروف پورے تیرہ سو بنتے ہیں اور اس وقت تمام دنیا میں اس نام کا اور کوئی شخص موجود نہیں اور توجہ دلائی گئی کہ یہی مسیح ہے کہ جو تیرہویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا جس کی پہلے سے یہی تاریخ نام میں مقرر کر دی گئی تھی۔

(مخلص از ازالہ اوہام صفحہ 186 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 190 ایڈیشن 2008)

”غلام احمد قادیانی“ کے اعداد بحساب جمل:

غ	ل	ا	م	ا	ح	م	د	ق	ا	د	ی	ا	ن	ی	میزان
1000	30	1	40	1	8	40	4	100	1	4	10	1	50	10	1300

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”ایسا ہی اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا اور حدیث الآیات بعد المائتین بھی اس پر دلالت کرتی تھی۔ سو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور اور مخاطب فرمایا۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 333 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 99

سنن ابن ماجہ شریف

جلد سوم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

عکس حوالہ نمبر: 99

سُورَاتِ ابْنِ ماجہ (جلد سوم)

۳۱۹

کتاب الفتن

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں، دابہ الارض کا نکلتا، خردج یا جوجن یا جوجن، خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت میں) دھننا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے نشیب امین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہاک کر ارض محشر کی طرف لے جائے گی دن اورات میں جب لوگ آرام کی خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

فُرَاتِ الْقَرَّازِ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَاللَّةِ أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ عَنْ خَدِيجَةَ بِنِ ابْنِ اِسْمَاعِيلَ سُرِيْحَةَ قَالَ اَطَّلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاخِرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُوْنَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَبِجُوْجٍ وَخُرُوْجُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَثَلَاثُ خُسُوْفٍ خُسُوْفٍ بِالسُّمُرِقِ وَخُسُوْفٍ بِالسُّمُرِجِ وَخُسُوْفٍ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ اَنْبِيَا تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ نَبِيْتُ مَعَهُمْ اِذَا يَأْتُوْنَ وَثَقِيْلٌ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوْا .

۳۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کر لو سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور دھواں اور دابہ الارض اور دجال ہر ایک کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون و بلاء وغیرہ)۔

۳۰۵۶: حَدَّثَنَا خَزْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهَبٍ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ خَبِيْبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ مِمَّا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدُّخَانُ وَادَابَةُ الْاَرْضِ وَالدَّجَالُ وَاخْوَابَةُ اَحَدِكُمْ وَاَمْرُ الْعَامَةِ .

۳۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۳۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنُ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ .

۳۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے ان کے بعد ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

۳۰۵۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَضْرَمِيُّ ثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ عَنْ يَزِيْدَ الرُّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِّيْ عَلِيٌّ عَلَيَّ خَمْسَ طَبَقَاتٍ فَارْبَعُوْنَ سَنَةً اَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوٰى ثُمَّ الْبَدِيْنُ يَلُوْنُهُمْ اَلْحٰى عَشْرِيْنَ وَ مِائَةً سَنَةً اَهْلُ نُرَاخِمٍ وَ قَوَاضِلُ ثَمَّ الْبَدِيْنِ

عکس حوالہ نمبر: 100

مَرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ أُرُو

للعلماء شيخ الفارسي علي بن سلطان محمد الفارسي هجری ۱۱۴

شرح

شِكْوَةُ الْمَصَابِيحِ

للإمام العلامة محمد بن عبد الله الطييب التبريزي المتوفى ۷۴۱

مترجم: مولانا رافع محمد ندیم

جلد دہم

مکتبہ رحمانیہ

رقم سنہ نشر: ۱۴۰۶ / ۲۰۲۵ / ۲۰۲۴
فون: 042-37224228-37355743



عکس حوالہ نمبر: 100

مقاہہ شرح مشکوٰۃ از جلد دوم ۱۷۷ کتاب الفتن

● اسلام کو شان و شوکت حاصل ہونے کے وقت سے ہے۔

● حضور علیہ السلام کی وفات سے اس کی ابتداء مراد ہے۔

● یہ بھی احتمال ہے کہ ”الماتین“ میں الف لام عہد کیلئے ہو، اور ”ماتین“ سے مراد ہزار سال کے بعد دو سال ہوں۔

اور یہ وہ وقت ہوگا، جب قیامت کی چھوٹی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں گی اور امام مہدی کے ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ظہور، اور دوسری بے درپے علامات مثلاً مغرب سے سورج کے طلوع ہونے، دابۃ الارض کے نکلنے، اور یا چون ما چون کے نکلنے کا زمانہ قریب ہو چکا ہوگا۔

علامہ طبری فرماتے ہیں ”الآیات بعد الماتین“ مبتدا خبر ہیں (اور مضاف محذوف ہے) ای ”تتابع الآيات بعد الماتین“ ہے، (یعنی قیامت کی نشانیوں کا بے درپے ظاہر ہونا دوسرے ۲۰۰ سالوں کے بعد ہوگا۔) اور اس کی تائید گذشتہ حدیث کے جملے ”و آیات تتابع کنظام قطع سلكه فتتابع“ سے ہو رہی ہے۔ بظاہر دوسرے ۲۰۰ سالوں کا اعتبار اس حدیث کے بیان کے بعد سے ہے (اتضحی) اور عقل مند لوگوں کیلئے اس توجیہ کا غیر واضح ہونا پوشیدہ نہیں۔

تخریج: اسی طرح حاکم نے مستدرک حاکم میں بھی نقل کیا ہے۔

۵۳۶۱ : وَعَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ خُرَّاسَانَ فَاتَوْهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُهَدِيَّ

زَوَاهِ أَعْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي ذَلَالِ بِلِّ النَّبُوَّةِ

الخرجه الترمذی فی السنن ۶۰۱۶ حدیث رقم ۲۲۶۹ وابن ماجہ فی السنن ۱۳۶۷۲ حدیث رقم ۴۰۸۴ والبیہقی فی دلائل النبوة ۵۱۶۱۶

ترجمہ: ”حضرت قوتیبہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب ایسے سیاہ جھنڈوں کو دیکھو جو خراسان کی جانب آئے ہوں تو تم ان کا استقبال کرنا“ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ حضرت مہدی ہوں گے۔“ اس روایت کو امام احمد نے اور دلائل النبوة میں بتیعی نے نقل کیا ہے۔“

تشریح: قولہ: اذا رايتم..... فاتوها:

رایتم: اس سے عام خطاب مقصود ہے اور ”رؤیة“ سے روایت بصری مراد ہے۔

ممكن ہے کہ ”سواد“ خراسان کی جانب سے آنے والے مسلمانوں کے لشکروں کی کثرت سے کنایہ ہو، بظاہر یہ حادثہ اور منصور کے لشکر ہونگے۔

فاتوها: ضمیر منصوب ”الرایات“ کی طرف راجع ہے، یعنی ان جھنڈوں کی طرف متوجہ ہو جانا اور ان کے حاملین کا استقبال کرنا اور ان لشکروں کے امیر کا حکم قبول کرنا۔

قولہ فان فيها خليفة الله المهدى:

عکس حوالہ نمبر: 101

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ وَمَا تَكُن مِّنَ الْمُرْسَلِينَ
رسول خدا جو مجھ کو بھیج کرے اس کو لے لو اور جس سے مسخ فرمائیں اس کا آگیاؤ

جامع ترمذی

الزمان

یگانہ زمان علامہ مولانا ابوبکر الزمان
برادر علامہ فرید الزمان

نشر: ضیاء الحسنیہ پبلشرز

طبع

پہلی بار ۱۹۷۰ء
دوسرا بار ۱۹۷۱ء
تیسرا بار ۱۹۷۲ء
چوتھا بار ۱۹۷۳ء
پانچواں بار ۱۹۷۴ء
ششواں بار ۱۹۷۵ء
ساتھواں بار ۱۹۷۶ء
آٹھواں بار ۱۹۷۷ء
نواں بار ۱۹۷۸ء
دسواں بار ۱۹۷۹ء
گیارہواں بار ۱۹۸۰ء
بارہواں بار ۱۹۸۱ء
ترہواں بار ۱۹۸۲ء
چودھواں بار ۱۹۸۳ء
پندرہواں بار ۱۹۸۴ء
سولہواں بار ۱۹۸۵ء
سولہواں بار ۱۹۸۶ء
سولہواں بار ۱۹۸۷ء
سولہواں بار ۱۹۸۸ء
سولہواں بار ۱۹۸۹ء
سولہواں بار ۱۹۹۰ء
سولہواں بار ۱۹۹۱ء
سولہواں بار ۱۹۹۲ء
سولہواں بار ۱۹۹۳ء
سولہواں بار ۱۹۹۴ء
سولہواں بار ۱۹۹۵ء
سولہواں بار ۱۹۹۶ء
سولہواں بار ۱۹۹۷ء
سولہواں بار ۱۹۹۸ء
سولہواں بار ۱۹۹۹ء
سولہواں بار ۲۰۰۰ء
سولہواں بار ۲۰۰۱ء
سولہواں بار ۲۰۰۲ء
سولہواں بار ۲۰۰۳ء
سولہواں بار ۲۰۰۴ء
سولہواں بار ۲۰۰۵ء
سولہواں بار ۲۰۰۶ء
سولہواں بار ۲۰۰۷ء
سولہواں بار ۲۰۰۸ء
سولہواں بار ۲۰۰۹ء
سولہواں بار ۲۰۱۰ء
سولہواں بار ۲۰۱۱ء
سولہواں بار ۲۰۱۲ء
سولہواں بار ۲۰۱۳ء
سولہواں بار ۲۰۱۴ء
سولہواں بار ۲۰۱۵ء
سولہواں بار ۲۰۱۶ء
سولہواں بار ۲۰۱۷ء
سولہواں بار ۲۰۱۸ء
سولہواں بار ۲۰۱۹ء
سولہواں بار ۲۰۲۰ء

عکس حوالہ نمبر: 101

ترمذی شریف شرح اردو جلد اول

۸۰۷

فصلوں کا بیان -

اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودہری قوم کا رذالہ ہو اور تعلیم کی جاوے آدمی کی اس کے شرکے خوف سے اور پیئے جاوے شراب اور پینے جاوے بین ریشمی کپڑے اور لے جاوے گانے والی نوڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اقل کو پس منتظر ہو اس وقت سرخ ہوا کے یا نصف و مسخ کے۔

صِدْقَةً وَجَمًّا أَبَاكَ وَأَذْتَعَتِ الْأَمْوَاطُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ تَرْغِيْبُهُ الْقَوْمِ الْأَذْلَهُ وَأَكْبَرُ مِنَ النَّحْلِ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشَرِّبَتِ الْقَوْمُوسُ وَلَمَسَتِ الْمَرْيُورُ وَالْحَدَاتِ الْقِيَاثُ وَالْمَعَارِيفُ وَلَعَنَتِ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَذْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ مِمَّا حَسَرْنَا عَنْكَ خَسْفًا أَوْ مَسْخًا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اونہیں جانتے ہم کہ کسی نے نہایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرخ بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا سبب حافظان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

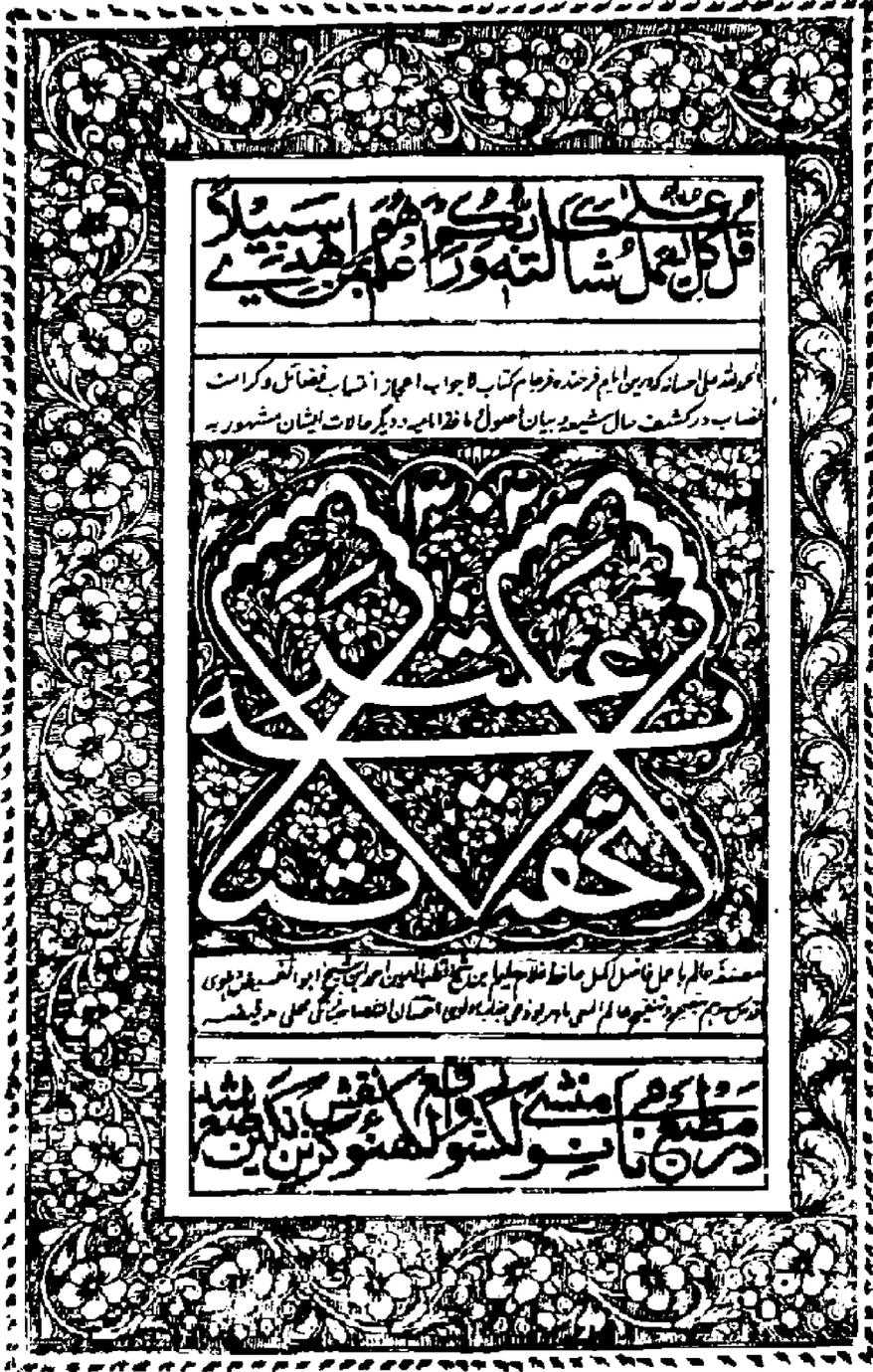
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چوٹی اور علم سیکھا جاوے پھر دین کے لیے اور کہا ہانے مرد اپنی بیوی کا۔ اور نافرمانی کرے مال کی اور لے دوستانوں سے اور دور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا او چودہری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کاندر اور تعلیم کی جاوے آدمی کی اس کے شرکے خوف سے۔ اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی شراب اور لعنت کرے آخر امت اقل کو۔ پس منتظر ہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور ضعف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسے کہے اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاکہ کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ النَّعْمُ وَذُوَلَا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالرَّيْكَوَّةُ مَغْرَمًا وَتَعَلَّمَ لِخَيْرِ النَّبِيِّ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ أَمْرًا تَهُ وَعَقَّ أُنْكَ وَأَذَى صِدْقَةً وَأَقْصَى أَبَاكَ وَظَهَرَتِ الْأَمْوَاطُ فِي الْمَسْجِدِ وَسَادَ الْكَيْبِيَّةُ فَاسْقَمُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُهُ الْقَوْمِوسُ وَأَكْبَرُ مِنَ النَّحْلِ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَظَهَرَتِ الْقِيَاثُ وَالْمَعَارِيفُ وَشَرِّبَتِ الْقَوْمُوسُ وَلَعَنَتِ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَذْلَهَا فَلْيُرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ مِمَّا حَسَرْنَا عَنْكَ وَخَسْفًا أَوْ مَسْخًا وَقَدْ نَاوَايَاتٍ تَتَابِعُ كَنْعَلَيْمَ بَابِ فُلَيْمَ سِيْلَكَةَ فِتْنَابَةَ۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں ضعف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ قَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

عکس حوالہ نمبر: 102



عکس حوالہ نمبر: 102

۲۶۵

قصہ غامض

کہ ظہور ڈاکہ خانہ لکھنؤ کی تلمیح کیلئے ہزاروں ہمساز ہجرت ہی باہر بکثرت دیدار ان علامات قیامت شروع ہوا ہے
 و نیز مخالفین اسی گویند کہ صدی سرمد خواہیں آئندہ در اوسط آن و قریب کج طرح عیسیٰ بن مریم خواہد بود و نہ انصار
 انان و اعدا ابر سائے خواہد کہ نہ سر واپس برن مای و صحیح او چہ شریف مکہ است نہ سزین مای و دعویٰ امامت کج
 چہ لسل خواہد کہ نہ در حالت منور و نور آوان شیخوخت پس اگر در علامات و امارات مذکورہ خلوت کردہ
 بر آید و در وقتی از اوقات مردم باورنگ علما و مشائخ دعوت بدین و احکام شریعت بکنند و خوارق عادات و
 معجزات بنمایند پس آنکہ کج طرح حال و نخواہد بود و لا اقل شیعہ کہ بدل و جان ظالمان این روزمانندہ از نظر این
 مراجع شیخوخت و پیشوا و اجریہ باشد کہ با قریب دعویٰ میکنند کہ صدی سوم و با قریب است و تا وسیع دعویٰ میکنند
 کہ صدی سوم و چہ صافق است و مکتبہ بیگونیہ کہ موسیٰ بن جعفر است و این دعویٰ و مقامات شائع و ذائع شد و پیچ
 کس ن خیال کی ازین بزرگانان بابت مدویت نیفتاد و فتوحانیندا و اسچرامی ترسانیند و رسید محمد جو پوری در
 ہندوستان بباگ بلند دعای مدویت نمود و جماعہ کثیر از افاضانہ و کن و راجہ تاج پور و اسامہ و یلقب کرد اتوم
 او کردند و جاس انہارا قتل و سیاست نکرد و ضررنا و تمام الف از ہجرت خیر الشیعہ کہ در عراقین و خراسان تسلط
 صفویہ سعاد و در کن سلاطین چہینہ و عادل تاجیہ کہ در نہایت سر تہ علو تشیع داشتند ہم رسیدند و در ہندو
 ستند و بنگالہ زبان ہمکہ سلطنت جہانگیر بادشاہ پور و لوز جہان بیگم و اقارب او در معنی سلطنت می کردند ہمراہ
 مردم عراق و خراسان بودند و زوار او را مویہ داران در چین مذہب غلو تمام داشتند آنوقت را چہ از بہت داد
 و خروج نہ فرمود و اولیا خود را متخص بلایہ تو ہم از خانان ما و را التبر او قیام مردم از قائمہ و ولت محروم
 و پشت و او را چہ فر بود کہ اول بطریق کفر و در سجا را او سر قندیہا در اسلام لول ظہور نماید کہ خوف این مردم
 باشند این ہمہ اقطار و سیر و مالک فیہ چہ بروی تنگی می کرد و انچہ شریف مرتضیٰ ذکر کردہ کہ در ابتدا پراولیا خود
 ظاہر و از اعداد خود مستر بود و چون امر طلبہ میر شد از دشمن و دوست پیمانہ شدہ از دستار نادان غیر
 او را فاش نکند و موجب غلامیدن دشمنان نشوند کلامیست کہ تا و اتقان فن تاریخ را بان فریب توان
 و و اتقان این فن ہنتر از دستخیز نمایند بیچ یک از مورخین و تاریخ خود ننوشتہ کہ ہمارہ در طلب کجہرین
 الحسن العسگری جاسوسی کردہ و درون خانہا در آمدہ باشند یا حرف تلاش المہمان دران زمان و وفاد
 و بر سر مای بزرگان خلاق افتادہ باشند یا خلیفہ و امرا و طوک آن صحرا این و غنڈہ بناطرسیدہ ہند
 خیر از علمائے اثنا عشریہ کہ در مقام توجیہ کیفیت آن بزرگ این احتمالات مہومہ ذکر میکنند کہ وہ
 این کم نیست بلکہ تا حال از دعویٰ توابع اہم چہ ثبوت نہ رسیدہ کہ در خانہ امام حسن مسکرتی عیسیٰ چہین
 چنان سپیدانندہ و آسم مردم ہمدی موجود است و پنی انیفا و قتل او افتادند خاشا و کلا و مہندہ غیبی



ترجمہ: ایک ہزار دو سو سال ہجرت پر گزرنے کے بعد علامات قیامت شروع ہوں گی۔

عکس حوالہ نمبر: 103

Journal of Astronomical History and Heritage, 23(2), 353–374 (2020).

COMET TALES FROM INDIA: THE GREAT SEPTEMBER COMET OF 1882 (C/1882 R1)

R.C. Kapoor

Indian Institute of Astrophysics, Koramangala, Bengaluru 560034, India.

E-mails: rckapoor@outlook.com and rck@iap.res.in

Abstract: This paper brings together India-centric accounts of the Great Comet that appeared in 1882. It grew to be the most magnificent one seen since the Great Comet of 1843, and was observed from throughout the Indian Subcontinent. The comet of 1882 has been variously designated as the Great September Comet, 1882 II, 1882b and C/1882 R1. We look into the observations of the comet made in India by persons of diverse backgrounds, namely, by Norman Pogson, Major G. Strahan, Dr Mahendralal Sircar, A.V. Narsinga Rao, James Burrell Smith and J. Philaire, from different locations. The Madras Observatory observations stand out with Norman Pogson noting the pre-perihelion dual nature of the nucleus before it was reported elsewhere.

Keywords: Comet Tales from India, Great September Comet of 1882, Comet C/1882 R1, Madras Observatory, George Strahan, Norman Pogson, Narsinga Rao, Mahendralal Sircar, James Burrell Smith

1 INTRODUCTION

Although the subject of comets has received space in a few old Indian astronomy texts, the description remains confined only to their morphology and the ominous implications. Nowhere is there an allusion as to a specific comet or even a hint that some real time observations were made. Varāhamihira (CE 485–587) has in the *Brhat Samhitā* (CE 505) a chapter '*Ketuchāra*' that is about *ketus* (comets), some of which, he says, are terrestrial and some celestial. Ironically, there are no real-time comets here. Cross-checking with Kronk's (1999) *Cometography* (Volume 1), 33 comets appeared during Varāhamihira's lifetime. He may not have observed them all but he could not have missed ones like Comet 1P/Halley that visited in CE 530. There is no commentary on it from any other quarters in India either. We find *déjà vu* in the *Adbhutasāgara* by the King Ballāl Sena of the Sena Dynasty who commenced its composition in CE 1168 (and it was completed by his son Lakshmanasena). The *Adbhutasāgara* mirrors the *Brhat Samhitā* in its treatment of *ketus*, with nothing on any of the comets in the times of the Senas, e.g., the Comet 1P/Halley in CE 1145, etc. The observations of comets from India that figure in the historical accounts, with however fleeting a reference, can be traced back to the sixteenth century only when stray references begin to appear in literary works and the chronicles, and later in the travelogues and even in the scientific literature (see Kapoor, 2018a).¹

There are several published accounts of comet observations made in India since the seventeenth century that have some scientific merit. In this paper I provide India-centric stories relating to the very interesting comet that appeared in the year 1882. This was a bright

daytime comet that became famous as the 'Great September Comet' (see Figure 1) and turned out to be the most spectacular ever since the Great Comet of 1843. This comet has been previously designated 1882 II and 1882b, and is now known as C/1882 R1. It was followed extensively from throughout the world, but observations of it from India were only reported by relatively few people, many of them astronomers. Full details of the international observations are to be found in the books by Vsekhsvyatskii (1964: 265–287) and Kronk (2003: 503–516).

The Great September Comet was observed in India, by a few astronomers with telescopes, from different locations. Incidentally, two other comets were seen that same year. One of these, designated C/1882 F1, also was observed at Madras Observatory. This comet was discovered in the constellation of Hercules by C.S. Wells of Albany, USA, on 18.37 March and was last observed on 16.75 August; it passed perihelion on 11.0296 June (Kronk, 2003: 496–503). In his Administration Report of the Madras Observatory for the year 1882 Pogson (1883) mentions observing this comet on four mornings in June 1882. No other information is given. In fact, in just one line, he writes of the observations having been made of two comets, namely C/1882 F1 (Wells) and C/1882 R1 (the Great September Comet). About the latter, Pogson (1883: 1) wrote: "... and the great Comet, long so conspicuous to the naked eye, was also observed on thirteen mornings in September and October."

Before we describe observations of the Great September Comet of 1882 from India, it is desirable to provide a brief description of Madras Observatory and the equipment there, particularly during Norman Pogson's Directorship.

عکس حوالہ نمبر: 103

R.C. Kapoor

Indian Observations of the Great Comet of 1882



Figure 1: The Great September Comet, imaged on 07 November 1882 by Sir David Gill at the Royal Observatory, Cape of Good Hope, South Africa (<http://www.sao.ac.za/fileadmin/template/gallery/1882Com200.jpg><http://www.sao.ac.za/public-info/pictures/comet/>).

عظیم الشان دم دار ستارہ 1882 The Great September Comet کا منظر۔ تاریخ تصویر 7 نومبر 1882 از

Sir David Gill۔ مقام Royal Observatory, Cape of Good Hope. South Africa

عکس حوالہ نمبر: 103

R.C. Kapoor

Indian Observations of the Great Comet of 1882



Figure 12: "The Great Comet of 1882, seen from India" (reproduced by permission of the Royal Astronomical Society/Science Photo Library <https://www.sciencephoto.com/media/147351/view>).

The Great September Comet 1882 سے عظیم الشان دمدار ستارہ The Kabini Bridge Nanjangud India
(Journal of Astronomical History and Heritage 2020) کا منظر۔ (انگریزی: Comet 1882)

عکس حوالہ نمبر: 104



عکس حوالہ نمبر: 105

اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الأکابر

وأسفله

الکبريت الأحمر

في بيان علوم الشيخ الأکبر

محيي الدين بن العربي المنوف سنة (٥٦٣٨هـ)

وهو منسوخ من كتاب لواقيع الأنوار القدسية

المختصر من الفتوحات المكيّة

تأليف

الشيخ عبد القادر بن عمر بن علي العربي الضرب النعني

ت ١٩٧٢هـ

طبعة جديدة مطبوعة ونزعة آيات القرآنية العربية

المركز الإسلامي

دار إحياء التراث العربي مؤسسة الباري العربي

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 105

۵۶۲

الجزء الثاني من الروايت والجواهر في بيان عقائد الأکابر

فسنت فلها نصف يوم يعني من أيام الرب المشار إليها بقوله تعالى: ﴿وَلَيْكَ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَيِّ سَكْرَةٍ تَمُدُّونَهَا﴾ [الحج: ۱۷] قال بعض العارفين وأول الألف محسوب من وفاة علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه آخر الخلفاء فإن تلك المدة كانت من جملة أيام نبوة رسول الله ﷺ ورسالته، تمهد الله تعالى بالخلفاء الأربعة البلاد مراده ﷺ أن بالألف قوة سلطان شريعته إلى انتهاء الألف ثم تأخذ في ابتداء الاضمحلال إلى أن يصير الدين غريباً كما بدأ وذلك الاضمحلال يكون بدايته من مضي ثلاثين سنة في القرن الحادي عشر فهناك يتروى خروج المهدي عليه السلام وهو من أولاد الإمام حسن العسكري ومولده عليه السلام ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين وهو باقٍ إلى أن يجتمع بعيسى بن مريم عليه السلام فيكون عمره إلى وقتنا هذا وهو سنة ثمان وخمسين وتسعمائة، سبعمائة سنة وست سنين هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل على بركة الرطل بمصر المحروسة على الإمام المهدي حين اجتمع به ووافق على ذلك شيخنا سيدي علي الخواص رحمهما الله تعالى، وعبارة الشيخ محيي الدين في الباب السادس والستين وثلاثمائة من «الفتوحات»: واعلموا أنه لا يد من خروج المهدي عليه السلام لكن لا يخرج حتى تحتل الأرض جوراً وظلماً فيملؤها قسطاً وعدلاً ولو لم يكن من الدنيا إلا يوم واحد طول الله تعالى ذلك اليوم حتى يلي ذلك الخليفة وهو من عتره رسول الله ﷺ من ولد فاطمة رضي الله عنها جده الحسين بن علي بن أبي طالب ووالده حسن العسكري ابن الإمام علي النقي بالنون ابن محمد التقي بالباء ابن الإمام علي الرضا ابن الإمام موسى الكاظم ابن الإمام جعفر الصادق ابن الإمام محمد الباقر ابن الإمام زين العابدين علي ابن الإمام الحسين ابن الإمام علي بن أبي طالب رضي الله عنه يواطىء اسمه اسم رسول الله ﷺ يبايعه المسلمون بين الركن والمقام يشبه رسول الله ﷺ في الخلق بفتح الناء وينزل عنه في الخلق بضمها إذ لا يكون أحد مثل رسول الله ﷺ في أخلاقه والله تعالى يقول: ﴿وَلَيْكَ لَكُنِّي عَظِيمٍ﴾ [النمل: ۱۴]. هو أحسن الجهة أنى الألف أسعد الناس به أهل الكوفة يقسم المال بالسوية ويعدل في الرعية يأتيه

الحكم هذه مسألة حارت فيها العقول وما ورد فيها منقول وقال: لا نقل نحن إياه لقوله: ﴿قَائِرُهُ حَتَّى يَسْمَعَ كَلِمَةَ لَقْوٍ﴾ [الذرية: ۶] فأنت الترجمان، والمتكلم الرحمن فقيده كلام الله بالامكنة بكونه في العصاف والالسة بقول الغاريء قال الله. ثم إنه يتلو الحروف ظروف والصفة غير الموصوف عند أهل الكشف والشهود وهو عين المقصود فإذا نطق فاشهد بمن تعلق التنزيه تحديد فلا تقل بالتحديد وقال في حديث: اشتغني ابن آدم من اشتكى إلى غير مشتكى فقد حال عن الطريق وصرح عن مناهج التحقيق ولولا انتذار العبه على دفع الأذى ما شكنا الحق إليه ذا فالخلق مشتكى الحق والحق مشتكى الخلق ومن شكنا إلى جنبه فما شكنا إلا إلى نفسه. وقال من ذلك فقد أشبه الفروع ومن تكبر فقد أشبه الأصول فالرجوع إلى الفروع



ترجمہ: دین کی کمزوری کے اس دور کا آغاز 1130 کے بعد ہوگا۔ اس وقت مہدی کے خروج کا انتظار کیا جائیگا۔ اور وہ امام حسن عسکری کی اولاد سے ہوں گے۔ اور ان کی پیدائش کا وقت بعد ایک ہزار 255 سال، شعبان کی درمیانی رات

عکس حوالہ نمبر: 106

نور الایضال
فیمناقب آل بیت المختار

تألیف
السید فیروز میرزا السبزوئی

حَقَّقَهُ
محمود طیف حلی

مکتبہ أسامة بن زید
حلب - أقیول - سوریا

دار المعرفة
بیتروت، لبنان

عکس حوالہ نمبر: 106

۳۹۸ الباب الثاني/ فصل في ذكر مناقب محمد بن الحسن الخالص بن علي الهادي .

فأنت لهذا الأمر قدماً معين كذلك قال الله أنت خليفتي

قال وفي كتاب (جامع الفنون) في مبحث الجبال: جبل رضوى هو من المدينة على سبع مراحل وهو جبل منيف ذو شعاب وأودية وهو أخضر يرى من بعيد وبه أشجار ومياه زعم الكيسانية أن محمد بن الحنفية رضي الله عنه حي وهو مقيم به وأنه بين أسدين يحفظانه وعنده عينان نضاختان تجريان بماء وعسل وأنه يعود بعد الغيبة ويملاً الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وهو المهدي المنتظر فإنما عوقب بهذا الحبس لخروجه إلى عبد الملك وقيل إلى يزيد بن معاوية قال: وكان السيد الحميري على هذا المذهب وهو القائل:

ألا قل للوصي فدتك نفسي أطلت بذلك الجبل المقاماً

وهذه كلها أقوال فاسدة وبضائع كاسدة ليس بها فائدة فإن محمد بن الحنفية رضي الله عنه توفي بالمدينة المنورة وقيل: بالطائف كما تقدم وإنما الخليفة المنتظر هو محمد بن عبد الله المهدي والقائم في آخر الزمان وهو يولد بالمدينة المنورة لأنه من أهلها كما أخبر به وبعلاماته النبي ﷺ الذي لا ينطق عن الهوى إن هو إلا وحي يوحى.

تتمة في الكلام على أخبار المهدي: واعلم أنهم اختلفوا فيه هل هو من ولد الحسن السبط رضي الله عنهما وهو ما رواه أبو دارد في سننه وذهب إليه المناوي في (كبيره): وكأن سره تركه الخلافة لله عز وجل شفقة على الأمة أو من ولد الحسين السبط رضي الله عنه قال بعضهم وهو الصحيح: واسمه أحمد أو محمد بن عبد الله قال القطب الشعراني في (اليواقيت والجواهر): المهدي من ولد الإمام الحسن العسكري بن الحسين ومولده ليلة النصف من شعبان سنة خمس وخمسين ومائتين بعد الألف وهو باق إلى أن يجتمع بعيسى ابن مريم عليه السلام هكذا أخبرني الشيخ حسن العراقي المدفون فوق كوم الريش المطل على بركة الرطل بمصر المحروسة وواقفه على ذلك سيدي علي الخواص.

صفته: شاب أكحل العينين أزج^(۱) الحاجين أنفى الأنف كث اللحية على

(۱) زج العاجب زجماً: دق في طول وتفوس.

19۔ قیامت سے پہلے دس نشانات

عَنْ حُذَيْفَةَ ابْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَطَّلَعَ النَّبِيُّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ مَا تَذَكَّرُونَ؟ قَالُوا نَذَكَّرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرُونَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالذَّجَالَ وَالذَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْجُوجَ وَيَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خُسُوفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخُسُوفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 1053 مترجم مولانا عزیز الرحمن مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁰⁷

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم باہم گفتگو میں مصروف تھے۔ آپ نے فرمایا کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تم دس نشانات دیکھ لو۔ آپ نے دخان، دجال، دابہ، مغرب سے سورج کے طلوع، نزول عیسیٰ بن مریم، یا جوج ماجوج اور تین خسوف مشرق و مغرب اور جزیرۃ العرب میں بیان فرمائے اور آخر میں (دسویں چیز) ایک آگ بیان فرمائی جو یمن سے ظاہر ہوگی اور لوگوں کو ان کے اکٹھا ہونے کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔
تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث صحیح قرار دی ہے۔

(مستدرک حاکم مترجم جلد ششم صفحہ 526 شبیر برادرزلاہور)

اس حدیث کی ایک دوسری روایت میں قیامت سے قبل ظاہر ہونے والے ان نو نشانات کی ترتیب مختلف بیان کی گئی ہے اسی طرح ایک اور روایت میں دجال کے ساتھ دسویں نشانی یا جوج ماجوج ہے۔ اس جگہ یہ نشانات اس طبعی اور واقعاتی ترتیب سے بیان کئے جائیں گے جن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تیرھویں صدی میں ظاہر فرمائے۔

(i) - مسیح موعود کا ظہور مرکزی نشانی ہے۔ باقی تمام نشانیاں گویا اس کے گرد گھومتی ہیں، جن کا کمال شان کے ساتھ اس زمانے میں پورا ہو جانا ثابت کرتا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کی نشانی بھی پوری ہو چکی ہے جس کا دعویٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ بانی جماعت احمدیہ تیرہویں صدی میں کر کے تمام نشان اپنے حق میں پیش بھی فرما چکے ہیں۔

دوسری اور تیسری نشانی دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور ہے جس سے ترقی یافتہ مغربی اقوام اور بالخصوص مسیحی قوم کے دنیوی اور دینی علماء مراد ہیں جن کی مذہبی اور دینی شکست دلائل کے میدان میں مسیح موعود کے ذریعہ مقدر تھی۔ سو اسلام کے بطل جلیل حضرت بانی جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہ دونوں نشان بھی بڑی شان سے پورے ہو چکے ہیں۔ جس کی تفصیل الگ عنوان کے تحت کتاب ہذا کے صفحہ 349 تا 385 پر دی جا چکی ہے۔

چوتھی نشانی مسیح موعود کے زمانہ میں مغرب سے سورج کا طلوع ہونا تھا جس کے ظاہری معنی نظام عالم درہم برہم ہوئے بغیر پورے نہیں ہو سکتے۔ دراصل اس محاورہ کا ایک مطلب یہ تھا کہ یورپ سے علم کا سورج چڑھے گا جس سے دنیا روشنی پائے گی۔ دوسرے معنی کے لحاظ سے مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہونا بھی ہو سکتا ہے، جس کا گہرا تعلق مغربی اقوام کی مذہبی و دینی شکست سے بھی ہے کیونکہ مسیح موعود کی جماعت کے غلبہ کا سلسلہ مغرب میں شروع ہونا تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس کے یہ معنی سمجھائے۔ آپ فرماتے ہیں:

”آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے سے مراد جیسا کہ ایک روایا میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مغربی ممالک آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔“

(مخلص از ازالہ اوہام صفحہ 515 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 376-377 ایڈیشن 2008)

اسی طرح فرمایا:

”خدا نے میرے ذریعہ اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا۔۔۔ پھر مغرب سے طلوع کیا۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 167 روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 253 ایڈیشن 2008)

آج سے سو سال قبل شاید کوئی اس حقیقت سے انکار کر دیتا جب مغرب میں احمدیت کا آغاز ہو رہا تھا لیکن

آج مغربی ممالک میں یہ نشان جس شان سے ظاہر اور پورا ہو رہا ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں ہے۔ مغربی دنیا میں ہی برطانیہ، آئرلینڈ، کینیڈا، امریکہ، جرمنی، فرانس، بیلجیئم، سوئٹزرلینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک وغیرہ ممالک میں مضبوط جماعتیں قائم ہیں، جہاں مبلغین سلسلہ اشاعت اسلام کی توفیق پارہے ہیں۔ اور مغرب سے اسلام کا سورج چڑھ رہا ہے۔ جبکہ فن لینڈ، آسٹریا، اسپین، مراکش جیسے ممالک میں بھی اس کی شعاعیں پہنچ رہی ہیں۔ پانچویں نشانی دخان ہے جس کے معنی دھوئیں کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دخان سے عرب میں ظاہر ہونے والے قحط کا نشان مراد لیا گیا تھا۔

(صحیح بخاری اردو جلد ششم صفحہ 381 مترجم مولانا محمد آزاد مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند) ¹⁰⁸

آخری زمانہ کی نشانیوں میں بائبل میں بھی کال پڑنے کی خبر تھی جو اس زمانہ میں پوری ہوئی۔ اس کے علاوہ دخان کے ظاہری معنی کے لحاظ سے دھوئیں کا نشان بھی اس زمانہ میں مختلف شکلوں میں پورا ہو چکا ہے۔ ایٹم بم کے دھوئیں کی شکل میں بھی اور جدید مشینوں، سوار یوں اور کارخانوں کے ایندھن کے جلنے سے پیدا ہونے والے دھوئیں کی صورت میں بھی۔ جس کے نتیجہ میں فضائی آلودگی (Pollution) آج کے دور کا ایک خوفناک مسئلہ بن چکی ہے۔

چھٹی نشانی ”دَابَّةٌ“ بیان ہوئی ہے جس کے معنی جانور یا کیڑے کے ہیں۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝ (النمل: 83) اور جب ان پر فرمان صادق آجائے گا تو ہم ان کے لئے سطح زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو ان کو کالے گا (اس وجہ سے) کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے تھے۔

حضرت نواس بن سمان کی روایت میں مسیح موعود کی تشریف آوری اور ان کے محصور ہو جانے کے وقت مخالفین کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرنے کا ذکر ہے جس سے وہ کثرت سے ہلاک ہوں گے۔ (صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 1081 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁰⁹

علامہ تورپشتی (متوفی 630ھ) نے بھی اس کیڑے سے طاعون کا کیڑا مراد لیا ہے۔

(عقائد مجد دیہ الصراط السوی ترجمہ عقائد تورپشتی صفحہ 225۔ تاجرتب منزل نقشبندیہ کشمیری بازار لاہور) ¹¹⁰

شیعہ روایات میں بھی امام مہدی کے زمانہ کی نشانی سرخ موت (یعنی تلوار سے) اور سفید موت

سے طاعون سے بیان کی گئی ہے۔ (بحار الانوار جلد 12 صفحہ 96 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ^[11]
 رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی کی صداقت کے لئے چاند اور سورج گرہن کا نشان
 رمضان کی خاص تاریخوں میں ظاہر ہوا تو حضرت بانی جماعت احمدیہ کو بتایا گیا کہ اگر لوگوں نے اس
 نشان سے فائدہ نہ اٹھایا تو ان پر ایک عام عذاب نازل ہوگا۔ پھر 1898ء میں آپ نے خواب میں
 دیکھا کہ کچھ فرشتے پنجاب کے مختلف مقامات پر سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور آپ کو بتایا گیا
 کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ آپ کو عالم کشف میں ایک کیڑا
 دکھایا گیا اور بتایا گیا کہ یہ طاعون کا کیڑا ہے۔ اس کا نام دابۃ الارض اس لئے رکھا گیا کہ زمین کے
 کیڑوں سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے اس میں یہ اشارہ تھا کہ یہ کیڑا بطور سزا اس وقت نکلے
 گا جب مسلمان اور ان کے علماء زمین کی طرف جھک کر خود دابۃ الارض یعنی زمینی کیڑے بن جائیں
 گے۔ (نزول المسح صفحہ 39 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 416 تا 421 ایڈیشن 2008)

چنانچہ پیشگوئی کے مطابق یہ دابۃ الارض طاعون کا کیڑا ظاہر ہوا۔ ہندوستان میں بمبئی سے
 طاعون کا آغاز ہوا مگر جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے بیان فرمایا تھا کہ پنجاب میں بہت سخت
 طاعون پڑے گی بعد میں ایسا ہی ظہور میں آیا اور ایک غیر معمولی طویل دورہ طاعون کا ہوا جس کی
 مثال نہیں ملتی۔ ایک ہفتہ میں تیس تیس ہزار اموات ہوئیں اور ایک سال میں کئی لاکھ آدمی مر گئے اور
 ہر سال طاعون میں شدت آتی چلی گئی۔

(انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ پلگ جلد 17 صفحہ 991 ایڈیشن 1951ء) ^[12]

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”جو نشانیاں زمانہ مہدی معہود کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی تھیں جیسا کہ اُس کے
 زمانہ میں کسوف خسوف رمضان میں ہونا اور طاعون کا ملک میں پھیلنا یہ تمام شہادتیں میرے لئے ظہور
 میں آگئیں اور اس وقت تک چودھویں صدی کا بھی میں نے چہارم حصہ پالیا۔ یہ اس قدر دلائل اور
 شواہد ہیں کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو میں بھی سما نہیں سکتے۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 329 ایڈیشن 2008)

لاکھوں آدمیوں نے یہ قہری نشان دیکھ کر حضرت مرزا صاحب کو مسح و مہدی موعود قبول کیا۔ اس
 نشان کی عجیب علامت یہ تھی کہ اس وقت تک طاعون کا زور نہیں ٹوٹا جب تک خود حضرت بانی جماعت

احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس کا اعلان نہ فرما دیا۔

ساتویں سے نویں نشانی اس حدیث میں مذکور تین نشانات ہیں جس کا تعلق مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب میں خسف سے ہے۔ خسف کے معنی زمین میں دھنس جانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں بھی قارون کے اپنے گھر سمیت زمین میں دھنس جانے کے لئے یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔ گویا حدیث میں ان خوفناک زلازل کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ مشرق و مغرب پر محیط ہو گا اور قیامت سے قبل خاص طور پر مسیح موعود کے زمانہ میں ظاہر ہونے والے تھے۔ بعض اور احادیث میں بھی امام مہدی کی بشارت کے ساتھ زلازل کی خبر بھی دی گئی ہے۔

(کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ جلد 3 صفحہ 270 دارالاضواء بیروت) ¹¹³

انجیل میں بھی مسیح کی بعثت ثانی کے وقت بڑے بڑے بھونچال آنے کا ذکر ہے۔

(متی باب 24 آیت 7 کتاب مقدس صفحہ 38 پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور) ¹¹⁴

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد دنیا کو متنبہ کیا کہ:

”خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ

پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور

نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں

گے۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 256 ایڈیشن 2008)

جہاں تک عرب دنیا کا تعلق ہے آٹھویں صدی ہجری میں مدینہ منورہ میں ایک سخت زلزلہ آیا

جس کے بعد لاوے سے ایسی آگ بھڑکی کہ جمعرات کی رات سے جمعہ کی صبح تک بھڑکتی رہی۔

(فتح الباری جزء 13 صفحہ 99 دارالسلام ریاض) ¹¹⁵

1891ء میں مشرقی دنیا کے ایک ملک جاپان میں زلزلہ سے آٹھ ہزار اموات ہوئیں اور ایک

لاکھ 97 ہزار مکانات تباہ ہوئے۔ 1897ء میں آسام ہندوستان میں سخت ہولناک زلزلہ

آیا۔ 1902ء میں ویسٹ انڈیز میں ہیبت ناک زلزلہ سے چالیس ہزار افراد ہلاک ہوئے۔

1905ء میں کانگریہ کے زلزلے میں 20 ہزار اموات ہوئیں اور چھ لاکھ مربع میل تک جھٹکے محسوس

کئے گئے۔ 1906ء میں مغربی دنیا کے ملک سان فرانسسکو امریکہ میں زلزلہ سے ایک ہزار افراد

ہلاک ہوئے اور 20 کروڑ ڈالر کی جائیداد تباہ ہوئی۔

(بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ 221 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 231۔ الحکم 10 مارچ 1906 صفحہ 1)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے، بجا طور پر دنیا کو متوجہ کیا کہ:

”بحالت مجموعی تاریخ میں دیکھا جائے تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر

محیط ہو گیا ہو، کبھی نظر نہیں آتا۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 8 ایڈیشن 1988)

چنانچہ یہ حقیقت غیروں نے بھی تسلیم کی، کانگریز کے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے پیسہ اخبار نے لکھا:

”جب سے مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے تب سے ایسے اثرات و بائی

امراض اور زلزلے آنے لگے ہیں اس سے پیشتر ایک صدی کی تاریخ کو بغور

دیکھا جاوے تو اس صدی میں کسی ایک صدے کا آنا معلوم نہیں ہوتا۔“

(پیسہ اخبار یکم مئی 1905ء)

دسویں نشانی قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والا دسواں نشان وہ آگ بیان کی گئی ہے جو یمن سے

نکلے گی اور لوگوں کو ان کے حشر کی جگہ کی طرف ہانکے گی۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک

ایسی آگ ہوگی جو عدن (یمن کا شہر) کی تہہ سے نکلے گی جو لوگوں کو حشر کی طرف ہانکے گی جو

چیونٹیوں اور کیڑوں کوڑوں کو بھی جمع کر دے گی۔ اپنی ہولناک علامات کے لحاظ سے یہ وہ آخری

نشانی معلوم ہوتی ہے جو قیامت سے قبل ظاہر ہوگی چنانچہ حضرت ملا علی القاریؒ نے لکھا ہے کہ اس میں

بڑے حشر (قیامت) کی طرف اشارہ ہے جہاں کفار کو ہانک کر لے جایا جائے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دہم صفحہ 187 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹¹⁶

اس لئے پہلی نو نشانیوں کے پورا ہو جانے کے بعد قرب قیامت اور یوم حشر کی آخری نشانی کی

طرف بسرعت سفر کرتے ہوئے دنیا کو خدا کا خوف اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اس مہدی برحق کو

قبول کر لینا چاہئے پہلے اس سے کہ قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا ہو۔

یمن کے شہر عدن کے جغرافیہ میں خاموش آتش فشاں پہاڑوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔

(اردو دائرہ المعارف الاسلامیہ جلد 13 صفحہ 8 دانش گاہ پنجاب لاہور) ¹¹⁷

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ نار یمن کا تعلق کس سے ہے اور دنیا کی آخری تباہی کا آغاز کہاں

سے ہونے والا ہے!!!

عکس حوالہ نمبر: 107

مَا أَتَى كِبْرُ الرَّسُولِ مُحَمَّدٍ وَلَا وَفَاءُ لَهُ كِبْرٌ عَنْهُمْ فَأَنْهَوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۷۶۳ھ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمن صاحب جامعہ اسلامیہ ترقی لاہور



مکتبہ احسانیہ

اقرا سنٹر، عرفی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 107

کتاب المسلم

کتاب الفس

1053

باب فی الآيات التي تكُون قبل

الساعة

۴۲۸۵ - حدثنا ابو حنيفة زهير بن حبيب و اسحق بن ابراهيم و ابن ابي عمير المكي و اللفظ لزهير قال اسحق اخبرنا و قال الاخران حدثنا سفیان بن عيينة عن فروات القرظي عن ابي الطفيل عن خديفة بن ابيب الغعاري قال اطلع النبي ﷺ علينا و نحن نتذاكر فقال ما نذكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تزلزل قبلها عشر آيات فذكر الدخان و الدابة و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى ابن مريم ﷺ و ياجوج و ماجوج و ثلاثة خسوف خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف بحريوة العرب و آخر ذلك نازل نخرج من اليمن نفلد الناس الي مخشبرهم

۴۲۸۶ : حدثنا عتيبة اللبني معاذ الغنوي حدثنا ابي حدثنا شعبة عن فروات القرظي عن ابي الطفيل عن ابي سريحة خديفة بن ابيب قال كان النبي ﷺ في غزوة و نحن انفلد منه فاطلع الينا فقال ما نذكرون قلنا الساعة قال ان الساعة لا تكون حتى تكون عشر آيات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف في حريوة العرب و الدخان و الدابة الارض و ياجوج و ماجوج و نازل نخرج من فخر عدن نزحل الناس قال شعبة و حدثني عبد العزيز بن زهير عن ابي الطفيل عن ابي سريحة مثل ذلك لا يذكر النبي ﷺ و قال اخذهما في الغاشية نزول عيسى ابن مريم و قال الآخر و ربح تلقى الناس في البعير.

ہا ہے : قیامت سے پہلے کی علامات کے بیان میں

۴۲۸۵ : حضرت خدیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ نے فرمایا : تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا : ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا : وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لو گے۔ پھر دعویٰ میں 'دجال' دابۃ الارض 'سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم رضی اللہ عنہ کے نازل ہونے اور یاجوج و ماجوج اور تین جگہوں کے دھسنے ' ایک دھنسا مشرق میں اور ایک دھنسا مغرب میں اور ایک دھنسا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔

۴۲۸۶ : حضرت ابو سریحہ خدیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم آپ سے نیچے تھے۔ پس آپ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا : تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا : قیامت کا۔ آپ نے فرمایا : قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسا اور ایک دھنسا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دعویٰ 'دجال' دابۃ الارض 'یاجوج ماجوج' سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدنان کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دو سری سند ذکر کی ہے۔ اس سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت

عکس حوالہ نمبر: 108

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّ اَوْلٰی اَمْرِ الْاُمَّةِ وَرِیْسَہَا رِیْسُ الْبیتِ الْمَحْمُودِ الْمَعْرُوفِ

مسح بخاری

جلد ششم

رَوَّعَہُ الرَّحْمٰنُ فِی الْوَدِیْعَةِ سِتِّیْرَ الْبَقَرَاتِ

تَحْقِیْقُ الْاِطْلَاقِ الْبُوعْبَادِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلِ بُخَارِی رَحْمَہُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

تَرْجُمَہُ وَتَشْرِیْحُہُ

حضرت مولانا محمد داؤد رازی رَحْمَہُ اللّٰہِ عَلَیْہِ

نظریات

حَضْرَتِ الْعَلَمَاءِ مَوْلَانَا اَبِي الْاَسْوَدِ الْدَسْتَوَيْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَضْرَتِ الْعَلَمَاءِ مَوْلَانَا اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الْدَسْتَوَيْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

عکس حوالہ نمبر: 108

قرآن پاک کی تفسیر

381

۱۱) میں لوگوں سے مراد مکہ والے ہوں گے۔ گویا یہ ایک پیشین گوئی تھی کما ہل علیہ لولہ فارقب جو پوری ہوئی۔ یہ سورت مکہ ہے۔ اس میں ۵۹ آیات اور تین رکوع ہیں۔

باب آیت یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر
یعنی ”پس آپ انتظار کریں اس دن کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو“۔ قیادہ نے فرمایا کہ فارقب ای فانتظر یعنی انتظار کیجئے۔

۱- باب ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ﴾ قَالَ قَتَادَةُ ﴿فَارْتَقِبْ﴾ فَاَنْتَظِرُ.

(۳۸۲۰) ہم سے عبدان نے بیان کیا، ان سے ابو حمزہ نے، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے کہ (قیامت کی) پانچ علامتیں گزر چکی ہیں ”الدخان“ (دھواں) الروم (غلبہ روم) القمر (چاند کا ٹکڑے ہونا) البطشہ (پکڑ) اور اللزائم (ہلاکت اور قیادہ)

۴۸۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَضَى خَمْسٌ: الدُّحَانُ، وَالرُّوْمُ، وَالْقَمَرُ، وَالْبَطْشَةُ، وَاللِّزَامُ. [راجع: ۱۰۰۷]

باب آیت ﴿يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ کی تفسیر
یعنی ”ان سب لوگوں پر چھا جائے گا“ یہ ایک دردناک عذاب ہو گا۔“
(۳۸۲۱) ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے مسلم نے، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ یہ (قسط) اس لئے پڑا تھا کہ قریش جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لئے ایسے قسط کی بد دعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ قسط کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے لگے۔ لوگ آسمان کی طرف نظر اٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوس کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ”تو آپ انتظار کریں اس روز کا جب آسمان کی طرف نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔ یہ ایک دردناک عذاب ہو گا۔“ بیان کیا کہ پھر ایک صاحب آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ! قبیلہ مضر کے لئے ہارش کی دعا کیجئے کہ وہ برباد ہو چکے ہیں۔ آنحضرت نے فرمایا، مضر کے حق میں دعا کے لئے کہتے ہو، تم

۲- باب قوله ﴿يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾

۴۸۲۱- حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ هَذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا ابْتَغَصُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسَبْعِينَ كَسْبِي يَوْسُفَ، فَأَصَابَهُمْ فَحَطُّ وَخَهْدٌ حَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ، فَجَمَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّحَانِ مِنَ الْجَهْدِ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ، يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ قَالَ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَقِيْلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ قَالَ ((لِمُضَرَ؟ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ))، فَاسْتَسْقَى، فَسَفُوا،

عکس حوالہ نمبر: 109

مَا أَتَى كَبِيرُ الشُّرُكِيِّينَ مِنْ قَوْلٍ وَلَا فِعْلٍ وَلَا مَقَالَةٍ كَبُرَ عَنْهُمْ فَأَنْهَوْا
اللہ کے رسول کو کچھ تم کوئی، اسکو لے، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري

۷۶۳ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمن، فاضل علم و شریعت لاہور

مکتبہ احانبہ

اقراسنٹر عرفی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 109

صحیح مسلم

1081

کتاب الفتن

حَنَرًا مِنْ مَانَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَزْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى بِأَصْحَابِهِ فَيُرْسِلُ (اللَّهُ) عَلَيْهِمُ التَّغْفِ فِي رَقَبِهِمْ فَيُضْحِكُونَ فَرُوسِي كَمَزَتْ نَفْسٌ وَاحِدَةً ثُمَّ يَهْطُ سَيُّ اللَّهُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَصْحَابِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَلَّهْمُ فَيَزْعَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابَهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَمَا عَنَّاقِ الْبَيْتِ فَتَحْمَلُهُمْ فَتَنْظُرُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُونُ مِنْهُ بَشَرٌ مَدْرٍ وَلَا وَرٍ فَيُغْضِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَمَا زَلْفَةٌ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِئِي نِعْمَتِي وَ زُؤِي نِعْمَتِي فَيُؤَمِّنُهَا تَأْكُلُ الْعِضَابَةَ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَ يَشْتَبِلُونَ بِقُحُفِهَا وَ يَبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْأَبْلِ لَتَكْفِي الْفَنَاءَ مِنَ النَّاسِ وَ اللَّفْحَةَ مِنَ النَّفْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ وَ اللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْقَحْذَ مِنَ النَّاسِ فَيُنْصِتُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ نَحْتِ آبَابِهِمْ فَتَقْبُضُ زَوْجَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَ يَبْقَى شَرَارُ النَّاسِ يَنْهَازُ حُونَ فِيهَا تَهَازُحُ الْخُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ السَّاعَةُ.

کے حلے پنے ہوئے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اٹھائیں گے تو اس سے سفید موتیوں کی طرح قطرے نکلیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پھیلے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (وجال کو) طلب کریں گے۔ اسے باب لد پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے پاس وہ قوم آئے گی جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے چروں کو صاف کریں گے اور انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لیے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اوچھالی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبری پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی

کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لیے تیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لیے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کبڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان کی موت کی طرح سب کے سب ایک لخت مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک باشت کی جگہ بھی یا جوج ماجوج کی علامات اور بدو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بخٹی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا پالوں کا آئینہ کی طرف صاف ہو جائے گا اور زمین مثل بارغ یا حوض کے ڈھل جائے گی۔ پھر زمین سے کما جائے گا:

عکس حوالہ نمبر: 110



Price Rs. 2-10-0—

عکس حوالہ نمبر: 110

عمرہ المکرمہ

۲۲۵

ترجمہ علامہ شبلی

خروج یا جوج و ما جوج

بعد نزول عیسیٰ و ہلاکت و جلال اور اس کے تابعین کے خروج یا جوج و ما جوج ہوگا۔ اور یہ مثل نبی آدم سے وہ قسم کے لوگ ہیں۔ جن کی تعداد کو کوئی حد نہیں۔ ان کی زیادتی سے گرنے زمین کا کوئی حصہ بلکہ کہ وہ دھاموں تک خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں اسی طرف اشارہ ہے۔ **حَتَّىٰ إِذَا لَقِيْتُمْ يَاجُوجَ وَ مَا جُوجَ وَ هُمْ مِنْكُمْ كَلْبٌ حَتَّىٰ يَنْشِبُ سُنُوفٌ** مراد فتح یا خروج و ما جوج سے ان کی دیوار کا ٹھٹھانا ہے جس میں وہ محصور ہیں اور جس کو قدامتقرنین نے اس لئے بنایا تھا۔ کہ خلق خدا اس کے فساد و فتنہ سے محفوظ ہے۔ یا جوج و ما جوج کی اصل حقیقت یہی ہے۔ اس کے خلاف کاویل کا ناگراہی و مخالفت ہے۔ یا جوج و ما جوج کے خروج کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام مومنین کے ہمراہ کہہ طور میں ستمیں ہونگے۔ جس وقت آپ کو ان کے فساد کی خبر پہنچے گی۔ تو آپ اور آپ کے ہمراہی جملہ اہل ایمان یا جوج و ما جوج کی ہلاکت کے لئے جناب یاری میں جا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ پر رکت دہانے عیسیٰ اور ان کے ہمراہین کے سب کو طارضا طاعون میں فنا کرے گا۔ طاعون ایک مرض ہے۔ جس میں مریض کو شدت کا بخار چڑھتا ہے۔ اور اکثر وقت بن گوشتس زیر قبیل اور بن ران میں سے کسی ایک جگہ یا سب جگہ گھٹیاں نمودار ہوتی ہیں۔ یہ مرض نہایت مہلک لا علاج اور خلق خدا پر ایک ظام مصیبت ہے **أَعَادَ قَاتِلُهُ وَجِيئَهُ الْمُسْتَلْسِلِينَ مِنَ الطَّاعُونِ يَجْشُ مَسْرَةً النَّبِيِّ وَ آلِهِ الْآخِرَاد - (۷۵۵) ***

مغرب سے طلوع آفتاب

اشرطہ سادہ میں سے ایک بڑی شرط آفتاب کی مغرب کی جانب سے طلوع ہونا ہے۔ اور مراد اس آیت سے یہی ہے۔ **هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ الْغَمْرُ مِنْ غَدٍ بِسُحُوفٍ مَدِينَةٍ لَمْ يَأْتِيَهَا سَبِقَةٌ يُخَبِّرُهَا بِالْغَمْرِ لِيَتَّقُوا وَ يَتَذَكَّرُوا لِيَوْمَ يَأْتِي السَّمَاءَ دُخانٌ مُدْمِجٌ**

عکس حوالہ نمبر: 111

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بخارا الاخبار

۱۲

علامہ محمد باقر مجلسیؒ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام



محفوظ ایک اجنبی مارٹن روڈ
کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 111

۹۶

۴۱ چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے نضر سے، نضر نے یحییٰ حبیبی سے، انھوں نے حکم الخياط سے، انھوں نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "أَيَّتَانِ بَيْنَ يَدَي هَذَا الْأَمْرِ خَسُوفُ الْقَمَرِ لِحَمْسٍ وَخُسُوفُ الشَّمْسِ لِحَمْسَةِ عَشْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَقَطَ حَسَبُ الْمُنْجَمِينَ"

آپ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)
(اکمال الدین)

۴۲ ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ اہوازی نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کی ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "قَدَّامُ الْقَائِمِ، مَوْتَانِ: مَوْتُ أَحْمَرٍ وَمَوْتُ أَبْيَضٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ خَمْسَةِ فَالْمَوْتُ الْأَحْمَرُ السَّيْفُ، وَالْمَوْتُ الْأَبْيَضُ الطَّاعُونَ"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موتِ سرخ اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائیں گے۔
سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)

(اکمال الدین)

۴۳ پانچ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا:

عکس حوالہ نمبر: 112

ENCYCLOPÆDIA BRITANNICA

A New Survey of Universal Knowledge

Volume 17

P to PLANTING OF TREES

ENCYCLOPÆDIA BRITANNICA, LTD

CHICAGO · LONDON · TORONTO

عکس حوالہ نمبر: 112

PLAGIARISM—PLAGUE

991

tritus of gold-bearing rocks. Other metals, e.g., tin, are similarly deposited. The gold of the placers consists of grains called "gold-dust" and larger pieces, rounded by attrition, called "nuggets." The placer of an ancient stream may be deep-lying because covered since its formation with other deposits or even lava. (See *Gold: Mining and Metallurgy*.)

PLAGIARISM, an appropriation or copying from the work of another, in literature or art, and the passing off of the same as original. The Lat. *plagiarius* meant a kidnapper, stealer or abductor of a slave or child, though it is also used in the modern sense by Martial (I, 53, 9). (See *Copyright*.)

PLAGIOCLASE, an important group of rock-forming minerals constituting an isomorphous series between albite feldspar and anorthite feldspar. The intermediate members are soda-lime feldspar which in their crystallographical, optical and other physical properties vary progressively between the two extremes, albite (Ab) $\text{NaAlSi}_3\text{O}_8$, and anorthite (An) $\text{CaAl}_2\text{Si}_2\text{O}_8$. The name plagioclase is derived from the Gr. $\pi\lambda\acute{\alpha}\gamma\iota\sigma$, "oblique," and $\kappa\lambda\acute{\alpha}\pi\eta$, "to break," in allusion to the oblique angle between the cleavages. Names are applied to members of the plagioclase group falling between certain arbitrary composition limits, those now commonly adopted being albite ($\text{Ab}_{100}\text{-Ab}_0$), oligoclase ($\text{Ab}_{80}\text{-Ab}_0$), andesine ($\text{Ab}_{60}\text{-Ab}_{40}$), labradorite ($\text{Ab}_{40}\text{-Ab}_{20}$), bytownite ($\text{Ab}_{20}\text{-Ab}_0$), anorthite ($\text{Ab}_0\text{-An}_{100}$). The pure end members are practically unknown in nature. All the plagioclases crystallize in the triclinic system, and as members of an isomorphous series show closely similar crystallographic constants. They possess a perfect cleavage parallel to the basal pinacoid (001) and a less pronounced cleavage parallel to the pinacoid (010), the angle between the two cleavages varying progressively from $86^\circ 24'$ in albite to $85^\circ 50'$ in anorthite. The molecular volumes are closely similar (Ab 100-1) (An 101.5). The habit of well-formed crystals is usually tabular on the plane 010, sometimes flattened parallel to 001 or, as in microlitic plagioclases of volcanic rocks, elongated in the direction of the edge 001.010. Twinning is a very important character of the plagioclases, being almost invariably present and affording a ready means of distinguishing them from other feldspars. The chief twin laws are the Carlsbad, albite and pericline; the latter two, being commonly polysynthetic, give rise to numerous thin lamellae, which are the cause of the fine striations seen on cleavage planes, and of the banded character visible in thin sections of the minerals examined in polarized light.

With the exception of the sodic end member (albite), which, owing to the high viscosity of its melts, is with difficulty crystallized, the plagioclases are readily prepared from dry melts of the component oxides. They show a continuous melting curve, the intermediate members exhibiting a melting interval. The temperatures of beginning of melting (solidus) have been determined in the laboratory for compositions ranging from pure An to Ab_{100} , and of completion of melting (liquidus) for a range An to Ab_{100} . These data are shown below.

Composition	Temperature of beginning of melting (solidus)	Temperature of completion of melting (liquidus)
Albite ($\text{Ab}_{100}\text{An}_0$)	$1,100^\circ\text{C}$	—
Oligoclase ($\text{Ab}_{80}\text{An}_{20}$)	$1,172^\circ\text{C}$	$1,362^\circ\text{C}$
Andesine ($\text{Ab}_{60}\text{An}_{40}$)	$1,205^\circ\text{C}$	$1,394^\circ\text{C}$
Andesine-Labradorite ($\text{Ab}_{40}\text{An}_{60}$)	$1,287^\circ\text{C}$	$1,450^\circ\text{C}$
Labradorite ($\text{Ab}_{20}\text{An}_{80}$)	$1,372^\circ\text{C}$	$1,490^\circ\text{C}$
Bytownite ($\text{Ab}_0\text{An}_{80}$)	$1,465^\circ\text{C}$	$1,521^\circ\text{C}$
Anorthite (An_{100})	$1,550^\circ\text{C}$	$1,550^\circ\text{C}$

The density and mean refractive index of the plagioclase feldspars vary progressively, the extremes being albite, $D = 2.605$, $\mu = 1.530$; anorthite, $D = 2.765$, $\mu = 1.587$.

Since the plagioclases are of great importance in petrology much detailed study of their optical properties has been undertaken, so that it is now possible to determine by simple examination of thin slices of these minerals the exact chemical composition and crystallographic orientation of the selected section. For this purpose, the chief determinations are the refractive indices, and the optical extinctions of oriented sections, principally on

cleavage flakes (001 and 010), sections cut perpendicular to the optic axes and bisectrices, and especially those perpendicular to the plane of albite twinning (010) in multiple-twinned crystals. Other optical determinations are available for discriminating the various members of the group.

BIBLIOGRAPHY.—For a detailed summary of the optical characters, and their employment in the recognition of the quantitative composition of the feldspars, the following should be consulted: H. Rosenbusch, *Mikroskopische Physiographie der Mineralien und Gesteine* (Band 4, Zweite Hälfte, 5 Auflage, revised by O. Mügge, 1927); L. Duparc and M. Reinhard, "La Détermination des Plagioclases" (*Mem. Soc. Phys. Hist. Nat. Genève*, xl, 1924, fasc. 1); A. N. Winchell, *Elements of Optical Mineralogy* (pt. 2, 1927, pp. 277-341). For a recent preliminary X-ray study of the plagioclase feldspars, reference may also be made to E. Schiebold, *Fortschritte der Mineralogie, Kristallographie und Petrographie* (Band xii, 1927, pp. 78-82). A more detailed account of the occurrence of the various members is given under ALBITE, OLIGOCLASE, ANDESINE, LABRADORITE, BYTOWNITE, ANORTHITE. See also FELDSPAR. (C. E. T.)

PLAGUE, in medicine, a term formerly given to any epidemic disease causing a great mortality, but now confined to a specific infectious fever caused by *b. pestis*.

History to 1880.—The first historical notice of the plague is contained in a fragment of the physician Rufus of Ephesus, who lived in the time of Trajan, preserved in the *Collections of Oribasius*. Rufus speaks of the buboes called pestilential as being especially fatal and as being found chiefly in Libya, Egypt, and Syria: This passage shows the antiquity of the plague in northern Africa, which for centuries was considered as its home. It is not till the 6th century of our era, that we find bubonic plague in Europe, as a part of the great cycle of pestilence, which lasted fifty years, and spread over the whole Roman world, beginning in maritime towns and radiating inland. In another direction it extended from Egypt along the north coast of Africa. Whether the numerous pestilences recorded in the 7th century were the plague cannot now be said; but it is possible the pestilences in England chronicled by Bede in the years 664, 672, 679 and 683 may have been of this disease, especially as in 690 *pestis inguinalis* is again recorded in Rome.

In the great cycle of epidemics in the 14th century known as the Black Death, some at least were bubonic plague. The mortality of the black death was, as is well known, enormous. It is estimated in various parts of Europe at two-thirds or three-fourths of the population in the first pestilence, in England even higher; but some countries were much less severely affected. Hecker calculates that one-fourth of the population of Europe, or 25 millions of persons, died in the whole of the epidemics.

The Great Plague of London.—The great plague of 1664-1665 must not be regarded as an isolated phenomenon. Plague had recurred frequently in all parts of Europe in the 15th, 16th and 17th centuries. Nevertheless in London the preceding years had been unusually free from plague, and it was not mentioned in the bills of mortality till in the autumn of 1664 (Nov. 2) a few isolated cases were observed in Westminster and a few occurred in the following winter, which was very severe. About May 1665 the disease again became noticeable and spread, but somewhat slowly. Boghurst, a contemporary doctor, notices that it crept down Holborn and took six months to travel from the western suburbs to the eastern through the city. The mortality rapidly rose from 43 in May to 590 in June, 6,137 in July, 17,036 in August, 31,159 in September, after which it began to decline. The total number of deaths from plague in that year, according to the bills of mortality, was 68,596, in a population estimated at 460,000, out of whom two-thirds are supposed to have fled to escape the contagion. This number is likely to be underestimated, since of the 6,432 recorded deaths from spotted fever many were probably really from plague, though not declared so to avoid painful restrictions. In December there was a sudden fall in the mortality which continued through the winter; but in 1666 nearly 2,000 deaths are recorded.

According to some authorities, the plague was imported into London by bales of merchandise from Holland, which came originally from the Levant; according to others it was introduced

¹Lib. xlv. cap. 17—*Oeuvres de Oribase*, ed. Bussemaker and Daremberg (Paris, 1851), iii. 607.

ترجمہ: اس وباء سے 25 ملین لوگ ہلاک ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر: 113

کشف الغم

فی
معرفة الأئمة

تألیف

العلامة المحقق

أبي الحسن علی بن عباس بن أبی الفتح الإربلی (ره)
المتوفی سنة ۶۹۳ هـ

الجزء الثالث

دار الأضواء

بیروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر: 113

- ۲۷۰ -

کشف الغمۃ

ج ۳

ابن عوف قال : قال رسول الله ﷺ : لبيمن الله من عترتي رجلا افرق
الشايا اجلى الجبهة ، يملأ الارض عدلا يفيض المال فيصفاً .

الرابع عشر د في ذكر المهدي وهو امام صالح ، باسناده عن ابي امامة
رضي الله عنه قال : خطبنا رسول الله ﷺ وذكر الدجال ، وقال : فتنبى
المدينة الحبث كما ينفي الكير خبث الحديد ، ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص
فقاتلت أم شريك ؛ فابن العرب يومئذ يا رسول الله ؟ قال : هم يومئذ قليل وجلهم
بييت - المقدس ، امامهم المهدي رجل صالح .

الخامس عشر د في ذكر المهدي وان الله يبعثه غياثاً للناس ، وباسناده عن
ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ، ان رسول الله ﷺ قال : يخرج المهدي في
امتي يبعثه الله غياثاً للناس ، تنعم الامة وتعيش الماشية ، وتخرج الارض نباتها
ويعطى المال صحاحا .

السادس عشر د في قوله ﷺ على رأسه غمامة ، وباسناده عن عبد الله
ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ يخرج المهدي وعلى رأسه
غمامة ، فيها مناد ينادي هذا المهدي خليفة الله فاتبعوه .

السابع عشر د في قوله ﷺ على رأسه ملك ، وباسناده عن عبد الله بن
عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ يخرج المهدي وعلى رأسه ملك
ينادي هذا المهدي فاتبعوه .

الثامن عشر د في بشارة النبي ﷺ : امته بالمهدي ، وباسناده عن ابي
سعيد الخدري قال : قال رسول الله ﷺ : ابشركم بالمهدي ، يبعث في أمتي
على اختلاف من الناس وزلازل ، فيملا الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً
وجوراً ، رضي عنه ساكن السماء وساكن الارض ، يقسم المال صحاحا
فقال له رجل : وما صحاحا ؟ قال : السوية بين الناس .

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”میں تمہیں مہدی کی بشارت دیتا ہوں۔ وہ میری امت میں لوگوں کے اختلاف اور زلازل کے وقت مبعوث ہوگا۔“

عکس حوالہ نمبر: 114

کتابِ مُقَدَّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

(عہدِ عتیق اور عہدِ جدید)

اُردو زبان کا یہ ترجمہ اصلی متن کے مطابق مُستند ہے

پاکستان بائبل سوسائٹی

انارکلی، لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 114

۳۸:۲۳

مشی

۲۵:۲۴

اور جو تیرے پاس بھیجے گئے ان کو سنسار کرتا ہے! کتنی بار میں نے چاہا کہ جس طرح فرشتی اپنے بچوں کو پروں تلے جمع کر لیتی ہے اسی طرح میں بھی تیرے لڑکوں کو جمع کر لوں مگر تم نے نہ چاہا! (۳۸) دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے (۳۹) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے ۵

یسوع یروشلیم کی بربادی کی بات کرتا ہے
(مرقس ۱۱:۱۳-۱۲:۵: ۲۱:۵-۲۶)

۲۴ (۱) اور یسوع نیکل سے نکل کر جا رہا تھا کہ اس کے شاگرد اس کے پاس آئے تاکہ اسے نیکل کی عمارتیں دکھائیں ۵ (۲) اس نے جواب میں ان سے کہا کیا تم ان سب چیزوں کو نہیں دیکھتے؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے گا ۵

مُصِیْبَتِیْنِ اور ایدائیس (مرقس ۱۳:۱۳-۱۳:۱۳: ۲۱:۵-۱۹)

(۳) اور جب وہ زبیبوں کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ الگ اس کے پاس آکر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا؟ ۵

(۴) یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ خبردار! کوئی تم کو گمراہ نہ کر دے ۵ (۵) کیونکہ بُہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے ۵ (۶) اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار! گھبرانہ جانا! کیونکہ ان باتوں کا واقعہ ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا ۵ (۷) کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال پڑیں گے اور بھونچال آئیں گے ۵ (۸) لیکن یہ سب باتیں مُصِیْبَتِیْنِ کا شروع ہی ہوں گی ۵

(۹) اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے اور تم کو قتل کریں گے اور میرے نام کی خاطر سب قومیں تم سے عداوت رکھیں گی ۵ (۱۰) اور اس وقت بُہتیرے ٹھوکرا کھائیں گے اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے ۵ (۱۱) اور بہت سے چھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بُہتیروں کو گمراہ کریں گے ۵ (۱۲) اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بُہتیروں کی مُجْتَمَعِیْنِ ٹھنڈی پڑ جائے گی ۵ (۱۳) مگر جو آخر تک برداشت کرے گا وہ نجات پائے گا ۵ (۱۴) اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔ تب خاتمہ ہوگا ۵

اُجائز نے والی مکڑوہ چیز
(مرقس ۱۳:۱۳-۱۴:۲۳: ۲۱:۲۰-۲۲)

(۱۵) پس جب تم اس اُجائزے والی مکڑوہ چیز کو جس کا ذکر دانی ایل نبی کی معرفت ہوا مقدس مقام میں کھڑا ہوا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ لے) ۵ (۱۶) تو جو بیہودہ یہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ جائیں ۵ (۱۷) جو کھٹے پر ہو وہ اپنے گھر کا اسباب لینے کو نیچے نہ اترے ۵ (۱۸) اور جو کھیت میں ہو وہ اپنا کپڑا لینے کو پیچھے نہ لٹے ۵ (۱۹) مگر افسوس ان پر جو ان دنوں میں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں! ۵ (۲۰) پس دُعا کرو کہ تم کو جاڑوں میں یاسبت کے دن بھاگنا نہ پڑے ۵ (۲۱) کیونکہ اس وقت ایسی بڑی مُصِیْبَتِیْنِ ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ اب تک ہوئی نہ کبھی ہوگی ۵ (۲۲) اور اگر وہ دن گھٹائے نہ جاتے تو کوئی بشر نہ بچتا مگر ہرگز یدوں کی خاطر وہ دن گھٹائے جائیں گے ۵ (۲۳) اس وقت اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین نہ کرنا ۵ (۲۴) کیونکہ چھوٹے مسیح اور چھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو ہرگز یدوں کو بھی گمراہ کر لیں ۵ (۲۵) دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا ہے ۵

عکس حوالہ نمبر: 115

فَتْحُ الْبَكَّارِي سُتْرَحُ

صَحِيحُ الْبَكَّارِي

لِلْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَأَبِي حَنِيفَةَ
عَلِيِّ بْنِ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ

۷۷۲ - ۸۵۲ھ

الْجُزْءُ الثَّلَاثُ عَشَرَ

الأمارت: ۷۰۴۸ - ۷۵۶۳

کتاب: الْفِتْنِ الْأَحْکَامِ - التَّمَنِّي - أَخْبَارُ الْأَحَادِ
الْأَعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ - التَّوْحِيدِ

طبعة جديدة منقحة ومقابلة على طبعة بولاق
والطبعة الأنصارية والطبعة السلفية التي عني بإخراجها
سماحة الشيخ سید الفکر بن سید عبداللہ بن سید ابوبکر
وقام بإكمال التعليقات بتكليف وإشراف من سماحته
تلميذہ علی بن سید عبداللہ بن سید ابوبکر حفظہ اللہ
ورق کتبہا وأبولہا وأحاديثہا

للإمام أحمد بن حنبل وأبي حنيفة

دار السلام
الرياض

عکس حوالہ نمبر: 115

۹۹ کتاب الفتن / باب ۲۴ - ۷۱۱۸، ۷۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ «عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا». قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا^(۱) أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ «عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. . . مثله». إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

۷۱۱۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ «عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا». قَالَ عُقْبَةُ: وَحَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا^(۱) أَبُو الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ «عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. . . مثله». إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ».

قوله: (باب خروج النار) أي من أرض الحجاز، ذكر فيه ثلاثة أحاديث: الأول:

قوله: (وقال أنس قال النبي ﷺ: «أول أشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق إلى المغرب») وتقدم في أواخر «باب الهجرة» في قصة إسلام عبد الله بن سلام موصولاً من طريق حميد عن أنس ولفظه «وأما أول أشراط الساعة فنار تحشرهم من المشرق إلى المغرب» ووصله في «أحاديث الأنبياء» من وجه آخر عن حميد بلفظ «نار تحشر الناس» والمراد بالأشراط العلامات التي يعقبها قيام الساعة، وتقدم في «باب الحشر» من كتاب الرقاق صفة حشر النار لهم. الحديث الثاني:

قوله: (عن الزهري قال سعيد بن المسيب) في رواية أبي نعيم في «المستخرج» «عن سعيد بن المسيب».

قوله: (حتى تخرج نار من أرض الحجاز) قال القرطبي في «التذكرة»: قد خرجت نار بالحجاز بالمدينة، وكان بدؤها زلزلة عظيمة في ليلة الأربعاء بعد العتمة الثالث من جمادى الآخرة سنة أربع وخمسين وستمائة واستمرت إلى ضحى النهار يوم الجمعة فسكنت، وظهرت النار بقرطة بطرف الحرة ترى في صورة البلد العظيم عليها سور محيط عليه شرايف وأبراج ومآذن، وترى رجال يقودونها، لا تمر على جبل إلا دكته وأذابته، ويخرج من مجموع ذلك مثل النهر أحمر وأزرق له دوي كدوي الرعد يأخذ الصخور بين يديه وينتهي إلى محط الركب العراقي، واجتمع من ذلك دم صار كالجبل العظيم، فانتهدت النار إلى قرب المدينة، ومع ذلك فكان يأتي المدينة نسيم بارد، وشوهد لهذه النار غليان كغليان البحر، وقال لي بعض أصحابنا: رأيتها صاعدة في الهواء من نحو خمسة أيام، وسمعت أنها رؤيت من مكة ومن جبال بصرى. وقال النووي: تواتر العلم بخروج هذه النار عند جميع أهل الشام. وقال أبو شامة في «ذيل الروضتين»: وردت في أوائل شعبان سنة أربع وخمسين كتب من المدينة الشريفة فيها شرح أمر عظيم حدث بها فيه تصديق لما في الصحيحين، فذكر هذا الحديث، قال: فأخبرني بعض من أتق به ممن شاهدها أنه بلغه أنه كتب بتيماء على ضوئها الكتب، فمن الكتب. فذكر نحو

(۱) في نسخة فق: قال حدثنا.

ترجمہ: قرطبی نے تذکرہ میں لکھا ہے کہ حجاز کے شہر مدینہ میں آگ نکلی۔ اس کا آغاز ایک زلزلہ عظیمہ سے بروز بدھ بعد عشاء جمادی الآخرہ 754ھ میں ہوا۔ اور یہ جمعہ کے دن چاشت کے وقت تک رہی، پھر بجھ گئی۔

عکس حوالہ نمبر: 116

مَرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ أُرُو

للعلماء الشيخ الفارسی علی بن سلطان محمد الفارسی ہجری ۱۰۱۴

شرح

مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيحِ

للإمام العلامة محمد بن عبد اللہ الطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد دوم

مکتبہ رحمانیہ



پتہ: سٹریٹ مغربی سٹریٹ، اڈہ و بازار، لاہور۔
فون: 37355743-37224228-042

عکس حوالہ نمبر: 116

کتاب الفتن

۱۸۷

مرقاة مشکوٰۃ از موجد رھم

مذکورہ بالا حدیث اور بخاری کی اس حدیث: "ان اول اشراط الساعة نار تخرج من المشرق الى المغرب" (قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی وہ آگ ہوگی جو مشرق سے مغرب کی طرف نکلے گی) میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اس حدیث میں جو اس نشانی کو آخری نشانی کہا مذکورہ بالا نشانیوں کے اعتبار سے ہے اور بخاری کی روایت میں آگ کو جو پہلی نشانی کہا، اس اعتبار سے ہے کہ آگ قیامت کی ان نشانیوں میں سے جن کے بعد دنیا کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی، سب سے پہلی نشانی ہوگی، بلکہ اس کے ختم ہوتے ہی صورت پھونکا جائے گا، بخلاف ان نشانیوں کے جن کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے، کہ ان میں سے ہر نشانی کے بعد دنیا کی چیزیں باقی رہیں گی۔ بعض محققین علماء نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

تطرد: بمعنی تسوق (ہانکے گی) اور فاعل کی ضمیر کا مرجع "النار" ہے۔

محشر: شین کو مفتوح اور کسور دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔ بمعنی مجمع و موقف (جمع ہونے کی جگہ کھڑا ہونے کی جگہ)۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ "محشر" سے مراد ملک شام ہے، کیونکہ ایک صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حشر ملک شام میں ہوگا لیکن بظاہر مراد یہ ہے کہ اس آگ کی ابتداء ملک شام سے ہوگی یا ملک شام کی زمین اس قدر وسیع کر دی جائے گی، کہ پورے عالم کے لوگ اس میں سما جائیں گے۔

قوله: نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الى المحشر:

"قعر عدن" سے مراد اس زمین کی آخری حد ہے۔ "عدن" غیر منصرف ہے "القتل" کی تادیل میں ہونے کے اعتبار سے۔ اور بعض کا کہنا ہے کہ "موضع" کی تادیل میں ہونے کے اعتبار سے منصرف ہے۔ مشارق میں لکھا ہے: کہ "عدن" یمن کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ قاموس میں لکھا ہے، عدن دال کی حرکت کے ساتھ یمن کا ایک جزیرہ ہے۔

قوله: وريح تلقى الناس في البحر:

ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اس دوسری روایت میں الناس (لوگوں) سے مراد "کفار" ہیں، اور ان کی آگ کے ساتھ ایسی تیز ہوا بھی ہوگی کہ جس کے اثر سے تیزی کے ساتھ یہ لوگ سمندر میں گر جائیں گے، اور وہیں سمندر ان کفار کے حشر کی جگہ ہوگی یا فبار کا ٹھکانہ ہوگا، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے، کہ سمندر آگ بن جائے گا، اور اسی کو قرآن کریم کی اس آیت ﴿وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ﴾ [النکوہ: ۶] "اور جب دریا بھڑبھڑائے جاویں گے" میں بیان کیا گیا ہے، بخلاف مؤمنین کے کہ ان کے لئے جو آگ نکلے گی، وہ ہنزلہ کوڑے کے صرف ڈرانے اور ان لوگوں کو موقف اعظم میدان حشر کی طرف ہانکنے کیلئے ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

تخریج: ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۵۳۶۵ : وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَيِّئَاتِ الدُّخَانِ وَالذَّجَالِ وَدَابَّةِ الْأَرْضِ وَطُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَةِ وَحَوِيصَةَ أَحَدِكُمْ.

عکس حوالہ نمبر: 117

اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ

زیر اہتمام
دانش گاہ پنجاب، لاہور



جلد ۱۳

(عجم.....علم)

۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء

نمبر ۱۲۷

۱۳۲۶ھ/۲۰۰۵ء

عکس حوالہ نمبر: 117

عَدْن

۸

عَدْن

Periplus کے Periplus کے Periplus کے Periplus کے Periplus کے
 (دیکھیے Pauly-Wissowa: Pauly-Wissowa: Pauly-Wissowa: Pauly-Wissowa: Pauly-Wissowa:
 نکتہ ۳: ۶) اور غالباً ہوں توڑات کا عدن
 (کتاب عزرا، ۲: ۲۳) ہے۔ اس جگہ کے دیگر
 ناموں کے لیے دیکھیے الحنفی، ص ۲۳، ۲۴،
 ص ۱۱۰ (= Arab. Text: Löffler = ۱: ۲۹)۔
 جزیرہ نمائے عدن دراصل ایک ساری جھا ہوا
 آتش نشان پہاڑ نشان (عوامی زبان میں نشان)
 ہے جو قدیم زمانے میں آگ، یعنی پہاڑ (قر عدن)
 کہلاتا تھا یہ وہ آگ (قریباً وہو سیر) اور پورا
 ہے۔ اس کی مشرقی سمت جزیرہ جبرہ کے بالمقابل
 پہاڑی سلسلے میں ایک کھول جگہ ہے اس جگہ
 شہر کا بیشتر حصہ آباد ہے اور بعض بستیاں سنہر
 تک جاتی ہیں۔ عدن کسی زمانے میں جزیرہ تھا
 نشیں اور تنگ خاکانے ابھی تک کامل مت کے
 ولت فریب فریب ڈوب جاتی ہے۔ اس نفع کی نلانی
 ایک ہل "الکبیر" کے ذریعے کر دی گئی تھی،
 جسے ایرانیوں نے بنوایا تھا "آب" خورد "مکسر"،
 جو خاکانے کے مغرب میں ہے۔ بڑے آتش نشان
 پہاڑ کے علاوہ کئی چھوٹے چھوٹے ٹیلے بھی ہیں،
 مثلاً جبل، جبرہ، مَدَات، مَرْدُوق (جس میں ایک بڑا
 روشنی کا سہارہ) اور جبل حدبہ (خاکانے کے
 مغرب میں)۔ برائی بندرگاہ شہر کے حساب سے
 مشرقی جانب تھی، جسے جنوب مشرقی ہوا
 (آزب) سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک سنگین
 پتھہ (شعنه) بنا دیا گیا تھا۔ آج کل عدن
 کی اہمیت اس کی موجودہ اور [تہا بہت حد
 بندرگاہ کی سرحدوں میں ہے، یہ ایک وسیع
 اور خوب محفوظ کھاڑی ہے جو جزیرہ نمائے
 عدن اور جزیرہ نمائے "عدن اصغر" کے درمیان
 واقع ہے، اس میں سُرَقَم ("Sugarloaf Peak")
 اور احسان ("Ass's Ears") کے پہاڑ ہیں۔ بنلو

شے کی زبردستی غلجہ کی بھی سب کہلاتی ہے،
 (و) سلب کے انہی میں معلوم ہیں جتنے نئی کے
 بن کا ساندھی لاسٹہ (اسے) ہے۔ ہم کسی شے کو
 غیر مساوی (unequal) کہتے ہیں کیونکہ اس
 میں "مساوی بن" نہیں ہوتا (گو عدنی طور پر
 ہونا چاہیے) اور غیر مرئی کہتے ہیں کیونکہ
 اس میں رنگ نہیں ہوتا یا بہت ہلکا رنگ ہوتا
 ہے۔ پھر نئی لاسٹہ سے مراد یہ ہو سکتی ہے
 "کسی شے کا بہت تھوڑی مقدار میں ہونا"، مثلاً
 بے پتھر (stoneless) یعنی پتھر کا نہایت ہی
 ابتدائی شکل میں ہونا یا اس سے مراد "آسانی
 سے نہیں" یا "اچھی طرح نہیں" ہو سکتی ہے،
 مثلاً کتنے کے نااہل ہونا (uncultivate) اس لفظ کا
 مطلب نہ کانا جانا نہیں بلکہ ایسی چیز جو آسانی سے
 یا اچھی طرح کائی نہ جاسکے۔ نیز نئی لاسٹہ سے
 مراد کسی سے مکمل محرومیت بھی ہے۔ یک چشم
 کو اندھا نہیں کہیں گے، بلکہ اندھا وہ ہوتا ہے
 جو دونوں آنکھوں سے نہ دیکھ سکے۔ ہر آدمی اچھا
 یا برا، یا اخلاق باہد اخلاق نہیں ہوتا، کیونکہ
 ان میں درمیانی حالت بھی ہوتی ہے۔

(س۔ اے۔ قادر)
 ۸ * عَدْن : [جمہوریہ جنوبی یمن کا دار الحکومت
 اور بندرگاہ، جو عرب کے جنوبی ساحل پر واقع
 ہے۔ اس کی آبادی ۱۹۷۱ء میں تقریباً ڈھائی لاکھ
 تھی]۔ عدن (تیسرا) قدیمی زبان: اَدْنُو ednu یعنی
 نیم صحرائی علاقہ (Steppes) کا زیادہ صحیح نام
 عَدْن آئین ہے (عدن لاعہ اور اعدن سے امتیاز
 کرنے کے لیے) جو اَدْنُو الثَّمَلِی کے ایک شہر
 میں آئے ہیں، دیکھیے بائوت، ۳: ۱۶۲۲ Ray
 ص ۱۶۲۲ AM ۲: ۲۸۸، ۱۷۷، یا مضبوط جنگی
 استحکامات کی بنا پر لشکر عدن، جو پلینوس
 (Pliny) کا Philotorgius + Athene کا ۸۰۶۹،

20- ثریا کی بلندی سے ایمان واپس لانے والا مسح و مہدی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ، قَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَا لَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ.

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 760 مترجم مولانا عزیز الرحمن مکتبہ رحمانیہ لاہور) 118 الف

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپ نے آیت وَآخِرِينَ مِنْهُمْ... الخ کی تلاوت فرمائی یعنی اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض دوسرے لوگوں میں مبعوث فرمائے گا۔ ان کو بھی آپ کتاب و حکمت سکھائیں گے اور پاک کریں گے جن کا زمانہ صحابہ کے بعد ہے۔ اس پر ایک شخص نے سوال کیا کہ اے خدا کے رسول! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس سائل نے دو تین مرتبہ یہ بات پوچھی۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں ہمارے درمیان سلمان فارسیؓ موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمانؓ پر رکھا، پھر فرمایا اگر ایمان ثریا (ستارہ) کے پاس بھی چلا گیا تو ان لوگوں (یعنی قوم سلمانؓ) میں سے کچھ لوگ اسے واپس لے آئیں گے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ ایک مرد یا کچھ لوگ ایمان کو واپس لائیں گے۔

(صحیح بخاری اردو جلد 2 صفحہ 723 مترجم علامہ وحید الزماں حذیفہ اکیڈمی لاہور) 118 ب

تشریح: یہ مشہور ترین حدیث مسلم، ترمذی اور نسائی میں بھی موجود ہے۔ شیعہ مسلک کا بھی اس حدیث پر مکمل اتفاق ہے۔ اس حدیث سے حسب ذیل نکات کا علم ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری آمد یا بعثت کا زمانہ وہ ہوگا جب ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا اور اسلام پر عمل باقی نہ رہے گا۔

2- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دوسری بعثت ایک ایسے شخص کے رنگ میں ہوگی جو عربی نہیں عجمی ہوگا اور سلمان فارسی کی قوم سے ہوگا وہی سلمان فارسی جن کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سلمان ہم اہل بیت میں سے ہے۔

(مستدرک حاکم اردو جلد 5 صفحہ 417 شبیر برادرزلا ہور) ¹¹⁹

3- رسول اللہ کی اس دوسری بعثت کی غرض اور مقصد ایمان کا قیام، اسلام کا احیاء اور غلبہ دین حق ہے۔
4- دیگر احادیث میں اسلام کی حالت زار کے وقت اس کے احیاء نو کے لئے آنے والے مسیحا کو مثیل ابن مریم اور مہدی کے لقب سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ سورۃ جمعہ میں اسی مسیح اور مہدی کی بعثت کا ذکر ہے جس کی آمد نبی کریم کی کامل محبت اور اتباع کے باعث حضور ہی کی آمد قرار دی گئی ہے۔ آنحضرت کے ارشاد کی تعمیل میں اس پر ایمان لا کر قبول کرنا گویا خود محمد مصطفیٰ پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔

عجیب تر بات یہ ہے کہ اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا دعویٰ سوائے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے امت میں سے کسی نے نہیں کیا۔ بعض لوگ از خود حضرت امام ابوحنیفہ یا امام بخاری و امام مسلم کو اس حدیث کا مصداق قرار دے دیتے ہیں۔ مگر اول تو خود ان بزرگان کا دعویٰ نہ ہونا مدعی سست گواہ چست والی بات ہے۔

دوسری ان بزرگوں کا زمانہ دوسری اور تیسری صدی ہے جن کو نبی کریم نے خیر القرون یعنی بہترین زمانہ قرار دیا۔ جب کہ راجل فارس کی آمد ایمان اٹھ جانے کے بعد خراب زمانہ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ اس لئے پہلی صدی ہجری میں فارسی قوم کے قبول اسلام پر یہ حدیث چسپاں نہیں ہو سکتی۔ اس کے بالمقابل یہ علامت جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں کھل کر پوری ہو چکی ہے اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی۔ حضرت بانی سلسلہ جماعت احمدیہ کے شدید مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی نے بھی حضرت بانی جماعت احمدیہ کے فارسی الاصل ہونے کی گواہی دی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر اس حدیث کے مصداق ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے فرمایا:

”براہین احمدیہ میں بار بار اس حدیث کا مصداق وحی الہی نے مجھے ٹھہرایا

ہے اور بتصریح بیان فرمایا کہ وہ میرے حق میں ہے۔“

آپ نے بڑی تحدی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اس وحی کو خدا کا کلام قرار دیتے ہوئے مفتری پر خدا کی لعنت ڈالی اور انکار کرنے والے کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے جسے آج تک کسی نے قبول کرنے کی جرأت نہیں کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از سر نو ایمان قائم کرنے والے، قرآن کو آسمان سے واپس لانے کی عظیم الشان خدمت انجام دینے والے رجلِ فارس کو ہی مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس کے حق میں یہ منطقی دلیل دی ہے کہ اگر یہ تسلیم نہ کیا جائے تو ماننا پڑتا ہے کہ رجلِ فارسی مسیح موعود سے افضل ہے کیونکہ مسیح کا کام صرف دجال کو قتل کرنا لکھا ہے جو محض دفعِ شر ہے اور مدارِ نجات نہیں جب کہ رجلِ فارسی کا کام مؤمن کامل بنانا ہے جو افاضہ خیر ہے اور زیادہ بھاری دینی خدمت ہے مزید یہ کہ جسے آسمان کی بلندی سے ایمان لانے کی طاقت ہے وہ زمین کا شر کیوں دور نہیں کر سکتا لہذا یہی رجلِ فارسی ہی مسیح موعود ہے اور اس کے مصداق وحی الہی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔

(مخلص تترہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 501 تا 503 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 118

مَا أَتَىكَ الْمَلَائِكَةُ بِسُورٍ مِنْ قَوْلِ وَرَوَاهُمْ كَثِيرًا عَنْهُمْ فَأَنْتُمْ
الله کے رسول کو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو اور جس سے نسخ فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري

۴۵۶۳ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمن خان، فاضل جامعہ شریعہ دہلی

مکتبہ احسان

اقرا سنٹر، عزن سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 118

صحیح مسلم

760

کتاب الفضائل

الْمَيِّزِ فَلَا يَخَالُكَ إِلَّا إِثَابُهُ فَإِنَّ فَخَامَ
عَلَيْهَا وَلَمْ يُزَاجِعْهَا.

تھی (آپ ﷺ نے فرمایا) قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب اور
ایک ظالم ہو گا کہ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا (یعنی مختار بن ابی
عبید ثقفی) اور ظالم میں تیرے علاوہ کسی کو نہیں سمجھتی۔
راوی کہتے ہیں کہ حجاج (یہ سن کر) اٹھ کھڑا ہوا اور حضرت
اسماء بنت ابی بکر کو کوئی جواب نہیں دیا۔

۱۱۴۸ : باب فَضْلِ فَارِسَ

باب : فارس والوں کی فضیلت کے بیان میں

۶۳۹۷ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَائِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ
عِنْدَ أَخِيْنَا وَقَالَ ابْنُ زَائِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا
مُعَمَّرٌ عَنْ جَعْفَرِ النَّجْرِيِّ عَنْ بَزِيدِ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ كَانَ الْبَلَدُ عِنْدَ
الثَّرَيَّا لَدَهَبَتْ بِهِ وَجُلٌّ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَتْنَاءِ
فَارِسٍ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ.

۶۳۹۷ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : اگر دین
ثریا پر بھی ہوتا تو پھر بھی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : فارس کی اولاد میں
سے کوئی آدمی اسے لے لیتا۔

۶۳۹۸ : حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ يُعْنِي
ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَرَلَّتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْخُمَةِ فَلَمَّا
قُرِئَتْ : ﴿ وَأَخْرَجْنَا مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾

۶۳۹۸ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ
کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران آپ پر سورۃ الجمعہ
نازل ہوئی تو جب آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی : ﴿ وَأَخْرَجْنَا
مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ یعنی : ”پاک ہے وہ ذات کہ جس نے
عرب اور دوسری قوموں کی طرف اپنے رسولوں کو بھیجا“ ان
لوگوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا : اے اللہ کے
رسول! (یہ عرب کے علاوہ دوسرے لوگوں سے کون مراد
ہیں؟) نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ
اس آدمی نے آپ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ
(پھر) پوچھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنا
ہاتھ مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا : اگر ایمان
ثریا پر بھی ہوتا تو بھی ان کی قوم میں سے کچھ لوگ وہاں تک
پہنچ جاتے۔

﴿الْخُمَةِ : ﴿ قَالَ (رَجُلٌ) مِنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا
سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ قَالَ فَوَضِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
الثَّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ .

عکس حوالہ نمبر: 118 ب

صَاحِبِ الْبَيْتِ

۲

رئیس الشیخین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

حذیفہ اکیڈمی
کسرہ نمبر ۲ از و بار بار ہو
الفضل ما کتب

عکس حوالہ نمبر: 118 ب

﴿ صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۱ ﴾

﴿ ۷۲۲ ﴾

﴿ پارہ نمبر ۲۰ کتاب تفسیر القرآن ﴾

۸۷۱- باب قولہ

﴿ وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ وَقَرَأَ عُمَرُ فَامْضُوا اِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ *

باب
واخريں منہم لما يلحقوا بهم کی تفسیر حضرت عمرؓ نے جائے فامضوا الی ذکر اللہ کے فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا ہے۔

۲۰۰۲- مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ لایکی نے بیان کیا کہا مجھ کو سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید دہلی سے انہوں نے ابو الخیث (سالم) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ ﷺ پر سورہ جود اتاری جب اس آیت پر پہنچے واخريں منہم لما يلحقوا بهم تو میں نے عرض کیا تمہاری ہی پادرس اللہ یہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا میں نے تمہارے پاس کی پوجا اس وقت ہم لوگوں میں سلمان فارسی بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا۔ پھر فرمایا اگر ایمان (ثریا) پر توں سترہ پر ہوتا۔ زمین سے اتنا پوجا بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے کسی آدمی اس تک پہنچ جاتے۔ یا میں فرمایا ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتا۔

۲۰۰۲- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تَخَانُزِلُنَا عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُودِ (وَآخِرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلْتُ لِمَا وَفِينَا سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيَّ وَضَحَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ عَلَى سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثَّرِيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ زَجَلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

۲۰۰۳- ہم سے عبداللہ بن عبد الوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز اور دوردی نے کہا مجھ سے کو ثور بن زید دہلی نے انہوں نے ابو الخیث (سالم) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے یہی حدیث بیان کی اس میں یوں ہے کہ آدمی لوگوں میں سے اس تک پہنچ جاتے۔

۲۰۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي ثَوْرٌ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلَاءِ *

۸۷۲- باب

باب

واذراوا تجارة کی تفسیر

۲۰۰۴- ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمن نے انہوں نے سالم بن ابی الجعد اور یوسفیان طویعی ہاشمی سے ان دونوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا یا ابو اجمہ کے دن غلہ کا ایک ٹافلہ (مدینہ میں) آئی پچاس وقت ہم آنحضرت ﷺ کے پاس (خلیہ کن رہے تھے) سب لوگ لوہر چل دیے صرف سب بارہ آدمی آپ ﷺ کے پاس رہ گئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ واذراوا تجارة اولہوا انفضوا الیہا۔

(وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا) *

۲۰۰۴- حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَصِينُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ عِزْرَ يَوْمِ الْخُمَةِ وَنَحِمَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَارَ النَّاسُ إِلَيَّ أَنِّي عَشِرٌ رَجُلًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا) *

سورہ منافقون کی تفسیر

سُورَةُ الْمُنَافِقِينَ *

باب

۸۷۳- باب قولہ

اذاجاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله اخير آیت کا ذہن تک کی تفسیر۔

(إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ) اِلَى (لَكَادِبُونَ) *

۲۰۰۵- ہم سے عبداللہ بن رجا نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائل بن یونس نے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے زید بن ارقم سے انہوں نے کہا میں ایک لڑائی (فردہ تہوک) میں تھا۔ میں نے عبداللہ بن ابی (سائق) کو یہ کہتے سنا کہ تمہارا جو پیغمبر ﷺ کے پاس جو لوگ (مجاہدین) ہیں۔ ان کو فرج کے لئے نوروہ خود پیغمبر ﷺ (صاحب) کو چھوڑ کر اس کے پاس سے الگ ہو جائیں گے۔ اور اگر تم اس لڑائی سے لوٹ کر مدینہ پہنچے

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنْتُ فِي غَزَاةٍ لَمَسَعَتْ حَيْدَةَ اللَّهِ ابْنَ أَبِي بَقْرٍ لَمْ يَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ وَلَيْسَ رِجْعًا مِنْ عِنْدِهِ لِحَرْحِ مَنْ أَعْرَضَ مِنْهَا إِذْ قَالَ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِعَمِّي أَوْ لِعَمْرٍ *

عکس حوالہ نمبر: 119

المسح والکافی

علی الصّحیحین

جلد 5

تعریف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن الفادري البصري

زید پبلشرز، ۴۴، اڈو ہزار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

عکس حوالہ نمبر: 119

کتاب مغرقة الصحابة

۲۱۷

المستند (جزء) جلد ۱۱

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6538 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قریش کا ایک خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ فرماتے ہیں: جب میں نے وہ خط رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو گئی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، میں کبھی بھی ان لوگوں کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وعدہ خلائی نہیں کر سکتا اور کسی کے سفیر کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے تم واپس ان لوگوں میں جاؤ، اگر وہاں جا کر بھی تمہارے جذبات سبکی رہے تو لوٹ آنا، آپ فرماتے ہیں: میں اپنی قوم میں لوٹ کر گیا، اس کے بعد دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر شرف باسلام ہو گیا۔

ذَكَرَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6539 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَأَكْوَيْه، ثنا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ، ثنا مِصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ يَكْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَانَ وَأَوْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ

✦ مصعب بن عبد اللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو عبد اللہ" ہے۔ ان کی ولاء رسول اللہ ﷺ کے لئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا "سلمان میرے گھر کا ہی ایک فرد ہے۔"

6540 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكْرِيَّاءَ، ثنا جِهَابُ، قَالَ: مَاتَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ سَنَةَ سِتِّينَ وَثَلَاثِينَ

✦ شہاب کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۷ ہجری کو ہوا۔

6541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادٍ الْعَدَلِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا ابْنُ أَبِي عَرِينَةَ، ثنا مِصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدِيُّ، وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: ثنا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَّ الْخَنْدَقَ عَامَ حَرْبِ الْأَحْزَابِ حَتَّى بَلَغَ الْمَدَاجِجَ، فَقَطَعَ لِكُلِّ عَشْرَةِ أَرْبَعِينَ ذِرَاعًا فَاتَّخَذَ الْمُهَاجِرُونَ سَلْمَانَ مَنًّا، وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: سَلْمَانُ مِنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۱۔ (اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے، مسند امام احمد بن حنبل میں اس حدیث میں دلائل البروکہ بجائے دلائل البروکہ کے الفاظ ہیں، مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۳۸۵) اور سنن ابی داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں، سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۸۲، حدیث نمبر ۲۷۵۸) سنن نسائی (حدیث نمبر ۸۲۲) میں بھی "ولما اوجس البرز" کے ہی الفاظ ہیں۔ شرح معانی الآثار (حدیث نمبر ۵۲۳۸) میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ اس سے کچھ میں آتا ہے کہ مسند رک میں کتابت کی کوئی غلطی موجود ہے، اور اصل لفظ "لا انصاری" نہیں بلکہ "لا انصاری" ہے۔ (شعشع)

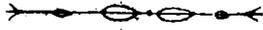
6539: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل سلمان الفارسي يكنى ابا عبد الله رضي الله عنه - حديث: 5905

عکس حوالہ نمبر: 120

اشاعت السنہ

جلد (۷)

بابت ماہ شعبان و رمضان سنہ ۱۳۰۱ مطابق جون جولائے ۱۹۸۱ء



قیمت رسالہ دسمبر یکستور یعنی نوابوں و شیعوں کی سالانہ معرکہ گورنٹ اور عام انڈیا اس وقت
 سے جمع کم قیمت لوگوں کی ہے۔ دست اہل علم جو اسکی اشاعت کریں وہ جانچ کر
 خط و کتابت دار سال زرہم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل نا اطلاع ثانی ہونا چاہئے
 اور جسے ارسال زرہم یعنی آرڈر یا ہندی اور کوئی نہ ہو وہ ہر مہینہ وار نہ ہوگا۔ **ابن علی** **محمد** **شہین** **بہتر** **اشاعت السنہ**
 بنا علی علی کو نہ آہ

اشتہار واجل الظہار

ایک شخص فیض الحق نامی نیت قامت بیوتہ
 بہرہ گر چشم گندمگون۔ عرصہ دو سال سے
 ہندستان پنجاب کو اکثر شہروں میں ہمارا شہ
 ہرادی جتا کہ ہمارے نام میں خطوط دکھا کر لوگوں کو دہر
 دہت رہے۔ پہلے تو وہ قیمت اشاعت السنہ کو لوگوں
 سے وصول کرتا رہا جبکہ انہوں کو کئے اشاعت السنہ سنہ
 کے لیے اس کے معمولی اشتہار میں بخلا کر نام پکا
 حال چٹایا گیا تھا اور اسکو ہمیشہ اسی اشتہار میں
 اسکی کوئی اور چیز نہ دکھاتا تھا کہ ارسال زرہم
 یعنی آرڈر یا ہندی کو کسی اور سے لینے نہ ہو۔ اب اس
 نے اپنے آپ کو اور پہلے اپنے اور خود میدان اشاعت السنہ
 کے علاوہ عام لوگوں کا مال بارنا شروع کر دیا ہے۔
 بہت لوگوں میں ہمارا نام لیکر ترض ٹھہرایا اور انہیں کیا
 کسی کو نہ ملے لیا تو وہ اپنے نہیں دیا بہت جاگرتا ہے

نام کے جعلی خطوط متفرق ہمارے ادارے میں بہترین
 چندہ بنا کر سجدہ رکھا کر دیا وصول کرنا چاہئے۔ بعض
 جگہ سے دور کے نام کاروبار جعلی دستخط و کتبہ دیکھ
 وصول کر لیا۔ **اپنے** **خاص** **سنہ** **لوگوں** **کے**
 اس واقعہ کی حیثیت کی تقریر سے تیسرا اسکی نام و طریقے
 یہ اشتہار جاری کیا گیا ہے۔ **اجاب** **واخوان** **اسکے**
شریح **چین**۔ ہمارے نام و خطاب سے اسکی ہر جگہ میں نہ آجائے
 بلکہ ہمارا نام لیکر ہر رشتہ جتا کہ ہمارا خط دکھا کر کوئی
 کسی کو کوئی نام لکھ کر کسی صورت کا ہوا دیکھا
 نکرین اور یہ جو کہ میں کہ اس میں کوئی خط نہ لکھو کہ ہر
 عادت نہیں۔ **راسا** **لین** **رون** **شعلق** **اشاعت السنہ**
 سو جو لوگ ہر کسی یا سترہ اشاعت کے نہ ہو ہر ہر اپنا
 روپہ بجز اشاعت سنہ سے کسی کے اشتہار میں نہ لکھا وہ
 اپنے روپہ کا خود سے وار ہوگا۔

اب سپرد محمد سین ہر مہینہ اشاعت سنہ

اول دیوبند
 (۱) ہمارے ادارے
 جکا صورت (۲)
 کے بارے میں
 شیعری کوئی
 رقم ہر صورت
 شیعری (۳)
 شیعری
 (۴) شیعری
 (۵) شیعری
 (۶) شیعری
 (۷) شیعری
 (۸) شیعری
 (۹) شیعری
 (۱۰) شیعری
 (۱۱) شیعری
 (۱۲) شیعری
 (۱۳) شیعری
 (۱۴) شیعری
 (۱۵) شیعری
 (۱۶) شیعری
 (۱۷) شیعری
 (۱۸) شیعری
 (۱۹) شیعری
 (۲۰) شیعری

عکس حوالہ نمبر: 120

نمبر جلد ۷

۱۹۳

برہم پری محمد پری ریویو

روحانی سلسلہ کے قائم ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا جو ایسے وقت میں جبکہ اس سلسلہ کا نام و نشان نہیں۔

اس عبادت نوتو ہمارے بیانات کی پوری تائید کر دی اور مخالفین کی ہمتوں کی چڑھ کاٹ ڈالی اُسکے اس جلد کو کہ اس منصب خلافت سے اُسکا اس پیشگوئی میں مولف کو وعدہ کیا گیا ہے خلافت ظاہری جو سلطنت اور حکمرانی پر اطلاق پاتی ہے مراد نہیں اور نہ وہ بجز قریش کسی دوسرے کے لئے خدا کی طرف سے شریعت اسلام میں مسلم ہو سکتی ہے بلکہ یہ بعض روحانی مراتب اور روحانی نیابت کا ذکر ہے "صاف تصریح کر دی ہے کہ مولف کو ظاہری حجت و سلطنت اسلامی کا ہرگز دعویٰ نہیں اور نہ وہ اس دعویٰ کو بحکم شریعت اپنے لئے جائز سمجھتا ہے کیونکہ وہ قریش سے مخصوص ہے اور مولف قریشی نہیں فارسی الاصل ہے (چنانچہ صفحہ ۲۴ وغیرہ کتاب اسپر شاپہر) لو بس جہلگرا ختم ہوا اور خوب فیصلہ ہو گیا کہ مولف کی نسبت جو دعویٰ پولیٹیکل سرداری کا (اسلام میں خلافت کہلاتی ہے) جو نیا کیا گیا ہے یہ بحکم اسلام اور خود مولف کی کلام کے امکان سے خارج ہے نہ اسے یہ دعویٰ کیا نہ آئندہ کر سکتا ہے نہ اُسکا مذہب اس دعویٰ کی اجازت دیتا ہے۔

بالآخر ہم استدہان سے باز نہیں رہ سکتے کہ اگر یہ عالمہ کی گمنام تک پہنچتا تو یقیناً کہہ سکتے ہیں اور دانشمند گورنمنٹ ایسے مفسدوں کو (جنہوں نے بحق ایسے شریف خاندانی کے جو ایک مغز نیک نام و خیر خواہ سرکار کا بیٹا ہے اور خود بھی سرکار کا دلی خیر خواہ و شکر گزار و دعا گو ہے اور درویشی و غربت سے زندگی بسر کرتا ہے) ایسا مفسدانہ فقر کیا اور بہت لوگوں کے دلوں کو آزار پہنچایا ہے (سخت سزا دیتی)۔

اور ہم یہ بھی امید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ ایسے خیر خواہ و وفادار خاندان کو (جو کبھی جان شہری اور وفاداری کا وہ نازک وقتوں میں تجربہ کر چکی ہے) کبھی نہ بھولے گی اور یہ بھولاؤسکی قدر و منزلت کو بڑھائیگی

قدمان خود را بیفزا سے قدر
کہ ہرگز نیا پد ز پروردہ غدر

21۔ دجال کی قوت و شوکت اور خردجال کی حقیقت

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ... مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ ، أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ شَأْنِهِ فَلْيَسَّ يَخْفَى عَلَيْكُمْ ... إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَمْنَى كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَةً طَافِيَةً.

(صحیح بخاری اردو جلد 2 صفحہ 523 حذیفہ اکیڈمی لاہور) ¹²¹

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ ہرنبی نے ہی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔ نوح علیہ السلام اور ان کے بعد نبیوں نے اس سے ڈرایا اور وہ (دجال) تمہارے اندر ضرور ظاہر ہوگا۔ اور اس کی جو حالت و کیفیت اب تم پر مخفی ہے وہ اس وقت مخفی نہیں رہے گی۔۔۔ تمہارا رب یک چشم نہیں ہے اور وہ (دجال) دائیں آنکھ سے کانائے گویا اس کی آنکھ کا ڈیلا ابھرا ہوا ہے۔
تشریح: دجال کے بارہ میں روایات بخاری کے علاوہ صحیح مسلم، ابوداؤد، مسند احمد اور مستدرک حاکم میں بھی موجود ہیں۔ بخاری کی ایک اور روایت میں ہے کہ دجال اپنے ساتھ جنت اور آگ کی مثل یعنی ان سے ملتی جلتی چیز لے کر آئے گا لیکن جسے وہ جنت کہے گا دراصل وہ آگ ہوگی۔

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 426 مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ¹²²

حضرت مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے کہ دجال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا اور حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا ضرر پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ اس سے خوف ہے اس لئے کہ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 438 مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ¹²³

حضرت انس کی روایت میں ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”ک۔ف۔ز“ لکھا ہوگا۔

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 442 مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ¹²⁴

دراصل ان احادیث صحیحہ میں دجال کی وہ علامات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں جن کے نظارے مختلف مکاشفات میں آپ کو کرواتے گئے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرہن کے موقع پر جب آپ نے صلوٰۃ کسوف پڑھائی تو اس کے بعد خطبہ میں ارشاد فرمایا! کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں نے نہیں دیکھا۔ مگر اس جگہ نماز میں کھڑے ہوئے میں نے اسے دیکھ لیا ہے یہاں تک کہ جنت و جہنم کو بھی دیکھا اور مجھے وحی کی گئی کہ تم قبروں میں آزمائے جاؤ گے، دجال کی آزمائش کی طرح یا فرمایا دجال کے فتنہ کے قریب یا برابر۔

(بخاری کتاب الکسوف باب نساء مع الرجال فی الکسوف)

دراصل دجال سے مراد مغربی عیسائی اقوام اور خصوصاً ان کے پادری ہیں جن کے نمائندہ کے طور پر ایک شخص آپ کو دکھایا گیا۔ مذکورہ بالا حدیث میں دائیں آنکھ سے کانا ہونے میں دجال کے باطنی حلیہ یا دینی کمزوری اور عیب کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ دیگر روایات میں ہے کہ اس کی دائیں آنکھ کانی، انگوڑی طرح موٹی ابھری ہوئی اور بائیں آنکھ ستارہ کی طرح روشن ہوگی۔

(المصنف لا بن ابی شیبہ جلد 21 صفحہ 194 دار قرطبہ بیروت) ¹²⁵

اس سے مراد دراصل دین کی آنکھ سے محرومی اور دنیا کی آنکھ کا تیز ہونا ہے۔ گویا وہ مذہب اور روحانیت سے بے بہرہ ہوگا جب کہ اس کی دنیاوی عقل بہت تیز ہوگی۔ دجال کے مذہبی تشخص اور مشرکانہ عقائد کی طرف اشارہ اس مثال سے ظاہر ہے جو نبی کریم نے اسے خزاعہ قبیلہ کے ایک مُشرک عبد العزی بن قطن سے مشابہ دیکھا اور دجال کی پیشانی پر ”ک۔ف۔ر“ یعنی کفر کے الفاظ سے مراد دجال کے کفریہ عقائد اور اعمال ہیں جو اس کے کفر پر کھلی دلیل ہوں گے۔

حضرت تمیم داری کی مشہور حدیث میں ذکر ہے کہ انہوں نے ایک مغربی جزیرے میں دجال کو ایک

گرجا میں مقید دیکھا۔ (صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 459-460 نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹²⁶

اس سے بھی ظاہر ہے کہ مغربی عیسائی اقوام اور ان کے پادری ہی دجال ہیں جن کا تعلق جزیرہ نما انگلستان سے ہو یا ویٹیکن روم کے گرجے سے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قوم کے ایک نمائندہ فرد کے طور پر دکھائے گئے اور جن کے بارہ میں احادیث میں بیان فرمودہ تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں مثلاً یہ کہ وہ زمین میں اس بارش کی تیزی سے چلے گا جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔ اور ہر طرف فتنہ و فساد برپا کرے گا۔ اور اس کے حکم پر بارش برسے گی اور زمین کھیتی اگائے گی اور اپنے خزانے نکال باہر

کرے گی۔ اور جسے چاہے گا قتل کرے گا اور جسے چاہے گا زندہ کرے گا۔

(ملاحظہ ہو کتاب ہذا صفحہ 390۔ حوالہ نمبر 134)

دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کا دریا ہوگا۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 693 مترجم محمد محی الدین جہانگیر شبیر برادرزلا ہور) ¹²⁷

ان پیشگوئیوں اور استعارات کا مطلب یہ تھا کہ دجال اپنی خصوصیات اور کارگزاریوں سے خدا کے کاموں پر ہاتھ ڈالے گا اور کوشش کرے گا کہ بارش برسانا، پانی بکثرت پیدا کرنا اور پانی خشک کر دینا وغیرہ تمام نظام طبعی پر تصرف تام اور کامل غلبہ اس کے ہاتھ آ جائے۔

(مفہوم از تہذیب گولڈویہ صفحہ 21 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 120 ایڈیشن 2008)

جنت و دوزخ پر دجال کے اقتدار کی تشریح حضرت علامہ ابن حجر نے بھی یہ کی ہے کہ وہ انعام و اکرام اور سزا پر قادر ہوگا جو اس کی اطاعت کرے گا اس پر انعام و اکرام کرے گا اور وہ اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا جس کے نتیجے میں وہ لوگ اخروی عذاب کا مورد ڈھہریں گے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ اس کی دنیا کو جہنم بنا دے گا مگر ایسے لوگ اخروی جنت کے وارث ہوں گے۔

(فتح الباری الجزء الثالث والعشرون صفحہ 201 الرسالة العالمیة) ¹²⁸

روٹی اور پانی کے پہاڑ دجال کے ساتھ ہونے سے مراد ایک تو ان طاقتور مغربی قوموں کا کل دنیا پر اقتصادی و معاشی اقتدار و غلبہ ہے دوسرے ان مغربی اقوام کی ایجاد کردہ سوار یوں ریل گاڑی، ہوائی جہاز، بحری جہاز کی طرف اشارہ ہے جن میں دوران سفر خوراک وغیرہ کے جملہ سامان مہیا ہوتے ہیں۔ دجال کی یہ ایجادات اور سواریاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف میں دیکھ کر ان کی جو تصویر کشی فرمائی ہے وہ صاف طور پر دور حاضر کی جدید سوار یوں کاروں، لاریوں، ریل گاڑی، ہوائی جہاز اور بحری جہاز کا نقشہ پیش کرتی ہیں اور ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ کی صداقت پر زندہ گواہ ہیں نیز یہ علامات دجال کی بھی واضح تعیین کر دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ستر باع کا فاصلہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ اردو جلد سوم صفحہ 41 مترجم مولانا عبدالحکیم خاں اردو بازار لاہور) ¹²⁹

اب یہ علامت واضح طور پر ریل گاڑی پر چسپاں ہوتی ہے۔ جبکہ دوسری روایت میں ہوائی جہاز کی طرف اشارہ ہے۔

دجال کی غیر معمولی قوت و طاقت کے اظہار کے طور پر اس کی حیرت انگیز ایجادات کی تیز رفتاری کا ذکر بھی احادیث میں موجود ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا۔ اس کے ساتھ دو پہاڑ چلیں گے ایک میں درخت، پھل اور پانی ہوگا اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی۔ کہے گا یہ جنت ہے یہ جہنم۔

(کنز العمال جلد 7 حصہ چہارم صفحہ 463 دارالاشاعت کراچی) ¹³⁰

پھر بحری جہازوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال کا گدھا سمندر میں گھس جائے گا اور بادلوں کو چھوئے گا (اور اپنی تیزی میں) سورج کے غروب پر بھی سبقت لے جائے گا۔

(المصنف ابن ابی شیبہ جلد 21 صفحہ 225 دار قرطبہ بیروت) ¹³¹

بعض سفر دجال کی سواری سات دن میں طے کرے گی اور اس کے ساتھ دو پہاڑ ہوں گے ایک میں پھل اور پانی وغیرہ کھانے پینے کا سامان اور دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگی۔

(کنز العمال۔ ملاحظہ ہو حوالہ 131)

اس دور کے بعض علماء نے ریل گاڑی سے دجال کا وہ گدھا مراد لیا ہے جس کی خبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ (ہدیہ مہدویہ صفحہ 89-90 مطبع نظام کانپور) ¹³²

دجال کی سواری کی یہی علامات شیعہ کتب میں بھی موجود ہیں نیز لکھا ہے کہ آخری زمانہ میں ایسی سواریوں پر سواری کی جائیگی جو ذوات الفروج یعنی سوراخ والی یعنی روزن اور کھڑکیوں والی اور ذوات السروج یعنی زین والی سواریاں اور سیٹوں (Seats) والی گاڑیاں ہوں گی اور بعض نے زین کسے ہوئے گھوڑے اور کاریں مراد لی ہیں۔

(بحار الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 82-83 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ¹³³

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا اُن کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزار ہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔“

(ازالہ اوہام حصہ اول روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 121

صَبْحُ الْبُحَارَى

۲

جس کو
رئیس المؤمنین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ و حید الزمان

حذیفہ ایشٹمی
کمرہ نمبر ۲ از بازار لاہور
الفضل مال کیٹ

عکس حوالہ نمبر: 121

﴿ صحیح البخاری جرم جلد دوم ﴾

﴿ ۵۲۳ ﴾

﴿ پارہ نمبر ۱۸ صحیح البخاری ﴾

۱۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي غَزْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبُو سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُمَا أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حَضِي زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فِي حَجَّةِ الْوَدَّاعِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَحَابِسْتَنَا هِيَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَحَابَسْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَحَابَسْتُ بِأَيْتَاتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَسْتَفِرُّ؟

۱۵۲۱- ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا کہ ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے مروان بن زہر اور یوسین عبدالرحمن نے بیان کیا ان سے ام المومنین عائشہ صدیقہ نے۔ انہوں نے کہا ام المومنین صفیہ کو حجین حج الوداع میں حبس کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا اس کی وجہ سے ہم رکے رہیں گے؟ میں نے عرض کیا یہ رسول اللہ تو تکہ کو لوٹ کر طواف الزیادہ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر کیا ہے (ہمارے ساتھ) کوچ کر کے طواف انہوں کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ بِحَجَّةِ الْوَدَّاعِ وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَلَا نَدْرِي مَا حَجَّةُ الْوَدَّاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ تَمَّ ذَكَرَ الْمَسِيحِ الدُّجَالِ فَأَطَّابَ فِي ذِكْرِهِ وَقَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ أَنْذَرَهُ نُوحٌ وَالشُّبُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَإِنَّهُ يَخْرُجُ فِيكُمْ فَمَا حَفِي عَلَيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَرَكْتُمْ لَيْسَ عَلَيَّ مَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ لَلَّانَا إِنْ تَرَكْتُمْ لَيْسَ بَأَعْوَرُ وَإِنَّ أَعْوَرَ عَيْنِ الْبَشَرِ كَانَ عَيْنَهُ عَيْنَهُ طَائِفَةُ آلِ ابْنِ اللَّهِ حَوْمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ كَحَوْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا الْهَلْ تَلَفْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ لَنَا أَنَّا وَتَلَكُمُ أَوْ تَرَكْتُمْ أَنْظُرُوا لَا تَرُجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

۱۵۲۲- ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہ مجھ کو عبدالرحمن وہب نے کہا مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا ان کے والد عمر بن زید بن عبدالرحمن عمر نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن بن عمر سے انہوں نے کہا ہم حج الوداع کا تکہ کیا کرتے تھے اس وقت آنحضرت ﷺ ہم لوگوں میں (زندہ) تھے ہم کو نہیں معلوم تھا حج الوداع کے کیا معنی۔ خبر آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف کی اس کی نشانی کی پھر صحیح اللہ جلیل کا خوب لہذا کہ فرمایا اللہ نے کوئی چیز ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو اس سے نڈر کیا ہو۔ یہاں تک کہ حضرت نوح اور ان کے بعد والے پیغمبروں نے بھی ذرا لہذا آپ نے فرمایا (قامت کے قریب) ضرور نکلے گا اگر تم کو اور کوئی دلیل (اس کے مجھنے ہونے کی) نہ معلوم ہو تو بھی یہ دلیل کافی ہے کہ وہ (مروان) کاٹا ہوگا۔ تمہارا دروگر (جل شمس) کاٹا نہیں ہے وہ تو میرے پاس ہے۔ دجال واقعی نکلے گا کاٹا ہوگا اس کی آگھ ایسی ہوگی جیسے بھولا عکبر بن ابواللہ اعلیٰ نے مسلمانوں کے خون اور مال کے ہیں جیسے اس دن کو حرام کیا یعنی عرذ کے دن کو اس شہر میں اس مینے میں۔ دیکھو میں نے اللہ کا حکم تم کو پہنچایا۔ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا اللہ گوارا ہو۔ تم ہرگز فرمایا مجھو تمہاری قرابت نام پر انہوں یوں نہ کرنا میرے بعد اسلام سے پھر کرنا کافر ہو جاؤ۔ مسلمان کی گردن دے لگو۔

۱۵۲۳- حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ حَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا بَيْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّ حَيْجَ بَعْدَ مَا حَاجَرَ حَجَّةً وَاجِدَةً لَمْ يَخُجْ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَّاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَبِمَكَّةَ أُخْرَى *

۱۵۲۳- ہم سے مروان خالد نے بیان کیا کہ ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے ابواسحاق شمس نے کہا مجھ سے زید بن ارقم نے۔ انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ نے انیس جہاد کیے اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے ایک حج کیا یعنی حج معبروں۔ اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔ ابواسحاق نے کہا آپ ﷺ نے ایک حج اس وقت بھی کیا جب مکہ میں تھے۔ (مدینہ کو ہجرت نہیں کی تھی)۔

۱۵۲۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُرْقَلٍ عَنْ أَبِي زُرَّعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِي حَجَّةُ الْوَدَّاعِ لِجَرِيرٍ اسْتَصْبَحَ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرُجِعُوا بَعْدِي كَفَّارًا يَضْرَبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۵۲۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْوَدَّاعُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمِ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ السَّنَةَ أَنَا عَشْرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حَوْمٌ ثَلَاثَةٌ مَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ

۱۵۲۴- ہم سے حفص نے بیان کیا کہ ہم سے شعبہ بن جلیج نے انہوں نے علی بن مرقلہ سے ابی زرعہ بن عمرو بن جریر بن جریر بن ابی النبی ﷺ نے حج الوداع کے بارے میں فرمایا لوگوں کو خاموش (تاکہ میری بات سنیں)۔ پھر فرمایا لوگو میرے بعد ایسا نہ کرنا ایک دوسرے کی گردن مار کر کاٹیں جاؤ۔

۱۵۲۵- ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا کہ ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیلی نے انہوں نے عمر بن سیرین سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے انہوں نے ابو جریر سے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے (حج الوداع میں) فرمایا نہ پھر گھوم کر ای حال پر آگیا جس حال پر اس دن تھا جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنائے تھے۔ دیکھو بارہ مہینے کا ایک سال ہوتا ہے ان میں پے درپے تین مہینے حرام ہیں۔ ذیقعدہ ذی الحجہ

عکس حوالہ نمبر: 122

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَاحِبِ الْبَارِي

مولفہ

مَضْرُوتُ الْعَلَامَةِ نَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَفْمَانٌ مَفْتُوحٌ

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاستاذ مَضْرُوتُ نَوْلَانَا سَيِّدِ حَسْبِي (مُؤَدَّبِ رِضْوَانِي) رَضِيَ اللهُ

جلد: ہفتم، پارہ: ۱۱-۱۵، باب: ۱۷۴-۲۱۸، حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳۳۵/۳، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 122

۳۲۶

۳۱۱۳ کتاب الانبیاء باب: ارشاد اعلیٰ "اور ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف کہا" (۱۵-۳۱۱۳)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي النَّاسِ فَأَنْتَ عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ
الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي لَأَنْذِرُكُمْ هُوَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنِّي
أَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَزُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَزَ.

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں (غلبہ سنانے کے لئے) کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثناء بیان کی پھر دجال کا ذکر فرمایا اور فرمایا میں تمہیں دجال (کے قتل) سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو اور بلاشبہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن میں تمہیں اس کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے بھی اپنی قوم کو نہیں بتائی تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ وہ دجال کا ناہوگا اور اللہ تعالیٰ کا نہیں ہے۔ (وہ ذات مقدس ہر عیب سے پاک ہے تعالیٰ شانہ)
مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لقد انذر نوح قومه".

تقریر و وضع | والحديث هنا ص ۴۷، ومز الحديث ص ۳۳۰، وباتى الحديث ص ۱۸۹، وص ۶۳۲، وص ۹۱۲، وص ۱۰۵۵، وص ۱۱۰۱۔

۳۱۱۳ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَاهُ رِيَّةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَدْتُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ
قَوْمَهُ أَنَّهُ أَعْوَزُ وَأَنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ يَتِمَثَالُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالْتَبِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ
وَأِنِّي أَنْذِرُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بیان کروں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں بیان کی ہے کہ وہ (دجال) کا ناہے اور وہ اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی مثال لائے گا جیسے وہ جنت کے حقیقت میں وہی دوزخ ہوگی اور میں تمہیں اس کے قتل سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

مطابقتہ للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كما انذر به نوح قومه".

تقریر و وضع | والحديث هنا ص ۴۷۔

۳۱۱۵ حَدَّثَنَا مُوسَىٰ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ
لِيَقُولَ اللَّهُ هَلْ بَلَغْتَ لِيَقُولَ نَعَمْ أَيْ رَبِّ لِيَقُولَ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَغْتُكُمْ لِيَقُولُوا لَا مَا جِئْنَا
مِنْ نَبِيِّ لِيَقُولَ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ لِيَقُولَ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَتَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ وَهُوَ قَوْلُهُ

عکس حوالہ نمبر: 123

نُصِرَ مِنَ اللَّهِ وَفُتِحَ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نُصِرَ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

مفرت العلامہ مولانا محمد عثمان مفتوح

شیخ الحدیث مظاهر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام مفرت مولانا مستنیر حسین احمد مدنی

جلد: دو از دو نمبر: پارہ: ۲۷-۲۹ باب: ۳۵۰۷-۳۷۲۲ حدیث: ۲۱۹۵-۲۲۷۰

کتاب الأيمان والندور، كتاب كفارات الأيمان، كتاب الفرائض، كتاب الحدود
کتاب المحاربين من اهل الكفر والرذلة، كتاب الديات، كتاب استتابة المعالدين
والمرتدين وقتالهم، كتاب الاكراه، كتاب الحيل، كتاب التعبير، كتاب الفتن

مکتبہ الشیخ

۳/۲۳۵، بہار آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 123

۲۹/ کتاب الفتن/ باب: دجال کا بیان/ حدیث: (۲۶۵۷)

شُعْبَةُ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ وَانَّهُ قَالَ لِي
مَا يَصْرُوكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خَبِيزٌ وَنَهْرٌ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ

مِنْ ذَلِكَ

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کئی نے نہیں پوچھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا ضرر پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ اس سے خوف ہے اس لئے کہ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اس کے باوجود کہ اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تب بھی اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ لوگ اس کو خدا سمجھیں کیونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے۔ اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر اہل ایمان پہچان لیں گے کہ یہ جعلی مردود ہے۔)

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعد موضوعاً | والحديث هنا ص: ۱۰۵۵ والحديث اخرجه مسلم وابن ماجه فى الفتن (قس)

تشریح | اس حدیث میں ہے ان معہ جبل خبیز الخ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے معہ جبال من خبیز ولحم ونهر ماء (مسلم ثانی، ص: ۲۰۳)

یہاں دجال سے مراد وہ بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا یہ دجال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگا ایک طرف اللہ تعالیٰ اسے خرق عادت پر قدرت عطا فرمائے گا یہاں تک کہ قتل کر کے زندہ کرے گا، بارش برسائے گا، کھیتی لگانے کا عجیب عجیب شعبہ دے دکھائے گا خدائی کا دعویٰ کرے گا جس سے کچھ کچھ ایمان والے اس کے پھندے میں پھنس جائیں گے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ ایسی علامات و نشانیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی جو اس کے کذاب ہونے کی بین دلیل ہوں گی۔ مثلاً کانا ہونا، اس کی پیشانی پر ک، ف، ر، ا۔ کا لکھا ہونا وغیرہ اگر اس بد بخت کو طاقت ہوتی تو اپنی پیشانی سے کفر مٹا دیتا، اپنی آنکھیں درست کر لیتا۔

۲۶۵۷ | حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَرَاهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْوَزُ عَيْنَ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةٌ طَائِفَةٌ

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے امام بخاری کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کانا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا گویا کہ وہ ابھر اہوا انگور ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

عکس حوالہ نمبر: 124

۲۲۲

۲/ کتاب الفتن/ باب: دجال ۵ بیان/ حدیث: (۶۵-۶۶۲۳)

۶۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيدُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۵۶ تا ص: ۱۰۵۷ من الحديث ص: ۱۱۵ من ۳۲۲ ص: ۹۲۲ من ۹۳۳۔

۶۶۲۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءٌ وَنَارًا فَتَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے۔

”قال ابو مسعود الخ“ حضرت ابو مسعود بدری الصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۵۶۔ ومر الحديث ص: ۴۹۰۔

۶۶۲۵ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبِّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کوکانے جھوٹے (کانا دجال) سے ڈرایا سن لو کہ وہ دجال کانانا ہوگا اور تمہارا رب کانائیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۵۶ ویاتی ص: ۱۱۰۱۔ مسلم و ترمذی فی الفتن .

عکس حوالہ نمبر: 125

المُصَنَّفُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العباسي الكوفي

المولود سنة ۱۵۹ هـ - والمتوفى سنة ۲۳۵ هـ
رضي الله عنه

محققہ و قلم نصوصہ و ترتیب آمادینہ

محمد عوامرہ

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

۳۸۲۶۴ - ۳۹۰۹۸

مؤسسہ علم و القرآن

شركة دار القبة للتراث

عکس حوالہ نمبر: 125

۱۹۴ ۴۰۔ کتاب الفتن باب (۲ - ۲)

بَيْنَ لِي مَا لَمْ يَبَيِّنْ لِأَحَدٍ قَبْلِي، إِنَّهُ أَعُورٌ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعُورٍ، وَإِنَّهُ أَعُورٌ عَيْنَ الْيَمِينِ، لَا حُدُقَةَ لَهُ، جَاحِظَةٌ، وَالْأُخْرَى كَأَنَّهَا كَوَكَبٌ دَرِيٌّ، وَإِنَّهُ يَتَّبِعُهُ مِنْ كُلِّ قَوْمٍ يَدْعُوْنَهُ بِلِسَانِهِمْ إِلَيْهَا».

۳۸۶۲۱ - حدثنا يزيد بن هارون قال: أخبرنا ابن عون، عن مجاهد قال: ذكروه - يعني: الدجال - عند ابن عباس، قال: مكتوب بين عينيه: ك ف ر، قال: فقال ابن عباس، لم أسمعته يقول ذلك، ولكنه قال: «أما إبراهيم فانظروا إلى صاحبكم - قال يزيد: يعني النبي صلى الله عليه وسلم - وأما موسى فرجل آدم جعد طوال، كأنه من رجال شتوة، على

طريق موسى بن عبدة الربذي، عن يزيد الرقاشي، عن أنس مرفوعاً، قال: الربذي ضعيف، وشيخه أضعف منه.

وأما رواية ۳۰۰۰ نبي: فساق ابن كثير إسناده بها إلى أنس أيضاً، وقال: «غريب من هذا الوجه وإسناده لا بأس به، رجاله كلهم معروفون إلا أحمد بن طارق فإنه لا أعرفه بعدالة ولا جرح».

وأما رواية الألف، أو الألف ألف: فتقدم الكلام عليهما.

وأقول في خلاصة ذلك ما قلته في التعليق على «مجالس ابن ناصر الدين» ص ۵۶: إنه يمكن تحسين الحديث في هذا العدد بمجموع طرقه. والله أعلم.

۳۸۶۲۱ - رواه أحمد ۱: ۲۷۷ بمثل إسناده المصنف.

ورواه البخاري (۱۵۵۵) وتنظر أطرافه، ومسلم ۱: ۱۵۳ (۲۷۰) من طريق ابن أبي عدي، عن ابن عون، به.

وقوله «قال: مكتوب بين عينيه»: فاعل «قال» هو قائل غير معين من الحاضرين. قاله النووي في «شرح» ۲: ۲۳۰.

وقوله صلى الله عليه وسلم «مخطوم بخلبة»: أي: زمام الجممل من ليف.

ترجمہ: میرے لئے دجال کے متعلق جو ظاہر کیا گیا وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے ظاہر نہیں کیا گیا۔ وہ (دجال) کا نام ہے اور اللہ کا نام نہیں ہے۔ اور دجال دائیں آنکھ سے کاٹا ہے جس کی پتلی نہیں ہے اور وہ ابھری ہوئی ہوگی۔ اور دوسری آنکھ ایسی ہے کہ گویا وہ ایک روشن ستارہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 126

۴۲۲ احادیث نبوی کا سچ پروردگار ایمان آوروز ذخیرہ

صحیح

مشرف

علامہ محمد حنیف رومی



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید النعمان

نعمانی حکمت خانہ

حق سٹوڈیو اردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر: 126



فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

طرف نکلے اور میں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صاف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھی تو میرے پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمیم داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمیم سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لحم اور جذام کی قوم سے تھے۔ وہاں سے ایک مہینہ بھر لہر کھلا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا)۔ پھر وہ لوگ جاگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سو رخ ڈوبے۔ پھر جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت ہاوں والا ملا کہ اس کا آگے چھوڑا پانف نہ ہو تا تھا ہاوں کے ہجوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا اے کبھی تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

سَبَعْتُ بِنَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَادِي الصَّلَاةِ حَامِيَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى النَّبِيِّ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاتَهُ)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَلْبُؤُونَ لِمَ حَمَعْتُمْكُمْ)) فَأَلَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْظَمُ قَالَ بَنِي وَاللَّهِ مَا حَمَعْتُمْكُمْ لِرِغْبَةٍ وَلَا لِرَهْمَةٍ وَلَكِنْ حَمَعْتُمْكُمْ بَأَنَّ نَيْسِمَا الدَّارِي كَانَ رَحَلًا نَصْرَانِيًّا فَخَاءَ قَبَائِعٍ وَأَسْلَمَ وَخَذَنِي حَدِيثًا وَاتَّقَى الَّذِي كُنْتُ أَحَدُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَحَلًا مِنْ لَحْمٍ وَخَذَامٍ فَلَمَبَّ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أُرْفِقُوا إِلَى حَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبِ الشَّمْسِ فَخَلَسُوا فِي أُرْفُوبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْحَزِيرَةَ فَلَقِينَهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَنْزُونَ مَا قُبْلَهُ مِنْ دَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَتِلْكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْحَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّحْلِ فِيهِ الدَّبِيرُ فَإِنَّهُ إِلَيَّ خَبَرِكُمْ بِالْأَشْرَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا

ص کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گمراہی پھیلانی کہ معاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام معجزات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو نصرائی کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچا دے اور راہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

عکس حوالہ نمبر: 126



گنتوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

آدی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں گنتوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اسے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم کا پورا گئے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پلایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھینٹی رہی بعد اس کے آگے اس پھوپھ میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے تا پو میں سولا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانے تھے اس کا آکا چچا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ سو اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دریں ہے کہ ابنتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا کہ تو سنا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبر دو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا اس نے کہا کہ تجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چٹھے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انھوں نے کہا وہ

رَحَلْنَا فَرَفْنَا بِهَا أُنْ تَكُونُ شَيْطَانَةً قَالَ
مَا مَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى ذَلَعْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ
أَغْلَبُ بَيْسَانٍ بِأَيْمَاءٍ فَفَطَّ حَلْفًا وَأَسَدُهُ وَأَنَا
مَحْمُوعَةٌ بَدَا إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رَاكِبَيْهِ إِلَى
كَعْبَيْهِ بِالْحَبِيدِ قُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ
فَدَرْتُمْ عَلَى حَبْرِي فَأَحْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا
نَحْنُ أَنْسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَاكِبِي فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ
فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ انْتَلَمَّ فَلَعَبَ بِنَا الْمَوْجُ
شَهْرًا ثُمَّ زَفَانَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي
أُفْرُهَا فَذَلَعْنَا الْحَزِيرَةَ فَلَقِينَا دَابَّةً أَهْلَبُ كَبِيرُ
الشَّعْرِ لَا يُدْرَى مَا قَبْلُهُ مِنْ دَبْرِهِ مِنْ كَثْرَةِ
الشَّعْرِ قُلْنَا وَتِلْكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا
الْحَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْحَسَّاسَةُ فَالْتَّ اعْتَبِدُوا
إِلَى هَذَا الرَّحْلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبْرِكُمْ
بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ
نَأْسُ أَنْ تَكُونِ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَحْبِرُونِي عَنْ
نَحْلِ بَيْسَانٍ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا نَسْخَبُ قَالَ
أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِيهَا هَلْ يُغِيرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ
أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تَنْسَرَ قَالَ أَحْبِرُونِي عَنْ
بُخَيْرَةِ الطَّبْرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا نَسْخَبُ قَالَ
هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَبِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ
مَا يَمَعًا يُوشِكُ أَنْ يَنْعَبَ قَالَ أَحْبِرُونِي عَنْ
غَيْرِ زُغَرٍ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِيهَا نَسْخَبُ قَالَ
هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِنَاءَ الْعَيْنِ
قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَبِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ
مِنْ مَا يَمَعًا قَالَ أَحْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا

عکس حوالہ نمبر: 127

وَمَا آتَاكُم مِّن ذِكْرِ لَدُنَّا فَتَمَكِّنْ لَهُ وَأَعِزَّنِي لَهُ

اور وہ رسول ان لوگوں کو "الکتاب" اور "الحکمہ" کی تعلیم دیتا اور ان کا تذکرہ کرتا ہے۔

سبح رسول اللہ

ترجمہ

تصنیف

الامیر المسلمین فی ایشہ

امام ابو امین بن حجاج القشیری

متوفی ۳۲۱ھ

تعمد اللہ تعالیٰ بقرآنہ واسکے بحیوۃ جانانہ

جلد سوم

انتادون لقب الہدایت میں

ابوالعلاء محمد بن محمد الدین جہانگیر

اصلاح اللہ تعالیٰ امور الدینی فی السرد العلی

زید سمنگزیو سولہ ماہی ہائی سکول، ۴۰، انڈیا بازار لاہور

فون: 042-7246006

سبیر برادرز

سبیر برادرز

عکس حوالہ نمبر: 127

مسلم شریف۔ (جزء) جلد سوم (۶۹۳) کتاب الفتن و اشرار الساعة

سَأَلْتُ قَالَ وَمَا يُصِيبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَيَّ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنے زیادہ سوالات میں نے کئے ہیں اتنے کسی اور نے نہیں کئے آپ نے فرمایا تھا تم اس کی وجہ سے کیوں پریشان ہووے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکا گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ہمراہ خوراک اور دریا ہوں گے آپ نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

7246- حَدَّثَنَا سُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ قَالَ وَمَا سَأَلْتُكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِّنْ خَبْزٍ وَلَحْمٌ وَنَهْرٌ مِّنْ مَّاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَيَّ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دجال کے بارے میں جتنے سوالات میں نے کئے ہیں۔ اتنے کسی اور نے نہیں کئے (راوی نے دریافت کیا) آپ کا سوال کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا میں نے دریافت کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ دجال کے ہمراہ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کا دریا ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

7247- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي أَيْ بَنِي

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے راوی سے کہا) اے میرے بیٹے!

7248- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَبْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمٍ بْنَ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ السَّقْفِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَّاهَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تَحَدِّثُ بِهِ فَقَوْلُكَ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يَحْرَقُ النَّبِيَّ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ لَا أُذْرَى أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ مِنْ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُوتُ النَّاسُ سَبْعَ رُبُعِينَ لَيْسَ بَيْنَ النَّبِيِّ عِدَاةٍ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قَبْلِ الشَّمَامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ

حدیث 7245- بخاری (3159) ابوداؤد (4316) ترمذی (2234) ابن ماجہ (4071) احمد (4804) ابن حبان (6778) مستدرک

(8508) ابویسحاق (725) بخاری (6445)

عکس حوالہ نمبر: 128

فَتْحُ الْبَلَدِ الْمَكِّيِّ

بشْرُوحِ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ

تَأْلِيفَ

إِبْرَاهِيمَ الْحَانِظِيَّ شَهَابِ الدِّينِ أَحْمَدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حَمْرَةَ الْمَسْقَدِيَّ

٧٧٣ - ٨٥٢ هـ

أُشْرَفَ عَلَيَّ تَحْقِيقَهُ الْكِتَابُ وَمَآعَهُ

شُعَيْبُ الْأَمْرِيُّ وَطَبَّكَ عَادُكَ مَرَشِدُ

تَبَارَكَ فِيكَ تَخْرُجُ نَهْرُومَهُ

حَقُّهُ فَذَا الْبُرُوقُ وَضَمُّهُ رَعْلَهُ عَلِيَّةٌ

هَيْثُمْ عَبْدُ الْغَفُورِ

عَنْ أَوْلَادِ مَرَشِدِ رُحْمَتِ رَهْمَتِهِ

أَجْمَعُهُ الثَّلَاثُ وَالْعِشْرُونَ

الرسالة العالمية

عکس حوالہ نمبر: 128

کتاب الفتن

باب ۲۶ / ح ۷۱۳۱

۲۰۱

وَالطَّبْرَاتِي (٦٤٤٥): «معه واديان: أحدهما جنة والآخر نار، فنارُه جنة وجنَّة نار»، وفي حديث أبي أمامة عند ابن ماجه (٤٠٧٧): «وإن من فتنته أن معه جنة وناراً، فنارُه جنة وجنَّة نار، فمن ابتلي بناره فليستغث بالله وليقرأ فواتح الكهف، فتكون عليه برداً وسلاماً».

قوله: «فناؤه ماء بارد، ومأؤه نار» زاد محمد بن جعفر في روايته: «فلا تهلكوا»، وفي رواية أبي مالك: «فإن أدركه أحد فليأت النهر الذي يراه ناراً، وليغمض ثم ليطأطن رأسه فيشرب»، وفي رواية شعيب بن صفوان: «فمن أدرك ذلك منكم فليقع في الذي يراه ناراً، فإنه ماء عذب طيب»، وكذا في رواية أبي عوانة، وفي حديث أبي سلمة عن أبي هريرة: «وإنه يحيي معه مثل الجنة والنار، فالتى يقول: إنها الجنة، هي النار» أخرجه أحمد^(١)، وهذا كله يرجع إلى اختلاف المرئي بالنسبة إلى الرائي، فإما أن يكون الدجال ساحراً، فيُخيل الشيء بصورة عكسيه، وإما أن يجعل الله باطن الجنة التي يسخرها الدجال ناراً وباطن النار جنة، وهذا الأرجح، وإما أن يكون ذلك كناية عن النعمة والرحمة بالجنة، وعن الميخنة والنعمة بالنار، فمن أطاعه فأنعم عليه بجنته يؤول أمره إلى دخول نار الآخرة، وبالعكس، ويحتمل أن يكون ذلك من جملة الميخنة والفتنة، فيرى الناظر إلى ذلك من دهشته النار فيظنها جنة، وبالعكس.

الحديث التاسع:

٧١٣١- حَدَّثَنَا سَلِيْبَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بُيِّتَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرَ، وَإِنْ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ: كَافِرٌ».

[طرفه في: ٧٤٠٨]

قوله: «عن قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ» يأتي في التوحيد (٧٤٠٨) عن حفص بن عمر عن شعبة: أخبرنا قَتَادَةُ سمعتُ أَنَسًا.

(١) كذا وقع للحافظ رحمه الله عزوه لأحمد، وهو ذهول شديد، إذ ليس هو فيه وإنما قد سلف عند البخاري برقم (٢٣٣٨)، وهو عند مسلم أيضاً برقم (٢٩٣٦).



ترجمہ: علامہ ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں کہ یا تو دجال جادوگر ہوگا جو کسی چیز کا تصور اصل کے برعکس کروائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس جنت کے اندرونی حصہ کو جس پر دجال کا قبضہ ہوگا۔ آگ میں اور آگ اندرون کو جنت میں تبدیل کر دے گا اور یہ تاویل زیادہ وزنی ہے۔ یا یہ بات جنت کی نعمتوں اور رحمت، آگ کی مشقت اور سزا کے کنایہ کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ پس جو دجال کی اطاعت کرے گا اس پر وہ جنت کا انعام کرے گا مگر اس کا انجام آخرت کی آگ میں داخل ہونا ہوگا اور جو اس کی بات نہیں مانے گا اسے بالآخر جنت نصیب ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر: 129

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مِنْ تَطِيْحِ السَّيْحَانِ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ الرَّكَّابِ
 جسے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا ،
 (ترجمہ کنز الایمان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی ، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۲۲ھ)

ترجمہ
 فاضل شہیر مولانا محمد احمدمحکم خاں اختر شاہ جہا پوری
 (مترجم بخاری شریف ، ابوداؤد شریف ، ابن ماجہ شریف)

فریدی بک سٹال ۳۸- اردو بازار لاہور ۲

عکس حوالہ نمبر: 129

مشکوٰۃ مشرق و مغرب

۴۱

کتی ہد القس

مُؤَيَّرَةً اسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَنَكُنَّ سَخَنَاتٍ
أَقْبَعُ نَسَائِبِينَ كِرَالِ الدَّجَالِ قَالَ إِنْ يُعْطَمُ دَاكِنَا
سَخَنَاتٍ فَاتَاكَ حَيْبُهَا فَذَكَرَ قِيَامَ رَيْفِ حَيْبِهَا
عَلَى نَجِي مُؤَيَّرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْهَوَاكِنَا
لَنَكْتَبِينَ عَيْبُهَا كَمَا نَكْتُبُكَ حَتَّى نَجُودَ فَكَلِمَتِي
يَا لَمُعْصِيَةً يَا لَمُعْصِيَةً قَالَ يُجْزَى نَعْمَةً مَا يُجْزَى
أَهْلَ السَّمَاوَاتِ مِنَ الشُّعْبِ وَالنَّعْمَاتِ
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

اسلام لکھا ہے، دعویٰ گزار رہی ہے۔ یا رسول اللہ! آپ نے دجال کو کھر
کے ہمارے دل کھل دیے۔ فرمایا کہ کیسے نکل سکتے ہیں جبکہ میں لو
ہوں اور اس سے بھگنے والا ہی ہوں۔ اور میرے بعد میرا آپ ہر
ایسا ناس کا محافظ ہے۔ میں عرض گزار رہتی کہ یا رسول اللہ! ہم اتنا
گوندھنے ہیں اور درخشاں پکارنے نہیں پاتے کہ بھوک تنگ کرنے لگتی ہے
تو اس وقت مسلمانوں کا کیا حال ہو گا کہ وہی کائنات کسے ہو جو
آسمان والوں کا تسبیح و تہلیل کس کے ذریعے کائنات کرتا ہے۔

(راشد)

تیسری فصل

۵۲۵۱ عَنْ الْمُؤَيَّرَةِ بِنِي هَكْمَةَ قَالَ مَا سَأَلَ
أَبَا رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ
اَلْاَكْبَرِ عِنَّمَا سَأَلَتْ فَارْتَدَّ قَالَ فِيْ مَا يَضُرُّكَ قُلْتُ
اَللّٰهُ يَضُرُّونَ اِنَّا مَعْدِيْمِلٌ خُبْرٌ وَنَسْرٌ سَاوٍ
قَالَ مَوْاْءَهُمْ عَلَى اَللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ -
(مُسْتَقْبَلٌ عَلَيْهِ)

مصرعہ میں طہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم سے دجال کے متعلق اس کا کسی نے نہیں پوچھا تھا میں نے،
آپ سے مجھ سے فرمایا، تمہیں کوئی نقصان نہیں دے گا۔ عرض گزار ہوا،
وہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پھاڑا اور ہالی کا دریا ہو گا،
فرمایا وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہے۔

(مستقبل علیہ)

۵۲۵۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اَللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضُرُّ الدَّجَالَ عَلَى جَمِيْعِ اَقْسَامِ
مَا بَخَّرَ اَذْيَمِيُوْ سَمُوْتٌ بِاَعْمَا -
(رَوَاهُ اَلْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ اَلْبَعَثِ وَ
اَلنَّشْرِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجال ایک سفید گیسو پر لٹکے گا جس کے
دونوں کانوں کے درمیان شتر باغ کا نامل ہو گا، روایت کیا کہ جہنم
نے کتاب ہفتہ و التورہ میں۔

ابن صیاد کا بیان

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

پہلی فصل

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اَللّٰهِ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ اِبْنَ
اَلْمُعْتَابِ اَلطَّلَحِيَّ مَعَ رَسُوْلٍ اَللّٰهُ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِنْ اَهْلِيْهِمْ فَبَلَغَ اِبْنَ صَيَّادٍ حَتَّى
وَجَدُوْهُ وَكَانَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فِيْ اَلْهَيْبَةِ مَعَالَةَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
عمر صحابہ کرام کی ایک جماعت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
ابن صیاد کا طرف گئے یہاں تک کہ اسے پایا کہ وہ لڑکوں کے ساتھ نجی
مبارکے شیروں میں کھیل رہا تھا اور ابن صیاد اُن لڑکوں میں برون کے تڑپا

عکس حوالہ نمبر: 130

تاریخیں اور مقامات میں روایتی حدیث کی ذی شبہات میں منسلک ہر حدیث کو اس سے تعلق فرمایا اس سے تعلق نہیں ہے۔ یہ حدیثیں صحیح روایت کے ہیں۔ ان کتابوں کا مطالعہ کر کے حدیث کی حقیقت اور اس کے خلاف کتابوں کا مطالعہ کیا۔

اردو ترجمہ
کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

۱۰۰ حدیثیں روایت حدیث کے صحیح و متفقہ اور کتب حدیث کے ساتھ کتاب ہے

جدید

۱۰۰ حدیثیں

تالیف

علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین

مفتی اعظم ہند، کونواں، گجرات

مفتی احسان اللہ شائق صاحب

۱۰۰ حدیثیں جامعہ لہور، حسن آباد لہور

دارالاشاعت

۱۰۰ حدیثیں جامعہ لہور

عکس حوالہ نمبر: 130

الاعمال حصہ چہارم

۴۶۳

نتے وہ اپنی جنت میں داخل کرے۔ وہ انہم کو اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ جنت ہوگی، اللہ تعالیٰ اس سے سزا دے گا۔ یہ جنت ہے جو وہ اس سے بچیں کریں گے اس کے بعد اور جنت ہے اور تیرہواں جگہ اس کو حکم دے گا تو بوش ہو جائے گی جو وہوں کو نظر آئے گا ایک شخص کو اس کے زندہ کرے گا یہ بھی مومن نہ رہا جس کو وہ اس کے ماردی یا اس کا بیٹے گا۔

تو اس سے ہے، وہ مولیٰ ہے، اب ان میں سے کون کونسا ہے؟ کون کونسا ہے؟ ان میں سے کون کونسا ہے؟ اور ان کا حصہ ہے اور ان کی جنت و نعمت میں ہے اس کا پتہ نہیں ہے، یہ جنت ہے، انہم کو تو بوش ہو جائے گا وہ جنت سے قریب آواز دینے کے، وہ انہم کو قیامت کی طرف لے لیا نہیں لھتے، وہ لوگ نہیں گئے، یہ ان کی آواز ہے، جب وہاں پہنچے تو کیا وہ جنت کے کونساے مایہ الامام ہوں گے۔

پھر نماز قائم ہوگی، ان سے کہا جائے گا، روئے اللہ! آپ آگے ہوں، اور فرمائیں گے، تمہارا اللہ ہے، وہ اور وہ نماز پڑھا ہے، جب پھر ہی نماز پڑھا ہے گے تو اس (دجال) کی طرف انہیں سے اللہ کا دشمنی ہے، اب انہیں دیکھنے کا تو یوں دیکھنا ہے، جنت پانی میں نلک کھاتے، جنتی مایہ الامام اس کے بیٹے نہیں گے اور اس کے ماریں سے یہیں تک کہ شجر و درخت پھریں گے، روح اللہ یہ یہودی ہے، آپ اس کے پیچھے وہاں میں سے کسی کو نہیں چھوڑیں گے، اب تو اس کے۔ مسند احمد، ابن حریبہ، ابو یعلیٰ، حاکم، صیاء عن جابر

۳۸۸۲۰ دجال اصحابان کے یہودیوں سے نکلے گا یہاں تک کہ وہ وفود آئے گا اور اس کے ساتھ یہ یہودیوں، جن اور قزوقین کی ایک ایک قوموں پائے گی، اس کے مثل یہودیوں اور قزوقین کی قوم ہے، آپ نے فرمایا اس کے آخر میں ایک قوم ہوگی جو دنیا سے اب رغبت نہ کرے، یہ نکلے گا، اللہ تعالیٰ ان کو دے گا، یہ ایک قوم کو نہرتے، اور ایمان کی طرف لے گا۔

الحطیب فی فضائل قزوقین والمواقع عن ابن عباس
۳۸۸۲۱ دجال نکلے گا اور اس کے ساتھ تیرہ ہزار جواہر ہے۔ (بوقوف) ہوں گے ان کا سب سے تمہارا آگے، دیہات دیہات کہتا ہوگا۔

الدیلمی عن علی
۳۸۸۲۲ دجال خراسان نامی زمین سے نکلے گا جو قوم اس کی پیروی کرے گی ان کے چہرے ہندوئی، دجال کی طرح ہوں گے۔

ابن حوریہ فی تہذیبہ عن ابی بکر
۳۸۸۲۳ دجال مشرق کی جانب اصحابان نامی زمین سے نکلے گا وہ ایک قوم ہوگی جن سے چہرے ہندوئی، دجال کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصیب
۳۸۸۲۴ دجال اصحابان کی جانب سے نکلے گا۔ طبرانی عن عمران بن حصیب

۳۸۸۲۵ کاہم دجال اصحابان کے یہودیوں سے نکلے گا، پیدائشی طور پر اس کی آنکھ نہ ہوگی اور وہ سری چمکتے ستارے جیسی ہوگی، خون آلود ہوگی، وہ دھوپ میں کوئی چیز چھوئے گا پتھر سے رویش سے تین چٹھیں ماریں گے جنہیں مشرق و مغرب والے سس گے اس کا ایک گدھا ہوگا، جس کے کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز ہوگی، ہر ہفتہ وہ ہر جگہ پہنچ جائے گا اس کے ساتھ وہ ہزار چٹھیں گے ایک میں درخت، بھل اور پانی ہوگا، اور ایک میں دھواں اور آگ ہوگی، کہے گا یہ جنت ہے یہ جہنم۔ حاکم ج ۴ ص ۵۲۸ و ابن عساکر عن ابن عمرو

۳۸۸۲۶ کاہم دجال اصحابان کے یہودیوں سے ظاہر ہوگا، اس کی دائیں آنکھ سپاٹ ہوگی اور وہ سری جیسی ستارہ۔

سمویہ، حاکم عن ابن عمر عن حدیقا
۳۸۸۲۷ تمہارے باقی لوگ نہر اردان پر دجال سے جنگ کریں گے، تم لوگ مشرقی جانب اور وہ مغربی جانب ہوں گے۔

ابن سعد عن یحییٰ بن صریح اسکمی
۳۸۸۲۸ میری امت میں ایک آدمی ہوگا، وہ اللہ اور قرآن کا انکار کریں گے جب کہ انہیں اس کا ہمہ شعور نہیں ہوگا جیسے یہود و نصاریٰ سے کفر لیا، کچھ نقد پر کار قرار کریں اور پھر انکار کریں گے، وہ نہیں گئے، اجمالی اللہ کی طرف سے اور شر انہیں کی طرف سے ہے، اس عقیدہ پر قرآن پڑھیں گے ایمان و معرفت کے بعد قرآن کا انکار کریں گے میری امت ان سے دشمنی اور جہاد پائے گی۔ وہ لوگ اس امت کے بے

عکس حوالہ نمبر: 131

المُصَنَّفُ

لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

الإمامُ أبي بكرٍ عبدِ اللهِ بنِ مُحَمَّدِ بنِ أَبِي شَيْبَةَ العَبَّاسِيُّ الكُوفِيُّ

المولود سنة ١٥٩ هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥ هـ
رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

مَقَّعُهُ وَقَوْمَ نَضْرَمَةَ وَتَرَجَّ أَحَادِيثَهُ

مُحَمَّدٌ عَوَّامٌ

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

موسسین علامہ مولانا محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی

شیرکری دارالقیام لہور

عکس حوالہ نمبر: 131

باب (۲ - ۲)

۴۰ - کتاب الفتن

۲۲۵

ثم على أثر ذلك القبض». وأشار بيده.

قال: ثم شهدت له خطبة أخرى قال: فذكر هذا الحديث ما قدّم كلمة ولا آخرها.

۳۸۶۶۹ - حدثنا زيد بن الحباب قال: أخبرني معاوية بن صالح قال: أخبرني ربيعة بن يزيد الدمشقي، عن عبد الله بن عامر اليحصبي: أنه سمع معاوية بن أبي سفيان يقول: من التبست عليه الأمور فلا يتبعنّ مُشاقاً، ولا أعور العين. يعني: الدجال.

۳۷۵۱۵ ۳۸۶۷۰ - حدثنا زيد بن الحباب، قال: أخبرنا حماد بن سلمة، عن علي بن زيد بن جدعان، عن الحسن قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «الدجال يخوض البحار إلى ركبته، ويتناول السحاب، ويسبق الشمس إلى مغربها، وفي جبهته قرن يخرج منه الحيات، وقد صور في جسده السلاح كله، حتى ذكر السيف والرمح والدَّرَق» قال: قلت: وما الدَّرَق؟ قال: «الترس».

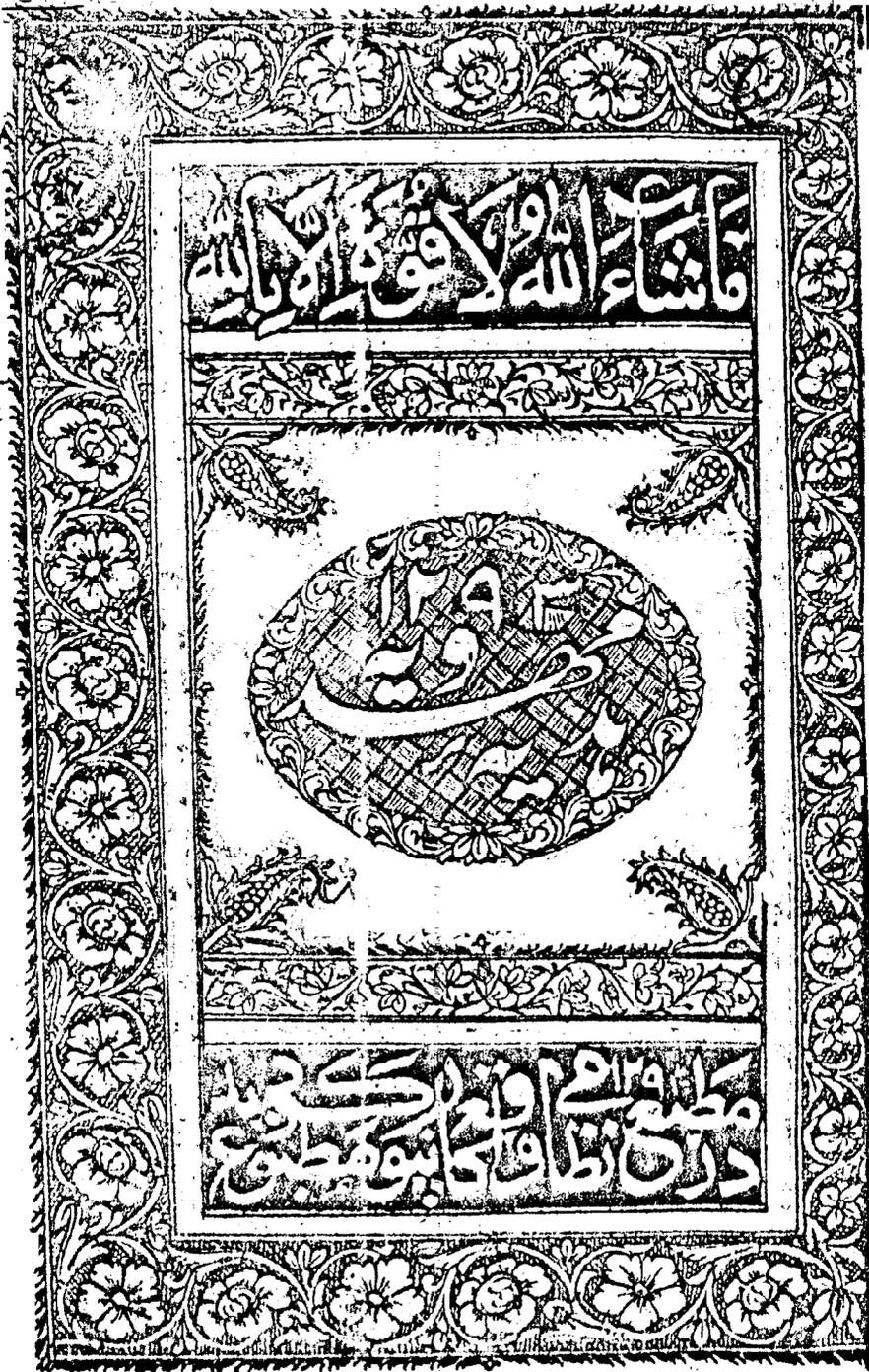
۳۸۶۷۰ - «يخرج منه الحيات»: من كتاب ابن كثير، وفي النسخ: يخرص منه الحيات!.

وهذا من مراسيل الحسن، وتقدم القول فيها برقم (۷۱۴)، وفي علي بن زيد كلام أيضاً، وتقدم القول فيه برقم (۵۲).

وقد رواه ابن كثير في «النهاية» ۱: ۱۴۲ عن شيخه الذهبي، بسنده إلى أبي سلمة التبوذكي، عن حماد بن سلمة، به، وقال: قال شيخنا: «هذا من مراسيل الحسن وهي ضعيفة». واقتصر السيوطي في «الدر المنثور» ۵: ۳۵۵ على عزوه إلى المصنّف فقط.

ترجمہ: دجال سمندروں میں اپنے گھٹنوں تک داخل ہوگا اور بادلوں کو چھوئے گا۔ اور (اپنی تیزی میں) سورج کے غروب کے سفر پر بھی سبقت لے جائے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 132



عکس حوالہ نمبر: 132

۸۹

لو ما ریت صیحو بلکہ قرآن مجید میں واقع ہے کہ علم قیامت کا سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو بخلائی علوی و علی مرتن
 حاصل نہیں چنانچہ فرمایا کہ لیسئک التاس عین الشاعہ طقل انما علمہا عندک اللہ
 پس اس مقدمے میں حضرت اور دوسرے لوگ برابر ہیں چنانچہ خود فرمایا کہ ما المسئول عنہا یا اھلکم
 عین الشاعہ اعلیٰ اور اہل کتاب کو عین ایام ماضیہ میں اختلاف ہے اہل السن بلا و صاحب تقویم التاریخ
 اہل شام سے صاحب تاریخ بیت المقدس نے تحقیق کی ہے کہ ولادت باسعادت آنحضرت کی بیست و دوم
 علیہ السلام بعد چھ ہزار ایک سو پندرہ برس کے بعد ہوا ہے متواتر ہے و اللہ اعلم کہ اللہ کے نبی
 ہیں اور قیامت کب ہے کہ عندک علیہ الشاعہ کہ لیسئک التاس عین الشاعہ اعلیٰ انما علمہا عندک اللہ
 کہ درجہ ستم نبی ہیں لفظ صمدیوم خلقت الی یوم اذنیثت کا مدرج فی الحزین ہے کہ کسی آدمی نے
 اپنے قوم کے موافق لفظ مثل الدنیا کو تفسیر کے واسطے اضافہ کر دیا اور مسلم کتابی کی عبارت میں یہ حدیث
 کو قیامت ساتویں دن میں مقول کی اور مسیلم کتابی کی اسے ہے کہ ستا کہ سمائی یا کسی بیسی سے مقول
 نہیں ہے اس واسطے کہ نص قرآنی کے مخالف ہے اور درج کلام راوی اور کسی ویشی الفاظ اس حدیث میں
 کچھ عیب نہیں ہے اس واسطے الفاظ حدیث کے محققین کے نزدیک مخلوط و غیر محفوظ نہیں چنانچہ مسیح
 شرح جامع صغیر میں لکھا ہے کہ الدنیا سبعة ایام من الاخرة اسکو دہلی نے مسند فردوس
 میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ حدیث ضعیف ہے اور الدنیا سبعة الاوت لشدت انان
 فی اخرها الفاظ کو طبرانی نے بھی کچھ کچھ بیان اور بہت ہی سنے دلائل میں ضحاک بن یزید سے اسناد راوی
 روایت کیا ہے اور متواتر ہے کہ اس حدیث میں کچھ نہ سکا نہیں ہے اور الفاظ اسکے معنی و تفسیر کے
 ہر اور حق یہ ہے کہ اسکی حقیقت سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا ہے اور بن ابی و غیرہ محدثین نے
 کہا ہے کہ الفاظ اسکے موضوع ہیں امتی فائدہ بیان اس امر میں کہ یوں نے غیبی کا طری اور خانی کجی
 طوالت قرین جبال کی ہے مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قرآن یا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ کوئی تمہارا ایسا نہیں ہے کہ اس میں جلال کا گذر نہ ہو مگر کہ اور مدینہ کہ اسکی آہون پر شہتہ
 مستین ہوئے کہ لکھنوی کر شیکہ اور یہ بھی روایت کی کہ اصغمان کے یہود میں سے ہزار آدمی اس کے ہر کو
 اولیہ بھی بعض آیات میں کیا ہے کہ ہر آدمی کے تودہ روٹو کجا اور بانی اور ان کے معنی کے مواضع میں
 ہر اولی اور پانی سے نوازیگا اور مخالفین کو آگ میں ڈالے گا لکن آگ اور کسی سو میں حق میں پانی ہر ہر

یہاں لکھا ہے کہ حدیث صحیحہ ہے اسکی اسناد صحیحہ ہے

عکس حوالہ نمبر: 133

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

جَمَارُ الْأَنْوَارِ

۱۲

عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ بَابِ مَجَالِسِ

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الاناضل

درحالات

حضرتِ امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام



مَحْفُوظَاتُ الْبَيْتِ الْحَبَشِيِّ

مارٹن روڈ
کراچی
Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 133

۸۲

وَ اتَّخَذَتِ الْقِيَانِ وَالْمَعَارِفِ ، وَ لَعَنَّ اٰخِرَ هٰذِهِ
الْاُمَّةِ اَوْ لَهَا ، وَ رَكِبَ ذَوَاتِ الْفُرُوجِ السَّرُوجِ -
وَ تَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَ الرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَ شَهِدَ
شَاهِدًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ وَ شَهِدَ الْاٰخِرَ قِصَاءً
لِذِمَامٍ يَغْيُرُ حَقَّ عَرَفِهِ وَ تَفَقَّهَ بَعِيْرَ الدِّيْنِ وَ اَثَرُوا
عَمَلِ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ، وَ لَبَسُوا جِلْدَ الضَّانِ
عَلَى قُلُوْبِ الدِّثَابِ ، وَ قَلُوْبُكُمْ اَنْتُمْ مِنَ الْجَيْفِ
وَ اَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْوَحَا الْوَحَا ، الْعَجَلِ
الْعَجَلِ ، خَيْرُ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ يَذِيْبُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ لِيَاتِيْنَ
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَتَّى اَحَدُهُمْ اَنَّهُ مِنْ سَكَانِهِ
(جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے ، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے
جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے ، سود کھانے لگیں گے ، رشوت لینے لگیں گے
مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے ، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے
سفیہوں و بی عقلوں (بیوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں
سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے ، اپنی خواہشات کی پیروی
کرنے لگیں گے اور سب کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

یعنی :

جب حلم اور برد باری کو کمزوری سمجھا جائے گا ، ظلم پر فخر کیا جائے گا ، امراء
فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے ، وزراء ظالم ہوں گے ، علماء و عرفا خائن
ہوں گے ، قاریان قرآن فاسق ہوں گے ، جھوٹی گواہیاں دی جانے
لگیں گی ، فسق و فجور ، کذب و بہتان ، گناہان و سرکشیاں بالعلان
ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مڑین کیا جائے گا ، مسجدیں آراستہ
و پیراستہ کی جائیں گی ، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ، شریر لوگوں
کو مکرم سمجھا جائے گا ، صفوں میں بڑی پھیٹ بھاڑ ہوگی ، لوگوں کی خواہشات
مختلف ہوں گی ، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے ، وقت موعود قریب ہوگا۔
تحصیل دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوں گی
فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور ان ہی کی بات سنی جائے گی ، قوم کے سردار

عکس حوالہ نمبر: 133

۸۳

رذیل لوگ ہوں گے، شر و فساد کے خوت سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا
آلات سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا، اس اُمت کے آخرین، اولین کو برا
کہیں گے، عورتیں زین کسے ہوتے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔

عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر ان سے
مشابہ ہوں گے۔ فقہاء کا تعلقہ غیر دین کے لیے ہوگا۔ دنیا کے کاموں کو آخرت
(کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی، بھیڑیے (صفت انسانوں) کے حصوں پر
گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی، ان کے دل مردار کی طرح بدبودار
اور صبر (ایلوے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت امید رکھو اور سمجھو
کہ اب خروج جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت
سکونت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی
سکونت اختیار کرتا۔

پھر صبح بن نبات اُٹھے اور عرض کرنے لگے: یا امیر المؤمنین! یہ دجال کون ہے؟

آپ نے فرمایا: سنو!

”أَلَا إِنَّ الدَّجَالَ صَاحِدُ بْنُ الصَّيْدِ فَالَشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ
وَالسَّعِيدُ مَنْ كَذَّبَهُ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدَةٍ يُقَالُ لَهَا
إِصْبَاهَانُ مِنْ قَرْبَةِ نَعْرَتِ بَالِيَسُودِيَّةَ عَيْنِهِ الْيَمْنَى
مَمْسُوحَةً وَالْأُخْرَى فِي جِبْتِهِ تَضِيءُ كَأَنَّهَا
كَوْكَبُ الصُّبْحِ، فِيهَا عَلَقَةٌ كَأَنَّهَا مَمْرُوجَةُ الدَّمِ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ (كافر) يَقْرَأُ كُلَّ كَاتِبٍ
وَأُحْقُ“

يَخْرُجُ مِنَ الْبَحَارِ وَتَسِيرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ
مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ أَبْيَضُ يَرَى النَّاسَ أَنَّهُ
طَعَامٌ، يَخْرُجُ فِي قَحْطٍ شَدِيدٍ، تَحْتَهُ حِمَارٌ أَقْمَرُ
خَطْوَةٌ حِمَارُهُ مِثْلُ، تَطْوِي لهُ الْأَرْضَ مِنْهَا مِنْهَا
وَلَا يَمُرُّ بِمَا إِلَّا غَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

22۔ دجال و یاجوج ماجوج پر مسیح موعود اور اس

کی جماعت کا علمی و روحانی غلبہ

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ (فَقَالَ) إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَانِي أُشْبَهُهُ بَعْدَ الْعُرَى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضْعًا كَفِيهِ عَلَى أَجْنِحَةٍ مَلَكَيْنِ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابٍ لَدَى فَيْقَتُلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنْ يَقُولَ لِلنَّاسِ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي كُنْتُ رَسُولَ اللَّهِ فَابْعَثُوا لِي عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَّرُوا عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسَلُونَ الخ

(صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 448 تا 451 مترجم علامہ وحید الزمان، نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹³⁴

ترجمہ: حضرت نواس بن سمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اسے گھنگھر یا لے بالوں والے ایک تو مند نو جوان کی صورت میں عبدالعزیٰ بن قطن سے مشابہہ دیکھا۔ تم میں سے جو اسے پائے وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا کہ وہ کس تیزی سے زمین میں چلے گا۔ فرمایا اس بادل کی طرح جسے ہوا اڑا کر لے جائے۔

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریمؑ کو مبعوث فرمائے گا اور وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دوزرد چادروں میں لپٹے ہوئے، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائیں گے..... پھر مسیح موعود دجال کی تلاش میں نکلیں گے یہاں تک کہ وہ اسے بابِ لُد پر پکڑیں گے اور اسے قتل کریں گے..... دریں اثناء اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو وحی فرمائے گا کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں کہ آج کسی کو ان سے جنگ کی طاقت نہیں پس میرے بندوں کو طور پہاڑ کی طرف لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو کھڑا کرے گا اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

تشریح: امام مسلم نے اس حدیث کی صحت کی بناء پر اسے اپنی صحیح میں جگہ دی۔

یہاں اس طویل روایت نو اس بن سمان کے بعض حصے منتخب کئے گئے ہیں جو دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مکاشفات پر مشتمل ہیں جن میں آخری زمانہ کے سب سے بڑے فتنہ دجال و یا جوج ماجوج اور اس کے قلع قمع کرنے والے مسیح موعود سے متعلق نظارے آپ کو کرائے گئے۔ روایت دیلمی کے پہلے لفظ ”أُرِيْتُ“ میں یہ وضاحت ہے کہ یہ تمام نظارے روایا کی صورت میں کروائے گئے۔ (فردوس الاخبار الجزء الاول صفحہ 486 دارالکتاب العربی) ¹³⁵

رسول کریم ﷺ کی اس روایا کے بعض حصے تعبیر طلب ہیں۔ البتہ ان پیشگوئیوں میں ایک اہم پیشگوئی مسیح موعود کے مقام ظہور کی تھی کہ وہ دمشق کے مشرق میں آئے جو ظاہری رنگ میں بھی پوری ہوئی اور مسیحیت و مہدویت کے دعویدار حضرت مرزا صاحب کا مقام ظہور قادیان کا قصبہ پیشگوئی کے مطابق دمشق سے عین مشرق میں اسی عرض بلد پر واقع ہے۔

سفید مینار سے جو بعض لوگ دمشق کی جامع مسجد کا مشرقی مینارہ مراد لیتے ہیں، یہ ظاہری طور پر اس لئے مراد نہیں ہو سکتا کہ مینار تو آٹھویں صدی ہجری میں تعمیر ہوا اور رسول کریم کے زمانہ میں نہ تو مینار کی تعمیر کا رواج تھا نہ ہی ایسا کوئی مینار موجود تھا۔

(تاریخ ابن کثیر جلد 14 صفحہ 215 نفیس اکپڈمی کراچی) ¹³⁶

اس لئے اس کی تعبیر لازم ہے اور سفید مینار کے پاس اترنے کی تعبیر جو خود زمانے نے کھول دی، یہ ہے کہ مسیح موعود کے لئے ذرائع آمد و رفت اور رسل و رسائل کی سہولتوں کے باعث اسلام کا پیغام دنیا کو پہنچا کر اس کے نور سے منور کرنا آسان ہو جائے گا اور اس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔

اسی طرح حدیث میں مسیح کے دوزرد چادریں اوڑھنے کا جو ذکر ہے اس کی تعبیر دو بیماریوں سے

ہے۔ (تفسیر الاحلام صفحہ 682 دارالکتب العلمیہ بیروت) ¹³⁷
 اس میں یہ اشارہ تھا کہ دو بیماریوں کے باوجود مسح موعودہ کا عظیم الشان اسلامی خدمات کی توفیق پانا اس کے منجانب اللہ ہونے کا نشان ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی دوران سر اور ذیابیطس کی دو بیماریوں کے باوجود اسلام کے دفاع اور تائید میں اسی سے زائد تصانیف واقعی ایک عظیم الشان اور قابل قدر خدمت ہے۔
 دو فرشتوں پر ہاتھ رکھنے سے مراد فرشتہ خصلت انسانوں کی مدد اور تعاون ہے جو مسح موعودہ کو حاصل ہونا تھا جیسا کہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں فرشتوں کی بجائے دو مرد حضرات کے کندھوں پر مسح موعودہ کے ہاتھ رکھنے کا ذکر موجود ہے۔

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 528 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ¹³⁸
 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے واقعی حضرت مرزا صاحب کو ایسے اعوان و انصار بھی عطا فرمائے جو واقعی فرشتہ خصلت تھے۔ جہاں تک دجال کے لفظ کا تعلق ہے ”دجل“ کے لغوی معنی کسی چیز کو ڈھانکنے اور ملمع سازی کے ہیں۔ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کو بھی دجال کہتے ہیں اور اپنی کثرت کی وجہ سے ساری زمین پر پھیل جانے والے اور سامان تجارت سے روئے زمین کو ڈھانک لینے والے گروہ کو بھی دجال کہا گیا ہے۔ (مصباح اللغات زیر لفظ دجال مکتبہ قدوسیہ لاہور) ¹³⁹

یہ تمام صفات عیسائی قوم کے دینی اور دنیوی علماء میں بدرجہ اتم موجود ہیں جو حضرت عیسیٰؑ کو خدا بنانے کے سب سے بڑے جھوٹ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور دجال ان مغربی اقوام کا مذہبی نام ہے جب کہ سیاسی قوت و طاقت کے اعتبار سے انہیں یا جوج ماجوج کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یا جوج ماجوج کے الفاظ ”انج“ سے مشتق ہیں جو آگ کے شعلہ مارنے یا بھڑکنے کو کہتے ہیں۔ (مفردات القرآن اردو جلد اول صفحہ 37 ناشر شیخ شمس الحق لاہور) ¹⁴⁰

گویا ان قوموں کے نام میں ہی ایک اشارہ آگ کو مسخر کرنے اور بڑی مہارت سے آگ سے کام لینے کی طرف تھا اور دوسرا اشارہ ان قوموں کی ناری سرشت کی طرف تھا کہ یہ متکبر قومیں انتہائی تیز اور چالاکی و ہوشیاری میں طاق ہوں گی۔ احادیث میں ایک طرف ان اقوام یا جوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے دوسری طرف دجال کا، جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ایک ہی قوم کے دو صفاتی نام ہیں۔ ورنہ جب دنیا پر پہلے ایک قوم قابض ہوگی تو دوسری کا غلبہ کہاں ہوگا؟ یا جوج ماجوج کے فساد

برپا کرنے کا سورہ کہف کے آخر میں ذکر ہے اور اس حدیث میں دجال کے فساد برپا کرنے کا بیان ہے جس کے فتنہ سے بچنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے کے لئے امت کو ہدایت فرمائی۔ ابتدائی آیات میں خاص طور پر ان لوگوں کو انداز کرنے کا ذکر ہے جنہوں نے خدا کا بیٹا قرار دیا ہے نیز عیسائیت کے باطل عقائد الوہیت مسح اور کفارہ وغیرہ کا رد ہے جس سے کھل جاتا ہے کہ دجال سے مراد عیسائی قوم ہی ہے جس کا علمی و عملی مقابلہ کرنے کے لئے سورہ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات پڑھنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جو دراصل عیسائیت کے بنیادی عقائد الوہیت و تثلیث اور کفارہ کی تردید پر مشتمل ہے۔

سورہ فاتحہ میں جن ضالین سے بچنے کی دعا مسلمانوں کو سکھائی گئی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عیسائی مذہب کے لوگ مراد لئے۔ یہی وہ دجال ہے جس کا ذکر سورہ کہف کی آخری آیات 103 تا 106 میں اس طرح ہے کہ انہوں نے مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے مگر تمام ترکوششیں دنیا کی خاطر وقف ہیں اور اپنی مادی و صنعتی ترقی پر نازاں ہیں۔ انہیں طاقتور ترقی یافتہ اقوام سلطنت روس وغیرہ کو بائبل میں جوج (یعنی یاجوج) کے لقب سے یاد کیا گیا ہے اور اس کے بارہ میں لکھا ہے کہ وہ بھی اس مغرب کی سرزمین کے باشندے ہیں۔

(حز قیل باب 38 آیت 1 تا 4 کتاب مقدس صفحہ 1051 پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور) ¹⁴¹

اور یہ قدیمی نام آج تک مغربی اقوام اپنے لئے استعمال کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتیں، گلڈہال لندن میں نصب یاجوج ماجوج کے مجسمے اس کی کافی شہادت ہیں۔ جن کو دوبارہ ایستادہ کرنے کی تقریب پر 1951ء میں چرچل نے یاجوج کو روس اور ماجوج کو امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا نشان قرار دیا تھا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے دجال کو شرور کا مجموعہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج دجالی روح کی بھی ترقی یافتہ شکل ہوگی جس سے شر اتنا عام ہوگا کہ نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔ (خیر کثیر صفحہ 250 مترجم مولانا عبد الرحیم دارالاشاعت کراچی) ¹⁴²

تعبیر روایا کی کتابوں میں قتل دجال کی تعبیر کا فرادہ بدعتی کی ہلاکت سے کی گئی ہے۔

(معجم تفسیر الاحلام صفحہ 382 مکتبۃ الصفاء) ¹⁴³

اس حدیث میں باب لُد کے پاس دجال کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔ لُد کے معنی عربی میں بحث کرنے والے کے ہیں۔ (مصباح اللغات زیر لفظ لُد مکتبہ قدوسیہ لاہور) ¹⁴⁴

جیسا کہ وَهُوَ الَّذِي الْخِصَامُ (البقرة: 205) کے معنی بہت زیادہ بحث کرنے والے اور جھگڑالو کے ہیں۔ یعنی پس اس سے مراد دجالی عقائد باطلہ کا توڑ اور علمی و عقلی لحاظ سے مذہبی بحث کے بعد دلائل کے ساتھ اس پر فتح حاصل کرنا ہے۔ مسح کا یہی کام احادیث میں بالفاظ دیگر کسر صلیب کے طور پر بھی بیان کیا گیا ہے۔

رہا یہ سوال کہ احادیث سے دجال کے زمانہ ظہور کی کوئی تعیین بھی ہوتی ہے یا نہیں؟ اس بارہ میں رسول کریم ﷺ نے یہ صراحت فرمائی کہ دجال کو مسح موعودہ کے وقت میں عروج حاصل ہوگا اور بالآخر وہ مسح موعودہ اور ان کی دعاؤں اور دلائل سے گھائل ہوگا۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

تاہم احادیث میں دجال کے ظاہر ہونے کے بعد تدریجی ارتقاء کے بارہ میں یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کے بعد بالآخر اپنے عروج کو پہنچے گا۔ چنانچہ دجال کے کھل کر سامنے آجانے کا ایک زمانہ فتح قسطنطنیہ سے وابستہ کرتے ہوئے رسول کریم نے فرمایا: "وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّجَالِ" یعنی فتح قسطنطنیہ کے وقت ظہور دجال ہوگا۔ (ترمذی ابواب الفتن - سنن ابوداؤد کتاب الملامم باب فی امارات الملاحم)

اسی طرح حضرت نافع بن عتبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ: ہم دجال کو نکلتے نہیں دیکھیں گے یہاں تک کہ روم یعنی قسطنطنیہ کی فتح ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن و اشراط الساعة - ابن ماجہ کتاب الفتن باب الملامم)

ظہور دجال کے بارہ میں یہ پیشگوئی بھی فتح قسطنطنیہ کے وقت بڑی شان سے پوری ہوئی۔ قسطنطنیہ دنیا میں اپنے زمانہ کی طاقت و عیسائی رومی سلطنت (Eastern Roman Empire) کا پایہ تخت تھا۔ جس کی حکومت یورپ سے ایشیاء تک وسیع تھی۔ قسطنطنیہ کی فتح کو رسول اللہ ﷺ کا خروج دجال سے جوڑنا بھی اس کی حقیقت واضح کرتا ہے۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ 29 مئی 1453ء کو سلطان محمد فاتح نے قسطنطنیہ کو فتح کیا تو اس کے بعد شکست خوردہ عیسائیت میں حسد و انتقام کی آگ بھڑک اٹھی۔ انہوں نے اپنی کھوئی ہوئی ریاست دوبارہ حاصل کرنے کیلئے دجل اور نیکر کا ہر منصوبہ بنایا، جس کا آغاز مقدس رومن سلطنت (Holy

(Roman Empire) کے پہلے حکمران Maximilian (1459-1519) سے ہو گیا۔

دراصل فتح قسطنطنیہ کے بعد رومی عیسائی حکومت کے مذہبی زوال کے ساتھ یورپ کے معاشی زوال کا بھی آغاز ہو گیا تھا کیونکہ قسطنطنیہ جو یورپ کی چین اور ایشیا سے ہونے والی تجارت کی شاہراہ کے بند ہو جانے سے معاشی بحران میں لوٹ مار کے نتیجے میں جراثیم بڑھ گئے۔

ادھر یورپ کے کٹر عیسائیوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اسلامی فتوحات کے نتیجے میں ان کے مذہب کی حیثیت ہی ختم ہو کر نہ رہ جائے۔ اس لیے یورپ کو مذہب اور تجارت کی خاطر نئی دنیاؤں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس دوران ایک اطالوی جہازران کرسٹوفر کولمبس نے سمندری راستے سے چین، جاپان وغیرہ تک پہنچنے کے لئے نیا راستہ ڈھونڈنے کے نظریہ کے ساتھ چین کی ملکہ از ایلا سے مدد کی درخواست کی کہ نئی سرزمینوں کی یہ تلاش معاشی ترقی کے علاوہ زوال پذیر عیسائیت پھیلانے کا بھی موجب ہوگی۔ یہی وہ مقاصد تھے جو فتح قسطنطنیہ کے بعد عیسائی پادریوں کو امریکہ کے بعد ہندوستان لے جانے کا بھی موجب ہوئے۔

چنانچہ 1600ء میں ملکہ الزبتھ اول کے عہد میں عیسائی انگریز ہندوستان میں تجارت کے لئے ایسٹ انڈیا کمپنی کے روپ میں آئے اور ہزاروں عیسائی مشنری ایسٹ انڈیا کمپنی کی معیت میں لائے تھے۔ جنہوں نے عیسائیت کی تعلیمات (الوہیت مسیح، تثلیث اور کفارہ) کا پرچار کیا۔ الغرض 18 ویں اور 19 ویں صدی کے دوران پرنسٹنٹنٹن عیسائی مشنریوں نے ہندوستانی معاشرے میں مغربی تعلیم کو فروغ دیا۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انہی عیسائیوں اور ان کے پادریوں کو دجال کا مثیل قرار دیا ہے جو آخری زمانہ میں گرجا سے نکل کر مشرق و مغرب میں پھیل گئے۔ آپ نے فرمایا:

”انہوں نے ایک موہومی اور فرضی مسیح اپنی نظر کے سامنے رکھا ہوا ہے جو بقول اُن کے زندہ ہے اور خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے۔ سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔۔۔ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے ہیں۔۔۔ مسیح دجال کی کوئی بھی ایسی علامت نہیں جو ان میں نہ پائی جائے۔“

(ازالہ اوہام و روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362-363 ایڈیشن 2008)

دجال کی ظاہری علامات میں ایک آنکھ سے کانا اور ماتھے پر ”ک۔ف۔ر“ لکھا ہونے جیسی علامت تو مشہور عام ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اس کشفی نظارہ پر مبنی پیشگوئی کو استعارہ پر محمول کرتے ہوئے قرآن وحدیث کی رو سے یوں وضاحت فرمائی:

”قرآن شریف۔۔۔ عیسائیت کے فتنہ کو وہ بہت بڑا بیان کرتا ہے جو اسلام کے تمام اصول کا دشمن ہے اور کہتا ہے کہ قریب ہے کہ اُس سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور اسی فرقہ کو خدا کے کلام کا محرف مبدل ٹھہراتا ہے اور جس فعل میں مفہوم دجل درج ہے وہ فعل اسی فرقہ کی طرف منسوب کرتا ہے اور سورہ فاتحہ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ عیسائیت کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگیں جیسا کہ وَلَا الضَّالِّينَ کے معنی تمام مفسرین نے یہی کئے ہیں۔ پس قرآن شریف کے اس فیصلہ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جس فتنہ سے حدیثوں میں ڈرایا گیا ہے وہ صلیبی فتنہ ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ جب تھوڑے سے دجل کی کارروائی سے انسان دجال کہلا سکتا ہے تو جس فرقہ نے تمام شریعت اور تعلیم کو بدل دیا ہے کیا وجہ کہ وہ دجال نہیں کہلا سکتا؟ اور جبکہ خدا تعالیٰ نے عیسائیوں کے دجل کی خود گواہی دی ہے تو کیا وجہ کہ وہ دجال کے نام سے موسوم نہ ہوں؟“

(تمتہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 497 ایڈیشن 2008)

”صحیح بخاری میں جس فتنہ کا نام فتنہ صلیب رکھا ہے اور مسیح موعود کو صلیب کا توڑنے والا قرار دیا ہے صحیح مسلم میں اسی فتنہ کا نام فتنہ دجال رکھا ہے اور کسر صلیب کو بطور قتل دجال قرار دیا ہے۔“

(تمتہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 496 ایڈیشن 2008)

”دجال کے لفظ کی دو تفسیریں کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ دجال اُس گروہ کو کہتے ہیں جو جھوٹ کا حامی ہو اور مکر اور فریب سے کام چلاوے۔ دوسری یہ کہ دجال شیطان کا نام ہے جو ہر ایک جھوٹ اور فساد کا باپ ہے۔“ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 1326 ایڈیشن 2008)

”دجال جس سے مراد عیسائیت کا بھوت ہے ایک مدت تک گرجا میں قید رہا ہے اور اپنے دجالی تصرّفات سے زُکار رہا ہے مگر اب آخری زمانہ میں اس نے قید سے پوری رہائی پائی ہے۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 44-45 ایڈیشن 2008)

پس فتح قسطنطنیہ کے بعد رہائی پا کر ظاہر ہو نیوالا یہی وہ دجالی گروہ ہے جس نے پندرہویں صدی عیسوی (برطابق نویں صدی ہجری) میں خروج کیا اور تین صدیوں میں رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے

بالآخر انیسویں صدی عیسوی برطابق تیرہویں صدی ہجری میں ساری دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً پوری قوت سے یکدفعہ اسلام پر حملہ آور ہو گئے۔ اور انیسویں صدی اس دجالی گروہ کے عروج کا زمانہ تھا۔ یہی وہ دجال ہے جس کے مقابلہ کے لئے رسول کریم ﷺ نے مسیح موعود کی خبر دی تھی۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ ہی وہ مسیح موعود ہیں۔ جنہوں نے فرمایا:

”جب تیرہویں صدی کچھ نصف سے زیادہ گزر گئی تو یکدفعہ اس دجالی گروہ کا خروج ہوا اور پھر ترقی ہوتی گئی۔“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 364 ایڈیشن 2008)

زیر تشریح حدیث کے آخر میں ذکر تھا کہ اللہ تعالیٰ مسیح کے زمانہ میں ایسے طاقتور بندے (یاجوج ماجوج) ظاہر کرے گا کہ کسی کو ان کے ساتھ جنگ کی طاقت نہ ہوگی۔ اور مسیح موعود کو حکم ہوگا کہ تو ان سے جنگ نہ کر بلکہ میرے بندوں کو طور کی پناہ میں لے آ۔ یاجوج ماجوج سے مراد انہی مغربی قوموں کی سیاسی طاقت ہے جبکہ دجال سے مراد ان کی مذہبی طاقت تھی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

”سو میں دیکھتا ہوں کہ یہی حکم مجھے ہوا ہے۔ اب واضح ہو کہ ان بندوں سے مراد یورپ کی طاقتیں ہیں جو تمام دنیا میں پھیلتی جاتی ہیں اور طور سے مراد تجلیات حقہ کا مقام ہے جس میں انوار و برکات اور عظیم الشان معجزات ہیں۔ ہیبت ناک آیات صادر ہوتی ہیں۔۔۔ اور خلاصہ اس پیشگوئی کا یہ ہے مسیح موعود جب آئے گا تو وہ ان زبردست طاقتور سے جنگ نہیں کرے گا بلکہ دین اسلام کو زمین پر پھیلانے کے لئے وہی چمکتے ہوئے نور اس پر ظاہر ہوں گے جو موسیٰ نبی پر کوہ طور میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس طور سے مراد چمکدار تجلیات الہیہ ہیں جو معجزات اور کرامات اور خرق عادت کے طور پر ظہور میں آ رہے ہیں اور آئیں گے اور دنیا دیکھے گی کہ وہ چمک کس طرح سطح دنیا پر محیط ہو جائے گی۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 397-398 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 134

۲۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پر قزاور ایمان فوز و خیرہ

صحیح

مشرف

علامہ محمد حنیف صاحب مدظلہ العالی



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمن

نعمانی کتب خانہ

حق سٹوڈیٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر: 134



فتنوں اور قیامت کی نشانیاں کا بیان

بھی یہ حدیث سنی ہے۔

تَصَدِّيقًا بِحُدُوفِهِ.

۷۳۷۱- رابعی بن حراش سے روایت ہے حذیفہؓ او راہو مسعود دو نوں جمع ہوئے۔ حذیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا اور مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۱- عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُدَيْفَةُ وَأَبُو سَعْدٍ فَقَالَ حُدَيْفَةُ ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَكْثَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَلَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَهِنَّ أَذْرُكُ ذَلِكَ بِكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً)) قَالَ أَبُو سَعْدٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے انہی امت سے نہ کہی؟ وہ کاتا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور رزق کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ پر جس کو وہ جنت کیے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَلِيفًا مَا خَدَعَتْهُ نَبِيٌّ قَوْمُهُ إِنَّهُ أَعْوَزُ وَإِنَّهُ يُجِئُهُ مَعَهُ جَنَّةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارُ فَالَّذِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أَنْذِرْتَكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ)).

۷۳۷۳- نواس بن سمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑھایا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

۷۳۷۳- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ عِدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَنَّا فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ بَيْنَا فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَالَ عِدَاةً فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَنَّا فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَالِ))

(۷۳۷۳) دجال اور یاجوج ماجوج کو نہ الہی طاقت ہے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کا فریاد خلاف شرع ظہر سے فخری عادت دیکھے تو اس کا ہرگز عقائد نہ کرے اس کو دجال کا نائب بنانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شہادہ دہانی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے وہی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر ہے دین فانی سے ہو اس کو استدران کہتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 134



فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھٹایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوا تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جو ان گھونگر بیلے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں ٹینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبد العزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبد العزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پوچھے اس کو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقرر وہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا دہنے اور فساد اٹھائے گا بائیں اے خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ! وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دنوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ نووی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف سچا نماز پڑھنا کافی ہوتی کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ

أخوفني عليكم إذا يخرج وأنا فيكم فأنا حجيجه ذونكم وإن يخرج وأنت فيكم فأمرؤ حجيجه نفسه والله خليفتي على كل مسلم إن شئت فقل قطط عنبه طافية تأتي أشبهه بعبد العزى بن قطن فمن أذركم منكم فليفرأ عليه فرائح سورة الكهف إنه خارج حلة بين الشام والعراق فهاث بيننا وعاث شيمالاً يا عبادة الله فأتوا)) قلنا يا رسول الله وما لئله في الأرض قال ((أرثعون يوماً يوماً كسنة ويوم كخمسة وسائر أيامه كما بكم)) قلنا يا رسول الله فذلك اليوم الذي كسنة أنكينا فيه صلاة يوم قال ((لا أفترؤا له فذرة)) قلنا يا رسول الله وما إسرائه في الأرض قال ((كالفيت استبروته الريح فيأي على القوم فيذوهم فيؤمون به ويستحيون له فيأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروخ عليهم سارحتهم أطول ما كانت ذراً واستغ حروغا وأمداء حواصير ثم يأتي القوم فيذوهم فيردون عليه فوثة فيصرف عنهم فيصحبون منجلين ليس بأيديهم شيء من أموالهم ويتمر بالخرية فيقول لها أخرجي كنوزك فسيها كنوزها كيفما سيب السخل ثم يذو رجلاً ممثلاً شاباً فيضربه بالسيف فيقطعها جزائين رية الغرض ثم يذو فقبيل

عکس حوالہ نمبر: 134



نقشوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نفس سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے جس اثر بالفرض انسان وہاں پہنچ جائے اور جیسے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ اسباب نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اترتی ہے سو ایک قوم کے پاس آئے گا تو ان کو کفر کی طرف بلا دے گا۔ وہ اس پر ایمان لادیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسا دے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگا دے گی۔ تو شام کو گورہ (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہاں لے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوٹھیں تنی ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آئے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلا دے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے ہاتھوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال دیر ان زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا لے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی کھپیاں بڑی کھسی کے گرد جھوم گرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلا دے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نختہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ درمنا ہو اور ہنستا ہو تو دجال اسی حال میں ہو گا کہ ہنگامہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ سفید پیار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکاویں گے تو پہینہ نیچے گا

وَيَهْلِكُ وَجْهَهُ يَصْحَكُ فَيَسْمَا هُوَ كَذَلِكَ
 اِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
 الْمِنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ
 مَهْرُودَيْنِ وَاحِدًا كَفِيهِ عَلَى أُجْحِيحَةٍ مَلَكَيْنِ
 إِذَا طَافَا رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَلَّرَ مِنْهُ
 جَمَانٌ كَاللُّوْلُو فَمَا يَجَلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ
 نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي
 طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَذْرُوكَهُ بَابَ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ
 ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمَهُ قَدْ عَصَمَهُمُ
 اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُخَدِّثُهُمْ
 بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ فَيَسْمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ
 أَوْحَى اللهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَدْ أَخْرَجْتَ
 عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ يَفْتَالُهُمْ فَحَرَزُوا
 عِبَادِي إِلَى الْمَطُورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ
 وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
 فَيَمُرُّ أَوَائِلَهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَسْرُبُونَ
 مَا لَيْسَ بِهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ
 بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحَضِرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى
 وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ النُّورِ لِأَحَدِهِمْ
 خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيُرْغَبُ
 نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللهُ
 عَلَيْهِمُ النَّفْثَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبَحُونَ فَرَسِي
 كَمَيُوتٍ نَفْسٍ وَاحِدَةً ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ
 عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ
 فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ
 وَنَسْتُهُمْ فَيُرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

عکس حوالہ نمبر: 134



فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

اور جب اپنا سر اٹھاویں گے تو سونے کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰؑ تریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰؑ دجال کو ملامت کریں گے یہاں تک کہ یادیں گے اس کو بابل پر (دشام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے پیلا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلاویں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پتہ میں لے جاہرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یاجوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اور چٹان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہوگا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلا آئیں گے۔ خدا نے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ سنوں اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے)۔ اور خدا کا پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک نخل کا سر و فصل ہوگا سو اشرافی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰؑ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْيَابِ النَّحْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُونُ مِنْهُ تَيْتٌ وَلَا وَبَرٌ فَيَغِيْبُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِيِي لَمَرَاتِكَ وَرُدِّي بَرَكَاتِكَ فَيُؤْتِيهِمْ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّونَ بِفَيْحِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى أَنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْهَابِلِ لَنَكْفِي الْغَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَنَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَنَكْفِي الْفَحْجَةَ مِنَ النَّاسِ فَيَنْبَأُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَانِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَنْفِي شِرَارَ النَّاسِ يَنْهَارُجُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرُ فَغَلَبِيَهُمْ تَقْوِمُ السَّاعَةُ))

عکس حوالہ نمبر: 135

کتاب

فِرْدَوْسُ الْأَخْبَارِ

بمأثور الخطاب المخجج على كتاب الشهاب

تأليف

الحافظ شيرازي بن شهر دار بن شيرازي الديلمي

ومعه

تسديد الفوسل للحافظ بن حجر العسقلاني
مؤيد الفردوس لابي منصور شهر دار بن شيرازي الديلمي

قدم له وحققه وخرج احاديثه

فواز احمد الزمري
محمد المقصم بالله البغدادي

الجزء الأول

الناشر

دار الكتاب العربي

عکس حوالہ نمبر: 135

[۱۶۲۱] أبو هريرة:

أُرِيْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي الْجَنَّةِ بِنِجَانِحِينَ.

[۱۶۲۲] جابر:

أُرِيْتُ الْأَنْبِيَاءَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَأَنَا شَبِيهُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

[۱۶۲۳] أبو سعيد:

أُرِيْتُ فِي مَنَامِي رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَغَيَّرَ الْمُنْكَرَ وَأَنْكَرَ الْجُورَ فَصَلَّبَ فَعَلَى صَالِبِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

[۱۶۲۴] النّوَّاسُ بْنُ سَمْعَانَ:

أُرِيْتُ ابْنَ مَرْيَمَ يَخْرُجُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِي دِمَشْقَ وَإِضْمًا يَدُهُ عَلَى أَجْنَحَةِ مَلَكَيْنِ بَيْنَ رِيطَتَيْنِ مَمْسُوحَتَيْنِ عَلَيْهِ السَّكِينَةُ.

[۱۶۲۱] ت. ق: « الترمذي وأبو يعلى عن أبي هريرة ». الترمذي في المناقب ولفظه « رأيت »

قال: هذا حديث غريب من حديث أبي هريرة إلا من حديث عبد الله بن جعفر وقد ضعفه - يحيى بن معين وغيره « ۶۵۴/۵ » وقال: صحيح وتعقبه الذهبي بأن فيه والد علي بن المديني - يعني عبد الله بن جعفر - وإو. فقال ابن حجر في الفتح في اسناده ضعف لكن له شاهد من حديث علي عند ابن سعد وعن أبي هريرة رفعه: مَرْيَمُ جَعْفَرُ اللَّيْلَةُ... خرجه الترمذي والحاكم بإسناد على شرط مسلم فيض ۹/۴. المستدرک ۲۰۹/۳.

[۱۶۲۲] ت. ق: « الطبراني في الأوسط عن جابر ». رواه الطبراني في الأوسط عن شيخه

مقدم بن داود وهو ضعيف مجمع ۸/ ۲۰۱ قلت هو مقدم بن داود الرعيني كما في الميزان قال النسائي: ليس بثقة وقال ابن يونس وغيره تكلموا فيه ۴/ ۱۷۶.

[۱۶۲۳] ت. ق: « أبو سعيد ».

[۱۶۲۴] ت. ق: « الطبراني عن النّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ». مسلم عن النّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ فِي الْفِتَنِ

باب ذكر الدجال وصفته ۱۹۸/۸ مطولاً ولفظه بين مهرودين وبزيادة « إذا طأطأ رأسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ ». ورواه بهذا اللفظ الترمذي في الفتن ۵۱۲/۴ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من حديث عبد الرحمن بن يزيد بن جابر وابن ماجه ۱۳۵۷/۲ وأحمد ۴/ ۱۸۲ وروى الطبراني عن أوس بن أوس: ينزل عيسى بن مريم عند المنارة البيضاء في دمشق قال الهيثمي: ورجاله ثقات ۸/ ۲۰۵.

ترجمہ: مجھے رؤیا میں دکھایا گیا کہ ابن مريم دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس ظاہر ہوگا، دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ دوز درنگ کی چادریں پہنے ہوئے، اس پر سکینت ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر: 136

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيِّمِ اللَّهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

تاریخ ابن کثیر

شہرہ آفاق عربی کتاب

الْبَيْتَةُ أَيُّهَا النَّهَابِيَّةُ

کار و ترجمہ

جلد نمبر ۱۳

یہ جلد ۶۹۸ھ سے ۷۶۷ھ تک کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس دور میں مسلمانوں کی عظیم سلطنتوں کو زوال آچکا تھا۔ دین کی ترویج کے لیے علامہ ابن تیمیہ کی کاوشیں اس کے علاوہ جلیل القدر علماء، خطباء اور قضات کا تذکرہ ہے۔ اسکندریہ پر فرنگیوں کے قابض ہونے کے واقعات بھی اس جلد میں شامل ہیں۔

تصنیف • علامہ حافظ ابوالفدا عماد الدین ابن کثیر (۷۰۱-۷۷۳ھ)

ترجمہ • مولانا اختر فتح پوری

نفسِ اکیسی

اُردو بازار کراچی

طبعی

عکس حوالہ نمبر: 136

برایہ و النہایہ: جلد نمبر ۱۳

۲۱۵

۲۱۵ کے حالات و واقعات کے بیان میں

درازی عمر کے اسے کم سمجھنے سے فائدہ اٹھایا آپ کی عمر ۸۰ سال تھی آپ نے اسے نماز و تلاوت میں بسر کیا اور شیخ آپ سے حسن سلوک کرتے اور آپ کی بات مانتے تھے اور چونکہ وہ طبعاً اور شرعاً آپ سے محبت رکھتی تھی اس لیے آپ اس کی مخالفت نہیں کرتے تھے اللہ اس پر رحم فرمائے اور اس کی ذبح کو پاک کرے اور رحمت سے اس کے ٹھکانے کو منور فرمائے۔ آمین۔

اور ۲۱ جمادی الاول کو بدھ کے روز شیخ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالمہادی المقدسی الحسینی نے قاضی برہان الدین الزری کی بجائے قاسیوں کے دامن میں شیخ ابو عمرو کے مدرسہ میں الہتری کی تدریس کے بارے میں درس دیا اور آپ کے پاس مقادسہ اور کبار تائبہ حاضر ہوئے اور اس روز کثرت بارش اور کچھڑ کی وجہ سے اہل شہر حاضر نہ ہو سکے اور رمضان کے آخری عشرہ میں جامع امونی کے شرقی مینار کی تعمیر مکمل ہو گئی اور لوگوں نے اس کی تعمیر اور مضبوطی کو اچھا خیال کیا اور بعض نے بیان کیا ہے کہ اسلام میں اس کی مانند مینار تعمیر نہیں ہوا اللہ الحمد۔ اور بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ یہ وہ شرقی منارہ ہے جس کا ذکر حضرت نواس بن سمان کی حدیث میں دمشق کے مشرق میں حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام کے سفید منارہ پر اترنے کے بارے میں ہوا ہے اور شاید بعض روایات سے حدیث کا لفظ الٹ بیان ہو گیا ہے اور وہ صرف دمشق کا شرقی منارہ ہے اور یہ منارہ شرقیہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہ غربی منارہ کے مقابلہ پر ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

اور ماہ شوال کے آخر میں منگل کے روز دارالسعادة کے دارالعدل میں ایک مجلس منعقد ہوئی اور میں بھی اس روز اس میں حاضر ہوا اور حسب دستور قضاة و اعیان بھی حاضر ہوئے اور اس روز عثمان الدکاکی کو بھی حاضر کیا گیا اللہ اس کا برا کرے اور اس پر بڑے بڑے افعال کا دعویٰ کیا گیا جو حلاج اور ابن ابی اللہ افراسطھانی سے بھی منقول نہیں ہیں اور اس پر دعویٰ الوہیت کی دلیل قائم کی گئی ہے۔ اللہ اس پر لعنت کرے اور کچھ دیگر باتیں بھی ہیں جو انبیاء کی تنقیص اور الجبریت اور اتحاد یہ وغیرہ ارباب ریب سے مخالفت رکھنے سے تعلق رکھتی ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو اور اس نے مجلس میں قاضی ضلی کی بے ادبی کی جو مالکیہ کے نزدیک اس کی کھنجر کو مضمّن ہے اس نے دعویٰ کیا کہ اسے بعض گواہوں پر اعتراضات ہیں پس اسے بیڑیاں اور طوق ڈال کر اور بری حالت میں قید خانے کی طرف واپس کر دیا گیا اور اللہ نے اس پر اپنی قوت اور طاقت سے قابو پایا اور جب ۲۱ رذوالقعدہ کو منگل کا دن آیا تو اس نے عثمان الدکاکی مذکور کو دارالسعادة میں حاضر کیا اور اسے امراء اور قضاة کے سامنے کھڑا کیا اور اس سے گواہوں کے متعلق اعتراضات دریافت کیے گئے تو وہ بات نہ کر سکا اور کسی اعتراض کی طاقت نہ پاسکا اور اس امر سے عاجز آ گیا پس اس پر حکم لگایا گیا اور قاضی مالکی سے اس پر حکم لگانے کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس نے اللہ کی حمد و ثناء کی اور رسول کریم ﷺ پر درود پڑھا پھر حکم دیا خواہ یہ تو بہ کرے یا اس کا خون بہا دیا جائے پس مذکورہ شخص کو پکڑا گیا اور دمشق کے سوق النخیل میں اسے قتل کر دیا گیا اور اعلان کیا گیا یہ اس شخص کی جزا ہے جو اتحاد یہ کے مذہب کو اختیار کرتا ہے اور دارالسعادة میں یہ ایک جشن کا دن تھا اور بہت سے اعیان و مشائخ حاضر تھے اور ہمارے شیخ حافظ جمال الدین المرزی اور حافظ شمس الدین الدہبی بھی حاضر تھے ان دونوں نے بھی قضیہ کے بارے میں بہت گفتگو کی اور بات چیت میں اس کی زندقہ کی گواہی دی اور شیخ تقی الدین بن تیمیہ کے بھائی شیخ زین الدین نے بھی یہی کہا اور تبیان قضاة مالکی حنفی اور ضلی نے باہر نکل کر مجلس میں اس پر حکم نافذ کیا اور مذکورہ شخص کے قتل میں حاضر ہوئے اور میں بھی اس ساری

عکس حوالہ نمبر: 137

تَفْسِيرُ الْأَحْلَامِ

مِنْ كَلَامِ الْأُمَّةِ الْأَعْلَامِ

مَحْمَدِ بْنِ سَيِّدِينَ - الْبُخَارِيِّ - ابْنِ مُحَمَّدٍ

وَلِيِّهِ

تَفْسِيرُ أَحْلَامِ الْمَكْرَةِ

إِسْتَدَاد

السَّيِّحِ عَيَّاشِ بْنِ عَبْدِ الْعَالِ الْأَخْطَرِ طَائِفِي
رَشِيْقِيْنَ جَمْعِيَّةِ أَهْلِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ

منشورات

محمد حنیف بیاضی

لنشر كتب السنة والحكمة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 137

۶۸۲

حرف الصاد

قال ابن سيرين :

الصفرة: دالة على الأسقام،
والأفزع، والهموم.

قال عبد الغني النابلسي :

صفرة اللون: من رأى في المنام أن
لون وجهه أصفر ناله مرض، وقيل: من
رأى أن وجهه أصفر فاقع فإنه يكون
وجيهاً في الآخرة ويكون من المقربين،
وصفرة الوجه في المنام تدل على الذل
والحسد، وقد تكون الصفرة في الوجه
دليلاً على النفاق، وقيل: صفرة الوجه
تدل على العبادة والتعهد بالليل، وربما
دلّت الصفرة على العشق والمحبة،
وصفرة اللون تدل على الخشوع
والمراقبة، وربما دل الاصفرار على
الخوف، ومن رأى وجهه أبيض وجسده
أصفر فإن علانيته خير من سريرته، وإن
كان جسده أبيض ووجهه أصفر فإن
سريرته خير من علانيته، واصفرار الوجه
والجسد معاً يدلان على المرض،
وصفرة الوجه دليل على حزن يصيب
صاحب الرؤيا، والصفرة في الثياب كلها
مرض وضعف لصاحب الثوب إلا في
ثوب خز أو حرير أو جبة ديباج فإنه يكون
فساد دين.

يؤثر الشرّ على الخير، وقيل: هو رجل
غاشٌّ، خائنٌ، وقيل: رجلٌ صاحب
خصومة، فإن رأى من كان يريد
التزويج أنه يعمل عمل الصّقارين، دلّت
رؤياه على حسن خلق المرأة على أنه
تكون لسنته؛ لأنّ للصفّر صوتاً.

قال عبد الغني النابلسي :

ومن رأى الصفّر يضرب على
السندان وقع في خصومة.

قال ابن سيرين :

الصفّر، والتّحاس: مالٌ من قبل
النصارى، واليهود، فمن رأى أنه يذيب
صفراً، فإنّه يخاصم في أمورٍ من متاع
الدّنيا، ويدكّ أيضاً على كلام السّوء
والبهتان. ومن رأى في يده شيئاً منه؛
فليحذر أناساً يعادونه، وليتق الله ربّه في
دينه؛ لأن الله تعالى يقول: ﴿مَنْ حُلِيهِنَّ
عِجَلًا جَسَدًا لَمْ يَخُورْ﴾ [الأعراف: ۱۴۸].
لم يكن ذهباً، ولا فضّة، وإنما كان
نحاساً. ومن رأى صفراً، أو نحاساً؛
فإنّه يُرمى بكذب، أو بهتان، أو يُشتم.

قال عبد الغني النابلسي :

والصفّر رجل مفتخر بمتاع الدنيا، ومن
ضرب به فإنه طالب متاع.

= الصفّر، وهو التّحاس الأصفر.

ترجمہ: لباس کی زردی سے بیماری اور لباس پہننے والے کی کمزوری مراد ہے۔

نکس حوالہ نمبر: 138

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَقَدْ فَتِحَ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

مفرت العلامہ مولانا محمد عقیل عثمانی

شیخ الحدیث طاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد و شیخ مشیخ الاستاذ مفرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: ہفتم ۱۱-۱۵ باب: ۱۷۳-۲۱۶۸ حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبہ الشیخ

۳/۴۳۵، بازار آبان کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 138

۵۲۸

۳/ کتاب الانبیاء / باب: ارشاد الہی " اور کتاب میں مریم کا ذکر کیجئے... " / حدیث: (۱۰-۳۲۰۹)

۳۲۰۹ ﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا عِثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ مَجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَيْسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ فَأَمَّا عَيْسَى فَأَحْمَرُ جَعْدًا عَرِيضَ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَأَدَمٌ جَسِيمٌ سَبَطُ كَنَانَهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہایت سرخ گھونگرے والے بال والے اور چوڑے سینے والے تھے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں دراز قامت اور سیدھے بال والے تھے جیسے کوئی قبیلہ زُط کا فرد ہو۔

وَقَدْ: سواد کا ایک قبیلہ، یا ہنود کا، جہاں کے لوگ لمبے قد کے دبلے پتلے ہوتے ہیں، غالباً یہ جاٹ کا عرب ہے۔ واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة في ذكر لفظ عيسى عليه الصلوة والسلام.

تعداد و موضع | والحديث هنا ص ۳۸۹۔

۳۲۱۰ ﴿ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَالِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسَ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِلَّا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَةَ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُفْيَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمٌ كَأَحْسَنِ مَاتَرِي مِنْ آدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقَطُرُ رَأْسَهُ مَاءٌ وَأَضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَأَةٌ جَعْدًا قَطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبِهِ مَنْ رَأَيْتُ بَابِنِ قَطْنٍ وَأَضْعَا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَالَ تَابِعَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَالِعٍ. ﴿

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے درمیان دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کان ہے (اسلئے اس کا خدائی کا دعویٰ بدلتہ غلط ہوگا) اسکی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی، اور میں نے رات خواب میں کعبہ کے پاس ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا گندمی رنگ کے آدمیوں میں شکل و صورت کے اعتبار سے سب سے زیادہ حسین جسکے زلف کا ندھوں تک سیدھے بال تھے اسکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو آدمیوں کے شانوں پر رکھے ہوئے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ مسیح بن مریم (عیسیٰ علیہ السلام ہیں) پھر ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص کو دیکھا سخت گھونگرے والے بال داہنی آنکھ کا کان جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ابن قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں

عکس حوالہ نمبر: 139

مِصْبَاحُ الْعِلْمِ

مکمل عربی اُردو کشتری

پچاس ہزار سے زیادہ عربی الفاظ کا بہترین مجموعہ

مترجمہ

لفضل مولانا عابد خلیفہ بلیاوی

استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ

مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر: 139

دجل	دجن	دج
دَجْدَجٌ وَتَدَجْدَجٌ - اللَّيْلُ: تاریک ہوتا۔ دَجْرٌ (س) دَجْرًا - حیران ہونا۔ مدہوش ہونا۔ صفت (دَجْرٌ وَدَجْرَانٌ) دَجْرٌ وَدَجْرَانِي - ذابتر مُدَاَجِرَةٌ - ہمانگنا۔ الدَّجْرَان - نمونہ۔ وہ نکلوی جو تیل چڑھانے کے لئے لگائی جائے۔ واحد (دَجْرَانَةٌ) الدَّجْر - ایک وہ چیز جس میں سورخ دار لوہا لگا ہوا ہوتا ہے اور اس میں سے بونے کے وقت قند گراتے ہیں۔ الدَّجْر - تثلیث المال والکسرا فتح والدَّجْر - لوہا۔ الدَّجْرُور - تاریکی۔ خاکستری رنگ کی سیاہی بال مٹی۔ ج دنیا جینو و دنیا جینو۔ دَجَلٌ (ن) دَجَلًا - بھوت بولنا اور _____ و دَجَلٌ البھیو: اونٹ پر قطران ملنا _____ بالمکان: ٹھہرنا۔ تمیم ہونا۔ و (دَجَلٌ) الشئی: ڈھانپنا _____ الإناء: سونے کے پانی سے منع کرنا _____ الأرض: گھوڑا لانا۔ الدَّجَال - گور۔ الدَّجَال - بڑا بھوتا۔ نام ایک شخص کا جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ج دَجَالُونَ و دَجَالَةٌ۔ الدَّجَال - بونے کا پانی۔ الدَّجَالَةُ - سامیوں کا بڑا گروہ جو زمین پر چھا جائے۔ الدَّجَالِ والدَّجَالَةُ - قطران (دیکھئے لفظ القطران) دَجَلَةٌ - عراق کا مشہور دریا۔ لفظ کے لحاظ سے مؤنث ہے اور سر کی تاویل سے مذکر اور کبھی اس پر الف لام بھی داخل ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے "الدَّجَلَةُ" دَجَمٌ (ن) دَجَمًا اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔ دَجِمٌ (س) او دَجِمٌ دَجْمًا - غمگین ہونا۔ الدَّجِم - من الشئی: جسم۔ الدَّجِم - عشق کے بے تمبیاں۔ کہا جاتا ہے "أَخَذَنهُ دَجِمُ العشق" اس کو عشق کی بے تایوں نے گھیر لیا۔ الدَّجِمَةُ - تاریکی ج دَجِمٌ۔ الدَّجِمَةُ - کلمہ۔ کہا جاتا ہے "مَا سَمِعْتُ لَهْ"	دَجْمَةٌ - میں نے اس سے ایک کلمہ نہیں سنا۔ الدَّجِمَةُ - یار دوست۔ ج دَجِمٌ۔ عَلِيٌّ (و) دَجْمًا (س) الدَّجِمَةُ - اللیْلُ: بادل و بارش والا ہونا۔ اللَّيْلُ: سیاہ ہونا۔ صفت (أَدَجَمٌ) مؤنث (دَجْمَةٌ) ج دَجْمٌ۔ دَجَمٌ (ن) دَجْمًا بالمکان: اقامت کرتا۔ الدَّجَمَاءُ وَغَيْرُهُ: پالو ہونا۔ صفت (دَجَمٌ) مؤنث (دَجَمٌ وَدَجْمَةٌ) ج دَوَاَجِمٌ - کہا جاتا ہے "الدَّجْمُو فِی لُؤْمِهِمْ" کیمنہ بین ان کی گھٹی میں پر گیا۔ أَدَجَمٌ القَوْمُ: بارش میں داخل ہونا۔ _____ السماء: لگا کار بنا۔ المظنن او الخمی: ہمیشہ رہنا۔ اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔ دَجَمَةٌ مُدَاَجِمَةٌ - نمائش رواداری برتا۔ إِدَجَمٌ جَمٌّ: بارش والا ہونا۔ الدَّجَمٌ - بہت بارش۔ گھنا ٹوپ بادل ج دَجَمٌ و دَجَمٌ و دَجَمٌ و دَجَمٌ - کہا جاتا ہے "یَوْمٌ دَجَمٌ وَیَوْمٌ دَجَمٌ" بہت بارش کا دن۔ عَلَى هَذَا القیاس لَیْلَةٌ دَجَمٌ وَلَیْلَةٌ دَجَمٌ۔ الدَّجَمَةُ - تاریکی۔ ج دَجَمٌ و دَجَمَاتٌ۔ والدَّجَمَةُ فِی القَوَانِینِ الاہل بدترین سیاہی۔ الدَّجَمَةُ و الدَّجَمَةُ و الدَّجَمَةُ - تاریکی۔ بہت بارش والا گھنا ٹوپ بادل۔ ج دَجَمَاتٌ۔ کہا جاتا ہے "یَوْمٌ دَجَمٌ وَیَوْمٌ دَجَمَةٌ" بہت بارش کا دن و عَلَى هَذَا القیاس "لَیْلَةٌ دَجَمَةٌ وَلَیْلَةٌ دَجَمَةٌ" تاریک رات۔ الدَّجَم - تاریک۔ لَیْلَةٌ (مُدَجَمٌ) تاریک رات۔ الدَّجَمَةُ و المَدَجَمَةُ - من السحاب: بہت بارش والا بادل۔ دَجَا (ن) دَجْوًا وَدَجْوًا - اللَّيْلُ: تاریک ہونا۔ صفت (دَجَا) مؤنث دَجَا جَمَةٌ۔ الثوب: کشادہ ہونا۔ دَجَا فِی مُدَاَجَاةٍ ہ: نمائش رواداری برتا۔ أَدَجَمٌ إِذْجَاءً وَتَدَجَمٌ تَدَجِمًا وِإِدَجَمٌ جَمٌّ	الدَّفْع - نرم زمین۔ دَفْعٌ (ن) دَفْعًا - الماء: گرا۔ الدَّفْعَةُ - چوہا۔ دَفْنٌ تَدْفِنًا - الطائر: درخت میں گھونسل بنا۔ پھد کرنا۔ الدَّفْعَةُ - نمین۔ الدَّفْعَةُ - تموز پانی۔ دَفْعٌ (ض) دَفْعًا وَدَفْعَانًا - القوم: آہستہ چلنا۔ البیوت: چمت نکلتا۔ (_____ دَفْعًا) البیوت: لگانا۔ دَفْعَةٌ - ہتھیار بند کرنا۔ دَفَعَتِ السماء: ایر آلود ہونا۔ تَدَفَّجٌ - ہتھیار بند ہونا۔ اور کہا جاتا ہے "تَدَفَّجَ فِی شِکْوَتِهِ" وہ پوری طرح ہتھیار بند ہو گیا۔ الدَّفَج - فا۔ (مثل لفظ المَخَاجِجِ کے مفروض جمع ہے) خادم اور بوجہ اٹھانے والوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وہ آہستہ چلتے ہیں۔ ج دَفَجُونَ و دَفَجَةٌ۔ الدَّفَجَةُ - سخت تاریکی۔ الدَّفَج - (بتطبیث المال و الفتح اعلیٰ) مرغی۔ مرغ (پالو و جنگلی) الدَّفَجُ الجہندی: ایک بڑا پرندہ ہے جس کو ملک شام میں دواج جہش اور مصر میں دواج رومی کہتے ہیں۔ واحد (دَفَجَانَةٌ) ج دَفَجٌ - الدَّفَجَانَةُ: دھاگے کی انٹی۔ عمیل۔ الدَّفَج - سخت تاریکی۔ سیاہ پھاڑ۔ الدَّفَجُوجی و الدَّفَجُوج - تاریک رات۔ ج دَفَجِجٌ الدَّفَجِجی - مرغیوں کا بیچنے والا۔ اَسْوَدُ دَفَجِجی: سخت سیاہ۔ الدَّفَجَج و المَدَجَج - پوری طرح سے ہتھیار بند "دَفَجَجَتِ السماء" سے ماخوذ ہے اور تشبیہی اس پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے۔ الدَّفَجَجَان - ماں کے پیچھے پیچھے بھرنے والا شیر خوار بچہ۔ مؤنث دَفَجَجَانَةٌ۔ الدَّفَجُوب - قلم کی پوری جس کو مور قلم سبز میں ساتھ رکھتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 140

مفردات قرآن (اردو)

جلد اول

تصنیف
امام ر. ا. اصفہانی

ترجمہ و حواشی
شیخ ابراہیم بن محمد بن مولانا محمد عبد العزیز پوری

شیخ شمس الحق
کشمیر بلاک، اقبال ڈون، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 140

مفردات القرآن - جلد 1

37

(شعلہ نار یا اس کی شدید تپش اور حرارت) وَأَجْتَهَا وَقَدْ
أَجَسَتْ - میں نے آگ بھڑکالی چنانچہ وہ بھڑک اٹھی
(وغیرہ محاورات) سے مشتق ہے۔

إِتَّجَّ النَّهَارُ - دن گرم ہو گیا۔ اسی (آج) سے
﴿يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ﴾ (۱۸-۹۳) (۳۱-۹۶) ہے
ان کے کثرت اضطراب کی وجہ سے مشتعل آگ یا
موجزن اور متلاطم پانی کے ساتھ تشبیہ دے کر یاجوج
ماجوج کہا گیا ہے۔

أَجَّ السَّلِيمُ أَجِينًا - شرمغ نہایت سرعت
رفتار سے چلا۔ یہ محاورہ اشتعال نار کے ساتھ تشبیہ دے کر
بولا جاتا ہے۔

اَجْر

الْآخِرُ وَالْأُجْرَةُ کے معنی جزائے عمل کے ہیں
خواہ وہ بدلہ دنیوی ہو یا اخروی۔ چنانچہ فرمایا: ﴿إِنْ
أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ﴾ (۱۱-۲۹) میرا اجر تو خدا کے
ذمے ہے۔ ﴿وَأَتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي
الْآخِرَةِ لَيُمِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (۲۹-۲۷) اور ان کو دنیا
میں بھی ان کا صلہ عطایت کیا اور وہ آخرت میں بھی نیک
لوگوں میں سے ہوں گے۔ ﴿وَلَا جُرْأُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ
لِّلَّذِينَ آمَنُوا﴾ (۱۲-۵۷) اور جو لوگ ایمان لائے
..... ان کے لیے آخرت کا اجر بہت بہتر ہے۔

الْأُجْرَةُ (مزوری) یہ لفظ خاص کر دنیوی بدلہ پر
بولا جاتا ہے۔ اجر کی جمع اَجُورٌ ہے اور آیت کریمہ:
﴿وَأَتَوْهُنَّ أَجُورَهُنَّ﴾ (۴-۲۵) اور ان کے مہر بھی

ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: (۶)
(۶) الْبِرُّ مَا اطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ الْإِنَّمُ مَا حَاكَ
فِي صَدْرِكَ ۵ کہ نیکی وہ ہے جس پر طبیعت مطمئن ہو
اور گناہ وہ ہے جس کے متعلق دل میں تردد ہو۔ یاد رہے کہ
اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے البر والانم کی
تفسیر نہیں بیان کی ہے بلکہ ان کے احکام بیان فرمائے
ہیں۔

اور آیت کریمہ: ﴿مُعْتَدٍ آئِنُم﴾ (۶۸-۱۲) میں ائیم
بمعنی آئم آتا ہے اور آیت: ﴿يَسَارِعُونَ فِي الْآئِنِ
وَالْعُدْوَانِ﴾ (۵-۶۲) (کہ وہ گناہ اور ظلم میں جلدی کر
رہے ہیں) کی تفسیر میں بعض نے کہا ہے کہ آئم سے
آیت: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (۵-۲۳) کے مضمون کی طرف اشارہ
ہے (یعنی عدم الحکم بما أنزل الله كفر) اور
عُدْوَانِ سے آیت کریمہ: ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا
أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (۵-۲۵)
کے مفہوم کی طرف اشارہ (یعنی عدم الحکم بما
انزل الله ظلم) اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ لفظ ائیم
عدوان سے عام ہے۔

اَجَج

الْأَجَاغُ کے معنی سخت کھاری اور گرم پانی کے ہیں
قرآن پاک میں ہے: ﴿هَذَا عَذَبٌ قُرَأَتْ وَهَذَا
مِلْحٌ أَجَاغٌ﴾ (۲۵-۵۳) ایک کا پانی نہایت شیریں اور
دوسرے کا سخت گرم ہے۔ یہ (أجاج) اجیج السَّارِ

۱ کشفة من حدیث وابصة الاسدی انظر (حم، طب، فی الدلائل عنه حسب) ذکرہ فی کنز العمال ۳: ۲۱۸۴، ۲۱۵۸ وبعناہ
روایة واصله ۲۱۷۷ - ۲۱۸۲ و ذکرہ الغزالی فی الاحیاء فی مواضع ۴۳ / ۱۲ بتخریج العرفی.

عکس حوالہ نمبر: 141

کتابِ مُقَدَّس

یعنی

پُرانا اور نیا عہد نامہ

(عہدِ عتیق اور عہدِ حدید)

اُردو زبان کا یہ ترجمہ اصلی متن کے مطابق مُستند ہے

پاکستان بائبل سوسائٹی

انارکلی، لاہور۔ پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 141

۱۷:۳۸

جرتی ایل

۲۶:۳۷

فراہم کئے گئے ہیں اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران تھے چڑھ آئے گا۔ لیکن وہ تمام قوم سے آزاد ہے اور وہ سب کے سب امن و امان سے سکونت کریں گے (۹) تو چڑھائی کرے گا اور آدمی کی طرح آئے گا۔ ٹو ہادل کی مانند زمین کو چھپائے گا۔ تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ (۱۰) خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ اُس وقت یوں ہوگا کہ بہت سے مضمون تیرے دل میں آئیں گے اور تو ایک بڑا منصف بہ بانہے گا (۱۱) اور ٹکے گا کہ میں دیہات کی سرزمین پر حملہ کروں گا میں اُن پر حملہ کروں گا جو راحت و آرام سے رہتے ہیں۔ جن کی نہ فیصل ہے نہ اڑھنگ اور نہ پھانک ہیں (۱۲) تاکہ تو ٹوٹے اور مال کو چھین لے اور اُن و میاںوں پر جو

نے اپنے بندہ یعقوب کو یاد جس میں شہارے باپ دادا بستے تھے بسیں گے اور وہ اور اُن کی اولاد اور اُن کی اولاد کی اولاد ہمیشہ تک اُس میں سکونت کریں گے اور میرا بندہ داؤد ہمیشہ کے لئے اُن کا فرمانروا ہوگا (۲۶) اور میں اُن کے ساتھ سلامتی کا عہد بانڈھوں گا جو اُن کے ساتھ ابدی عہد ہوگا اور میں اُن کو بساؤں گا اور فراوانی بخشوں گا اور اُن کے درمیان اپنے مقدس کو ہمیشہ کے لئے قائم کروں گا (۲۷) میرا خیمہ بھی اُن کے ساتھ ہوگا۔ میں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میرے لوگ ہوں گے (۲۸) اور جب میرا مقدس ہمیشہ کے لئے اُن کے درمیان رہے گا تو تو میں جائیں گی کہ میں خداوند اسرائیل کو مقدس کرتا ہوں (۲۹)

جوج خداوند کا آلہء کار

اب آباد ہیں اور اُن لوگوں پر جو تمام قوموں میں سے فراہم ہوئے ہیں جو مویشی اور مال کے مالک ہیں اور زمین کی ناف پر بستے ہیں اپنا ہاتھ چلائے (۱۳) سہا اور ودان اور ترسیں کے سوداگر اور اُن کے تمام جوان شہر بھٹھ سے پوچھیں گے کیا تو غارت کرنے آیا ہے؟ کیا تو نے اپنا نول اس لئے جمع کیا ہے کہ مال چھین لے اور چاندی سونا لے اور مویشی اور مال لے جائے اور بڑی قیمت حاصل کرے؟

(۱۳) اس لئے اے آدم زاد بچوت کہ اور جوج سے کہہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ جب میری امت اسرائیل امن سے بے گی کیا تجھے خبر نہ ہوگی؟ (۱۵) اور تو اپنی جگہ سے شمال کی دُور اطراف سے آئے گا تو اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ جو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ ایک بڑی فوج اور بھاری لشکر (۱۶) تو میری امت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا اور زمین کو ہادل کی طرح چھپالے گا۔ یہ آجریوں میں ہوگا اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا تاکہ تو میں تجھے جانیں جس وقت میں اے جوج اُن کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیریں کراؤں (۱۷) خداوند خدا

۳۸ اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا (۲) کہ اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور ٹوٹیل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اور اُس کے خلاف نبوت کر (۳) اور کہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور ٹوٹیل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں (۴) اور میں تجھے پھر اڑوں گا اور تیرے جہڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہیں جو پھریاں اور سپریں لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالوں گا (۵) اور اُن کے ساتھ فارس اور کوش اور فوط جو سب کے سب سپہ بردار اور خود پوش ہیں (۶) تجھ اور اُس کا تمام لشکر اور شمال کی دُور اطراف کے اہل شجرہ اور اُن کا تمام لشکر یعنی بہت سے لوگ جو تیرے ساتھ ہیں (۷) تو تیار ہو اور اپنے لئے تیاری کر۔ تو اور تیری تمام جماعت جو تیرے پاس فراہم ہوئی ہے اور تو اُن کا پیشوا ہو (۸) اور بہت دنوں کے بعد تو یاد کیا جائے گا اور آجری برسوں میں اُس سرزمین پر جو تلوار کے غلبہ سے فخرانی گئی ہے اور جس کے لوگ بہت سی قوموں کے درمیان سے

عکس حوالہ نمبر: 142

تیسرا کتبہ

تالیف
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
متوفی ۱۱۶۶ھ

مترجم
مولانا عبد الرحیم صاحب لوی فاضل
پروفیسر عربی اسلامیہ کالج پشاور

دارالاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

عکس حوالہ نمبر: 142

۲۵۰

زمین کو عدل و انصاف کے ساتھ بھروسے گا۔ (جس طرح کہ وہ ظلم اور بے راہ روی سے بھر گئی تھی)۔ اس حالت میں دجال سے نہیں رہا جائے گا اور وہ گورستہ عرط سے نکل کر دعویٰ اہوسیت کرے گا۔ زمین میں فساد پچاتا پھرے گا اور طرح طرح سے لوگوں کو گمراہ کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو گا جب اس کی یہ دوڑ دھوپ اتنا تک پہنچ جائے گی تو اسم پاک عیسیٰ اس کے مسئلے پر نزوح ہو گا۔ اس شخص کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے شرور کیلئے بمنزلہ حماق کے تھے حماق چاند کی اس حالت کا نام ہے جبکہ اسکی روشنی نور آفتاب میں محو ہو جاتی ہے۔

حالت ۲۷-۲۸ قمری تاریخ کو پیش آتی ہے، اور دجال ان ہی شرور کا مجسم ہو اسم جامع محموی سے اس کو مزید تقویت حاصل ہو گی، اور حضرت عیسیٰ نازل ہو کر دجال کو قتل کر دیں گے۔ اور زمین پر حکومت کر کے اسم جامع کا حق ادا کر دیں گے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد جال کی روح جو مجموعہ شرور کی وحدت تھی یاجوج ماجوج کی شکل میں ظہور کرے گی جس کے آثار پھر عیسیٰ علیہ السلام کی توجہ سے محو ہو جائیں گے۔ لیکن جب عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے تو لوگ پھر براہوں میں بہک ہو جائیں گے، حال کی روح مطروح ان میں سرایت کر جائے گی اور اس کا نتیجہ شر مستطیر ہو گا جو تمام روئے زمین پر چھا جائیگا، جس کا ظم زبان اور زبان ظم سے بیان نہیں ہو سکتا۔ اسی حالت میں قیامت کا ظہور ہو گا جس سے تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا اور کوئی چیز موجودہ ظم و نسق پر باقی نہیں رہے گی

عکس حوالہ نمبر: 143

مُعْجَمٌ

تَفْسِيرُ الْاِحْلَامِ

تَأْلِيفُ

عبد الغنی النابلسی
(ت: ۱۱۴۲ھ)

محمد بن سیرین
(ت: ۱۱۰ھ)

رَبِّهِ مُعْجِبًا وَأَعَدَّ
باسل البریدی

الْیَمَامَةُ
ریش - بیروت

مِکتَبَةُ الصَّفَاءِ
ابوظیف

عکس حوالہ نمبر: 143

حرف الدال

۳۸۲

على تفريج الهموم والأحزان، وعلى نخاس الجوارى والمماليك، وربما دلت رؤيته على الشفاء من الأمراض .

قال ابن سيرين:

الدَّجَالُ: إنسانٌ مخادعٌ يفتن

الناس .

فإن قُتِلَ الدَّجَالُ؛ هَلَكَ كافرٌ، أو

مبتدع، وقد يقوم عليه قائم، أو يقدم عليه إمامٌ عادل .

وأما خروج الدَّجَالِ؛ فذاك على

مفتونٍ متبوعٍ يدعو إلى بدعةٍ تظهر وتقوم .

قال عبد الغني النابلسي:

دجال: هو في المنام سلطان

مخادع جائر، لا يفي بما يقول، وله

أتباع أروياء، وخروج الدجال في

المنام: يدل على تسلط العدو، وانتشاره

في الأرض ما يظهر منه من السفك

والفساد والفتنة. وإن كان الرائي

مسافراً: قطع عليه الطريق، ويدل على

فتح مدينة من مدائن الكفر، وتدل رؤيته

على السحر والكذب، وعلى العاهة لمن

صحبه في المنام، أو انتقل في صفته،

وظهور الدجال في المنام ربما دل على

صلاح حال اليهود ليهلكهم الله تعالى

يهدران في منزله؛ فإنه صاحب بلايا وفجور، وقيل: الدَّجاجة، وریشها مالٌ نافع .

فإن رأى أنه ذبح دجاجةً، أو ديكاً من قفاه؛ فإنه ينكح مملوكاً في دبره .

قال عبد الغني النابلسي: ومن رأى

أنه ذبح دجاجة سوداء تزوج عذراء أو

افتضها. وقد تكون الدجاجة امرأة تربي

الأيتام، وتسعى لهم لأجل الصدقات

تنبش الكنسات، وهي ذات نفع .

والدجاج نساء ذليلات مهينات،

والرقادة ذات نشاط وأصالة، والزبيلة

دنيئة الأصل وفروخها ولد من الزنى،

وربما دلت الدجاجة على ذات الأولاد

ودخولها على المريض عافية، وكذلك

الفروج. وأذان الدجاجة شر ونكد أو

موت، وربما دل دخول ذلك للسليم

على إنذار بمرض يحتاج فيه إلى ذلك،

وربما دل دخولها أو ملكها على زوال

الهموم والأنكاد والأفراح والتظاهر

بالرفاهية والنعم. والفروج ولد أو

ملبوس مفرج، أو فرج لمن هو في شدة.

ومن رأى الدجاج في بيته كثيراً لا يحصى

عددها فهي رئاسة وغنى، ويذهب خوفه

وتقبل دولته .

دجاجي: تدل رؤيته في المنام:



ترجمہ: دجال سے مراد دھوکے باز انسان جو لوگوں میں فتنہ ڈالتا ہے۔ دجال کی ہلاکت سے مراد کافر یا بدعتی کی ہلاکت مراد ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 144

مِصْبَاحُ الْعِلْمِ

مکمل عربی اُردو کشتری

پچاس ہزار سے زیادہ عربی الفاظ کا بہترین مجموعہ

مترجم

الفضل مولانا عجب تحفہ بلیاوی

استاذ ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ

مکتبہ قدوسیہ لاہور

عکس حوالہ نمبر: 144

۴۳۹	لد	لخص + لخی	لخی
<p>لَخَاةٌ يَلْعَنُوهَا لَخْيَاوُا وَاللَّخَافُ - مال و نلہ - ناک میں دو دوائی چڑھانا۔ طلق میں دو ایٹکانا۔</p>	<p>لَخِص (س) لَخِصًا - اوپر کے موٹے پونے والا ہونا۔ لَخِصْتُ عَيْشَةٍ : آٹھ کے ارد گرد کا متورم ہونا۔ مَحْص کی صفت 'الْخَص' : آٹھ کی صفت۔ لَخِصَاء - جن لَخِص۔</p>	<p>داخل مت ہوا ان دو دوستوں کے حق میں بولتے ہیں جن کے درمیان کوئی فساد نہ کر سکے۔</p>	
<p>لَخِي يَلْعَنُ لَخِي - ہرزہ سرانی کرنا۔ بکواس کرنا۔</p>	<p>لَخِصُ الْكَلَامِ : مختصر کرنا۔ خلاصہ کرنا۔ کھول کر بیان کرنا اور کہا جاتا ہے "لَخِصْتُ لِي خَبْرًا" مجھ سے اپنی خبر کو تھوڑا تھوڑا بیان کرو۔ الشَّيْءُ فَالْخَص - مخلص کرنا۔</p>	<p>اللَّخِيَان - لہی داڑھی۔ جن لَخِي و لَخِي اور نسبت کیلئے لَخِيوُ۔ لَخِيَةُ الْجَمْرَان : پر سیاوشاں (نام ایک دو کا) لَخِيَةُ التَّنِيسِ : نام ایک بات کا جس کے پتے کندھا کے پتے کے مانند ہوتے ہیں لیکن اس سے بلند ہوتے ہیں۔</p>	
<p>لَاخِي لَخَاةٌ وَمَلَاخَاةٌ - الزُّجَلُ : دوستی کرنا۔ مخالفت کرنا۔ باہم نرمی برتنا — فَلَانًا عَلِيٌّ فَلَانٌ اِكْسَانًا - بڑھکانا — بہ چغل خوری کرنا۔</p>	<p>اللَّخِص - مہ - نلتنا۔ آٹھ کے پونے کی موٹائی۔</p>	<p>اللَّخِيَان - تھوڑا پانی۔ سیلاب کے بنائے ہوئے گڑھے۔ واحد لَخِيَانَةٌ۔</p>	
<p>اِلْتَخِي اِلْيَخَاءًا - الصَّبِيحُ : تزکرہ روئی کھانا اسم لَخَاة ہے۔</p>	<p>اللَّخِصَةُ - آٹھ کے اندر کا گوشت۔ جن لَخِص۔</p>	<p>الْأَلْخِي و اللَّخِيَانِيَّة - لہی یا بڑی داڑھی والا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>الْأَلْخِص - ظاہر۔ مختصر۔</p>	<p>لَخَاةُ (ن) لَخَاةٌ مَارِيَةٌ لَخِيُ الْخَبَرِ : پوری خبر معلوم کرنا — فِي الْكَلَامِ : مختصر اور سربست بات کرنا — هُوَ بِالطَّبِيبِ : خوشبو لگانا — فِي الْعَجَبِي : بہاڑ میں پیچھا کرنا — فِي الْخَفْرِ : کھودنے میں جھکاؤ۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>صَنْعُ لَخِص - زیادہ گوشت والا تھن جس سے دور ہر شکل سے ٹکے۔ وَزَجَلُ لَخِص : اوپر کے موٹے پونے والا مرد۔ اور کہا جاتا ہے "جُفَلُ لَخِص" موٹاپوٹا۔</p>	<p>لَخَاةُ (ن) لَخَاةٌ مَارِيَةٌ لَخِيُ الْخَبَرِ : پوری خبر معلوم کرنا — فِي الْكَلَامِ : مختصر اور سربست بات کرنا — هُوَ بِالطَّبِيبِ : خوشبو لگانا — فِي الْعَجَبِي : بہاڑ میں پیچھا کرنا — فِي الْخَفْرِ : کھودنے میں جھکاؤ۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>اِلْمَلْخِص - مہم کہا جاتا ہے "هَذَا اِمْلُ لَخِصٍ مَا قَالُوهُ" لوگوں کے قول کا خلاصہ ہے۔</p>	<p>لَخَاةُ (ن) لَخَاةٌ مَارِيَةٌ لَخِيُ الْخَبَرِ : پوری خبر معلوم کرنا — فِي الْكَلَامِ : مختصر اور سربست بات کرنا — هُوَ بِالطَّبِيبِ : خوشبو لگانا — فِي الْعَجَبِي : بہاڑ میں پیچھا کرنا — فِي الْخَفْرِ : کھودنے میں جھکاؤ۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>عَيْشَةٌ : زیادہ آسرو اور موٹی ٹیکوں والا ہونا۔ صفت لَخِيْعَةٌ۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>اِلْمَلْخِص - مہم کہتا ہے "هَذَا اِمْلُ لَخِصٍ مَا قَالُوهُ" لوگوں کے قول کا خلاصہ ہے۔</p>	<p>اِلْتَخَى الْاَمْرُ : غلط طور ہونا۔ کہا جاتا ہے "اَلْتَخَى عَلَيْهِ الْاَمْرُ" مسئلہ ان کے اوپر غلط طور ہو گیا۔ الْعَشْبُ : جھمی اور گنجان ہونا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>تَلَخَّحَ الْوَادِي : تنگ داری ہونا اور درختوں سے بھری ہوئی ہونا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>وَ اِدْلَاحٌ تَنَكُّ اِوْرْمَانِ دَرِخْتُوں و اِوْرِي - اللَخْف - ناک۔ اَمْرًا اَقْلَمَةً : گندری بدبودار عورت۔ اَصْلُ لَخْف - عیب دار اصل۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>مَنْكُرَانٌ مَلْتَحٌ - بدست۔ ہوش و حواس زاد کل شدہ و اِدْلَاحٌ : بدست اور گنجان درختوں والی داری۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>لَخِيَةٌ (ف) لَخِيًا و مَلَاخِيَةٌ : باہم لہانچہ بازی کرنا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>لَخِيَةٌ (ف) لَخِيًا و مَلَاخِيَةٌ : باہم لہانچہ بازی کرنا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>لَخِيَةٌ (ف) لَخِيًا و مَلَاخِيَةٌ : باہم لہانچہ بازی کرنا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>لَخِيَةٌ (ف) لَخِيًا و مَلَاخِيَةٌ : باہم لہانچہ بازی کرنا۔</p>	
<p>اِلْمَخَاوُ اِلْمَخِي و اِلْمَخَاءُ و اِلْمَلْخِي - جس سے ناک میں دو اچھالی جائے۔</p>	<p>لَخْفَةُ (ف) لَخْفًا - زور سے مارنا۔</p>	<p>لَخِيَةٌ (ف) لَخِيًا و مَلَاخِيَةٌ : باہم لہانچہ بازی کرنا۔</p>	

23۔ امام مہدی کے لئے چاند اور سورج کی آسمانی گواہی

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيَنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ تَنْكَسِفُ الْقَمَرَ لَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ.

(سنن الدار قطنی الجزء الثانی صفحہ 51 دار الکتب العلمیة بیروت) ¹⁴⁵

ترجمہ: حضرت امام محمد باقر (حضرت امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور حضرت امام حسینؑ کے پوتے) روایت کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ (یعنی 13) کو گرہن ہوگا اور سورج کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ (یعنی 28) کو گرہن ہوگا اور جب سے اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

تشریح: دار قطنی کے علاوہ یہ حدیث علامہ قرطبی نے تذکرہ میں، علامہ سیوطی نے الحاوی میں، علامہ ابن حجر عسقلانی نے القول المختصر میں بیان کی ہے۔ ان کے علاوہ متعدد علماء سلف اہل سنت و تشیع نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

یہ حدیث قرآن شریف کی سورۃ القیامۃ کی ان آیات کی تفسیر ہے جن میں آخری زمانہ کے آثار و علامات کے بیان میں چاند اور سورج کے گرہن کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا: وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ (القیامہ: 9-10) یعنی جب چاند کو گرہن لگے گا اور سورج اور چاند دونوں کو (خسوف کی حالت میں) جمع کر دیا جائے گا۔

(اعلام الحدیث الجزء الاول صفحہ 611-612 احیاء التراث مکة المکرمة) ¹⁴⁶

اس حدیث میں امام مہدی کی صداقت کے اس عظیم الشان نشان کی مزید تفصیل ہے جس کے

ظہور سے قبل دنیا اس کی شدت سے منتظر تھی۔ یہ نشان عین چودھویں صدی کے سر پر رمضان 1311ھ بمطابق 1894ء میں ظاہر ہوا۔ چاند گرہن رمضان المبارک کی (13، 14، 15) تاریخوں میں سے پہلی تاریخ 13 کو بمطابق 23 مارچ اور سورج گرہن رمضان کی تاریخوں (27، 28، 29) میں سے درمیانی تاریخ 28 رمضان بمطابق 6 اپریل کو ہوا۔

(i) سول اینڈ ملٹری گزٹ 17 اپریل 1894ء ii۔ سراج الاخبار 11 جون 1894ء۔

12 THE PIONEER MAIL۔iv 8 مارچ 1894 صفحہ 29 THE PIONEER MAIL۔iii

147 L'ILLUSTRATION۔vi 2 صفحہ MOORE,S AUSTRALIAN ALMANAC۔v (1897) ینگین

شیعہ احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ نشان اہل بیت اور ان کے مہمان میں اس قدر معروف و مشہور تھا کہ بعض مواقع پر امام محمد باقر نے سورج گرہن اور چاند گرہن کی تاریخیں سہو یا غلط فہمی سے الٹ بیان فرمادیں یعنی سورج گرہن کا مہینہ کے وسط میں اور چاند گرہن کا مہینہ کے آخر میں ذکر کیا تو سامعین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ اے فرزند رسولؐ (شاید ایسے نہیں) بلکہ سورج گرہن مہینہ کے آخر میں اور چاند گرہن مہینہ کے وسط میں ہوگا۔

(بحار الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 110 محفوظ بک انجمنی کراچی) 148

بعض لوگ اس نشان کے ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس کی تاریخوں پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چاند گرہن حدیث کے ظاہری الفاظ کے مطابق یکم رمضان اور سورج گرہن 15 رمضان کو گرہن لگنا چاہئے تھا، یہ اعتراض نہ صرف قرآن شریف بلکہ قانون قدرت پر بھی ہے جس کے مطابق چاند سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی کیونکہ یہ سب سیارے اپنے مقررہ مستقل مدار پر گردش میں ہیں۔ (بئس: 41) اور سنت الہی کے مطابق چاند گرہن تیرہ سے پندرہ اور سورج گرہن ستائیس سے انتیس کو ہونا چلا آیا ہے۔

جہاں تک ظاہری الفاظ کا تعلق ہے پہلی کے چاند کو ہلال کہتے ہیں جب کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قمر کو گرہن لگنے کا ذکر فرمایا ہے۔ پس تاریخوں کا مسئلہ بھی ایک مدعی مہدویت کے وقت میں اس نشان کے خاص تاریخوں میں ظاہر فرما کر حل کر دیا۔ اور خدا کی فعلی شہادت اس کے حق میں گواہ بن گئی۔ اس نشان کے پورا ہو جانے کے بعد اس حدیث کی صحت پر بودے اعتراضوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں کیونکہ پیشگوئی اپنی سچائی خود ظاہر کر چکی ہے۔

بعض لوگ اس پیشگوئی کے مقررہ تاریخوں میں ظاہر ہو جانے کے باوجود اس حدیث کی سند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کا سوال اٹھاتے ہیں۔ اس بارہ میں یاد رکھنا چاہئے کہ یہ روایت اہل بیت رسول کے معزز فرد اور حضرت امام حسینؑ کے پوتے سے بیان ہوئی ہے اور ائمہ اہل بیت سے ان کی صداقت اور وجاہت و مرتبت کی وجہ سے سند کا تقاضا نہیں کیا جاتا تھا۔ مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اہل بیت کے بلا سند اقوال رسول اللہ کی طرف منسوب کر دئے جاتے تھے۔ خود حضرت امام محمد باقر سے جب ان کی بلا سند حدیث کے بارے میں سوال ہوا تو انہوں نے ہمیشہ کے لئے اپنی روایات کے متعلق یہ پختہ اصول بیان فرما دیا کہ میں جب کوئی حدیث بیان کرتا ہوں اور ساتھ اس کی سند بیان نہیں کرتا تو اس کی سند اس طرح ہوتی ہے کہ بیان کیا مجھ سے میرے پدر بزرگوار (علی زین العابدین) نے اور ان سے میرے جد نامدار امام حسین علیہ السلام نے اور ان سے ان کے جد امجد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ سے جبریل علیہ السلام نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔ (بحار الانوار مترجم جلد 4 صفحہ 71 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ¹⁴⁹

پس حضرت امام محمد باقر کی بلا سند روایات کا مطالعہ بھی ان کے سند سے متعلق اپنے بیان کردہ اصول کے مطابق کرنا لازم ہے۔

مزید برآں یہ حدیث تو ایک غیبی امر پر مشتمل تھی پھر امام محمد باقر اپنے پاس سے کوئی پیشگوئی از خود کیسے گھڑ سکتے تھے اور پیشگوئی بھی ایسی جو تیرہ سو برس بعد من و عن پوری ہو جائے ایسی کھلی کھلی غیب کی بات بتلانا بجز نبی کے کسی کا کام نہیں۔

پس بلاشبہ یہ ایک حیرت انگیز نشان ہے جو تیرہ صدیوں میں کبھی کسی مدعی مہدویت کے حق میں ظاہر ہوانے کسی دعویدار نے اسے پیش کیا۔ حضرت مرزا صاحب کس شان اور توحیدی سے فرماتے ہیں:

”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے میری تصدیق کے لئے آسمان پر یہ نشان ظاہر کیا ہے۔۔۔ میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ اس نشان سے صدی کی تعیین ہو گئی ہے۔ کیونکہ جبکہ یہ نشان چودھویں صدی میں ایک شخص کی تصدیق کے لئے ظہور میں آیا تو متعین ہو گیا کہ آنحضرتؐ نے مہدی کے ظہور کے لئے چودھویں صدی ہی قرار دی تھی۔“

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 33 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 143 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 145

سُبْحَانَ الدَّارِقُطِيِّ

تأليف

الإمام الحافظ علي بن عمر الدارقطني
المتوفى سنة ٤٣٨٥ هـ

علق عليه وخرجه أحاديثه
مجددي بن منصور بن سيد الشوري

أحفنا الفهراس العامية العامرة في آخر المجلد الثاني

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 145

۵۱ _____ کتاب العیدین

۱۷۷۴- **حدثنا** أبو بکر النیسابوری ، ثنا أحمد بن سعید بن یراهیم الزهري ، ثنا سعید بن حفص خال النقیلی ، ثنا موسى بن أعین ، عن إسحاق بن راشد ، عن الزهري ، عن عروة ، عن عائشة : « أن رسول الله ﷺ كان يصلي في كسوف الشمس والقمر أربع ركعات وأربع سجدة ، وقرا في الركعة الأولى بالعنكبوت أو الروم ، وفي الثانية بياسين »^(۱) .

۱۷۷۵- **حدثنا** ابن أبي الثلج ، ثنا محمد بن سنان القزاز ، ثنا بكار بن يونس أبو يونس الرام ، ثنا حميد ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال : كسفت الشمس في عهد رسول الله ، فقال : « إن الشمس والقمر آيتان الحديث ، وقال فيه : « ولكن الله إذا تجلّى لشيء من خلقه خضع له ، فإذا كسف واحد منهما فصلوا وأدعوا »^(۲) .

۱۷۷۶- **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا عيسى بن شاذان ، ثنا محمد بن محبوب البناي ، ثنا (۶۴) محمد بن دينار الطاحي ، عن يونس ، عن الحسن ، عن أبي بكرة قال : قال رسول الله ﷺ : « إن الله عز وجل إذا تجلّى لشيء من خلقه خضع له »^(۳) ، تابعه نوح بن قيس ، عن يونس بن عبيد .

۱۷۷۷- **حدثنا** أبو سعيد الأصبخري ، ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ، ثنا عبيد بن يعيش ، ثنا يونس بن بكير ، عن عمرو بن شمر ، عن جابر ، عن محمد بن علي قال : « إن لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السماوات والأرض ، تنكسف القمر لأول ليلة من رمضان ، وتنكسف الشمس في النصف منه ، ولم تكونا منذ خلق الله السماوات والأرض »^(۴) .

۱۷۷۸- **حدثنا** ابن أبي داود ، ثنا أحمد بن صالح ومحمد بن سلمة قالوا : نا ابن وهب ، عن عمرو بن الحارث ، أن عبد الرحمن بن القاسم حدثه ، عن أبيه ، عن عبد الله بن عمر ، عن رسول الله ﷺ قال : « إن الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته ، ولكنهما آيتان من آيات الله ، فإذا رأيتهما فصلوا »^(۵) . (۶۵)



ترجمہ: ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو جبکہ سورج کو (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانے دن کو گرہن لگے گا۔ اور یہ نشان جب سے دنیا بنی ہے کسی کے لئے ظاہر نہیں ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر: 146

مِنَ التَّوْحِيدِ الشَّلَاحِي



المملكة العربية السعودية
جامعة أم القرى
مركز البحوث العلمية ودراسات القرآن والسنة
مركز اجتياؤ التراث الإسلامى
مكة المكرمة

اعلایا المکیہ

فی
شرح صحیح البخاری
للإمام أبی سلیمان حمد بن محمد الخطابی

۵۳۱۹-۵۳۸۸ھ

تحقیق ودراسة

الدكتور محمد بن محمد بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب

الجزء الأول

عکس حوالہ نمبر: 146

وَسَلَّمَ أَنْ الَّذِي كَانُوا يَتَوَهَّمُونَ مِنْ ذَلِكَ بَاطِلٌ ، وَأَنْ خُسُوفَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُهَا خَلْفَهُ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا خَلْفَانِ مُسَخَّرَانِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَهُمَا سُلْطَانٌ / فِي غَيْرِهِمَا ، وَلَا قُدْرَةٌ عَلَى الدَّفْعِ عَنْ أَنْفُسِهِمَا . وَأَنَّهَا لَا يَسْتَجِيبَانِ أَنْ يُعْبَدَا ، فَيَتَّخِذَا إِلَهَيْنِ ، وَهُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛ ﴿ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ يَأْتِيَهُ تَعْبُدُونَ ﴿ (١) ، وَأَمْرٌ عِنْدَ كُسُوفِهَا أَنْ يُفْرَعَ إِلَى الصَّلَاةِ وَالسُّجُودِ لِلَّهِ الَّذِي يَسْتَجِيبُ الْعِبَادَةَ وَالسُّجُودَ دُونَهَا ، بِإِطْلَاقِ لِقَوْلِ الْجُهَالِ الَّذِينَ يَتَعْبُدُونَهَا ، وَإِفْسَادِ لِدَلَاهِبِهِمْ فِي عِبَادَتِهَا ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ . وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْمَعْنَى فِي الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ الْفُرْجُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالتَّضَرُّعُ لَهُ فِي دَفْعِ الضَّرْرِ وَالْآفَاتِ الَّتِي تَتَوَهَّمُهَا الْأَنْفُسُ ، وَتَتَحَدَّثُ بِهَا الْخَوَاطِرُ تَحْقِيقًا لِإِضَافَةِ الْحَوَادِثِ كُلِّهَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى ، وَنَفْيًا لَهَا عَنِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ، وَإِطْلَاقًا لِأَحْكَامِهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

وقد قيل فيه وجه ثالث : وهو أنها آياتان من آيات الله الدالة على قرب زمان الساعة وأمازتان من أماراتها وأشراتها المتقدمة لها كما قد قال محباً عن خسوفها في القيامة : ﴿ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ (٢) وقد يكون ذلك أيضاً أنه يخوف بها

(١) سورة فصلت : الآية ٣٧ .

(٢) سورة القيامة : الآيات ٧٠ - ٩٠ .

ترجمہ: اس بارے میں ایک تیسرا پہلو بھی بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ یہ دونوں (چاند اور سورج گرہن) اللہ تعالیٰ کے نشانیوں میں سے دو نشان اور زمانہ قیامت کے قریب ہونے پر دلیل ہیں۔ اور یہ دو نشانیاں قیامت کی ان علامات اور نشانیوں میں سے ہیں جو اس (قیامت) سے پہلے ظاہر ہوں گی جیسا کہ قیامت کے قریب چاند اور سورج گرہن کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا: فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَخَسَفَ الْقَمَرُ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ۔ اور بعض دفعہ یہ نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو خوف دلانے کے لئے بھی ہوتے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 146

النَّاسَ لِيَفْزَعُوا إِلَى التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنَ الرَّثْلِ وَالْحَطَايَا ، وَدَلِيلُ ذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾ (۱) . وَيُؤَكِّدُ ذَلِكَ حَدِيثُ أَبِي بَكْرَةَ .



(۱) سورة الإسراء : الآية ۵۹ .

ترجمہ: تاکہ وہ اپنی خطاؤں اور لغزشوں کی وجہ سے گھبرا کر توبہ اور استغفار کی طرف مائل ہوں اور اس بات کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے: وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا (بنی اسرائیل : 60) یعنی ہم نشانات صرف اس لئے بھیجتے ہیں تاکہ خوف پیدا ہو جائے۔“

عکس حوالہ نمبر: 147-ا



ترجمہ: کل لاہور میں صبح 7:30 سے 9:30 تک واضح طور پر سورج گرہن کا مشاہدہ کیا گیا۔ اس دوران سورج کی محدود شعاعوں کے باعث موسم مغربی ممالک کے موسم گرما کے خوشگوار دنوں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ سول اینڈ مٹری گزٹ 7 اپریل 1894

عکس حوالہ نمبر: 147-iii

THE PIONEER MAIL

March 29, 1904

" B

The troops at Kajrat, Kutch, Jaisalmer and in the ...

THE "SUNDAY TIMES" LIBEL CASE.

Calcutta, 28th March. In the Police Court yesterday, Mr. Alvinson, Chief ...

THE ABOR FIELD FORCE.

Calcutta, 28th March. An expeditionary force breaks up today ...

By proposed articles, speaks volumes for the ...

THE BUDGET.

Bombay, 28th March. The Budget ...

THE TARIFF BILL.

A CAUTIONARY SUGGESTION. Calcutta, 28th March. The ...

PHOTOS FROM MADRAS.

Calcutta, 28th March. The public meeting at the Town Hall ...

speech, while the following resolution ...

RUNNING A ROK.

Calcutta, 28th March. Information has reached ...

THE WESTERN PRESIDENCY.

Calcutta, 28th March. Private ...

THE SHAN STATES.

Karoon, 28th March. Mr. ...

THE ECLIPSE OF THE MOON.

Calcutta, 28th March. A partial ...

SIR GEORGE WHITE'S TOUR.

Lucknow, 28th March. The ...



ترجمہ: چاند گرہن: آگرہ 22 مارچ 1894 - یہاں کل شام سات بجے کے قریب چاند کا جزوی گرہن دیکھا گیا، لیکن ہماری بادلوں کی وجہ سے جو کہ گرج چمک کے ساتھ طوفان اور بارش پانچ ہوئے، چاند صرف تھوڑی دیر کے لیے نظر آیا۔ دی پائینیر میل 29 مارچ 1894 صفحہ 8

عکس حوالہ نمبر: v-147

MOORE'S
AUSTRALIAN
ALMANAC

AND

COUNTRY DIRECTORY,

FOR THE YEAR

1894

FORTY-THIRD YEAR OF PUBLICATION.

Spring :

J. J. MOORE AND CO., 558½ GEORGE STREET.

عکس حوالہ نمبر: v-147

2

MOORE'S AUSTRALIAN ALMANAC.

AUSTRALIAN SEASONS—1894.

The Sun enters Aries—	Autumn commences	...	March 21st, 4 a.m.
" " Cancer—	Winter	"	June 21st, 9 p.m.
" " Libra—	Spring	"	Sept. 23rd, 11 a.m.
" " Capricorn—	Summer	"	Dec. 22nd, 6 a.m.

ECLIPSES—1894.

In the Year 1894 there will be two Eclipses of the Sun and two of the Moon.

I.—A Partial Eclipse of the Moon, March 21st and 22nd, visible in New South Wales:—

First contact with the shadow	...	March 21st, 11h. 31m. p.m.
Middle of the Eclipse	...	22nd, 0h. 25m. a.m.
Last contact with the shadow	...	22nd, 1h. 29m. a.m.

Magnitude of the Eclipse (Moon's diameter) 11.0244.

The Moon will pass the meridian of Sydney just before the greatest obscuration.

II.—An Annular Eclipse of the Sun, April 6th, invisible in New South Wales.

III.—A Partial Eclipse of the Moon, September 15th, invisible in New South Wales.

IV.—A Total Eclipse of the Sun, September 29th, visible as a partial Eclipse in New South Wales:—

Begins on the Earth generally	...	September 29th, 1h. 4m. p.m.
Ends on the Earth generally	...	29th, 6h. 22m. p.m.

LATITUDES AND LONGITUDES OF AUSTRALIA.

PLACES.	SOUTH LATITUDE	EAST LONGITUDE	DIFF. IN TIME EAST OF GREENWICH.
Sydney Observatory	33 51 41	151 12 50	10 1 51
Brisbane	27 25 0	153 5 0	10 12 20
Pt. Essington, N. Australia	11 22 0	132 13 0	8 48 52
Melbourne	37 29 25.5	144 59 0	9 39 56
Adelaide, S. Aust.	34 45 0	138 25 50	9 13 14
Hobart, Tasmania	42 53 35	147 28 0	9 49 52
Perth, West Australia	31 29 0	115 46 43	7 43 7

The difference in time in each of the above cases is in advance of local time. Taking 12 o'clock noon as London time, it will be 10.4 p.m. at Sydney the same day.

ترجمہ: NEW SOUTH WALES میں جزوی چاند گرہن 21، 22 مارچ (1894) کو دیکھا گیا۔ آغاز گرہن: 21 مارچ 11:30pm گرہن کا درمیانی وقت: 22 مارچ 12:25am اختتام گرہن: 22 مارچ 1:20am گرہن کی شدت: 0.244۔ گرہن سے پہلے چاند Meridian of Sydney سے گزرے گا۔ موز آسٹریلیا کے المانک صفحہ 2

عکس حوالہ نمبر: vi-147



Johannsen.

Nansen.

Scott-Hansen.

OBSERVING THE ECLIPSE OF THE SUN. 6 APRIL, 1894.

(From a Photograph.)

1897 میں L'Illustration نے Nansen's Fram Expedition کے ارکان سورج گرہن 16 اپریل 1894 کا مشاہدہ کرتے ہوئے۔

عکس حوالہ نمبر: 148

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مَجَالِدُ الْأَخْوَارِ

۱۲

عَلَامَةُ مُحَمَّدٍ بَابِ مَجْلِسِي

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام

مَحْفُوظَاتُ بَيْتِ الْحَبِيبِيِّ مَارِشَن رَوڈ
کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 148

۱۱۰

پندرہ رمضان کو سورج گہن اور
آخری تاریخوں میں چاند گہن

(۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے بدر بن خلیل ازری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

” ایتان تکونان قبل القائم لم یكونا منذ هبط آدم عليه السلام
الى الارض تنكشف الشمس في النصف من شهر رمضان والقمر
في الخريف “

فقال الرجل: يا ابن رسول الله تنكشف الشمس في اخر الشهر والقمر

في النصف؟

فقال ابو جعفر: اذني لا علم بما تقول ولكنهما ايتان لم يكونا منذ
هبط آدم عليه السلام “

” قبل ظہور امام قائم ؑ دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے
زمین پر وارد ہونے سے لیکر اس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہونگی۔ ایک تو
پندرہ ماہ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اسی کی آخری تاریخ میں چاند گہن
کا ہونا۔“

یہ سنکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزند رسولؐ سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں

ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں

حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے سے لیکر اس وقت تک کبھی رونما نہ ہوتی

ہوں گی۔“ (غنیۃ طوسیؑ، ارشاد، غنیۃ نعمانی، کافی)

فرج کی مجملاً علامت

(۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے

حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج و کشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں

تمہیں مجملاً بتا دوں یا تفصیل کے ساتھ؟

عکس حوالہ نمبر: 149

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مخارجات

۴

علامہ محمد باقر مجاہدی

ترجمہ

مولانا سید حسن امداد ممتاز الاناضل

درمالات

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

محفوظ ایک اجنبی • مارشیل روڈ
کراچی

عکس حوالہ نمبر: 149

۷۱

کبھی ہماری امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو آپ نے عینت شرح مطہرہ اور لباس میں کچھ نہ کچھ فرمایا اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ تمہارے آگے سے چٹا ہی ہم نے یہ تمہارے لیے رکھ چھوڑا تھا۔

(الارشاد ص ۳۸۴)

مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۲۰۲ میں بھی عرو اور عبید اللہ سے اسی طرح مروی ہے۔ کتاب الارشاد میں سلیمان بن آدم سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام میں پانچ چھ سو سے زائد درجہ تک مطاف فرمایا کرتے تھے اور کسی وقت بھی اپنے بھائیوں مرفض مندوں اور اپنی ذات سے امیدوار نہ رکھنے والوں کو مطاف کرنے سے روک دیا کرتے تھے۔ (الارشاد ص ۲۸۵)

یہی معاشرت مناقب ابن شہر آشوب جلد ۲ صفحہ ۳۰۳ میں ہزار درجہ کے الفاظ تک

بیان کی گئی ہے۔

⑤ کتاب الارشاد میں امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ سے آپ کی حدیث مرسل بلا حوالہ سند کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں اور اس کی سند کو بیان نہیں کرتا تو اس کی سند اسی طرح ہوتی ہے کہ مجھ سے برسے بعد بزرگوار نے بیان کیا اور ان سے برسے بعد نامدار امام حسین علیہ السلام نے اور ان سے ان کے بعد احمد بن حنبلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور آپ سے جبرئیل امین نے بیان کیا اور ان سے خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔

حضرت امام نے فرمایا کہ ہم پر لوگوں کا معاملہ بڑی مصیبت ہے کہ ہم انہیں حق کی طرف ہلاتے ہیں تو وہ جواب نہیں دیتے اور ہماری آواز پر لیکھ نہیں کہتے اگر ہم انہیں چھوڑ دیں تو ہمارے علاوہ کسی دوسرے سے ہدایت نہیں پاسکتے آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ ہم سے کچھوں بچتے ہیں اور ہم میں کیوں عیب نکھالتے ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں شجر نبوت اور علم وحکمت کی کان اور معدن ہیں ہم وہ بگچہ ہیں جہاں زکشتوں کا نزل ہوا اور وحی اتری۔ (الارشاد ص ۲۸۴)

⑥ امام وارث علوم انبیاء میں

مناقب ابن شہر آشوب میں سعد ابو حنیفہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ روای کہتا ہے جب بھی میں نے کسی مسئلہ میں حجاب جلی سے کچھ دریافت کیا تو انہوں نے اس کے بارے میں حدیث پیش کی اور جب وہ امام محمد باقر علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تو انہیں کہتے تھے کہ مجھے وہ وحی الٰہیہ اور وارث علوم انبیاء نے یہ بیان فرمایا ہے۔

ابو نعیم نے علیہ الاولیاء میں امام محمد باقر علیہ السلام کی شان میں اس طرح کے الفاظ کہے ہیں کہ وہ امام حافر ذکر شاخ صابر صفت ابو محمد محمد بن علی باقر علیہ السلام ہیں۔ (علیہ الاولیاء جلد ۳ ص ۱۸۱)

24۔ امام مہدی پر ایمان واجب

عَنْ هِلَالِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَاثٌ عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوْطَىءُ أَوْ يُمَكَّنُ لآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنْتُ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ وَجَبَّ عَلَيَّ كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ.

(سنن ابوداؤد داردو جلد چہارم صفحہ 290 مترجم ابوعمار عمراعتقاد پبلشنگ ہاوس نئی دہلی) ¹⁵⁰

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ماوراء النہر سے ایک شخص ظاہر ہوگا جو حارث حراث کے نام سے پکارا جائے گا اس کے مقدمتہ الحراث کے سردار کو ”منصور“ کہا جائے گا۔ وہ آل محمد کے لئے مضبوطی کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش (میں سے اسلام قبول کرنے والوں) کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی حاصل ہوئی ہر مؤمن پر اس کی مدد و نصرت واجب ہے یا آپ نے فرمایا کہ اسے قبول کرنا لازم ہوگا۔

تشریح: یہ حدیث علامہ بغوی نے مصابیح السنہ میں عمدہ سند کے ساتھ بیان کی۔ نیز نسائی اور بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔ شیعہ کتب فکر نے بھی یہ حدیث قبول کی ہے۔

(عقد الدرر فی اخبار المنظر صفحہ 174 حکمران المقدس ایران)

اس حدیث میں ماوراء النہر (یعنی دریائے جیحون کے ورے سمرقند و بخارا) فارس کے علاقہ سے ایک ایسے شخص کے ظہور کا ذکر ہے جس کا لقب ”حارث حراث“ یا حارث بن حراث ہوگا۔ حارث کے لغوی معنی کا شکار کے ہیں۔ جس میں اس شخص کے ذاتی اور آبائی پیشہ کا شکاری کی طرف اشارہ ہے، مطلب یہ ہے کہ وہ معزز زمیندار خاندان سے ہوگا۔

اس معزز فارسی الاصل زمیندار کا آل محمد سے کیا تعلق ہے۔ اس بارہ میں اسی حدیث میں ایک اشارہ یہ پایا جاتا ہے کہ اس شخص کی سرزمین ماوراء النہر یعنی سمرقند و بخارا کے علاقے بتائے گئے ہیں جو درحقیقت فارس کے علاقے تھے۔ دوسری طرف بخاری کی حدیث میں ثریا ستارے سے ایمان لا کر قائم

کرنے والے کو بھی اہل فارس میں سے بتایا گیا ہے۔

دوسرا قرینہ اس موعود شخص کی تعین کیلئے اس حدیث میں یُمْسِكُنْ کے الفاظ ہیں یعنی وہ شخص دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کرے گا۔ یہی الفاظ قرآن شریف کی آیت استخلاف میں خلفاء اسلام کی علامت کے طور پر بیان ہوئے ہیں۔ فرمایا: **وَلَيَمَسَّكُنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ** (النور: 56) کہ اللہ تعالیٰ ان خلفاء کے ذریعہ ان کے دین کو مضبوطی بخشنے گا۔ پس اس حدیث میں امت میں آنے والے مسیح و مہدی کا علاقہ اور کام بیان فرما کر اس کی تائید و نصرت واجب قرار دی گئی ہے۔

تیسرے اسی آیت استخلاف کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے کہ اس خلیفہ برحق کا جو انکار کرے وہ فاسق ہوگا۔ یہ حدیث بھی اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ اس شخص موعود کی مدد کرنا واجب اور قبول کرنا لازم ہے۔ حضرت ملا علی قاریؒ نے بھی اس حدیث کی تشریح میں یہ نہایت اہم نکتہ اٹھایا ہے کہ حدیث کے الفاظ ”ہر مومن کے لئے اس کی مدد کرنا یا اسے قبول کرنا واجب ہوگا“ سے کوئی عام شخص مراد نہیں لیا جاسکتا بلکہ یہ قرینہ اس شخص کے امام مہدی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح اردو جلد دہم صفحہ 174 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁵¹

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ آج تک سمرقند کے کسی معزز زمیندار نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہی وہ مدعی مسیح و مہدی ہیں جن کا وطن سمرقند تھا۔ آپ کے آباء شہنشاہ بابر کے زمانہ میں وہاں سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور پنجاب میں کئی دیہات بطور جاگیر آپ کے خاندان کو ملے تھے۔ اس لحاظ سے آپ کا خاندان ایک معزز زمیندار خاندان تھا۔ حضرت مرزا صاحب کی یہ وہ ذاتی و خاندانی علامت تھی جو اس حدیث میں ”حارث“ کے الفاظ میں بیان ہوئی۔

پس حارث بھی دراصل مہدی کا صفاتی نام ہے۔ اس لفظ میں معنوی لحاظ سے یہ روحانی اشارہ بھی تھا کہ وہ ”حارث“ ایمانی چشمہ کے ذریعہ قوم کے پودوں کی آبیاری کرے گا اور ان کے مرجھائے ہوئے دل تازہ کرے گا۔ (ازالہ اوہام صفحہ 106 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 153 حاشیہ ایڈیشن 2008)

حارث کے روحانی لشکر کے سردار کے لقب ”منصور“ سے مراد حضرت مرزا صاحب کے خلفاء میں سے کوئی ایک خاص تائید یافتہ خلیفہ بھی ہو سکتا ہے۔ عمومی طور پر اس میں آپ کے ہر خلیفہ کے خدا سے تائید یافتہ ہونے کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے جیسا کہ آیت استخلاف میں تمام خلفاء سے تمکنت کے وعدہ کا ذکر اور برگز چکا ہے اور یہ بات حقائق و واقعات کے بھی عین مطابق ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 150

سُننُ ابُو داوُد (أرو)

کتاب الطب . کتاب الأدب

تالیف

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث جتانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تالیف

فیضانِ ابوعمار عسقرارق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج

حافظ ابوطاہر زبیر علی بنی رحمۃ اللہ علیہ

تقریباً، تصحیح و تالیف

حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ

بیدیصری مسائل

پروفیسر محمد سعید سحلی رحمۃ اللہ علیہ

جلد چہارم

اعتقاد پبلیشنگ ہاؤس، لاہور

۳۰۹۵ سرسید احمد روڈ دریا گنج، نئی دہلی ۱۱۰۰۲



عکس حوالہ نمبر: 150

290

۳۵- کتاب المہدی مہدی کا بیان

۴۲۹۰- (أ) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدَّثْتُ
عَنْ هَارُونَ بْنِ الْمُغِيرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو
ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ - رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ - وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ: إِنَّ
ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ ﷺ،
وَسَيُخْرَجُ مِنْ ضُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ
نَبِيِّكُمْ ﷺ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي
الْخَلْقِ. ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةَ: يَمْلَأُ الْأَرْضَ
عَدْلًا.

۴۲۹۰- سیدنا علیؑ نے بیان کیا..... اور اس اشیا
میں انہوں نے اپنے صاحبزادے حضرت حسنؑ کی
طرف دیکھا..... فرمایا کہ میرا یہ فرزند سید (اور سردار)
ہے جیسے کہ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا ہے..... اور
اس کی نسل سے ایک آدمی ہوگا جو تمہارے نبی ﷺ کا ہم
نام ہوگا وہ اخلاق میں ان ہی کے مشابہ ہوگا مگر شکل میں
مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر قصہ بیان کیا کہ..... وہ زمین کو عدل
سے بھر دے گا۔

۴۲۹۰- (ب) وَقَالَ هَارُونُ: حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ
طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ هَلَالِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يُخْرَجُ رَجُلٌ مِنْ
وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ: الْحَارِثُ حَرَاثُ عَلِيٍّ
مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: مَنْصُورٌ يُوْطَى أَوْ
يُمْكَنُ لِأَلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا مَكَنْتُ قُرَيْشٌ
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَجَبَّ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ
نَضْرُهُ» أَوْ قَالَ: «إِجَابَتُهُ».

۴۲۹۰- سیدنا علیؑ نے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: ”ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جسے حارث
بن حراث کہا جاتا ہوگا۔ اس کے آگے ایک شخص ہوگا جسے
منصور بولتے ہوں گے وہ آل محمد کو مقام دے گا جیسے کہ
قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جبکہ دی تھی۔ ہر مسلمان پر اس
کی نصرت یا فرمایا اس کی بات کو قبول کرنا واجب ہوگا۔“



۴۲۹۰- أ- تخريج: [إسناده ضعيف] * أبو إسحاق عن إن صح السند إليه، وأبو داود لم يذكر من حديثه.

۴۲۹۰- ب- تخريج: [إسناده ضعيف] * أبو الحسن و هلال بن عمرو مجهولان.

عکس حوالہ نمبر: 151

مِرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ أُرْدُو

للعلمامہ شیخ الفاری علی بن سلطان محمد الفاری ہجری ۱۱۴

شرح

مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيحِ

للإمام العلامة محمد بن عبد اللہ الطہیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد نسیم

جلد دوم

مکتبہ رحمانیہ



مکتبہ رحمانیہ، ۱۰، پان لاکھور
فون: 042-37224228-37355743

MENTOR-E-REHMANI

عکس حوالہ نمبر: 151

کتاب الفتن

۱۷۳

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از موجد رحمہ

قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِبَابَتُهُ.

(رواہ ابو داؤد)

اخر جہ ابو داؤد فی المسند ۴۷۷/۴ حدیث رقم ۴۲۹۰۔

ترجمہ: ”حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ما وراء النہر (کے کسی شہر میں ایک شخص ظاہر ہوگا جس کو حارث ثرار کے نام دیا جائے گا، دسے کے لشکر کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا، وہ حارث آل محمد ﷺ کو جگہ یا ٹھکانہ دے گا جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کو قریش کے لوگوں نے ٹھکانہ دیا تھا (ہیں) ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ اس شخص کی موافقت و نصرت کرے یا یہ فرمایا کہ (ہر مسلمان پر واجب ہوگا کہ) اس شخص کی اطاعت کرے۔“ (ابو داؤد)

تفسیر صبح: قولہ: یخرج رجل من وراء النہر..... یقال له منصور:

حراثت کے تشدید کے ساتھ نعت ہے، بمعنی ذراع (کھیتی کرنے والا)۔

علی مقدنتہ: (مضاف حمزہ ۰۰ ہے) ”علی مقدمہ جیشہ“ ہے، (اس کے لشکر کے اگلے حصہ پر)۔

منصور: اس شخص کا نام ہوگا، یا صفت ہوگی۔ بعض کا کہنا ہے، کہ منصور سے مراد ابو منصور ماتریدی ہیں ایک مشہور جلیل القدر امام ہیں اور عقائد میں حنفیہ کے اصول کا مدار ان ہی پر ہے، لیکن اس حدیث کو اس باب میں ذکر کرنا مناسب نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مزید یہ کہ اس باب کا عنوان ”اشراط الساعة“ ہے، اور ”قیامت کی علامات“ امام مہدیؑ کے نزول کے علاوہ دوسری علامات کو بھی شامل ہیں۔ خواجہ عبید اللہ سرمدی نقشبندی فرماتے ہیں کہ منصور ہی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ لیکن اس جیسی بات یا تو کسی نقلی دلیل سے کہی جاسکتی ہے، یا کشف کی بنیاد پر کہی گئی ہے۔

قولہ: یوطن أویمکن..... لورسول اللہ ﷺ:

یوطن: ”توطنین“ کا اصل معنی ہے ”کسی کو کوئی ٹھکانہ یا مکان دینا“

او یمکن: ”او“، راوی کی طرف سے شک کیلئے ہے اور اسی سے یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿الذین ان مکنہم فی الارض﴾ [الفتح: ۴۱]: ”اور یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں حکومت دے دیں تو“ یا یہ۔ ”او“ واؤ کے معنی میں ہے، یعنی وہ شخص محمد ﷺ کی آل کو مال، خزانوں اور تھناری کی صورت میں اسباب مہیا کرے گا۔ اور اپنے لشکر کے ذریعے حکومت و خلافت کو قوی، مضبوط اور مستحکم بنائے گا۔

لاال محمد: آل محمد سے عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی تمام ذریت مراد ہے، اور خصوصی طور پر امام مہدیؑ مراد ہیں۔ یا لفظ ”آل“ زائد ہے، یعنی ”محمد“ مہدیؑ مراد ہے۔

کما مکنت قریش: ”ما“ مصدر یہ ہے ای: ”کتمکین قریش“۔ (قریش کے ٹھکانہ دینے کی طرح)

25- مسح و مہدی کو رسول اللہ کا سلام

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقِرُّهُ مِنِّي السَّلَامَ.

(مشدرک حاکم جلد 6 صفحہ 724 شبیر برادرزلا ہور) ¹⁵²

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو عیسیٰ بن مریم کو پائے وہ اسے میرا سلام پہنچائے۔

تشریح: امام حاکم نے یہ حدیث بخاری اور مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دی ہے۔ شیعہ مسلک میں تو امام مہدی کو سلام پہنچانے کا یہ طریق بھی بیان ہے۔ حضرت امام باقرؑ فرماتے ہیں کہ:

”جب تمہاری ملاقات ہمارے امام قائم (مہدی) سے ہو تو ان الفاظ

میں ان کو سلام کرنا السلام علیکم! اے اہل بیت نبوت اور علم کی کان اور رسالت

کے مقام۔“ (بحار الانوار جلد 12 صفحہ 336 محفوظ بک ایجنسی کراچی) ¹⁵³

اس حدیث سے آخری زمانے میں آنے والے مثل مسح و مہدی کے مقام اور اسے قبول کرنے کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے جس کے بارے میں ارشاد نبویؐ ہے کہ لَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عَيْسَىٰ كَعَيْسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ كَسَوَا كَوْنِي مَهْدِي نَهَيْم۔ (ابن ماجہ کتاب الفتن باب شدة الزمان)

اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس محبوب مہدی کو محبت بھرا سلام بھجوا کر اپنی امت کو یہ پیغام دیا کہ وہ آنیوالا میرا پیارا مسیح اور مہدی ہے اس کی قدر کرنا۔ ہاں! وہی مہدی جس کی سچائی کے نشان کے طور پر چاند سورج گرہن کے آسمانی گواہوں کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہؐ نے ”ہمارے مہدی“ کے الفاظ میں اپنی محبت اور پیار کا اظہار فرمایا۔ ایک اور موقع پر رسول اللہؐ نے فرمایا: - إِنَّ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ... إِلَّا خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي... کہ یقیناً عیسیٰ بن مریم کے اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں۔۔۔ سنو میری امت میں میرا

خليفة ہوگا تو اسے میرا سلام دینا۔ (المعجم الصغیر صفحہ 501-502 شبیر برادرزلا ہور) ¹⁵⁴

سلامتی کے اس پیغام میں یہ اشارہ بھی تھا کہ ہمیشہ کی طرح اس مامور زمانہ سے بھی مخالفت اور لعنت و ملامت کا سلوک ہوگا مگر اپنے سچے امتیوں سے رسول کریمؐ نے سلامتی کے پیغام کی توقع رکھتے ہوئے انہیں اس مسح موعود کے ماننے اور قبول کرنے کی تاکید کی۔ تاہم چونکہ محض سلامتی کا پیغام پہنچانے کی ادھوری اطاعت باعث فضیلت ہونے کے باوجود موجب نجات نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے رسول اللہؐ نے مسح و مہدی کی بیعت کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

”فَاِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلٰى النَّخْلِ فَاِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيّۡ۔“

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 452 مترجم سید محمد تقی سعیدی مکتبہ اسلامیہ لاہور) ¹⁵⁵

کہ جب تم اس مہدی کو دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ گھٹنوں کے بل برف پر چل کر جانا پڑے کیونکہ وہ خدا کا خلیفہ مہدی ہے۔

ابن ماجہ کی ہی دوسری روایت میں رسول اللہؐ نے اس امام کی نصرت اور مدد کرنے کے ساتھ اسے قبول کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔ ان احادیث سے ظاہر ہے کہ مسح و مہدی کو قبول کرنا اور اس کی بیعت کر کے مدد کرنا کتنا ضروری اور لازمی ہے۔ بعض اور روایات میں اس مہدی کی تائید میں آسمان سے ”خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيّۡ“ کی آواز آنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد آسمانی نشانوں کا ظہور ہے جس کے بعد مہدی کی قبولیت پھیلے گی۔

مزید برآں سنی اور شیعہ مسلک کی احادیث بھی اس پر متفق ہیں کہ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

(صحیح مسلم اردو جلد دوم صفحہ 733 مترجم محمد تقی الدین شبیر برادرزلاہور۔)

کمال الدین و تمام النعمۃ مجلد دوم صفحہ 120) ¹⁵⁶
جہاں تک مسح موعود و مہدی معبود کے مقام کا تعلق ہے تو یہ وہ عظیم الشان امام ہے جس کے بارہ میں روایت ہے کہ امت میں ایک ایسا خلیفہ بھی ہوگا جو ابوبکرؓ و عمرؓ سے بھی افضل ہوگا۔

(المصنف ابن ابی شیبہ جلد 21 صفحہ 293 دار قرطبۃ بیروت) ¹⁵⁷
امام محمد بن سیرین تابعی نے اس آنے والے مہدی کو ابوبکرؓ و عمرؓ سے افضل اور نبی کے برابر قرار دیا

اور بعض لوگوں کے تعجب کرنے پر کہ کیا وہ ابو بکرؓ و عمرؓ سے بھی افضل ہوگا؟ ابن سیرین نے فرمایا کہ ممکن ہے وہ بعض انبیاء سے بھی افضل ہو۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 148، 149 مکتبۃ عالم الفکر قاہرہ) ¹⁵⁸

یہی وجہ ہے کہ امام مہدی کو نہ صرف سلام پہنچانے کی تاکید کی گئی بلکہ سنی و شیعہ روایات میں بالاتفاق ان کی تکذیب اور انکار کرنے والے کو کافر ٹھہرایا گیا۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 157 مکتبۃ عالم الفکر قاہرہ) ¹⁵⁹

پس سعادت مند ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس زمانہ میں خدا کے اس برگزیدہ مسح و مہدی کو سلام پہنچانے کی توفیق پائی۔ جس کی دنیا صدیوں سے منتظر تھی اور مشہور شاعر مومن کی طرح جن کی یہ تمنا تھی:

زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن
تو سب سے پہلے تو کہو سلام پاک حضرت کا
مگر آہ صد آہ کہ جب وہ مہدی آ گیا تو مسلمانوں کی اکثریت اسے پہچاننے سے محروم رہی، جبکہ دیگر
نے مخالفت اور مشکلات دیکھ کر اسے ماننے سے انکار کر دیا اور رسول اللہ کی نصیحت بھی فراموش کر بیٹھے۔

یارو مسح وقت کہ تھی جن کی انتظار
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
راہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
ایام سعدان کے بسرعت گزر گئے

(کلام محمود صفحہ 121 نظارت نشر و اشاعت قادیان مطبوعہ 2002)

حضرت مسح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آنحضرتؐ نے جو مسح موعود کو السلام علیکم پہنچایا یہ درحقیقت آنحضرتؐ کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے نہ عوام کی طرح معمولی سلام۔ اور پیشگوئی یہ ہے کہ آنحضرتؐ مجھے بشارت دیتے ہیں کہ جس قدر مخالفین کی طرف سے فتنے اٹھیں گے اور کافر اور دجال کہیں گے اور عزت اور جان کا ارادہ کریں گے اور قتل کے لئے فتوے لکھیں گے۔ خدا ان سب باتوں میں ان کو نامراد رکھے گا اور تمہارے شامل حال سلامتی رہے گی۔ اور ہمیشہ کے لئے عزت اور بزرگی اور قبولیت اور ہر ایک ناکامی سے سلامتی صفحہ دنیا میں محفوظ رہے گی جیسا کہ السلام علیکم کا مفہوم ہے۔“

(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 131 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 152

المسجد النبوی على الصَّحَابِ

جلد 6

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن الفادري الرضوي

از بوبازار لاہور

شہیر برادرز
فون: 042-37246006

عکس حوالہ نمبر: 152

المستدرک (جزء) جلد ششم

۷۲۳

کتاب الفتن والملاحم

❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8634 - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَأَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ زِيَادِ الدُّورِيِّ قَالَا: تَنَا الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُرَيْمَةَ، تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانِ الْأَزْرُقِيِّ، تَنَا رِيحَانُ بْنُ سَعِيدٍ، تَنَا عَبَادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيُذْرِكُ رِجَالٌ مِنْ أُمَّتِي عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَيَشْهَدُونَ قِتَالَ الدَّجَالِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8634 - منكر

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پائیں گے اور دجال کے قتل کا مشاہدہ بھی کریں گے۔

8635 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْحِطَلِيُّ، تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَلَّى الْجَمْعِيُّ، تَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قَلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقِرَّهُ مِيثَاقَ السَّلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ إِسْمَاعِيلُ هَذَا أَظُنُّهُ ابْنُ عِيَّاشٍ وَكَمْ يَحْتَجَّ بِهِ

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس کی بھی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہو، وہ ان تک میرا سلام پہنچا دے۔

❁ اس حدیث کی سند میں جو اسماعیل نامی راوی ہیں، میرا گمان ہے کہ وہ ابن عیاش ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

8636 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رَبِيعِي، عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَذْرُسُ الْإِسْلَامَ كَمَا يَذْرُسُ وَشَى الثَّوْبِ، لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسْكَ، وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَنْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَتَّقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ: الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَحْنُ نَقُولُهَا" فَقَالَ صَلَّةٌ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَذْرُونَ مَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا نُسْكَ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُدَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يُعْرَضُ عَنْهُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: يَا صَلَّةُ، تُنَجِّهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنَجِّهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنَجِّهِمْ مِنَ النَّارِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَكَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8636 - على شرط مسلم

❁ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی تعلیمات کپڑے کی طرح میلی ہوتی

عكس حواله نمبر: 153

جله حقوق كى ناشر محفوظ ميں

مخار الاوار

۱۲

علامه محمد باقر مجلسى

ترجمه

مولانا سيد حسن امداد ممتاز الافاضل

درحالات

حضرت امام محمد مہدی آخر الزمان علیہ السلام



م محفوظات ابن كحنين * مارشن روڈ
كراچي

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882

E-mail: anisco@cyber.net.pk

عکس حوالہ نمبر: 153

۳۳۶

آپ فرمائیں گے: اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔
یہ فرما کر، آپ کوڑ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوں گی کہ
تمام حج کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبر
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں، اور
نخعت و جبرو کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو راستے پھیلے
پل تعمیر کریں۔

اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گیمہوں سے
بھری ہوتی ٹوکری رکھے ہوتے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔“ (غیبۃ طوسی)

☆ اعلام الوری اور کتاب الارشاد میں بھی عمرو بن شمر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

مسجد سہلہ امام قائم کی قیامگاہ ہوگی

(۵۴)

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے اور انھوں نے حضرت
الوعد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا: ” اَمَّا اِنَّهٗ مَنْزَلٌ صَاحِبِنَا اِذَا قَدِمَ بَاہِلَہٗ “

” مسجد سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے
اہل و عیال کو لیکر یہاں آئیں گے۔“ (غیبۃ طوسی)

☆ کتاب کافی میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

(۵۵)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے اور

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

” جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں ان کو سلام کرے:

” السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبُوَّةِ، وَمَعْدِنِ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ “ (غیبۃ طوسی)

عکس حوالہ نمبر: 154

سیدنا اور مہدیؑ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر لایا گیا ہے۔

الحجرات الصغیر

الشیخ الحدیث مولانا محمد امجد علی شاہی

بیتنا، جامعہ اسلامیہ، لاہور

الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن الفارسی القسوی



بیتنا، جامعہ اسلامیہ، لاہور
042-37246006
shabbirbrother78@gmail.com

شبیر برادرزہ

عکس حوالہ نمبر: 154

الْمُسْتَعْمِرُ الْمَدِينَةَ بِرَأْسِهِ

(۵۰۱)

من اسفہ عیسیٰ

ان شیوخ سے مروی احادیث جن کا اسم گرامی ”عیسیٰ“ ہے

724 - حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمَسَارِيُّ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَمِينَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْبَانَ الْمُحَدِّثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَعِينَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، قَالُوا: وَمَا هِيَ تِلْكَ الْفِرْقَةُ؟ قَالَ: مَا آتَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي لَمْ يَرَوْهُ عَنْ يَحْيَى الْأَعْبَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُوَيْبَانَ

عیسیٰ بن محمد التمسار الواسطی سے مروی حدیث

✽ ✽ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ امت ۳۷ فرقوں میں بٹ جائے گی، سب دوزخی ہوں گے، سوائے ایک کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک جماعت کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جماعت (جو ان نظریات پر قائم ہوگی) جن پر آج میں اور میرے صحابہ کا رہنا ہے۔

⊗ ⊗ اس حدیث کو یحییٰ سے صرف عبداللہ بن سفیان نے روایت کیا ہے۔

725 - حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبِيَّةُ لَأَبِي الْبَغْدَادِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانَ الْقُرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: الْإِنِّي عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ نَبِيِّ بَنِي إِسْرَائِيلَ، لَا آتَا خَلِيفَتِي فِي أَهْتِي مِنْ بَعْدِي يَقْتُلُ الدِّجَالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ أَوْزَارَهَا، إِلَّا مَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ " لَمْ يَرَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ، وَلَا عَنْهُ إِلَّا مُحَمَّدُ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عُقْبَةَ

725- صحیح البخاری - کتاب البیوع باب قتل الخنزیر - حدیث: 2130 صحیح البخاری - کتاب المظالم والنفسیہ باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر - حدیث: 2364 صحیح البخاری - کتاب أهدایت الذنوب باب قول الله واذکر فی الكتاب مریم إذ انبتت من أصلها - حدیث: 3274 صحیح البخاری - کتاب أهدایت الذنوب باب قول الله واذکر فی کتاب مریم إذ انبتت من أصلها - حدیث: 3275 صحیح مسلم - کتاب الإیمان باب نزول عیسی ابن مریم ما کما بشریة نبینا محمد صلی الله - حدیث: 248 صحیح مسلم - کتاب الإیمان باب نزول عیسی ابن مریم ما کما بشریة نبینا محمد صلی الله - حدیث: 249 سنن أبی داود - کتاب السلام باب خروج الرجال - حدیث: 3787 سنن ابن ماجه - کتاب الفتن باب فتنة الرجال - حدیث: 4076 سنن الترمذی الجامع الصحیح - الذنوب باب الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی نزول عیسی ابن مریم علیه السلام حدیث: 2211

عکس حوالہ نمبر: 154

السُّنَنِ الْمَشْرِقِيَّةِ لِلْمَشْرِقِيِّينَ

۵۰۲

عیسیٰ بن محمد الصدید لانی البغدادی سے مروی حدیث

۱۰۰۰۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار سن لو! یسعی ابن مریم اور میرے درمیان کوئی نبی اور رسول نہیں ہوگا اور سن لو! یسعی ابن مریم میری امت میں میرے نائب ہوں گے۔ سن لو وہ دجال توکل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ ختم کریں گے اور اس وقت جنگیں ختم ہو جائیں گی، سن لو تم میں سے جو شخص ان سے ملے، ان کو میرا سلام کہنا۔

۱۰۰۰۰ اس حدیث کو قوادہ سے صرف کعب ابو عبد اللہ مصری نے روایت کیا ہے اور کعب سے صرف محمد بن عثمان نے روایت کیا ہے اور ان سے روایت کرنے میں محمد بن عقبہ منفر ہیں۔

726 - حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَرَزَارِيُّ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ اللَّهِ بْنُ زَائِدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَائِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ حَزِينًا عَلَى الدُّنْيَا أَصْبَحَ سَاحِطًا عَلَى رَبِّهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ يَشْكُو مُصِيبَةً نَزَلَتْ بِهِ، فَإِنَّمَا يَشْكُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ تَضَعُ لَفَنِي لِيَنَالَ وَمَا فِي يَدَيْهِ اسْحَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ أُعْطِيَ الْقُرْآنَ رَدَّخَلَ النَّارَ أَبَعَدَهُ اللَّهُ لَمْ يَزِرْهُ عَنْ ثَابِتٍ إِلَّا وَهَبَ اللَّهُ، وَتَكَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ

عیسیٰ بن سلیمان الفزازی البغدادی سے مروی حدیث

۱۰۰۰۰ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا کے غم میں صبح کی اس نے اپنے رب کی نافرمانی میں صبح کی اور جس نے اپنے اوپر آئی ہوئی آزمائش کی شکایت کرتے ہوئے صبح کی، اس نے اللہ کی شکایت کی ہے اور جس نے کسی مال دار کا مال حاصل کرنے کے لئے اس کے سامنے انکساری اور عاجزی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کر لیا۔ جس کو قرآن کی دولت سے نوازا گیا اور وہ اپنی بد عملی کی بنا پر دوزخ میں چلا گیا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔

۱۰۰۰۰ اس حدیث کو ثابت سے صرف وہب اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ صالحین میں سے تھے۔

مِنْ اسْمِهِ عَمْرُو

ان شیوخ سے مروی احادیث جن کا اسم گرامی ”عمرو“ ہے

727 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ نُؤَيْرِ الْجَدَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرَزَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْقُرَرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُوذُ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَيَقُولُ: أَعِيذُكُمْ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامِيَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامِيَةٍ لَمْ يَزِرْهُ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ أَبِي الْفَرَزَابِيِّ

عکس حوالہ نمبر: 155

احادیث ۲۸۸۲-۴۳۴۱

سُنَنِ ابْنِ مَآ

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی رَحِمَهُ
التَّوْفِی ۲۷۳

ترجمہ

علاء ناصر الدین البانی

مراجعت

حافظ زبیر علی زئی

تصدیق

حافظ صلاح الدین یوسف

ترجمہ

پروفیسر سعید مجتبیٰ سعیدی

نقد ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبدالرشاد الحامد

تخریج تصحیح و تصحیح

حافظ ندیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

عکس حوالہ نمبر: 155

أَبْوَابُ الْفِتَنِ 452/3 فتنة وآرائش سے متعلق احکام

٤٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُبْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُقْتَلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ. كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ. ثُمَّ لَا يَبْسُرُ إِلَيَّ وَاحِدٌ مِنْهُمْ. ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّايَاتُ السُّودُ مِنْ قَيْلِ الْمَشْرُوقِ. فَيَقْتُلُونَكُمْ قِتْلًا لَمْ يَقْتُلَهُ قَوْمٌ)).
 ٤٠٨٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ: حَدَّثَنَا يَاسِينُ بْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُهَدِيُّ مِنَّا، أَهْلُ الْبَيْتِ، يُصَلِّحُهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ)). [حسن، مسند احمد: ١/٨٤؛ مسند ابى يعلى: ٥١٥/٦ الضعيف، المستدرک للحاکم: ٤/٤٦٣؛ دلائل النبوة للبيهقي: ٥١٥/٦ الضعيف: ٨٥ سفیان ثوری مدلس ہیں اور سماع کراحت نہیں ہے۔]
 ٤٠٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ يَسَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ. فَتَذَاكَرْنَا الْمُهَدِيَّ. فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْمُهَدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ)). [صحيح، سنن ابى داود: ٤٢٨٤؛ المستدرک للحاکم: ٤/٥٥٧]

(٣٠٨٣) ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے خزانے کے پاس (اس کے حصول کے لیے) تین آدمیوں کی آپس میں لڑائی ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک کسی خلیفے (بادشاہ) کا بیٹا ہوگا۔ مگر وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں مل سکے گا، پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے (والے لوگ) نمودار ہوں گے۔ وہ تمہارا اس قدر قتل عام کریں گے کہ اس سے پہلے کسی نے ایسی خونریزی نہ کی ہوگی۔“ پھر آپ نے مزید کچھ بیان کیا جو مجھے یاد نہیں رہا۔ آپ نے فرمایا: ”جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لو، اگرچہ برف پر پھسل کر آنا پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا (مقرر کردہ) خلیفہ مہدی ہوگا۔“

(٣٠٨٥) علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں (قائدانہ) صلاحیتوں سے نواز دے گا۔“

(٣٠٨٢) سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہماری گفتگو میں مہدی کا ذکر آ گیا تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”مہدی اولادِ فاطمہ میں سے ہو گا۔“

(٣٠٨٤) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: ”عبدالطلب کی اولاد میں سے

٤٠٨٧ - حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادِ

عکس حوالہ نمبر: 156

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفْعَلُونَ

اور وہ رسول، ان لوگوں کو "الکتب" اور "الحکم" کی تعلیم دیتا اور ان کا تزکیہ کرتا ہے۔

صحیح مسلم شریف



ترجمہ

استاذ دارالافتاء دارالحدیث

ابوالعلاء محمد بن مسلم بن الحجاج

اصح احادیث صحیحہ فی السنن والحدیث

جلد دوم



المسلمین فی ایش

امام ابوالمسلمین بن حجاج القشیری

توفی ۲۶۱ھ

تقدیم امامت عالیہ بغیر انہ و انہما کے، بحیوۃ جنانہ

زیبہ سنسٹرز کوٹلہ ہائی سکول، ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز



عکس حوالہ نمبر: 156

معلم شریف (حرم) بلوچ (۷۳۳) کتاب الامارۃ

﴿﴾ حضرت جناب بن عبد اللہ کلی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی عصیت کی دعوت دیتے ہوئے یا کسی عصیت کی مدد کرتے ہوئے۔ کسی گروہ کے جھنڈے تلے باراجائے وہ جاہلیت کی موت ہوگی۔

4678 - حَدَّثَنَا عُثَيْبُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الْعَنْبَرِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنَ أَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَادَةً فَقَالَ لِيْنِي لَمْ آتِكَ لِأَجْلِسَ آتَيْتَكَ لِأَحَدِنَا حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حَاجَةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً

﴿﴾ نافع بیان کرتے ہیں زید بن معاویہ کے دور حکومت میں جب "واقعہ حرہ" پیش آیا تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبد اللہ بن مطیع کے پاس گئے تو انہوں نے حکم دیا! ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کیلئے تکبیر رکھو تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کیلئے نہیں آیا ہوں۔ بلکہ میں آپ کو ایک حدیث سنانے کیلئے آیا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص (حاکم وقت کی) اطاعت سے ہاتھ کھینچ لے قیامت کے دن وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوگی اور جس شخص کے مرتے وقت اس کی گردن میں کسی کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

4679 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَلَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

4680 - حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

باب 634: حُكْمٌ مَن فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

جو شخص مسلمانوں کی اجتماعیت کے درمیان علیحدگی پیدا کرنے کی کوشش کرے اس کا حکم

4881 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عُذْرُو قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ آزَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَمَا نَا مِنْ كَانَ

حدیث 4677 - بخاری (6646) نسائی (4115)، ابن ماجہ (3948) احمد (7931) ابن حبان (4579) مستدرک (407) بیہقی (16388) ابویعلیٰ (7375) بزم کبیر (1671)

حدیث 4681 - نسائی (4020) احمد (18321) ابن حبان (4577) مستدرک (2665) بیہقی (16466) بزم کبیر (488)

عکس حوالہ نمبر: 156

من ترجمہ
کمال الدین وسام النعمہ

تألیف

شیخ صدوق

ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی

ترجمہ

منصور پسلوان

مجلد دوم

عکس حوالہ نمبر: 156

۱۲۰

ج ۲ - باب ۳۹

تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَأَنَّ مِنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً» قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ هَذَا حَقٌّ كَمَا أَنَّ النَّهَارَ حَقٌّ، قِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ قِنِ الْحُجَّةَ وَالْإِمَامَ بَعْدَكَ؟ قَالَ: ابْنِي مُحَمَّدٌ، هُوَ الْإِمَامُ وَالْحُجَّةُ بَعْدِي، مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْهُ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً. أَمَا إِنْ لَهْ غَيْبَةٌ يَحَارُ فِيهَا الْجَاهِلُونَ، وَبُهْلُكٌ فِيهَا الْمُبْطِلُونَ، وَتَكْذِبٌ فِيهَا الْوَقَائِلُونَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَى الْأَعْلَامِ الْبَيْضِ تَخْفُقُ فَوْقَ رَأْسِهِ بِتَجْفِيفِ الْكُوفَةِ».

﴿ باب ۳۹ ﴾

« فِيمَنْ أَنْكَرَ الْعَايِمَ الثَّانِي عَشَرَ مِنَ الْأَيِّمَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ »

- ۱ - حَدَّثَنَا أَبِي - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ «قَالَ: مَنْ أَنْكَرَ وَاحِدًا مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأُمَمَاتِ».
- ۲ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ - الْحَسَنِ الصَّفَّارِ، وَالْحَسَنُ بْنُ مَثِيلِ الدَّقَائِقِ؛ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الْخَمِيرِيِّ جَمِيعًا قَالُوا:

زمانہ اس را نشانسد به مرگ جاہلیت در گذشتہ است. فرمود: این حق است همچنان کہ روز روشن حق است. گفتند: ای فرزند رسول خدا حجت و امام پس از شما کیست؟ فرمود: فرزندم محمد، او امام و حجت پس از من است، کسی کہ ببرد و او را نشانسد به مرگ جاہلیت در گذشتہ است، آگاہ باشید کہ برای او غیبی است کہ نادانان در آن سرگردان شوند و مبطلان در آن ہلاک گردند و کسانی کہ برای آن وقت معین کنند دروغ گویند، سپس خروج می کند و گویا به پرچمهای سپیدی می نگریم کہ بر بالای سر او در نجف کوفہ در اهتزاز است.

باب ۳۹

کسانی کہ منکر قائم یا فرد دوازدهمین ائمہ علیہ السلام شوند

- ۱ - ابن مسکان از امام صادق علیہ السلام روایت کند کہ فرمود: کسی کہ یکی از زندگان را انکار کند مانند کسی است کہ اموات را انکار کردہ باشد.
- ۲ - روایت فوق بہ سندہای دیگر نیز از امام صادق علیہ السلام روایت شدہ است.

ترجمہ: جو شخص اس حالت میں مرے کہ اس نے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر: 157

المصنف

لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

الإمام أبي بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العباسي الكوفي

المولود سنة ١٥٩ هـ - والمتوفى سنة ٢٣٥ هـ

رضي الله عنه

متممة رقم نخرصة و نخرع أمارة

محمد عوامر

المجلد الحادي والعشرون

الفتن - الجمل

٣٨٢٦٤ - ٣٩٠٩٨

مصحح و مہدی کورسول اللہ کا سلام

شکرہ کراچی القیاسیہ

عکس حوالہ نمبر: 157

۲۹۳

۴۰۔ کتاب الفتن

باب (۲ - ۲)

أبي بزة، عن أبي الطفيل، عن علي، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لو لم يبق من الدهر إلا يوم لبعث الله رجلاً من أهل بيتي، يملؤها عدلاً، كما ملئت جوراً».

۳۸۸۰۴ - حدثنا أبو أسامة، عن هشام، عن ابن سيرين قال: المهدى من هذه الأمة، وهو الذي يؤم عيسى ابن مريم عليهما السلام.

۳۷۶۰ - ۳۸۸۰۵ - حدثنا أبو أسامة، عن عوف، عن محمد قال: يكون في هذه الأمة خليفة لا يُفضّل عليه أبو بكر ولا عمر.

۳۸۸۰۴ - رجاله ثقات، وشواهد كثيرة من الأحاديث الصحيحة.

۳۸۸۰۵ - رجاله ثقات، وكون الشيخين الجليلين رضي الله عنهما لا يفضّلان على المهدى: يعني في أثره في الأمة في آخر الزمان، وفي إشاعته العدل بين أفرادها، كما شاع الظلم والجور بينهم.

وهذا التفسير مستفاد من الرواية الموهومة التي ذكرها الدارقطني في «العلل» ۱۰ (۱۸۳۹) من رواية مؤمّل بن عبد الرحمن الثقفي، عن عوف، عن ابن سيرين، عن أبي هريرة مرفوعاً: «يكون في آخر الزمان خليفة لا يفضّل عليه أبو بكر ولا عمر» وزاد قال: «يعني: في العدل».

والحديث دون هذه الزيادة رواه ابن عدي ۶: ۲۴۳۳ ترجمة مؤمّل نفسه، وضعّفه بقوله: «عامه حديثه غير محفوظة»، وهكذا قال الدارقطني عن هذا الحديث: «المحفوظ أنه من كلام ابن سيرين».

وقد ذكر السيوطي رحمه الله هذا الأثر في «العرف الوردی» - ۲: ۷۷ من «الحاوي» - وفسّره بنحو هذا، لكن الذي يلفت النظر فيه قوله: «قال ابن أبي شيبة في «المصنّف» في باب المهدى»، فأفاد تبويب هذه الجملة من الأحاديث، ويبقى أن يكون الباب قبل رقم (۳۸۷۹۳).

ترجمہ: اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس پر ابوبکر اور عمر کو فضیلت نہ ہوگی۔

عکس حوالہ نمبر: 158

عقد الدرر فی اخبار المنتظر

لیوسف بن یحییٰ بن علی بن عبد العزیز
المقدسی الشافعی السلمی

(من علماء القرن السابع)

تعمیر

الدكتور عبد الفتاح محمد الحلوة

الطبعة الأولى

۱۳۹۹ھ = ۱۹۷۹م

عکس حوالہ نمبر: 158

الباب السابع

۱۴۸

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «لَنْ تَهْلِكَ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلَاهَا ، وَمَهْدِيهَا وَسَطُهَا ، وَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا» .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ ، فِي «سُنَنِهِ» (۱) .

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : «الْمَهْدِيُّ طَاوُؤُسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ» .

أَخْرَجَهُ الدَّبْلِيُّ (۲) ، فِي كِتَابِ «الْفِرْدَوْسِ» .

وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مُحَمَّدٍ (۳) ، قَالَ : كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يَكُونُ فِي هَذِهِ [۷۷ ظ] هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيفَةً ، لَا يُفْضَلُ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو الدَّائِيُّ ، فِي «سُنَنِهِ» (۴) .

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قِيلَ لَهُ : الْمَهْدِيُّ خَيْرٌ ، أَوْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ؟

قَالَ : هُوَ خَيْرٌ (۵) مِنْهُمَا ، وَيَعْدِلُ نَبِيًّا (۶) .

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ، أَنَّهُ ذَكَرَ فُتْنًا (۷) تَكُونُ ، فَقَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاجْلِسُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، حَتَّى نَعْتَمِدُوا عَلَى النَّاسِ بِخَيْرٍ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ .

(۱) لم أجده في الحديث من سنن النساء .

(۲) أبو شعيب شيبويه بن شهدار بن شيبويه الدبلي الشامي ، الحافظ ، المتوفى سنة تسع وخمسة .

تذكرة الحفاظ ۴/ ۱۳۵۹ ، طبقات الشافعية الكبرى ۷/ ۱۱۱ ، ۱۱۲ .

(۳) ف : ه أحمد ، والمثبت في سائر النسخ ، وسنن الداني .

(۴) سنن الداني . لوحة ۸۲ .

(۵) في الفتن ، لنسيم بن حاد : «الخير» .

(۶) في الفتن : «بني» .

(۷) في الفتن : «فتنة» .

ترجمہ: عوف بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ اس امت میں ایک ایسا خلیفہ ہوگا جس پر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی فضیلت نہ ہوگی۔۔۔ محمد بن سیرین کے بارے میں مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ مہدی افضل ہے یا ابوبکرؓ و عمرؓ؟ تو آپ نے کہا وہ (مہدی) ان دونوں سے افضل ہے اور نبی کے برابر ہے۔

ان ہی سے ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے فتنوں کا ذکر کیا جو برپا ہوں گے تو انہوں نے کہا جب وہ (فتنہ) برپا ہوں گے تو تب تک اپنے گھروں میں بیٹھے رہو۔ یہاں تک کہ تم ابوبکرؓ و عمرؓ سے بہتر کسی شخص کا لوگوں سے سنو۔

عکس حوالہ نمبر: 158

فی شرفه وعظیم منزلته

۱۴۹

قيل : يا أبا بكر ، خَيْرٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعَمْرٍ !

قال : قد كان يُفَضَّلُ عَلَيَّ بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ .

أَخْرَجَهُمَا الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، فِي كِتَابِ «الْفِتَنِ» (۱)

وعن حُدَيْفَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَظُهُورِ أَمْرِهِ ، قَالَ : « فَتَخْرُجُ

(۲) الْأَبْدَالُ مِنَ الشَّامِ وَأَشْبَاهُهُمْ ، وَيَخْرُجُ إِلَيْهِ (۲) النَّجَبَاءُ مِنْ مِصْرَ ،

وَعَصَائِبُ أَهْلِ الشَّرْقِ وَأَشْبَاهُهُمْ ، حَتَّى يَأْتُوا مَكَّةَ ، فَيَبَايِعُ لَهُ بَيْنَ

زَمَزَمَ وَالْمَقَامِ ، ثُمَّ يَخْرُجُ / مُتَوَجِّهًا إِلَى الشَّامِ ، وَجِبْرِيلُ عَلَيَّ مُقَدِّمِيهِ ، [۷۸ و]

وَمِيكَائِيلُ عَلَيَّ سَاقِيهِ ، يَفْرَحُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ ، وَالطَّيْرُ ،

وَالْوَحُوشُ (۳) ، وَالْحِيَتَانُ فِي الْبَحْرِ ، وَتَزِيدُ الْعِيَاءُ فِي دَوْلَتِهِ ، وَتَمُدُّ

الْأَنْهَارُ ، وَتُضَعِفُ الْأَرْضُ أَكْلَهَا ، وَتُسْتَخْرَجُ الْكُنُوزُ .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو عُمَانُ بْنُ سَعِيدِ الْمُقْرِيءِ ، فِي «سُنَنِهِ» (۴) .

وعن كعبِ الْأَحْبَارِ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : الْمَنْصُورُ الْمَهْدِيُّ

يُصَلِّي عَلَيْهِ أَهْلُ الْأَرْضِ ، وَطَيْرُ السَّمَاءِ ، يُبْتَلَى بِقَتْلِ الرُّومِ وَالْمَلَاجِمِ

عَشْرِينَ سَنَةً ، ثُمَّ يُقْتَلُ شَهِيدًا دُونَ أَلْفَانٍ مَعَهُ ، كُلُّهُمْ أَمِيرٌ صَاحِبُ

رَأْيَةٍ ، فَلَمْ (۵) تُصِيبْ الْمُسْلِمِينَ (۵) مُصِيبَةً بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَعْظَمُ مِنْهَا .

أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، (۶) فِي كِتَابِ «الْفِتَنِ» (۶)

(۱) أَخْرَجَهُمَا فِي سِيرَةِ الْمَهْدِيِّ . الْفِتَنِ لَوْحَةٌ ۹۸ ، ۹۹ .

(۲-۲) سَقَطَ مِنْ : ب .

(۳) فِي ب ، ق : « وَالْوَحُوشُ » .

(۴) سَنَنِ النَّاسِ . لَوْحَةٌ ۱۰۵ .

(۵-۵) فِي الْأَصْلِ : « يَصِيبُ الْمُسْلِمِينَ » .

(۶-۶) مِنْ : ب ، ق .

ترجمہ: پوچھا گیا ابوبکرؓ سے بھی بہتر! کہا: وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 159

فی شرفہ وعظیم منزلتہ ۱۵۷

وعن أبي سعيد الخدري ، رضى الله عنه ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : «مِنَّا (۱) الَّذِي يُعَلِّي عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ خَلْفَهُ» .

أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ . فِي «مَنَاقِبِ الْمَهْدِيِّ» .

وعن أبي أمامة الباهلي ، ، رضى الله عنه ، قال : خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وذكر الدجال ، وقال (۲) : «إِنَّ الْمَدِينَةَ لَتَنفِي خَبِيثًا ، كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبِيثَ الْحَيِّدِ ، وَيُدْعَى ذَلِكَ الْيَوْمَ يَوْمَ الْخَلَاصِ» .

فَقَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ : فَأَيُّ الْعَرَبِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ؟

قال : «هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ، وَجَلُّهُمْ بَيْتٌ (۳) الْمُقَدِّسِ ، وَإِمَامُهُمْ [۸۳ و] مَهْدِيُّ رَجُلٌ صَالِحٌ» .

أَخْرَجَهُ الْحَافِظُ أَبُو نُعَيْمٍ ، فِي كِتَابِ «الْحَلِيَّةِ» .

وعن جابر بن عبد الله ، رضى الله عنه ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : «مَنْ كَذَّبَ بِالذَّجَالِ فَقَدْ كَفَرَ ، وَمَنْ كَذَّبَ بِالْمَهْدِيِّ فَقَدْ كَفَرَ» .

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرِ الْإِسْكَافُ ، فِي «قَوَائِدِ الْأَخْبَارِ» ، (۴) كَذَا رَوَاهُ أَبُو الْقَاسِمِ السُّهَيْلِيُّ ، رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ، فِي «شَرْحِ السِّيَرَةِ» لَهُ (۴) .

(۱) فی ق زیادة : «المهدی» .

(۲) فی ب ، ق زیادة : «وفیه» .

(۳) فی ب ، ق : «فی بیت» .

(۴-۴) من ب ، ق إلی قوله «رحمه الله تعالى» ، ومن ب وحده الباقی .

والحدیث فی الروض الأنت ۴۳۱/۲ . وفي أن أبابكر الإسكاف رواه مستدرا إلی مالك بن أنس عن محمد بن المنكدر عن جابر . والذي يروي عن أنس بن مالك هو أبو خاتمة مطر بن ميمون الإسكاف . الأنساب ۲۳۳/۱ .

ولعل المقصود أبو بكر محمد بن محمد بن أحمد الإسكافي ، كان ثقة ، حدث بهداد ، وتوفي سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة . الأنساب ۲۳۴/۱ .



ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے دجال کا انکار کیا اس نے کفر کیا اور جس نے مہدی کا انکار کیا اس نے بھی کفر کیا۔

26۔ امام مہدی کے اہل بیت رسول ہونے کی حقیقت

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْمَانٌ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ.

(مستدرک حاکم جلد 5 صفحہ 417۔ کتاب ہذا صفحہ 347 حوالہ نمبر 119)

ترجمہ: حضرت مصعب بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلمان (فارسی) ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

تشریح: اس روایت پر سنی و شیعہ مکاتب فکر متفق ہیں۔

(تفسیر مجمع البیان الجزء الخامس صفحہ 220 دار المرئضی بیروت) 160

حضرت سلمان فارسی ایران سے تلاش حق میں نکلے اور مدینہ آ کر رسول کریم ﷺ پر ایمان لانے کی سعادت پائی۔ آپ نے ان کی نیکی و تقویٰ اور اطاعت و زہد دیکھ کر انہیں اپنا حقیقی روحانی اہل بیت قرار دیا۔ اسی طرح آپ نے آخری زمانہ میں ایمان قائم کرنے والے مرد کامل کو سلمان فارسی کی قوم میں سے قرار دے کر بتا دیا کہ وہ آئیو الامو عود بھی عربی نہیں فارسی ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خونی رشتہ کی بجائے آپ کے روحانی اہل بیت سے ہوگا۔

اہل سنت کا یہ عقیدہ کہ مہدی رسول اللہ کے جسمانی اہل بیت سے ہوگا، بعید از قیاس ہے کیونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں سے آنے والے اسرائیلی عیسیٰ بن مریم کو مہدی قرار دیا ہے جس کا جسم سمیت آسمان سے آنا مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ وہ اسرائیلی ہوتے ہوئے رسول اللہ کی ظاہری اولاد کیسے ہو سکتا ہے؟

البتہ قرآن شریف نے اہل بیت کا جو روحانی مفہوم بیان فرمایا ہے وہ یہ مسئلہ حل کر دیتا ہے۔ جس کے مطابق پسر نوح کو اس کے اعمال بد کی وجہ سے اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ (ہود: 47) کے ارشادِ ربانی سے حضرت نوح کے اہل بیت سے خارج کر دیا گیا۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اہل بیت کا حقیقی اور مضبوط رشتہ جسمانی نہیں، روحانی ہی ہے۔ اہل

بیت کے اس مفہوم کی تائید بعض دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ سے سوال ہوا کہ آپ کے آل (اہل بیت) کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہر متقی میرا اہل بیت ہے اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: **إِنَّ أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ** (الانفال: 35) یعنی بیت اللہ کے حقیقی ولی متقی لوگ ہی ہیں۔

(مجمع الزوائد الجزء العاشر صفحہ 343 دارالکتب العلمیۃ بیروت) ¹⁶¹

امام مہدی کے اہل بیت میں سے ہونے کا مسئلہ یہ حدیث خوب واضح کر دیتی ہے جس میں ایک قرآنی آیت سے استدلال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت کے روحانی معنی مراد لئے اور سب متقی لوگوں کو اپنا اہل بیت قرار دیا۔ بے شک رسول اللہ کے ساتھ خونی رشتہ رکھتے ہوئے جسمانی طور پر آپ کے اہل بیت میں شامل ہونا بھی بہت بڑی برکت ہے۔ مگر جب روحانی رشتہ بھی ساتھ موجود ہو تو یہ دوہری سعادت ہے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص تقویٰ اختیار کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔ اسی طرح حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ جو ہم سے محبت کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔ (تفسیر صافی اردو جلد چہارم صفحہ 321 مترجم سید تمیز حسنین محفوظ بک ایجنسی کراچی) ¹⁶²

مشہور عرب شاعر نشوان جمیری نے کیا خوب کہا ہے:

أَلِ النَّبِيِّ هُمْ أَتْبَاعُ مِلَّتِهِ مِنْ الْأَعَاجِمِ وَالسُّودَانِ وَالْعَرَبِ

لَوْ كُمْ يَكُنْ آلُهُ إِلَّا قَرَابَتَهُ صَلَّى الْمُصَلِّي عَلَى الطَّاعِي أَبِي لَهَبٍ

یعنی نبی کریم کے اہل بیت دراصل آپ کے دین کے پیروکار ہیں خواہ وہ عجمی ہوں یا عربی، گورے ہوں یا کالے، اگر آپ کے اہل بیت صرف آپ کے خونی رشتہ دار ہی ہوتے تو ایک درود پڑھنے والا درود پڑھتے ہوئے سرکش ابولہب پر بھی رحمتوں اور برکتوں کی دُعا کر رہا ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آل کا لفظ اپنے اندر ایک حقیقت رکھتا ہے اور وہ یہ کہ آل چونکہ وارث ہوتی ہے اس لئے انبیاء علیہم السلام کے وارث یا آل وہ ہوتے ہیں جو ان کے علوم کے روحانی وارث ہیں اسی واسطے کہا گیا ہے کہ **كُلُّ تَقِيٍّ وَنَقِيٍّ آلِيٍّ** یعنی ہر متقی اور پاکباز میری آل ہے۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 126 ایڈیشن 1984)

ہاں اگر روحانی اہل بیت ہونے کے ساتھ ظاہری تعلق اور نسبت بھی ثابت ہو جائے تو یہ سونے پر سہاگہ والی بات ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو اہل بیت سے یہ نسبت بھی حاصل تھی چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں:

”سادات کی جڑ یہی ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے ہوں سوا گرچہ میں علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ میں سے ہوں، میری بعض دادیاں مشہور اور صحیح النسل سادات میں سے تھیں..... ماسوا اس کے یہ مرتبہ فضیلت جو ہمارے خاندان کو حاصل ہے صرف انسانی روایتوں تک محدود نہیں بلکہ خدا نے اپنی پاک وحی سے اس کی تصدیق کی ہے۔“ (نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ 48 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 426 ایڈیشن 2008)

شیعہ و سنی دونوں مسالک کے نزدیک مسلم بعض احادیث میں مہدی کے بارہ میں یہ بھی ذکر ہے کہ مہدی کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا۔

(فتاویٰ حدیثیہ صفحہ 151 مترجم مفتی شیخ فرید مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔)

كشف الغمۃ فی معرفۃ الائمة الجزء الثالث صفحہ 269 دار الاضواء بیروت) ¹⁶³

فارسی الاصل خاندان کا فرد ہونے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں اسرائیلی خون کی آمیزش بھی تھی اور حلیہ بھی عین اس حدیث کے مطابق جس کے مطابق دائیں رخسار پر تین۔ جیسا کہ حاکم نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت بیان کی ہے کہ اہل فارس حضرت اسحاقؑ کی اولاد ہیں۔

(کنز العمال مترجم جلد 6 جزء دوازدہم صفحہ 399 دار الاشاعت کراچی) ¹⁶⁴

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ فرماتے ہیں:

1- ”حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں۔ ورنہ اس سلمان پر دوح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 213 ایڈیشن 2008)

2- ”میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی، میں دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں اور احادیث اور آثار کو دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخر الزماں کی نسبت یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا۔“

(تحفہ گولڈ ویہ صفحہ 32 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 118 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 160

مَجْمَعُ الْبَيِّنَاتِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

تأليف

أمير الإسلام أبي علي الفضل بن الحسن الطبرسي

طبعة جديدة منقحة

الجزء الخامس

دار المرتضى
بيروت

عکس حوالہ نمبر: 160

۲۲۰

سورة هود

والوجه الآخر: أن يكون متعلقاً بالمستقر، وهو العامل فيه، كتعلق الظرف بالمعاني، كما تقول: ليس لك فيه رضا، فيكون ﴿بِهِ﴾ في الآية بمنزلة فيه. والعلم: يراد به العلم المتيقن الذي يعلم به الشيء على الحقيقة، ليس العلم الذي يعلم به الشيء على ظاهره، كالذي في قوله: ﴿وَإِن عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ﴾ ونحو ما يعلمه الحاكم بشهادة الشاهدين، وإقرار المقر بما يدعى، ونحو ذلك مما يعلم به العلم الظاهر، الذي يسع الحاكم الحكم بالشيء معه.

﴿تِلْكَ مِنْ آيَاتِ الْقَبِيِّ﴾ تلك: مبتدأ، و ﴿مِنْ آيَاتِ الْقَبِيِّ﴾ الخبر، و ﴿تُوحِيهَا إِلَيْكَ﴾ خبر ثان، وإن شئت كان في موضع الحال، أي: تلك كائنة من أبناء الغيب موحاة إليك، وإن شئت كانت تلك مبتدأ، وتوحيتها الخبر، والجار من صلة ﴿تُوحِيهَا﴾ أي: تلك توحها إليك من أبناء الغيب، ولا يجوز أن يكون ﴿مِنْ﴾ زيادة على تقدير: تلك أبناء الغيب، لأنها لا تزداد في الموجب، ويجوز على قول الأحنف.

● المعنى: ثم حكي سبحانه تمام قصة نوح عليه السلام، فقال: ﴿وَوَدَّأَى نُوحٌ رَأِيكَ﴾ نداء تعظيم ودعاء ﴿فَقَالَ رَبِّ إِنِّي مِنَ أَهْلِ وَإِنَّا نَعُدُّكَ الْغُورُ﴾ معناه: يا مالكي وخلقي ورازقي، وعدنتي بنتيجة اهلي، وإن ابني من اهلي، وإن وعدك الحق لا خلف فيه، فنجه إن كان ممن وعدنتي بنجانه ﴿وَأَتَىكُمْ الْمَلَكِينَ﴾ في قولك وفعلك ﴿قَالَ﴾ الله سبحانه ﴿يَسْخَرُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ﴾. وقد قيل في معناه أقوال:

أحدها: إنه كان ابنه لصلبه، والمعنى: إنه ليس من أهلك الذين وعدتك بنجاتهم معك، لأن الله سبحانه قد استثنى من أهله الذين وعده أن ينجيهم من أراد إهلاكهم بالغرق، فقال: ﴿إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ﴾، عن ابن عباس، وسعيد ابن جببر والضحاك وعكرمة، واختاره الجبائي.

وثانيها: إن المراد بقوله: ﴿لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ﴾ إنه ليس على دينك، فكأن كفره أخرجه عن أن يكون له أحكام أهله، عن جماعة من المفسرين. وهذا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم: سلمان منا أهل البيت. وإنما أراد على ديننا. وروي علي بن مهزيار عن الحسن بن علي الوشاء، عن الرضا عليه السلام قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: إن الله تعالى قال لنوح عليه السلام: إنه ليس من أهلك، لأنه كان مخالفاً له، وجعل من اتبعه من أهله، ويؤيد هذا التأويل أن الله سبحانه قال على طريق التعليل: ﴿إِنَّكُمْ عَمَلٌ غَيْرٌ صَالِحٌ﴾ فبين أنه إنما خرج عن أحكام أهله، لكفره وسوء عمله. وروي عن عكرمة أنه قال: كان ابنه، ولكنه كان مخالفاً له في العمل والنية، فمن ثم قيل: إنه ليس من أهلك.

وثالثها: إنه لم يكن ابنه على الحقيقة، وإنما ولد على فراشه، فقال عليه السلام إنه ابني على ظاهر الأمر. فأعلمه الله تعالى أن الأمر بخلاف الظاهر، ونبّه على خيانة أمرته، عن الحسن، ومجاهد. وهذا الوجه بعيد، من حيث إن فيه منافاة للقرآن، لأنه تعالى قال: ﴿وَوَدَّأَى نُوحٌ رَأِيكَ﴾ ولأن الأنبياء يجب أن ينزهوا عن مثل هذه الحال، لأنها تعير وتشين، وقد نزه الله أنبياءه عما دون ذلك، توقيراً لهم وتعظيماً عما ينفر من القبول منهم. وروي عن ابن عباس أنه قال: ما

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 161

مجمع الزوائد ومنہج الفوائد

تألیف
الحافظ نور الدین علی بن ابی بکر بن سلیمان
الہیثمی المصری
المتوفی سنة ۵۸۷ھ

تحقیق
محمد عبدالقادر أحمد عطا

الجزء العاشر

بترویج عامہ الکتبہ التالیفہ:

تمط الناقب - الأذکار - الأوعیہ - التریحہ - الزہد
الیمک - مصنفہ أهلنا - أهلنا

منشور است

محمد علی بی بی

لشکر کتب الشیخہ و الجماعۃ

دار الکتب العلمیۃ

بہرہ رست - بیسنان

عکس حوالہ نمبر: 161

کتاب الزهد ----- ۳۴۳

۷۳ - بَاب مَا جَاءَ فِي الْوَلَايَةِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۷۹۴۵ - عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنْ مِنْ مَوْجِبَاتِ وِلَايَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا: إِذَا رَأَى حَقًّا مِنْ حَقِّقِ اللَّهِ لَمْ يُؤَخِّرْهُ إِلَى أَيَّامٍ لَا يَدْرِكُهَا، وَأَنْ يَعْمَلَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِي الْعِلَايَةِ عَلَى قَوَامٍ مِنْ عَمَلِهِ فِي السَّرِيرَةِ، وَهُوَ يَجْمَعُ مَعَ مَا يَعْمَلُ صِلَاحَ مَا يَأْمَلُ»، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فَهَكَذَا وِلَى اللَّهُ»، وَعَقَدَ ثَلَاثًا^(۱).
رواه الطبرانی فی الأوسط، وَفِيهِ مِنْ لَمْ أَعْرِفَهُمْ.

۷۴ - بَاب مَا جَاءَ فِي الْأَتْقِيَاءِ

۱۷۹۴۶ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: «كُلُّ تَقِيٍّ»، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنَّ أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ» [الأنفال: ۳۴]^(۲).
رواه الطبرانی فی الصغير والأوسط، وَفِيهِ نُوْحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.
۱۷۹۴۷ - وَعَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزِيدُهُ ذَا شَرَفٍ عِنْدَهُ، وَلَا يَنْقُصُهُ إِلَّا التَّقْوَى^(۳).

رواه الطبرانی فی الأوسط، وَفِيهِ مَنْصُورُ بْنُ عِمَارٍ، وَقَدْ وَثَّقَ عَلَيَّ ضَعْفَهُ. قُلْتُ: وَقَدْ تَقَدَّمَتْ أَحَادِيثُ فِي قَوْلِهِ: «كِرْمُ الْمُؤْمِنِ تَقْوَاهُ»، وَأَحَادِيثُ فِي الْأَدَبِ فِي حَقِّ الْمُسْلِمِ، وَفِي أَثْنَائِهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «التَّقْوَى هَاهُنَا»، وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۷۵ - بَاب مَا جَاءَ فِي الْعَجَبِ

۱۷۹۴۸ - عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَوْ لَمْ تَكُونُوا تَذَنُّبُونَ، لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ، الْعَجَبُ»^(۴).
رواه الزوار، وإسناده جيد.

۷۶ - بَاب فِيمَنْ أَذَى أَوْلِيَاءِ اللَّهِ

۱۷۹۴۹ - عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ

(۱) أخرجه الطبرانی في الأوسط برقم (٦١٣٥).

(۲) أخرجه الطبرانی في الأوسط برقم (٣٣٣٠).

(۳) أخرجه الطبرانی في الأوسط برقم (٧٣٢٦).

(۴) أورده المصنف في كشف الأستار برقم (٣٦٣٣).

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ آپ کے آل کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہر متقی میرا اہل بیت ہے۔ اور پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: «إِنَّ أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ» (الأنفال: 35) یعنی بیت اللہ کے حقیقی ولی متقی لوگ ہی ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 162

تفسیر صافی

(جلد چہارم)

سورۃ ہود تا سورۃ مریم

—: تالیف:—

مفسر محمد بن مرتضیٰ المعروف بہ ملا فیض کاشانی

—: ترجمہ و تلخیص:—

مولانا سید تمیز حسین رضوی

—: شائع کردہ:—

ادارہ نشر دانش، نیوجرسی، امریکا

128, Oak Creek Road,
East Windsor, NJ-08520 (USA)

—: ملے کا پتا:—

تاریخ و روڈ
کراچی

محفوظ ایک ایجنسی

محفوظ

Tel: 34124286, 34917823 Fax: 34312882
E-mail: aniscopk@yahoo.com

MBA

عکس حوالہ نمبر: 162

تفسیر صافی - جلد چہارم - پارہ ۱۳ - (۳۲۱) - ابراہیم - ۱۴ - آیت ۳۶ تا ۳۷

کفر کیا لیکن تہوں کو نہیں پوجا۔ ۱

کتاب احتجاج میں امیر المؤمنین علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ چوں کہ خداوند عالم نے ان افراد کو جو کفر میں مبتلا ہیں مقام انبیاء اور اولیاء تک رسائی سے باز رکھا ہے اور ہم اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خطاب میں دیکھ سکتے ہیں کہ لا ینال عہدی الظالمین (میرا عہد ظالموں تک نہیں پہنچے گا) یعنی مشرکین تک اس لیے کہ اللہ نے شرک کو ظلم قرار دیا ہے ارشاد باری ہے **إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ** (بے شک شرک عظیم ظلم ہے۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے یہ جان لیا کہ امامت کے لیے اللہ کا عہد ہر دستوں تک نہیں پہنچے گا تو اسی لیے فرمایا **وَاجْتَنِبْ ذَٰبِقًا أَنْ تُكْفَرَ بِهِ الْأَصْنَامُ** پروردگار تو مجھے اور میری اولاد کو تہوں کی پرستش سے بچا۔ ۲

کتاب لمالی میں نبی اکرم ﷺ سے جو روایت ہے وہ اس روایت کے کافی قریب ہے البتہ اس کے آخر میں یہ ہے کہ دعوت دین مجھ تک اور میرے بھائی علیؑ تک پہنچی ہم میں سے کسی نے بھی ہرگز تہوں کو سجدہ نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور علیؑ کو وصی بنا دیا۔ ۳

۳۶ - رَبِّ ارْتَدُّنَا أَضْلَمْنَ كَثِيرًا وَارْتَدُّنَا لِلنَّاسِ ۵

اے میرے رب ان تہوں نے بہت سے لوگوں کو گم راہ کیا ہے۔ یعنی ان کی گمراہی کا سبب بنے ہیں جیسا کہ اللہ کا قول ہے **وَعَزَّوْتَهُمُ الْغُلُوبَةُ الذُّلِيَّةُ** (انعام: ۷۰) (دنیا کی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔)

فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۖ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَظُومٍ مَّرْجُومٍ -

پس جو بھی میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور جو میری نافرمانی کرے تو بے شک ٹوٹنے والا اور مہربان ہے تفسیر عیاشی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ تم لوگوں میں سے جو بھی اللہ سے ڈرتا اور صحیح راستے پر چلتا ہے اس کا تعلق ہم اہل بیت سے ہے دریافت کیا گیا کیا آپ اہل بیت سے؟ فرمایا ہاں ہم اہل بیت سے حضرت ابراہیم نے اسی بارے میں فرمایا تھا **فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي** (کہ جو بھی میرا اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہوگا) ۴

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو بھی ہم سے محبت کرتا ہے اس کا ہم اہل بیت سے تعلق ہے سوال

کیا گیا آپ سے؟ فرمایا ہاں ہم سے خدا کی قسم کیا تم نے ابراہیم کا یہ قول نہیں سنا **فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي** ۵۔

امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے **وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ كَظُومٍ مَّرْجُومٍ** اور جس نے میری نافرمانی کی تو اے

اللہ تو بخشنے والا اور مہربان ہے فرمایا تو اس بات پر قادر ہے کہ اس کی مغفرت کرے اور اس پر رحم کرے۔ ۶

(۱) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱-۲۳۰ ج ۳۱۲

(۲) الاحجاج ج ۱ ص ۴۴

(۳) الامالی شیخ طوسی ص ۴۸-۴۷ ج ۳

(۴) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱ ج ۳۲

(۵) تفسیر عیاشی ج ۲ ص ۲۳۱ ج ۳۲

(۶) اقتباس انوار اشراقی ج ۱ ص ۵۴۲

عکس حوالہ نمبر: 163

دینی معلوما پر مبنی عوام و خواص کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

مصنف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ایبیتی الشافعی رحمہ اللہ
متوفی ۸۰۰ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید غلاما
ذہبی دائرہ نظامات اور تنظیمات دہلی

داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

مکتبہ اعلیٰ حضرت



عکس حوالہ نمبر: 163

کتاوی حدیثیہ 151 مکتبہ اعلیٰ حضرت

پوری روئے زمین پر چار افراد نے حکمرانی کی ہے دو مؤمن اور دو کافر ہیں۔ مؤمن حضرت ذوالقرنین اور حضرت سلیمان علیہما السلام ہیں اور کافر نود اور بخت نصر ہیں عنقریب پانچواں بھی زمین پر حکمرانی کرے گا جو میری اہل بیت میں سے ہوگا۔

الروایانی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اور ابوسعید رحمہ اللہ نے تخریج کیا ہے:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِي وَجَهَةٌ كَمَا لَكُوكَبُ الدَّرِيِّ .

(مسند الشاميين، ما تھی الیئامن مسند سلیمان بن جبیب الخ، سلیمان بن عن ابی الیئامن، الخ رقم الحدیث: 1600، ج: 2، ص: 410، مطبوعہ: موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مہدی میری اولاد میں سے ہوگا وہ نور افشانی کرنے والے ستارہ کی مانند ہوگا۔

اور الروایانی اور ابوسعید رحمہما اللہ نے ہی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے تخریج کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

الْمَهْدِيُّ رَجُلٌ مِّنْ وَلَدِي لَوْ نُهُ عَرَبِيٌّ وَجِسْمُهُ جِسْمُ إِسْرَائِيلِيٍّ، عَلِيٌّ خَدِّهِ
الْأَيْمَنِ خَالَ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ ذُرِّيٌّ يَمَلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُوزًا، يَرْضَى
بِخَلْقِيهِ أَهْلُ الْأَرْضِ وَأَهْلُ السَّمَاءِ وَالطَّيْرُ فِي الْحَوَى.

(الحاوی للفتاوی، کتاب الادب والرفاق، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج: 2، ص: 79، المطبوعہ: دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت، لبنان)
مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی ہوگا۔ اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضاء میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔

ابوسعید رحمہ اللہ وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قُرْبَةٍ يُقَالُ لَهَا كُرْعَةٌ.

(الحاوی للفتاوی، کتاب الادب والرفاق، العرف الوردی فی اخبار المہدی، ج: 2، ص: 79، المطبوعہ: دار الفکر للطباعة والنشر، بیروت، لبنان)
امام مہدی ایک بستی سے تشریف لائیں گے جس کو کرعہ کہا جاتا ہے۔

الخطیب نے حدیث تخریج کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَخْبِسُ الرُّومُ عَلِيَّ وَالْإِمْلَاقُ مِنْ عَثْرَتِي إِسْمُهُ يُوْاطِي إِسْمِي فَيَقْبَلُونَ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهَا
الْعَمَلِقُ فَيَقْتُلُونَ فَتَقْتُلُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْآفِ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ ثُمَّ يَقْتُلُونَ يَوْمَ آخِرِ

عکس حوالہ نمبر: 163

کشف الغم

فی
معرفة الأئمة

تألیف

العلامة المحقق

أبي الحسن علي بن عيسى بن أبي الفتح الأربلي (ره)
المتوفى سنة ٦٩٣ هـ

الجزء الثالث

دار الأضواء

بيروت • لبنان

عکس حوالہ نمبر: 163

ج ۳ فیما روی فی امر المہدی ﷺ - ۲۶۹ -

قال : من ولدی هذا - وضرب یدہ علی الحسین ﷺ - .
 السابع : « فی القرية التي يخرج منها المهدی ، وبأسناده عن عبد الله بن
 عمر رضی اللہ عنہ قال : قال النبی ﷺ يخرج المهدی من قرية يقال لها كربة .
 الثامن : « فی صفة وجه المهدی ، بأسناده عن حذيفة قال : قال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : المهدی رجل من ولدی وجهه كالکوکب الدری .
 التاسع : « فی صفة لونه وجسمه ، بأسناده عن حذيفة قال : قال
 رسول الله ﷺ المهدی رجل من ولدی لونه لون عربي ، وجسمه جسم اسرائیلی
 علی خده الايمن خال ، كأنه کوکب دری ، یملأ الارض عدلا كما ملئت جوراً
 رضی فی خلافته اهل الارض واهل السماء والطیر فی الجو .
 العاشر : « فی صفة جبینہ ، بأسناده عن ابی سعید الخدری قال : قال
 رسول الله ﷺ : المهدی منا أجلی الجبین أقی الانف .
 الحادى عشر : « فی صفة انفه ، بأسناده عن ابی سعید الخدری رضی اللہ
 عنہ عن النبی ﷺ انه قال : المهدی منا اهل البيت رجل من امی اشم الانف
 یملأ الارض عدلا كما ملئت جوراً .
 الثانى عشر : « فی خاله علی خده الايمن ، وبأسناده عن ابی امامة الباهلی
 قال : قال رسول الله ﷺ : بینکم وبين الروم أربع هدن یوم الاربعة علی
 ید رجل من آل هرقل ، یدوم سبع سنین ، فقال له رجل من عبد القیس
 یقال له المستورد بن غیلان : یا رسول الله من امام الناس یومئذ؟ قال : المهدی
 من ولدی ابن أربعین سنة كأن وجهه کوکب دری فی خده الايمن خال اسود
 علیہ عباءتان قطوا نیتان كأنه من رجال بنی اسرائیل ، یتخرج الکونوز
 ویفتح مدائن الشرك .
 الثالث عشر : « قوله ﷺ المهدی افرق الثنایا ، بأسناده عن عبد الرحمان



ترجمہ: مہدی میری اولاد میں سے ہوگا۔ اس کا رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا اور دائیں رخسار پر تل ہوگا۔ گویا کہ وہ روشن ستارہ ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 164

شیخ پیپری حوالہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد مرشد کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مخطا لکھا گیا تو اس نے حدیث کی سترے زائد کتابوں کا مخطا لکھا

اُردُو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں روایۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۶
حصہ یازدہم، دوازدہم

تالیف
علامہ علاء الدین علی منقہی بن حسام الدین
ہندی برہان پوری
سنی ۷۵۰ھ

مترجمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

وزارۃ الاشاعت
انڈیا بازار دارالکتاب، پتہ لاہور
کراچی پاکستان 2213768

عکس حوالہ نمبر: 164

کنز العمال حصہ اول دوم

۳۹۹

۳۳۱۳۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اس کی مخلوق میں دو بہتر چیزیں ہیں، عرب سے اس کی مخلوق میں بہتر قریش ہیں اور عجم سے فارس۔

دیلمی بروایت عبداللہ بن رزق مخزومی

۳۳۱۳۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس میں سے جو اسلام لائے تو وہ قریش میں سے ہے وہ ہمارے بھائی اور ہمارے عصبہ ہیں۔

دیلمی بروایت ابن عباس

۳۳۱۳۸..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فارس والے اولاد اسحاق ہیں۔ مستدرک حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر

۳۳۱۳۹..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کئی لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی فارس اور روم۔ احمد بن حنبل، طبرانی بروایت عقبہ بن عامر

۳۳۱۴۰..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے چندا میں دکھائی گئیں جو جنت کی طرف زنجیروں میں لے جائے جا رہے ہیں۔

حاکم، فی الکفی، بروایت ابوہریرہ

۳۳۱۴۱..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کس جہ سے ہنسا؟ میں نے اپنی امت میں سے فارس کو دیکھا جو زبردستی

زنجیروں میں جنت کی طرف لے جائے جا رہے ہیں عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: (وہ) عجم میں سے

وہ لوگ ہیں جنہیں مجاہدین قید کر کے بھران کو اسلام میں داخل کریں گے۔ طبرانی بروایت ابو الطفیل

۳۳۱۴۲..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر میں نے توجہ کیا جو زنجیروں میں جنت میں داخل ہوں گے۔ بخاری بروایت ابوہریرہ

پانچواں باب..... اہل بیت کے فضائل میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل..... اجمالی فضائل

۳۳۱۴۳..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب شدید ہو جنہوں نے مجھے اپنی اولاد کے بارے میں تکلیف دی۔

مسند الفردوس بروایت ابوسعید

۳۳۱۴۴..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہو گیا اس نے

نجات پائی اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہوا۔ مستدرک حاکم بروایت ابو ذر ذخیرۃ الحفاظ: ۱۹۹۹

کلام..... ضعیف ہے ضعیف الجامع: ۱۹۷۴

۳۳۱۴۵..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے وہ لوگ جن کی قیامت کے دن میں شفاعت کروں گا میرے اہل بیت ہیں پھر جو زیادہ قریب ہیں پھر

جو قریش کے زیادہ قریب ہیں پھر وہ لوگ جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی یعنی لوگوں میں سے۔ پھر تمام عرب پھر تمام عجم اور جن کی میں

پہلے سفارش کروں وہ زیادہ فضیلت والے ہیں۔ طبرانی، مستدرک حاکم بروایت ابن عمر التزیہ: ۳۷۸، ۳۷۹، اللانلی ۳۵۰۲

۳۳۱۴۶..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہیں جو میرے بعد تم میں سے میرے اہل کے لئے بہتر ہوں۔

مستدرک حاکم بروایت ابوہریرہ

۳۳۱۴۷..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے یہ بات مانگی کہ میری امت میں سے جس کی طرف میں شادی کروں اور میری

امت میں سے جو کوئی میری طرف شادی کرے وہ میرے ساتھ جنت میں ہو سو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرمادیا۔

طبرانی، مستدرک حاکم بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

27۔ رسول اللہ کے کامل غلام مہدی کا عالی مقام

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى
يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ
اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا.

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 303-304 مترجم مولانا عبدالحکیم خان فرید بک سٹال لاہور) ¹⁶⁵

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ گیا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس دن کو لمبا کر دے گا یہاں تک کہ وہ مجھ سے یا میرے اہل بیت سے ایک شخص کو بھیجے گا۔ اس کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے (اس طرح) بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

تشریح: یہ حدیث ابن ماجہ، ترمذی اور مسند احمد میں بھی موجود ہے ترمذی نے صرف اس روایت کا وہ حصہ صحیح قرار دیا ہے جس میں اسْمُهُ اسْمِي (یعنی اس کا نام میرا نام) تک الفاظ ہیں اور اسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي (یعنی اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) کے الفاظ والی روایت کو صحیح نہیں کہا۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل نے بھی صرف اسْمُهُ اسْمِي (یعنی اس کا نام میرا نام) والی روایت ہی بیان کی ہے۔ (مسند احمد مترجم جلد دوم صفحہ 504 مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁶⁶

یہ حدیث شیعہ مسلک میں بھی مسلم ہے۔

(بحار الانوار مترجم جلد 12 صفحہ 437 محفوظ بک ایجنسی کراچی)

فنی تحقیق سے ثابت ہے کہ حدیث میں اسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي (کہ مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) کے الفاظ ایک راوی زائدۃ الباطنی کی طرف سے اضافہ ہیں جب کہ دوسری کسی روایت میں یہ الفاظ موجود نہیں ہیں۔

(کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب صفحہ 483 دار احیاء التراث ایران) ¹⁶⁷

اور راوی زائدۃ امام بخاری، نسائی اور حاکم کے نزدیک ثقہ راوی نہیں ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد 2 صفحہ 460 دارالکتب العلمیۃ بیروت) ¹⁶⁸

اس لئے اس کی طرف سے یہ زائد الفاظ (کہ مہدی کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا) قابل قبول نہیں ہو سکتے۔

یہاں ان الفاظ کے اضافہ کا تاریخی پس منظر بھی بیان کرنا ضروری ہے کہ زائدۃ الباطنی تابعین کے وسطی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا زمانہ دوسری صدی ہجری ہے، جو عباسی حکومت کا دور تھا۔ اسی زمانہ میں محمد بن عبد اللہ معروف بہ نفس زکیہ (حضرت امام حسینؑ کے پوتے) نے مہدی کا لقب اختیار کر کے عباسی خلیفہ منصور کے بالمقابل خلافت کا دعویٰ کیا تو محمد مہدی کے حامیوں نے یہ حدیث ان کی تائید میں پیش کر کے مشہور کر دیا کہ محمد بن عبد اللہ ہی وہ مہدی موعود ہیں جن کی پیشگوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور اسی زمانہ میں باپ کے نام میں مشابہت والی حدیث کے یہ الفاظ مشہور عام ہوئے اور ایک بڑی جماعت نے محمد کو مہدی تسلیم کر کے بیعت بھی کر لی۔ مگر 145ھ میں عباسی فوجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے محمد مہدی مارے گئے۔ اور یہ حدیث ان کی سچائی پر چسپاں نہ ہو سکی۔ (مخلص از تاریخ اسلام حصہ سوم صفحہ 39-40 مکتبہ اسلامیہ لاہور) ¹⁶⁹

در اصل اس حدیث میں بڑی قطعیت کے ساتھ آنحضرتؐ کے ہمرنگ ایک روحانی فرزند کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ وحی الہی کے بغیر ایسی یقینی خبر دینا ناممکن ہے۔ اس حدیث میں اس رجل موعود کا ایک کام قیام عدل بیان کیا گیا ہے جو اس کے مہدی ہونے پر دلیل ہے۔ اس آئیو الے کے روحانی اہل بیت ہونے کی طرف اشارہ ”رُجُلًا مِّنِّي“ کے الفاظ میں موجود ہے کہ وہ کامل طور پر آنحضرتؐ کا مطیع و فرمانبردار ہوگا جیسے رسول اللہ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والے نافرمان لوگوں کا تعلق لَيْسَ مِنَّا کہہ کر اپنے سے کاٹ دیا کہ ایسے لوگ ہم میں سے نہیں ہیں۔

(صحیح مسلم اردو جلد اول صفحہ 199 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁷⁰

اسی طرح اس شخص سے کمال تعلق کا اظہار یہاں ”مجھ میں سے ایک شخص“ کے الفاظ میں اس کی انتہائی فرمانبرداری کے باعث کیا گیا ہے۔

حدیث میں ”اس کا نام میرا نام ہوگا“ کے الفاظ میں اس آنے والے کے نام کی محض ظاہری مماثلت مقصود نہیں۔ نہ ہی یہ کسی روحانی مرتبہ کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ بلکہ یہاں روحانی موافقت کا مضمون غالب

ہے کیونکہ اسم کے معنی صفت کے بھی ہوتے ہیں جیسے فرمایا: **وَاللّٰهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی** (الاعراف: 18) یعنی اللہ کے سارے نام پاک ہیں۔ اس میں اسماء الہی سے اللہ کی صفات ہی مراد ہیں کیونکہ اسم ذاتی تو ایک اللہ ہی ہے باقی سب صفات ہیں۔ چنانچہ حضرت ملا علی قاری نے بھی **اِسْمُهُ اِسْمِي** (اس کا نام میرا نام) کی تشریح میں صفاتی مماثلت مراد لیتے ہوئے لکھا ہے کہ مہدی کی صفات آنحضور کی صفات جیسی ہوں گی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطابق لوگوں کو ہدایت دے گا۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد دہم صفحہ 157-158 مترجم مولانا محمد ندیم مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁷¹

بعض روایات میں **”اِسْمُهُ اِسْمِي“** کی بجائے **”خُلُقُهُ خُلُقِي“** کے الفاظ انہی معنی کی مزید تائید کر دیتے ہیں کہ آنے والے مہدی کی صفات و اخلاق رسول اللہ کے اخلاق جیسے ہوں گے۔

(کنز العمال الجزء الرابع عشر صفحہ 273 مؤسسة الرسالة بیروت) ¹⁷²

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنے والے مسیح اور مہدی کے بارہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ میری قبر میں دفن ہوگا اور اس کا نام میرا نام ہوگا۔ اس میں دراصل یہ اشارہ ہے کہ امام مہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہوگا۔

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16 ایڈیشن 2008)

یہی وہ حقیقت ہے جسے علمائے اسلام نے بھی بیان فرمایا۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی: 1176ھ) نے مہدی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کہا ہے۔

(تقیہات الہیہ جزء ثانی صفحہ 198 مدینہ برقی پریس یو۔ پی) ¹⁷³

حضرت علامہ عبدالرزاق قاشانی (متوفی: 730ھ) لکھتے ہیں:

”مہدی آخری الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا اور معارف علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔ کیونکہ اس کا باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔“

(شرح فصوص الحکم صفحہ 42-43 مصطفیٰ البابی الحلبی مصر) ¹⁷⁴

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کسی حدیث میں مہدی کی ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ مذکور نہیں بلکہ زیر بحث حدیث کا ہی یہ ایک غلط نتیجہ ہے حالانکہ ماں کا تو اس حدیث میں سرے سے ذکر ہی نہیں ہے اور باپ کے نام کی مشابہت والے الفاظ محدثین کے نزدیک ثابت نہیں۔ تاہم اگر

یہ الفاظ قبول بھی کر لئے جاویں تو ان کا یہ مطلب لیا جائیگا کہ مہدی کے باپ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کی طرح روحانی انوار کے لئے استعداد موجود ہوگی۔ اس لحاظ سے مہدی کا باپ بھی رسول اللہ کے باپ سے مشابہ ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے مہدی کا صفاتی نام محمد بیان کرنے میں بھی مماثلت تامہ ہی مراد تھی۔ باقی جہاں تک ظاہری نام کا تعلق ہے روایات میں مہدی کا نام ”احمد“ بھی آیا ہے۔ چنانچہ محدث حافظ نعیم بن حماد نے حضرت حذیفہؓ کی روایت سے مہدی کا نام ”احمد“ بیان کیا ہے۔

(عقد الدرر فی اخبار المنتظر صفحہ 62 حکمران المقدس ایران) ¹⁷⁵

اس کی تائید علامہ ابن حجر ھیثمی نے بھی کی ہے اور مہدی کا نام احمد بیان کیا ہے۔

(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر صفحہ 27 مکتبۃ القرآن قاہرہ) ¹⁷⁶

یہ روایات بھی حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام پر چسپاں ہوتی ہیں کیونکہ آپ کا اصل نام احمد ہی تھا۔ آپ کے خاندان میں لفظ ”غلام“ بطور مشترک سابقہ کے استعمال ہوتا تھا۔ جیسے آپ کے والد کا نام غلام مرتضیٰ بھائی کا نام غلام قادر اور آپ کا نام غلام احمد تھا۔ سونپا ہری لحاظ سے بھی نام کی یہ پیشگوئی آپ کے حق میں پوری ہوئی جس طرح باطنی لحاظ سے محمدی سیرت و صفات کا آپ سے ظہور ہوا۔

یہ سوال کہ کیا اس حدیث کے مطابق حضرت مرزا صاحب نے بطور مہدی دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیا ہے؟ اسی حدیث پر ادنیٰ سے تدبر سے حل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حدیث کا مکمل جملہ یہ ہے کہ عدل و انصاف سے زمین اس طرح بھری جائے گی جیسے وہ پہلے ظلم و جور سے بھری تھی۔ اور ظاہر ہے ظلم و جور سے یہ زمین چند دن یا سال میں نہیں بھرے گی بلکہ تدریجاً کئی سو سال میں یہ واقعہ ہوا۔ اسی طرح امام مہدی کے ذریعہ قائم ہونے والے عادلانہ نظام کی تکمیل بھی تدریجاً ہوگی جس کا شاندار آغاز بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ اور دنیا کے اسی ممالک میں جماعت احمدیہ کے نظام قضا کے ذریعہ اعلیٰ معیار کا عدل و انصاف مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا:

امروز قوم من نشناسد مقام من روزے مگر یہ یاد کند وقت خوشترم

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 184 ایڈیشن 2008)

ترجمہ: آج کے دن میری قوم میرا درجہ نہیں پہچانتی، لیکن ایک دن آئیگا کہ وہ رور و کر میرے مبارک وقت کو یاد کرے گی۔

(درمبین فارسی مترجم صفحہ 166 مترجم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل مطبوعہ 1967)

عکس حوالہ نمبر: 165

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ طَاعَ اللّٰهَ وَرَفِيعَ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَفِيعَ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَجْعَلْهُ اللّٰهُ مِمَّنْ يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ

مَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَفِيعَ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ يَجْعَلْهُ مِمَّنْ يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ مِنْ غَيْرِ حِسَابٍ

سُنَنِ ابُو داوُد شَرِيف

(مُتَرَجِّمٌ)

جلد سوم

تصنيف

امام ابوداؤد سليمان بن شعث سجستاني قديمي

۲۰۲ — ۲۴۵

۲۸۱۶ — ۲۸۸۹

ترجمہ و قوائد

مولانا عبیدالکلیم خاں اختر شاہ جہا پوری علی

(مترجم صبح بخاری سنن ابن ماجہ و توطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بک سٹال ۳۸۰ اردو بازار - لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 165

سنی ایروڈ کو مترجم

۳۰۳

حضرت امام مہدی کا بیان

اَوَّلُ كِتَابِ الْمَهْدِيِّ

۸۷۶۔ حَلَّ شَنَا عَمْرُ دُونَ عُمَانَ تَامِرٍ وَأَنَّ
ابْنَ مَعْلُوْبَةَ عَنْ إِسْحِقَ بْنَ عِيسَى ابْنِ أَبِي خَالِدٍ
عَنْ أَبِي عَن جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا
الزَّيْنُ قَائِمًا حَتَّى يَكُونَ عَلَيْكَ إِشَاعَشَدَ
خَلِيفَةً كُلَّهُمْ تَجْتَمِعُ عَلَيْهَا الْأُمَّةُ فَسَمِعْتُ
كَلَامًا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَفْهَمْ
فَقُلْتُ لِأَبِي مَا يَقُولُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

۸۷۷۔ حَلَّ شَنَا مَوْسَى بْنِ إِسْحِقَ الْأَوْهَبِيِّ
نَادَاؤُ دَعْنِ عَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا يَزَالُ هَذَا الزَّيْنُ عَزِيْرًا إِلَى ابْنِ
عَشْرِ خَلِيفَةً قَالَ فَكَيْدَ النَّاسِ وَصَنَجُوا أَعْدَاءَهُ
قَالَ كَلِمَةٌ حَقِيْقَةٌ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ مَا قَالَ
قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

۸۷۸۔ حَلَّ شَنَا ابْنِ نَعْبِلٍ مَاهْمِدٍ نَابِيَادِ
ابْنِ حَيْفَةَ نَا الْأَسْوَدِيِّ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْدِي هَذَا الْحَدِيثُ نَادَاؤُ فَلَئِنْ جَمَعُ
إِلَى سَنُوْلِهِ أَنْتَ قُرَيْشٍ فَهَذَا لَوْ أَنْتَ يَكُونُ مَاذَا
قَالَ فَكَيْدَ كَوْنِ الْهَمْدِيِّ.

۸۷۹۔ حَلَّ شَنَا سُرْدَانَ عَمْرٍ ابْنِ عَمْرٍ
حَلَّ نَاهِمٍ حَوْحَلَّ شَنَا حَمْدِ بْنِ الْعَدَاةِ نَابِيَاؤُ كَلِمَةٍ
يَعْقُوْبُ ابْنِ عِيَّاشٍ حَوْحَلَّ شَنَا سَمُرَةَ قَالَ مَا
يَعْنِي عَنْ سَفْيَانَ حَوْحَلَّ شَنَا حَمْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ مَا عَدَلَ اللَّهُ مِنْ مَوْسَى أَخْبَرَنَا تَامِرُ بْنُ كَثِيرٍ
وَحَلَّ شَنَا حَمْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمَلِيُّ
ابْنُ مَوْسَى عَنْ فِطْرِ الْمَعْنِيِّ كَلِمَةٍ عَنْ عَلِيٍّ

حضرت امام مہدی کا بیان

حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے
سنا۔ یہ وہی ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ تم پر بار نہ پڑے
ہوں گے اور یہ ایک ہی اُمت کا اتفاق ہو گا۔ میں نے نبی کو
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ مزید سنا لیکن میں بھول گیا۔
والدہ محرم سے گزارش کی کہ کون فرمایا تھا۔ انہوں نے فرمایا رسالت
بتایا کہ سب قریش سے ہوں گے۔

حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے
سنا۔ یہ وہی ہمارے خلفا تک برابر غالب رہے گا۔
مادی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کبیر بنی اور قرب نذر لگایا۔
پھر آپ نے اہستہ آواز سے کچھ فرمایا۔ میں والدہ ماجدہ کی
خدمت میں عرض گزار ہوا کہ آیا جاننا، حضور نے کیا فرمایا؟ فرمایا
کہ سب قریش سے ہوں گے۔

اسود بن سعید ہمدانی نے حضرت جابر بن عمرو رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے یہ بھی
فرمایا۔ جب آپ کا شانہ اقدس کی طرف لوٹے تو قریش حاضر
بارگاہ ہو کر مزین گزار ہوئے۔ پھر کبیر لگا ہوا فرمایا کہ پھر قتل و
قتال ہو گا۔

سعد بن عمرو بن جبیر۔ محمد بن العلاء، ابو بکر بن العیاش۔
سعد بن یحییٰ، سفیان۔ احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن موسیٰ،
زائدہ۔ احمد بن ابراہیم، جبیر اللہ بن موسیٰ، زعفر، ماجیم
زتر، حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر دنیا کی زندگی
کا ایک روز بھی باقی رہے۔ زائدہ کی روایت میں ہے کہ اللہ
تعالیٰ سے لیا کر دے گا۔ یہاں تک کہ مجھ سے یا میرے اہل بیت

عکس حوالہ نمبر: 165

سنن ابوداؤد حرم

۳۰۴

حضرت امام مہدی کا بیان

عَنْ نَوْعَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا اللَّهُ لَأَتَيْنَاكَ بِمَا قَالَتْ نَبَاتُكَ لَأَطْعَمَكَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَكُونَ جَلًّا مَعِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِيُنِي أَسْمَاءُ ابْنِي أَسْمَ رَبِّي إِنَّكُمْ أَنْتُمْ أَنْ تَأْتِيَكُمْ فِي حَرْبٍ وَتُظَلُّوا بِمَكَرِ الْأَعْيُنِ فَيُسْطَادَعُونَ لَكُمْ مَا لَمْ تَطْلُبُوا وَجُورًا وَقَالَ فِي حَرْبٍ سَفِيَانٌ لَا تَرْهَبُ أَوْ لَا تَتَّقِيَنِ الَّذِي يَتِيحُكَ بِمَكَرِ الْعَرَبِ يَهْلِكُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِيُنِي أَسْمَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَلَّفَ حَمَّادُ بْنُ يَكْرِ بِمَعْنَى سَفِيَانٍ.

سے ایک آدمی کو اٹھائے گا جو میرا نام نام ہوگا اور اس کے باپ ۲۷۲ م وہی ہوگا جو میرے والدہ ماجدہ کا ہے۔ نظر کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا وہ وہ ظلم و ستم سے بھر لے گی ہوگی۔ حدیث سفیان بن یزید کا یہ ہے کہ میرے لیے یا دانا ظلم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ عرب کا اس کا نفس ہوگا جو میرے لیے بیت سے ہے اور میرا نام نام ہوگا۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ عربین کبیر اللہ ابو کبیر بن عباس کے اہل اول بھی معنی سفیان جیسے ہیں۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ ذَكْوَانَ يُوَالِيُنِي مِنَ الْقَائِمِينَ فِي آيَةِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْقَعْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا اللَّهُ لَأَتَيْنَاكَ بِمَا قَالَتْ نَبَاتُكَ لَأَطْعَمَكَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَكُونَ جَلًّا مَعِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِيُنِي أَسْمَاءُ ابْنِي أَسْمَ رَبِّي إِنَّكُمْ أَنْتُمْ أَنْ تَأْتِيَكُمْ فِي حَرْبٍ وَتُظَلُّوا بِمَكَرِ الْأَعْيُنِ فَيُسْطَادَعُونَ لَكُمْ مَا لَمْ تَطْلُبُوا وَجُورًا وَقَالَ فِي حَرْبٍ سَفِيَانٌ لَا تَرْهَبُ أَوْ لَا تَتَّقِيَنِ الَّذِي يَتِيحُكَ بِمَكَرِ الْعَرَبِ يَهْلِكُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِيُنِي أَسْمَاءُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ كَلَّفَ حَمَّادُ بْنُ يَكْرِ بِمَعْنَى سَفِيَانٍ.

ابو القعقاع نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کرم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانے کی زندگی سے ایک دن بھی باقی رہے گا تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ایسے فرد کو کھرا کرے گا جو میرے لیے بیت سے ہوگا اور زمین کو انصاف سے بھر دے گا وہ وہ ظلم و ستم سے بھر لے گی ہوگی۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ الرَّثِيِّ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَيَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ نَعْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وَلَدِ قَاطِمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَسَمِعْتُ أَبَا الْوَلِيدِ يُسَمِّيهِ عَلِيَّ بْنَ نَعْلٍ وَبَيْنَ كُنْيَتَيْهِ صَلَاحًا.

احمد بن ابراہیم، محمد اللہ بن جعفر ثقی، ابو الولید حسین بن عمرو زیاد بن بیان، علی بن نعیل، سعید بن مسیب، حضرت امام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے مہدی میری نسل اور قاتمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ محمد اللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ میں نے ابو الولید کو علی بن نعیل کا تعریف کرتے اور اچھا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

۸۸۲۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ تَابِعًا لِمَنْ أَنْطَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي

ابو نصرہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مہدی میرے ہیں گے جو کفارہ پیشانی اور اونچی تاگ والے ہوں گے۔ زمین کو عدل و انصاف سے

عکس حوالہ نمبر: 166

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَ رَبِّكَ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو بھیج کر رہا ہے اسے نہ اور کچھ سے منع کریں اس بارگاہ

مُسْلِمٌ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

جلد دوم

مؤلف

حَضْرَةُ إِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(المؤلفی ۱۷۷ھ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۸۳۸ تا حدیث نمبر: ۴۴۷۷

مکتبہ رحمانیہ



پقرأ سنہ ۱۴۲۷ھ عن سنہ ۱۴۲۷ھ
فون: 042-3724228-37355743

عکس حوالہ نمبر: 166

مُرْسَلًا اَمْرًا مِنْ نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ۝ ۵۰۲ ۝ مُسْتَدَلَّ عِبْدَ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۳۵۷۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بچوں کو بچھرنے کے بعد کیے ہیں۔
 (۲۵۷۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْقَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي قَالَ أَبِي حَدَّثَنَا بِهِ فِي بَيْتِهِ فِي غُرْفِهِ أَرَاهُ سَأَلَهُ بَعْضُ وَلَدِ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى أَوْ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ يَحْيَى [اخرجه ابن ابى شيبه ۱/۵، ۱۹۸، وابودود: ۴۲۸۲، والترمذی: ۲۲۳۰] (۳۵۷۱)
 حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آجائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا، عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث ہم سے ہمارے والد نے اپنے گھر میں اپنے کمرے میں بیان فرمائی تھی، شاید جعفر بن یحییٰ، یا یحییٰ بن خالد کی اولاد میں سے کسی نے ان سے اس کے متعلق سوال کیا تھا۔

(۲۵۷۲) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ عَنِّدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا وَلَا يَنْدَهَبُ الدَّهْرُ حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ يُوَاطِئُ اسْمِي [راجع: ۳۵۷۱]

(۳۵۷۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دن اور رات کا چکر اور زمانہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عرب میں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آجائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

(۲۵۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْيَدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عَاصِمٌ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْدَهَبُ الدُّنْيَا أَوْ قَالَ لَا تَنْقُضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَيُوَاطِئُ اسْمَهُ اسْمِي [راجع: ۳۵۷۱].

(۳۵۷۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دن اور رات کا چکر اور زمانہ اس وقت تک ختم نہیں ہوگا یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عرب میں میرے اہل بیت میں سے ایک ایسے شخص کی حکومت نہ آجائے جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔

(۲۵۷۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَتَزَلَّتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَاحْتَدَتْهَا مِنْ فِيهِ وَإِنْ فَاهُ لَرَطَبٌ بِهَا فَلَا أَدْرِي بِأَيِّهَا حَتَمَ فَبَأْتِي حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ أَوْ قِيلَ لَهُمْ أَرَكُمُوهَا لَا يَرَكُمُونَ سَبَقْتَنَا حَيَّةٌ فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقِفْتُمْ شَرَّهَا وَوَقِفْتُمْ شَرَّكُمْ [قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن، اخرجه الحميدى: ۱۰۶، وابويعلی: ۴۹۷۰]

عکس حوالہ نمبر: 167

کتاب فی المناقب

فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام

ویلیہ

البیان فی أخبار صاحب الزمان علیہ السلام

الإمام الحافظ

أبی عبد الله محمد بن یوسف بن محمد القرشي الكنجی الشافعی

المقتول ۶۵۸

تحقیق و تصحیح و تعلیق

محمد سادق ایوبی

عکس حوالہ نمبر: 167

۴۸۳

قلت : وقد ذكر الترمذي الحديث (۱۲۳۰) ، ولم يذكر قوله :
واسم أبيه اسم أبي .

وذكره ابوداود (۱۲۳۱) وفي معظم روايات الحفاظ والثقة من ثقة الأخبار
« اسمه اسم أبي » فقط والذي رواه « واسم أبيه اسم أبي » فهو زائدة وهو
يزيد في الحديث، وإن صح فمعناه واسم أبيه اسم أبي ، الحسين وكنيته ابو عبدالله
فجعل الكنية إسماء كناية منه أنه من ولد الحسين دون الحسن ، ويحتمل أنه قال
اسم أبيه اسم أبي أي الحسن ، ووالد المهدي اسمه حسن ، فيكون الراوي
قد توهم قوله ابني فصاحبه فقال : ابني ، فوجب حمله على هذا جملاً بين الروايات ،
وهذا تكلف في تأويل هذه الرواية ، والقول الفصل في ذلك ان الامام احمد م
ضبطه وإتقانه روى هذا الحديث في مسنده عدة مواضع واسمه اسمي .

اخبرنا بذلك العلامة حجة العرب شريح الشيوخ ابو محمد عبد العزيز بن محمد
ابن عبد المحسن الانصاري قال اخبرنا ابو محمد عبد الله بن احمد بن ابى المهدى الحريري
اخبرنا ابو القاسم بن الحسين اخبرنا ابن المذهب اخبرنا ابن حمدان حدثنا عبدالله
ابن احمد بن حنبل حدثنا يحيى بن سعيد حدثنا سفيان عن عاصم عن زر عن عبد
الله عن النبي ﷺ قال : لا تذهب الدنيا أو لا تنقضي الدنيا حتى يملك العرب
رجل من اهل بيتي يواطىء اسمه اسمي (۱۲۳۲) .

وجم الحفاظ ابو نعيم طرق هذا الحديث عن الجهم الغفير في
(مناقب المهدي) ، كلف عن عاصم بن ابى النجود ، عن زر ، عن عبد الله
عن النبي صلى الله عليه وآله .

(۱۲۳۰) صحيح الترمذي ۲ : ۳۶ .

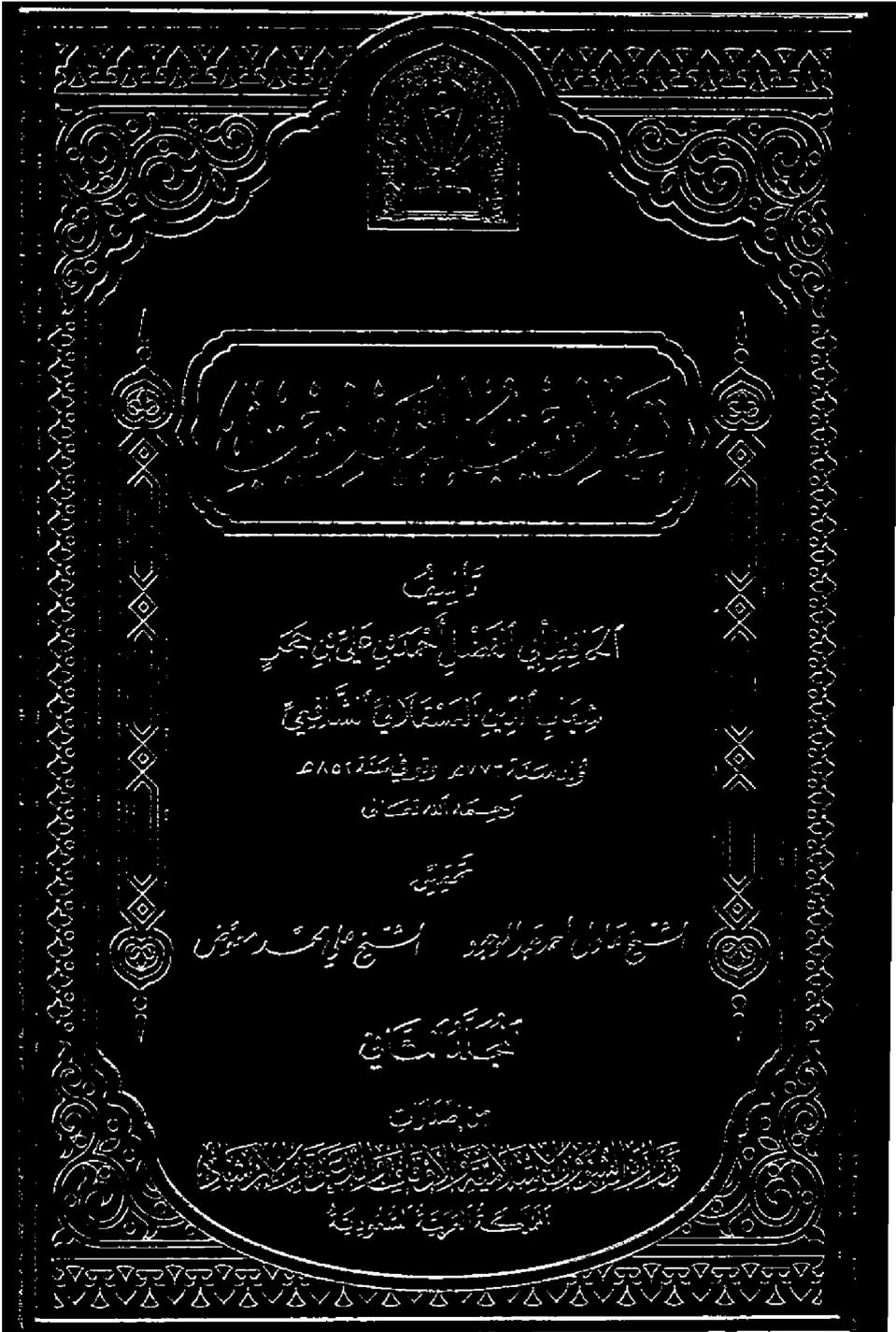
(۱۲۳۱) سنن ابى داود ۲ : ۲۰۷ .

(۱۲۳۲) مسند احمد بن حنبل ۱ : ۳۷۶ ، ۳۷۷ ، ۴۳۰ ، ۴۴۸ ، حلية

الاولياء ۵ : ۷۵ ، تاريخ بغداد ۴ : ۳۸۸ .

ترجمہ: اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہے۔ اس کے راوی زائدہ نے اس حدیث میں کچھ الفاظ بڑھادیے ہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 168



عکس حوالہ نمبر: 168

حرف الزای

ج۲

۴۶۰

قال البخاری: تفرد به عن مالك. وقال ابن المنادی في تاريخه: تركت حديثه.
 ۲۳۲۸ - زَاهِرُ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ الْحَبَّاجِ الْأَسْلَمِيُّ^(۱) (نخ).
 روى عن: النبي ﷺ حديثًا واحدًا في لحوم الحمر.
 وعنه: ابنه مجزأة، وفي حديثه أنه شهد الحديبية، وخيبر.
 قلت: ذكر مسلم وغيره أنه تفرد عنه. وقال ابن سعد: كان من أصحاب عمرو بن
 الحمق - يعنى بمصر - فدل على أنه تأخر إلى زمن على رضى الله عنه.

من اسمه زائدة

۲۳۲۹ - زَائِدَةُ بِنْتُ أَبِي الرَّقَادِ الْبَاهِلِيِّ، أَبُو مُعَاذِ الْبَصْرِيِّ الصُّبَيْرِيُّ صَاحِبِ الْخُلِيِّ^(۲)
 (س).

روى عن: عاصم الأحول، وثابت البناني، وزِيَادِ الثُّمَيْرِيِّ.
 وعنه: يحيى بن كثير العُبَيْرِيُّ، ومحمد بن أبي بكر المقدمي، وعبيد الله بن عمر
 القواريري، ومحمد بن سلام الجُمَحِيُّ، وغيرهم.
 وقال القواريري: لم يكن به بأس، كتبت كل شيء عنده.
 وقال أبو حاتم: يحدث عن زيَادِ الثُّمَيْرِيِّ عن أنس أحاديث مرفوعة منكورة، ولا ندرى
 منه أو من زيَادِ، ولا أعلم روى عن غير زيَادِ فكننا نعتبر بحديثه.
 وقال البخاری: منكر الحديث.

وقال أبو داود: لا أعرف خبره.

وقال النَّسَائِيُّ: لا أدرى من هو.

وقال خالد بن خَدَّاش: حدثنا زائدة أبو معاذ صديق لحمد بن زيد.

روى له النَّسَائِيُّ حديثًا واحدًا: «تلك اللوطية الصغرى»^(۳).

قلت: وقال أبو أحمد الحاكم: حديثه ليس بالقائم. وقال النَّسَائِيُّ في كتاب الضعفاء:
 منكر الحديث. وقال في الكنى: ليس بثقة. وقال ابن حبان: يروى المناكير عن

(۱) ينظر: تهذيب الكمال (۹/۲۷۰)، تقريب التهذيب (۱/۲۵۶)، الكاشف (۱/۳۱۶)، تاريخ البخاری
 الكبير (۳/۴۴۲)، الجرح والتعديل (۳/۶۲۲)، أسد الغابة (۲/۲۴۵)، تجريد أسماء الصحابة (۱/
 ۱۸۷).

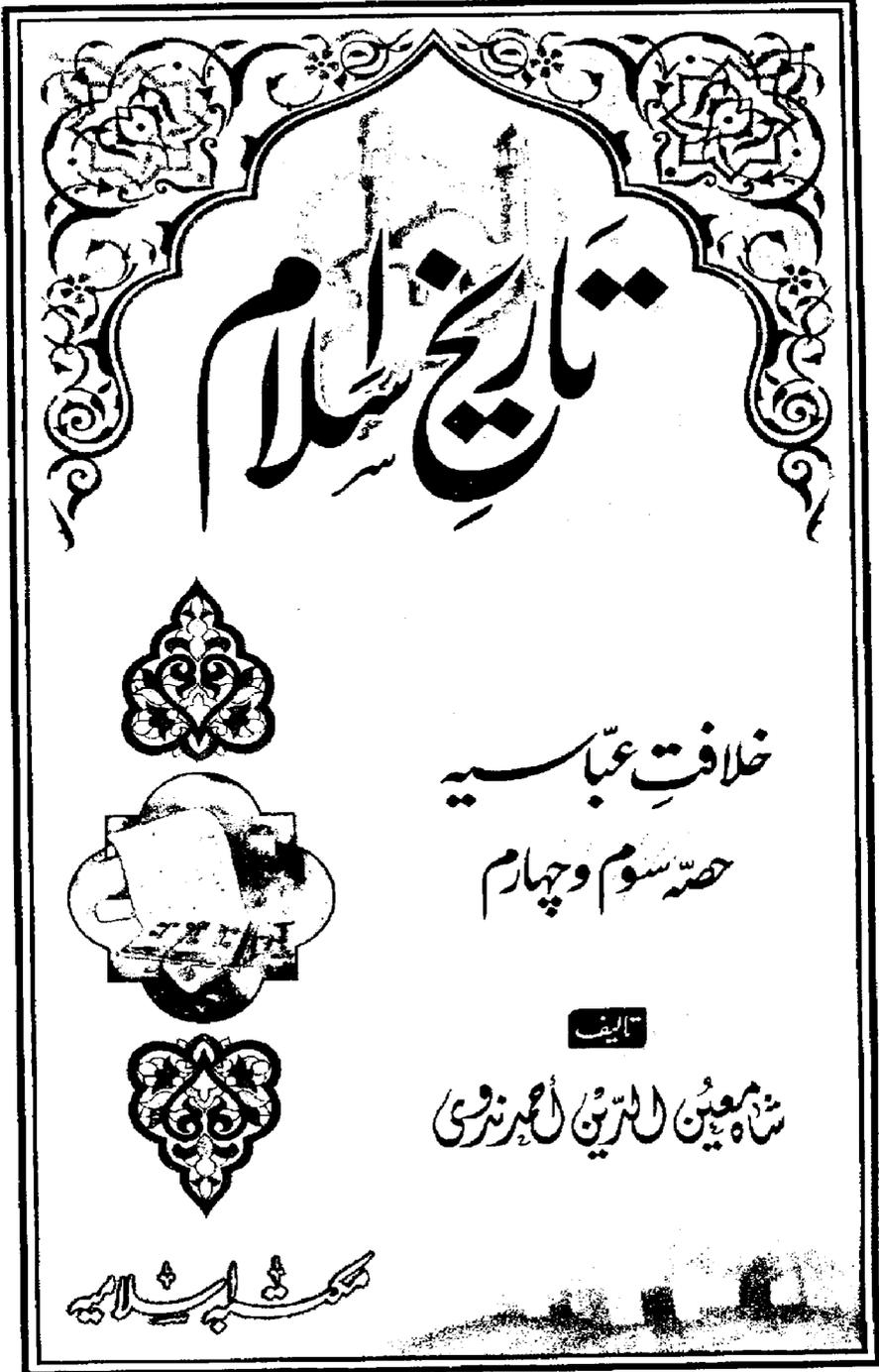
(۲) ينظر: تهذيب الكمال (۹/۲۷۱)، تقريب التهذيب (۱/۲۵۶)، خلاصة تهذيب الكمال (۱/۳۳۲)،
 الكاشف (۱/۳۱۶)، تاريخ البخاری الكبير (۳/۴۳۳)، الجرح والتعديل (۳/۲۳۷۸)، ميزان
 الاعتدال (۲/۶۵).

(۳) انظر: النسائي في سننه الكبرى، (تحفة الأشراف (۶/۳۱۸) حديث (۸۷۲۰)).



ترجمہ: بخاری نے کہا زائدہ منکر الحدیث ہے۔۔۔ نسائی نے کہا میں نہیں جانتا وہ کون ہے۔۔۔ اور حاکم نے کہا اس کی
 حدیث درست نہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 169



عکس حوالہ نمبر: 169



کے بعد اکثر شہروں کی فوجیں اس کے پاس چلی آئیں اور قریب قریب پورا اسلامی اندلس اس کے ساتھ ہو گیا اور یوسف کے ساتھ صرف فہر اور قیس کے قبیلے رہ گئے۔ اس دوران میں یوسف بھی قرطبہ پہنچ گیا۔ اس میں اور عبدالرحمن میں مقابلہ ہوا۔ یوسف کی فوج بہت کم تھی اس لیے اس کو شکست ہوئی اور وہ غرناطہ جا کر قلعہ بند ہو گیا۔ عبدالرحمن نے عقب سے پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ یوسف کے پاس کوئی بڑی قوت نہ تھی اس لیے اسے مجبور ہو کر عبدالرحمن کی اطاعت قبول کر لینی پڑی اور دونوں میں مصالحت ہو گئی۔ عبدالرحمن نے اسے قرطبہ میں قیام کرنے کی اجازت دے دی، لیکن تھوڑے دنوں کے بعد وہ بد عہدی کر کے طلیطلہ چلا گیا۔ بیس ہزار بربری اس کے ساتھ ہو گئے۔ عبدالرحمن کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے عبدالملک بن عمر مروانی کو اس کے مقابلہ کے لیے بھیجا۔ اس نے یوسف کو شکست دی اور اس کے ایک آدمی نے حیلہ سے اس کو قتل کر کے اس کا سر عبدالرحمن کی خدمت میں پیش کیا۔ یوسف کے قتل کے بعد ۱۴۱ھ میں اندلس میں بنی امیہ کی حکومت قائم ہو گئی جو کئی صدیوں تک قائم رہی۔ ❀

علوی

خلافت کے بارہ میں اہل بیت اور غیر اہل بیت کی نزاع بنی امیہ کے زمانہ سے چلی آرہی تھی جو بنی عباس کے زمانہ میں بھی قائم رہی، بلکہ پہلے سے زیادہ بڑھ گئی اور منصور کے زمانہ میں اس کا جس شدت کے ساتھ ظہور ہوا اس کی مثال اموی دور میں بھی نہیں ملتی۔ عباسی حکومت کے خلاف علویوں میں ایک عام حرکت پیدا ہو گئی اور سب سے پہلے محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن ابی طالب نفس زکیہ نے منصور کے مقابلہ میں خروج کیا۔ نفس زکیہ فضل و کمال اور زہد و ورع اور اثر نفوذ کے لحاظ سے بنی ہاشم کے نہایت ممتاز بزرگ تھے۔ ان کے والد عبداللہ نے بنی ہاشم کے حامیوں میں مشہور حدیث ”اسمہ کاسمی“ کی تبلیغ کر کے ان کو یقین دلایا کہ محمد وہی مہدی موعود ہیں جن کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں فرمائی تھی۔ ❀ چونکہ نام سے وہ اس حدیث کے مصداق تھے۔ اس لیے بہت سے عوام خصوصاً شیعیان اہل بیت نے آسانی سے اس کو قبول کر لیا اور بہت بڑی جماعت نے ان کو مہدی تسلیم کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور نفس زکیہ ایک زمانہ تک خفیہ دعوت دیتے رہے۔ منصور ابتدا ہی سے ان کی تاک میں لگا ہوا تھا، مگر نفس زکیہ برابر ایک مقام سے دوسرے

❀ ابن خلدون جلد ۴ ص ۱۴۱، فتاح الاندلس میں ان واقعات کو بڑی تطویل سے لکھا ہے۔

❀ انقری ص ۱۴۸ پوری حدیث یہ ہے۔ لو بقی من الدنیا یوم یطول بالذک الیوم حتی یبعث فیہ مہدینا اوقاٹنا اسمہ کاسمی واسمہ ایہ کاسم ابی، لیکن محدثین کے نزدیک یہ حدیث پایا اعتبار سے ساقط ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 169



مقام پر منتقل ہوتے رہے۔ اس لیے منصور ان کو گرفتار نہ کر سکا۔ ۱۳۴ھ میں جب بنو ہاشم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو منصور نے سختی سے ان کی تلاش شروع کر دی اور بنو ہاشم کے اشخاص کو بلا کر ان سے ان کا پتہ پوچھا، مگر کسی نے صحیح جواب نہ دیا۔ منصور نے نفس زکیہ کے والد عبداللہ پر سختی کی کہ وہ نفس زکیہ اور ان کے بھائی کو حاضر کریں۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی اور کہا اگر وہ میرے پاس ہوتے جب بھی قتل کے لیے تمہارے حوالہ نہ کرتا۔ ✽ منصور نے ہر طرح کی سختیاں کیں، مگر کسی طرح پتہ نہ چلا۔ تلاش و جستجو کا سلسلہ جاری تھا کہ علویوں نے مکہ میں جمع ہو کر منصور کو خفیہ قتل کر دینے کی سازش کی۔ عبداللہ بن محمد نے اس کام کا بیڑا اٹھایا، لیکن نفس زکیہ نے اختلاف کیا اور کہا کہ ہم اس وقت تک اس کو دھوکے سے قتل نہ کریں گے، جب تک اس کو خلافت سے دست برداری کا پیام نہ دے لیں۔ ✽ اتفاق سے منصور کا ایک فوجی افسر خالد بن حسان اس مشورہ کے وقت پہنچ گیا تھا۔ اس نے منصور کو اس کی اطلاع دے دی۔ منصور نے زیاد بن عبید اللہ کو نفس زکیہ کی گرفتاری پر مامور کیا۔ یہ سیدھا مدینہ پہنچا۔ اتفاق سے اس وقت نفس زکیہ بھی مدینہ آئے ہوئے تھے۔ زیاد نے ان کو امان دے کر بلا بھیجا۔ یہ آئے زیاد نے امان کا پاس کر کے انہیں چھوڑ دیا اور اس کی سزا میں خود قید کیا گیا اور یہ ہم محمد بن خالد کے سپرد ہوئی۔ اس نے مدینہ پہنچ کر روپیہ کے ذریعے سے پتہ چلانا چاہا۔ جب اس میں کامیابی نہ ہوئی تو خانہ تلاش شروع کی، لیکن نفس زکیہ کا کہیں پتہ نہ چلا۔ ✽ آخر میں منصور نے رباح بن عثمان بن حیان المری کو مدینہ کا حاکم بنا کر بھیجا اور سخت تاکید کی کہ محمد اور ابراہیم کی تلاش میں کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھانا نہ رکھا جائے۔ اس نے نہایت سختی کے ساتھ تلاش شروع کی۔ اس کی سختی دیکھ کر نفس زکیہ اور ابراہیم کو گرفتاری کا خطرہ پیدا ہو گیا۔ اس لیے وہ برابر ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتے رہے اور ان کا پتہ نہ چل سکا۔ رباح نے عبداللہ بن حسن پر سختی کر کے ان سے پوچھنے کی کوشش کی۔ انہیں قتل بھی کرا دیا، لیکن کوئی پتہ نہ چلا۔ اس لیے منصور کا غصہ اور تیز ہو گیا اور اس نے رباح کو حکم دیا کہ اگر نفس زکیہ محمد اور ابراہیم نہیں ملتے تو حسن کی کل اولاد گرفتار کر لی جائے چنانچہ یہ سب گرفتار کر کے باجولوں ربذہ بھیجے گئے۔ منصور نے انہیں قید میں ڈلوادیا۔ ✽

نفس زکیہ کا خروج

✽ الفخری ص ۱۳۷۔ ✽ ابن اثیر جلد ۵ ص ۱۹۴۔ ✽ ابن اثیر جلد ۵ ص ۱۹۴۔ ✽ طبری جلد ۱ ص ۱۰۷۔ ✽ ابن اثیر جلد ۵ ص ۱۹۴۔ یہ واقعہ دونوں کتابوں میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ منقول ہے۔ ہم نے اس کا صرف ضروری خلاصہ نقل کیا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 170

۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

صحیح

مُشْرِف

میں حضرت شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے

جلد

اول

امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید القمان

عکس حوالہ نمبر: 170



ایمان کے بیان میں

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ غَشَا فَلَيْسَ مِنَّا

۲۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ غَشَا فَلَيْسَ مِنَّا)) .

۲۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُفْرَةَ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَقَالَتْ أَصَابَهُ بَلَاءٌ فَقَالَ ((مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ)) قَالَ أَصَابَتِ السَّانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ تَحْتِي))

بَابُ تَحْرِيمِ حَرْبِ الْخُدُودِ وَشِقِّ الْجَنْبِوبِ وَالذُّعَاءِ بِذُغْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

۲۸۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَرْبَ الْخُدُودِ أَوْ شَقَّ الْجَنْبِوبِ أَوْ دَعَا بِذُغْوَى الْجَاهِلِيَّةِ)) هَذَا حَدِيثٌ بَحْتِي وَإِنَّا أَنْ نَسْبِرَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ ((وَشِقِّ وَذُعَا)) بَعَثَ إِلَيْهِ .

۲۸۶- وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَبْرٌ بِرَّحٍ وَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُضْرَمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَمِيصًا عَنْ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ((وَشِقِّ وَذُعَا)) .

باب: جو شخص مسلمانوں کو فریب دیوے وہ ہم سے نہیں۔

۲۸۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیاراٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہم کو دھوکا دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۸۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک ذمیر اناج کاراہ میں آپ نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈالا تو انگلیوں پر تری آگئی۔ آپ نے پوچھا اسے اناج کے مالک یہ کیا ہے؟ وہ بولا پانی پڑ گیا تھا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا پھر تو نے اس سے بھیکے ہوئے اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ لیتے؟ جو شخص فریب کرے دھوکا دیوے وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا۔

باب: رخصت پر مارنا، گریبان پھاڑنا اور جاہلیت کی سی باتیں کرنا حرام ہے

۲۸۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو گالوں کو پینے اور گریبانوں کو پھاڑے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے کی باتیں کرے اور "سری روایت میں "او" کے بدلے "و" ہے۔

۲۸۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۵) یعنی جو شخص گالوں کو پینے گریبانوں کو پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے (یعنی معصیت کے وقت) وہی شریعت میں یہ سب کام حرام ہیں۔ لہذا وہ ان ایسا رجحان کہنا چاہیے اور مہر کرنا اگر آئینہ اختیار نکل آویں تو مضائقہ نہیں۔ جاہلیت کی سی باتیں یہ ہیں کہ خدا کی ناشکری کرے پکارے چلاے تو نہ کرے، دایا کرے نہ مانے اور کوئی ہے مہری یا بے اولیٰ کی بات نہ کہے۔

عکس حوالہ نمبر: 171

مُرْقَاةُ الْمَفَاتِيحِ أُرْدُو

للعلاءمہ شیخ الفاری علی بن سلطان محمد الفاری ہجری ۱۰۱۴

شرح

مَشْكُوَّةُ الْمَصَابِيحِ

لللام العلاءمہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی المتوفی ۷۴۱

مترجم: مولانا راؤ محمد نسیم

جلد دوم

مکتبہ رحمانیہ

افرا سنٹر غازی سٹریٹ، آڈو و پالاز لاہور
فون: 042-37224228-37355743



عکس حوالہ نمبر: 171

کتاب الفتن

۱۵۷

مرفوعہ شرح مشکوٰۃ اربع جلد دوم

شَرِبَتِ الخُمُورُ، فعل اور فاعل میں تغیر کے ساتھ ”شرب الخمر“ مذکور ہے۔
لبس: مجہول کا صیغہ ہے۔

صاحب مخضرفر ماتے ہیں کہ ”لبس الحریر“ کا جملہ ”لعن آخر هذه الامة اولها“ کی جگہ ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ”لعن آخر..... الخ“ حضرت علیؓ کی اس روایت میں موجود ہے۔ چنانچہ صحیح بات یہ ہے کہ ”لبس الحریر“ کا جملہ ”تعلم لغير الدين“ کی جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ پس دونوں روایتوں میں پندرہ باتوں کے ذکر میں مطابقت ہے، لہذا علامہ طیبیؒ کی یہ بات درست ہے کہ دونوں روایتوں میں پندرہ باتوں کا ذکر ہے اور صاحب مخضرفر کی یہ بات درست نہیں ہے، کہ دونوں روایتوں میں مجموعی طور پر پندرہ باتوں کا ذکر ہے، تاہم گذشتہ حدیث میں مذکور باتیں سولہ ہیں۔

لیجئے میں ان باتوں کو تفصیل کے ساتھ ذکر کرنے لگا ہوں جن کو مولف نے اجمالی طور پر ذکر کیا ہے، بلکہ اتنا اختصار کیا ہے کہ مطلب سمجھنے میں خلل ہے۔ چنانچہ جامع میں منقول ہے:

”اذا فعلت امتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء اذا كان المغنم دولاً، والأمانة مغنماً، والزكاة مغرمًا، واطاع الرجل زوجته، وعق امه، وبر صديقه، وجفا اباه، وارتفعت الاصوات في المساجد، وكان زعيم القوم اذ لهم، واکرم الرجل مخافة شره، وشربت الخمر، ولبس الحریر، واتخذت القينات والمعازف، ولعن آخر هذه الامة۔“

”جب میری امت یہ پندرہ خصلتیں سرانجام دے گی تو ان پر آزمائش آئے گی: جب مال غنیمت کو دولت قرار دیا جائے، امانت کو غنیمت سمجھا جائے، جب مرد اپنی بیوی کا تابع رہے اور اپنی ماں کا نافرمان ہو جائے۔ اپنے دوست کو قریب کرنے لگے اور اپنے باپ کو دور کرنے لگے، جب مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں اور جب قوم و جماعت کے سربراہ اس قوم و جماعت کے فاسق لوگ بن جائیں، جب آدمی کی تعظیم اس کے شر کے اندیشہ کے باعث کی جائے لگے، جب شراب پی جائے لگیں، جب ریشم پہنا جائے لگے، جب لوگوں میں گانے والیوں اور ساز و باجوں کا رواج ہو جائے اور جب امت کے پچھلے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کرنے لگیں۔“

او لها فليترقبوا عند ذلك ريحا حمراء او خسفا او مسخا“. رواه الترمذی عن عليؓ.
”او“ بیان نوع کیلئے ہے، اور ”واو“ جمع کیلئے ہے۔ اس طرح تطبیق ہو جاتی ہے۔

۵۳۵۲: وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنِي اسْمُهُ اسْمِي (رواه الترمذی و ابو داود و فی رواية له) قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ فِيهِ رَجُلًا بَيْنِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِنِي اسْمُهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلْمًا وَجَوْرًا۔

عکس حوالہ نمبر: 171

کتاب الفتن

۱۵۸

معاذ شیع مشکوٰۃ اربعہ جلد دوم

اسخرجه ابو داؤد فی السنن ۴۷۳/۴ حدیث رقم ۴۲۸۲ والترمذی فی السنن ۴۳۸/۴ حدیث رقم ۲۲۳۰ وابن ماجہ ۹۲۱/۲ حدیث رقم ۲۷۷۹ واحمد فی المسند ۷۷۶/۱۔

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”وینا اس وقت تک اپنے اختتام کو نہیں پہنچے گی جب تک عرب پر ایک شخص حکمران بن جائے گا جو میرے اہل بیت سے رشت داری رکھتا ہوگا میں سے ہوگا اور وہ میرا ہم نام ہوگا“ (ترمذی و ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر دنیا اپنے اختتام کو پہنچنے میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن لیا فرمادے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میری نسل سے یا یہ فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو پیدا کرے جو میرا ہم نام ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا اور وہ تمام روئے زمین کو (عرب کی سرزمین کو) اس قدر عدل و انصاف سے بھر دے گا جس قدر اس وقت سے پہلے تمام روئے زمین ظلم و جور سے بھری تھی۔“

تفسیر صبح: قولہ لا تذهب الدنيا..... اسما اسمی:

حتی یملک العرب: تمام اہل اسلام مراد ہیں، کیونکہ جو بھی اسلام کا حامل ہو وہ عربی ہے۔

اس شخص کا نام ”محمد“ اور لقب ”مہدی“ ہوگا، وہ حضور علیہ السلام کی دکھائی ہوئی راہ لوگوں کو دکھائے گا۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ (عربوں کا ذکر تو کیا) لیکن عجوں کا ذکر نہیں کیا، حالانکہ عجم بھی مراد ہیں اس لئے کہ وہ شخص جب عربوں پر حکومت حاصل کر لے گا، اور ان کا موقف ایک ہو جائے گا، اور ایک ہاتھ کی اگلیوں کی طرح آپس میں متفق ہو جائیں گے تو تمام اقوام پر غالب آجائیں گے۔ اس توجیہ کی تائید حضرت ام سلمہؓ کی حدیث سے ہوتی ہے جو عنقریب آ رہی ہے۔

عرض مرتب: اسی باب میں آگے ام سلمہ کی دو روایات آ رہی ہیں بظاہر مراد دوسری روایت ہے ملاحظہ فرمائیے: ۵۳۵۶۔ ۱ھ۔

یہ توجیہ بھی ہو سکتی ہے کہ صرف عربوں کا ذکر اس لئے کیا کہ امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں عرب غالب ہو گئے یا اس لئے کہ عربوں کو شرافت حاصل ہے، یا یہ عبارت اکتفاء کی قبیل سے ہے اور مراد عرب و عجم دونوں ہیں، جیسا کہ ارشاد باری: ﴿سرابیل تفتیکم الحسن﴾ [السج: ۸۱] ”اور ایسے کرتے بنائے جو تمہاری لڑائی سے تمہاری حفاظت کریں“ میں ہے (صرف حرارت کے ذکر پر اکتفاء کیا ورنہ کپڑے گرمی و سردی دونوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔)

زیادہ واضح بات یہ ہے کہ صرف عربوں کا ذکر اس لئے کیا کہ تمام کے تمام عرب امام مہدی علیہ السلام کی اطاعت کریں گے۔ بخلاف عجم (مراہ کی عرب کی ضد) کے ”کہ ان میں سے بعض امام مہدی کی اطاعت کی مخالفت کریں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔“

او من اہل بنی: ”او“ راوی کی طرف سے شک ہے۔

جامع کے الفاظ یہ ہیں: ”حتی بیعت فیہ رجل من اہل بنی۔ (یہاں تک کہ ان میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو

میرے اہل بیت سے رشتہ داری رکھتا ہوگا۔)

عکس حوالہ نمبر: 172

کنز العمال

فِي سِتِّينَ الْأَقْوَالِ وَالْأَفْعَالِ

للعلامة علاء الدين علي المشقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى ٩٧٥

الجزء الرابع عشر

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه

الشيخ صفوة البقا

ضبطه وفسر غريبه

الشيخ بكري حياياني

مؤسسة الرسالة

عکس حوالہ نمبر: 172

۳۸۶۹۹ - یباعُ لرجلٍ بین الرکن والمقام ، وإنِ استَحَلَّ هذا البيتَ إلا أهلهُ ، فإذا استحلوه فلا تسأل عن هلكة الغرب ، ثم تجيءُ الحبشة فيخرونه خراباً لا يعمرُّ بعده أبداً ، وهم الذين يستخرجون كنزه (ش ، حم ، ك - عن أبي هريرة) .

۳۸۷۰۰ - يخرجُ في آخرِ أمتي المهدي ، يسقيهُ الله النيثَ ، وتخرجُ الأرضُ نباتها ، ويُعطى المالُ صحاحاً ، وتكثرُ الماشيةُ ، وتعظمُ الأمةُ ، يعيشُ سبعمائةً أو ثمانياً (ك .. عن ابن مسعود)^(۱) .

۳۸۷۰۱ - يخرجُ المهدي في أمتي ، يعيشُ خمساً أو سبعمائةً أو تسماً ، ثم يرسلُ السماءَ عليهم مدراراً ولا تدخرُ الأرضُ من نباتها شيئاً ويكونُ المالُ كدوساً ، يجيءُ الرجلُ إليه فيقول : يا مهدي ! أعطني أعطني ، فيجثي له في ثوبه ما استطاع أن يحملَ (حم - عن أبي سعيد) .

۳۸۷۰۲ - يخرجُ رجلٌ من أهل بيتي يواطئُ اسمه اسمي وخلقته خلقي ، فيملؤها عدلاً وقسطاً كما ملئتُ ظلماً وجوراً (طب - عن ابن مسعود) .



(۱) أخرجه الحاكم في المستدرک (۵۵۸/۴) وقل صحيح وواقفه الذي وعن أبي سعيد الخدري . ص

ترجمہ: میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا۔ اس کا نام میرا نام اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہوگا، اس کا اخلاق میرا اخلاق ہوگا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔

عکس حوالہ نمبر: 173

قالَ اللهُ تَعَالَى

فَقَدْ مَنَّاهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ كُنَّا كَالْفَلَاحِ وَالْجَنَّةِ

كِتَاب

التَّغْيِيهِمُ إِلَى سَبِيلِ

تَالِيْف

مَجْلَدُ الْأَسْبَابِ وَالشَّيْءُ الَّذِي فِيهِ الْوَسْطَةُ وَالْمَوْجِبُ وَالْمُتَوَكِّلُ وَالْمُتَوَكِّلُ وَالْمُتَوَكِّلُ وَالْمُتَوَكِّلُ

— المتوفى ١٤٦٠ هـ —

صاحب شجۃ اللہ البالغۃ والبدۃ البانغۃ والخیر الکثیر وغیرھا

سلسلہ مطبوعات المجاہدین والجمیل (سورہ) الہند

رستمہ ۱۸

حقوق اعادۃ طبعہ محفوظۃ للمجاہدین العالی

✦

طبع فی

مدینہ برقی پریس بجنور پورہ

۱۹۵۵

۱۳۵۵

عکس حوالہ نمبر: 173

تفہیمات اللہ

۱۹۸

جلد ثانی

ما وقع بعيسى عليه السلام وظهور حقيقة اجمالية الالهية مشتبكة بحقيقة رجل هو قومه وآخا
تارة و تارة اخرى بان تشبكه بحقيقة رجل من آله او للتوسل اليه كما وقع لنبينا ﷺ
بالنسبة الى ظهور المهدي فانه لما طغى النصرانيون على ملة الاسلام كان من حكمة الله ان يظهر
رجل من آل النبي ﷺ قاما لطفيا هما
وهما ان ينسلخ فرد من المحيوة الدنيا ثم يفيق من سكرة البرزخ ثم يدخل الجنة
ثم يخلص الى حظيرة القدس ويبقى كلمة الالهية ينهطل جود الله على الارض فتتلقاه الكلمة
الالهية منسلخة مصرفا فيد لصيرورة جود نوع الانسان وهذا ثم ترا الكون والبروز
واعلم ان الرجالة دون الرجال الاكبر كثيرة ويجمعهم امر واحد هو انهم يذكرون
اسم الله ويدعون انهم يدعون الناس اليه ربه يحجبهم خرق العوائل والقبول في الناس
ويتطأ لهم الرقاب وهم دعاة الى ما يخالف العصور الانسانية التي هي الملة الخيفية
والى القدح في المرافق البستنى عليها نظام البشر،
فمنهم من يدعى النبوة ويزعم ان ما يفتقد في قلبه من قبل المناسبة الجبلية
بحقيقة الشهور الانسانية من اشراقات وعلوم و قتل وهتك الحرمات ووجي وعلم رباني
وشتان ما بينها ومتهم من يدعى الحول وينصب نفسه طاغوتا يعبد من دون الله
ويستعان ويزعم انه يتصرف في الامور التدبيرية من رزق وشفاء بان يقول اذا اراد
شيئا ان يقول له كن فيكون،



واما الذين يفسدون في الارض بعصيان الارتقافات مع الاتهامك في اللذات
الجسمانية وحب المال واطاعة الغضب والشتم والمعصية وتراكم الجمل بالله وبامره
لا يذكرون اسم الله ولا يشغلون بطاعة الله فهم الفراعنة لا الرجالة فايك ايها

تفہیمات اللہ

ترجمہ: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کی حقیقت میں اس کی آل یا اس کے متوسلین داخل ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ کی مہدی سے نسبت کی بناء پر روزی حقیقت ظاہر ہوگی یعنی مہدی نبی کریم ﷺ کا حقیقی بروز ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 174

شرح

الأسناذ الفاضل والعالم الكامل

الشيخ عبد الرزاق الفاشاني

على

فصول الحكمة

للأستاذ الأكبر الشيخ محيي الدين بن العربي

وبأسفل صفائح حل المواضع الخفية من شرح بالي أفندي

الطبعة الثانية

١٩٨٦م - ١٩٦٦م

شركة مكتبة و مطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر

بائسردہ عیسوی ۱۹۸۶ء - ۱۹۶۶ء

عکس حوالہ نمبر: 174

- ۴۲ -

بالعجز وهو أعلى (وهذا هو أعلى عالم بالله وليس هذا العلم) بالأصالة (إلا لخاتم الرسل وخاتم الأولياء ، وما يراه أحد من الأنبياء والرسل إلا من مشكاة الرسول الخاتم ، ولا يراه أحد من الأولياء ، إلا من مشكاة الولي الخاتم ، حتى أن الرسل لا يرونه متى رأوه إلا من مشكاة خاتم الأولياء) أى الرسل كلهم يأخذونه من خاتم الرسل وهو يأخذ من باطنه من حيث أنه خاتم الأولياء لـكن لا يظهر لأن وصف رسالته يمنعه فإذا ظهر باطنه في صورة خاتم الأولياء يظهره ؛ والحاصل أن الرسل والأولياء كلهم يرونه من مشكاة خاتم الأولياء ؛ (فإن الرسالة والنبوة أعنى نبوة التشريع ورسالته تنقطعان) إنما قيد النبوة بالتشريع اخترازا عن نبوة التحقيق فإن النبي له جهتان تبليغ الأحكام المتعلقة بحوادث الأكوان والإخبار عن الحق وأمنائه وصفاته وأحوال الملوك والجبروت وعجائب عالم الغيب وهو باعتبار التبليغ رسول وشارع ونبوة تشريعية وباعتبار الأنبياء عن الغيب ، وتعريف الخلق بذاته وأسمائه ولى ونبوة تحقيقية ، فرسالة التشريع ونبوته تنقطعان لأنهما كمال له بالنسبة إلى الخلق وأما القسم الآخر فن مقام ولايته التي هي كمال له بالنسبة إلى الحق لا بالنسبة إلى الخلق بل كمال حقاني أبد كما قال (والولاية لا تنقطع أبدا) فهو باعتبار ولايته أشرف منه باعتبار رسالته ونبوته التشريعية فخاتم الرسالة من حيث الحقيقة هو خاتم الولاية ومن حيث كونه خاتما للولاية معدن هذا العلم وعلوم جميع الأولياء والأنبياء وهو مقامه المحمود الذي يعنه فيه ، فاعلم ذلك حتى لا تتوهم أنه يحتاج في علمه إلى غيره ، وهو معنى قوله (فالرسلون من كونهم أولياء لا يرون ما ذكرناه إلا من مشكاة خاتم الأولياء فكيف من دونهم من الأولياء) ؟

قوله (وإن كان خاتم الأولياء تابعا في الحكم لما جاء به خاتم الرسل من التشريع فذلك لا يقدح في مقامه ولا يناقض ما ذهبنا إليه ، فإنه من وجه يكون أزل كما أنه من وجه يكون أعلى ، وقد ظهر في ظاهر شرعنا ما يؤيد ما ذهبنا إليه في فضل عمر في أسارى بدر بالحكم فيهم في تأبير النخل ، فما يلزم السكامل أن يكون له التقدم في كل شيء وفي كل مرتبة ، وإنما نظر الرجال إلى التقدم في رتب العلم بالله هنالك مطلبهم . وأما حوادث الأكوان فلا تعلق لخواطرم بها فتحقق ما ذكرناه) إشارة إلى أن خاتم الأولياء قد يكون تابعا في حكم الشرع كما يكون الملهي الذي يحيى في آخر الزمان ، فإنه يكون في الأحكام الشرعية تابعا ل محمد صلى الله عليه وسلم ، وفي المعارف والعلوم والحقيقة تكون جميع الأنبياء والأولياء

(وليس هذا إلا) أى لا يأتي علم لعالميا الذاتية الذي أعطى لسكوت ل أحد من الله بالذات (إلا لخاتم الرسل) من حيث رسلية (وخاتم الأولياء) من حيث ولايته اه بال . والمراد بقوله (من وجه يمكن أهل) بيان زيادة خاتم الأولياء من الوجه المذكور ، ولا يلزم من الانفصالية وإنما يثبت تفصيله من حيث هو متبوع على التابع إذا لم يكن متبوعا ذلك المتبوع من التابع فكان التابع من حيث أنه تابع أفضل من المتبوع من حيث أنه متبوع لسكون المتبوع له من إعطاء التابع ، فكأن أنه أهل وأشرف على ملوئمة فكذلك علم الرسل فتابعته بختم الأولياء . تابعة صاحب القدرى قوله في أحاديثه



ترجمہ: مہدی جو آخری زمانہ میں آئے گا، وہ شرعی احکام میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا۔ اور معارف اور علوم اور حقیقت میں تمام انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے۔

عکس حوالہ نمبر: 174

- ۴۳ -

بابین لہ کلہم، ولا یناقض ما ذکرناہ لأن باطنہ باطن محمد علیہ الصلاۃ والسلام لولہذا قبل انہ
 حسنة من حسنات سید المرسلین وأخبر علیہ الصلاۃ والسلام بقولہ لأن اسمه اسمی وکنیتہ کنیتی قلہ
المقام المحمود، ولا یقلد کونہ تابعاً فی أنہ معدن علوم الجمیع من الأنبیاء والأولیاء فإنه
 یكون فی علم التشریع والأحكام أنزل كما یكون فی علم التحقیق والمعرفة بالله أعلى، ألا
 ترى إلى ما ظهر فی شرعنا من فضل عمر فی أسارى بدر حیث أشار إلى قتلہم حیث نزل
 قوله تعالى - ما كان لنبی أن یكون له أسرى حتی ینزل فی الأرض تریدون عرض الدنیا-
 إلى قوله - لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما أخذتم عذاب عظیم - وقال علیہ الصلاۃ والسلام
 ولو نزل العذاب لما نجی منه غیر عمر وسعد بن معاذ، وبکی علیہ الصلاۃ والسلام حیث نبهہ جبریل
 علی الخطأ ونزول الوحی بأن یقتل من أصحابہ بعدد الأسارى الذین أظفوهم وأخذوا منهم
 الفداء، ومن حدیث تأیید التخل حیث منع علیہ الصلاۃ والسلام منه ثم تبین الخطأ فقال واعملوا
فأنتم أعلم بأمر دنیاکم (وقال الخضر لموسی: أنا علی علم علمینہ الله لا تعلمہ أنت، وأنت
 علی علم علمک الله لا أعلمه أنا) أى لا ینبغی لک کل واحد منا الظهور بما بیان مقامہ
 ومرتبته، ولهذا قال فما یلزم الکامل أن یكون له التقدّم فی کل شیء وفى کثر، مرتبة والباقی
 ظاهر، وأما حدیث الرؤیا فی قوله (ولما مثل النبی صلی الله علیہ وسلم بالحناط من اللبن
 وقد کمل سوی موضع لبنة فکان صلی الله علیہ وسلم تلك اللبنة، غیر أنه صلی الله علیہ وسلم
 لا یراہا إلا کما قال ابنه واحدة وأما خاتم الأولیاء فلا یدلہ من هذه الرؤیا، فیری ما مثله
 به رسول الله صلی الله علیہ وسلم، ویری فی الحناط موضع لبنتین واللبن من ذهب وفضة
 فیری اللبنتین اللتین ینقص الحناط عنهما ویکمل بہما لبنة فضة ولبنة ذهب فلا بد أن یری
 نفسه تنطبع فی موضع ینتک اللبنتین فیکون خاتم الأولیاء ینتک اللبنتین فیکمل الحناط
 بہما، والسبب الموجب لکونہ رآها لبنتین أنه تابع لشرع خاتم الرسل فی الظاهر وهو
 موضع اللبنة الفضية وهو ظاهره وما یتبعہ فیہ من الأحکام كما هو آخذ عن الله فی السر ما هو
 بالصورة الظاهرة متبع فیہ لأنه یری الأمر علی ما هو علیہ فلا بد أن یراہ هكذا وهو موضع
 اللبنة الذهبية فی الباطن فإنه آخذ من المعدن الذی یأخذ منه الملك الذی یوحی بہ إلى الرسل،
 فإن فهمت ما أشرت بہ فقد حصل لك العلم النافع فکل نبی من لدن آدم إلى اخر نبی
 ما منهم أحد یأخذ إلا من مشکاة خاتم النبیین صلی الله علیہ وسلم وإن تأخر وجود طینتہ،

فکان ختم الأولیاء مرتبة من مراتب ختم الرسل وهو معنی قوله (وهو حسنة من حسنات خاتم الرسل) اہدیان .
 سیت ورد فإن الله تعالى مائة وأربعة وعشرين أنفاً من الأنبیاء، وهو مثل والی الأنبیاء کذل القصر أحسن بنیانہ
 وترتک موضع لبنة فظان بہا النظار یحبیبون من حسن بنیانہ إلا موضع تلك اللبنة، فنکت أنا سدة تلك
 اللبنة ختم بی البیان وختم بی الرسل اہ . فلا بد لہ من هذه الرؤیا دلیلاً علی عظمیة فی الرلایة، ینکل الحناط
 ہما کما ینکل بلبنة واحدة فی رؤیا خاتم الرسل لوجود التنطبع بینہما .

ترجمہ: اور ہماری اس بیان کردہ بات کی مخالفت نہیں کی جاسکتی، کیونکہ اس مہدی کا باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔ اور
 اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ (مہدی) سید المرسلین کی حسنات میں سے ایک حسنہ (نیکی) ہے۔ اور رسول اللہ نے اس کی خبر ان
 الفاظ میں دی ہے کہ اس کا نام میرا نام اور اس کی کنیت میری کنیت ہے اور اسے مقام محمود حاصل ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 175

عُقِلَ اللَّهُ

فِي آخِرِ الْمُنْتَظَرِ (٤)

لِيُوسِفَ بْنَ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
الْمَقْدِسِيِّ الشَّافِعِيِّ السَّلْمِيَّ

(مِنْ عُلَمَاءِ الْقُرْنِ السَّابِعِ)

تَعْلِيْقُ

عَامِي نَظَرِي وَجْ مُنْفَرِدُ

تَحْقِيقُ

الدُّكْتُورُ عَبْدُ الْفَتَّاحِ مُحَمَّدُ الْحَلَوُ

عکس حوالہ نمبر: 175

الباب الثالث

۶۲

مِنَ السَّمَاءِ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَنْكُمْ مَدَّةَ الْجَبَّارِينَ
وَالْمُنَافِقِينَ وَأَشْبَاعِهِمْ. وَلَا لَكُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ مُّحَمَّدٍ ﷺ، فَالْحَقُّوْا بِهِ بِمَكَّةَ،
فَأَنَّهَ الْمَهْدِيُّ، وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ».

قال حَدِّثْنِي: فقام عمران بن المُحصِّن الخُزَاعِي، فقال: يا رَسُولَ اللَّهِ،
كيف لنا بهذا، حَتَّى نَعْرِفَهُ؟

قال: «هُوَ رَجُلٌ مِنْ وَدْي، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، عَلَيْهِ عِبَاءُ تَانٍ
قَطَوَاتَيْنِ^(۱)، كَأَنَّ وَجْهَهُ الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ فِي اللَّوْنِ، فِي خَدِّهِ الْأَيْمَنِ
خَالَ أَسْوَدَ، ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً».

أَخْرَجَهُ الْإِمَامُ أَبُو عَمْرٍو عَثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُعْزَرِيُّ فِي «سُنَنِهِ».
وَعَنْ أَبِي أَمَانَةَ النَّاهِلِيِّ^(۲) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
«سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدُنٍ، يَوْمَ الرَّابِعَةِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ مِنْ
أَلِ هِرْقَلٍ، يَدُومُ سِتْعَ سِنِينَ».

فقال له رجلٌ مِنَ عَبْدِ الْقَيْسِ، يقال له: المَشْتَوْرِدُ بْنُ جَبْلَانَ^(۳): يا
رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟

قال: «الْمَهْدِيُّ مِنْ وَدْي، ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، كَأَنَّ وَجْهَهُ كَوْكَبُ دُرِّيٍّ،

(۱) في النسخ: «قطوانيان». والقطوانية: حياء بيضاء قصيرة الضم، والتون زائدة. التهابة، لابن الأثير
۸۵/۴

(۲) سقط من: ب.

(۳) في الأصل، س، قن: «جبلان»، وفي ب: «غيلان»، وأثبت ماورد في أسد الغابة ۱۵۱/۵، وترجمته فيه،
وفي الإصابة أيضاً ۸۹/۶، وفيها: «جبلان». والحديث في أسد الغابة ۱۵۴/۵، والإصابة ۸۹/۶ و ۹۰.

عکس حوالہ نمبر: 176

★ من أهل البيت :

الأولى : أنه من أهل البيت .

★ من ولد الحسن بن علي :

الثانية : أنه من ولد الحسن بن علي رضي الله عنهما ، ولا ينافيه حديث أنه صلى الله عليه قال لفاطمة : « والذي بعثني بالحق نبياً ، إن منكما (يعني من الحسن والحسين) مَهْدِيٌّ هذه الأمة »^(۹) الحديث لإمكان حمله على أنه من مجموعها ، أو أن أباه حسين وأمه حسنيّة ، ولعل هذا أقرب .

★ اسمه محمد :

الثالثة : أن اسمه اسم النبي صلى الله عليه محمد ، وفي رواية تأتي « أحمد » ، ولاتنافي لإمكان أنه مَسَمَى بكليهما .

★ اسم أبيه :

الرابعة : اسم أبيه كاسم أبي النبي صلى الله عليه .

★ سماته الشكلية :

الخامسة : أجلى الجبهة (أقنى) الأنف ، أفرق الشايبا^(۱۰) .

★ مدة ملكه :

السادسة : يملك سبع سنين . هذه أكثر الروايات وأشهرها ،

ووردت رواية أخرى تخالف هذه ، وستأتي : منها تسع عشرة سنة

(۹) أخرجه الحافظ أبو نعيم في « صفة المهدي » ، بلفظ : أن رسول الله قال لفاطمة عليها السلام : « المهدي من ولدك » . أنظر عقد الدرر ص ۲۱ .

(۱۰) في الأصل « الشايب » وهو خطأ . انظر سنن أبي داود كتاب المهدي حديث رقم ۲۴۸۵ . قوله : « أجلى الجبهة » : أي منحسر الشعر في مقدم رأسه ، وقوله : « أقنى الأنف » : المقصود به طول الأنف ورقة في طرفه مع ارتفاع في وسطه . « أفرق الشايبا » يوجد تباعد بين أسنانه .

ترجمہ: اس کا نام نبی کے نام پر ”محمد“ ہوگا۔ اور ایک روایت میں اس کا نام ”احمد“ آیا ہے اور یہ اس بات سے متصادم نہیں ہے کہ وہ ان دونوں ناموں سے موسوم ہو۔

28۔ رسول اللہ کے ساتھ قبر میں مسیح کی معیت کا مطلب

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيَوْلِدُ لَهُ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفنُ مَعِيَ فِي قَبْرِى فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِى وَاحِدٍ بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ. (مشکوٰۃ شریف اردو جلد سوم صفحہ 47 فرید بک سٹال لاہور) ¹⁷⁷

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے وہ شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور وہ 45 سال رہیں گے پھر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن کئے جائیں گے پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے ابو بکر و عمر کے درمیان سے اٹھیں گے۔
تشریح: اس حدیث کے لفظ نزول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمثیلی بعثت کی طرف اشارہ ہے۔ نیز آپ کی بعض ذاتی علامات و خصوصیات کا بھی ذکر ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی وضاحت کی جا چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات از روئے قرآن و حدیث ثابت ہو جانے کے بعد ان کے نزول سے مراد ان کے مثیل کا آنا ہی ہے۔ جس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا یہ واضح فرمان ہے کہ:
”عیسیٰ بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں۔“

(سنن ابن ماجہ ابواب الفتن باب شدة الزمان)

اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مثیل ابن مریم اور امام مہدی کی مسیح اول سے کئی مشابہتیں بھی ہیں۔ اس کے ساتھ کچھ مغائرت اور فرق بھی لازم ہے مثلاً آنیوالے مسیح موعود کے بارہ میں بطور خاص یہ ذکر ہے کہ وہ مجر نہیں رہیں گے بلکہ شادی کریں گے اور ایسی مبشر اولاد پائیں گے جو ان کا مشن اور کام جاری رکھنے والی ہوگی۔ پھر اس حدیث میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ مسیح موعود زمین میں 45 سال ٹھہریں گے (اکثر روایات میں یہ مدت چالیس سال مذکور ہے) جس کے بعد وہ مسیح و مہدی اس دنیا میں طبعی موت سے نیک انجام کے ساتھ طبعی وفات پائیں گے (یعنی قتل نہیں ہوں گے

جو کد ابوں کی سزا ہوتی ہے) بلکہ موت کے بعد بھی ان کا انجام ایسا شاندار ہوگا کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی روحانی قبر میں دفن ہوں گے کیونکہ رسول اللہ کی ظاہری قبر اکھیرنے کی حرکت کوئی غیرت مند مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔

اس حدیث میں لفظ ”قبر“ تشریح طلب ہے جس کے دو ہی معنی ممکن ہیں اول زمین پر ظاہری جسمانی قبر دوسرے آسمان پر روحانی قبر۔ اس جگہ ظاہری قبر کے معنی کرنے کی صورت میں چونکہ رسول اللہ کی قبر اکھیرے بغیر وہاں مسح کی تدفین ناممکن ہے اور اس سے آپ کی کسر شان اور سوء ادبی ہوتی ہے اس لئے ظاہری قبر مراد نہیں لی جاسکتی۔ صرف روحانی قبر کے معنی ہی قابل قبول ہو سکتے ہیں۔ جن کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرمایا: **ثُمَّ أَمَاتَهُ فَأَقْبَرَهُ** (عبس: 32) یعنی اللہ تعالیٰ ہر شخص کو موت دے کر اس کو ایک روحانی قبر عطا فرماتا ہے۔

بعض علماء اس جگہ قبر کے معنی مقبرہ کر کے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ آکر پھر رسول اللہ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے جہاں ایک قبر کی جگہ خالی ہے۔ یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ حضرت عائشہ کی دو واضح روایات کے خلاف ہے۔

1- حضرت عائشہ کی روایت بخاری کے مطابق قبر کی تیسری جگہ انہوں نے خود اپنے لئے رکھی ہوئی تھی پھر حضرت عمر کی شہادت پر ان کی خواہش کے مطابق انہیں دے دی۔

(تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 40 نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁷⁸

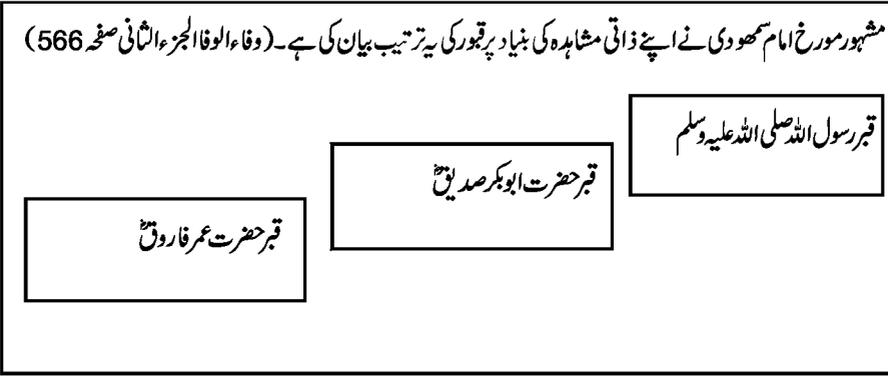
اس کے بعد وہاں کسی اور قبر کی جگہ باقی نہ رہی ورنہ حضرت عائشہ اپنے حجرہ کی بجائے مسلمانوں کے عام قبرستان میں دفن ہونے کا فیصلہ نہ فرماتیں۔

2- دوسرے حضرت عائشہ کی روایا کے مطابق مقبرہ میں صرف تین قبور کی جگہ تھی جو ان کی زندگی میں ہی بن گئیں اور یہ روایا پوری ہو گئی۔ آپ فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ تین چاند میری گود میں گرے۔ جب رسول کریم میرے حجرے میں دفن ہوئے تو حضرت ابو بکر نے کہا یہ تمہارا پہلا چاند ہے۔ اس کے بعد دوسرا چاند حضرت ابو بکر اور تیسرا چاند حضرت عمر وہاں دفن ہونے پر یہ روایا پوری ہو گئی۔ (موطا امام مالک اردو صفحہ 315 نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁷⁹

مزید برآں قبر کے معنی ”مقبرہ“ یعنی قبرستان عربی لغت کے مطابق بھی درست نہیں۔ پھر فصیح العرب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسی بات منسوب کرنا اپنی ذات میں بے ادبی

ہے۔ مزید برآں اس حدیث کا یہ مطلب لینا کہ مسیح موعود رسول اللہ کے مقبرہ میں دفن ہوگا، درایت اور سیاق کلام کے بھی صریح خلاف ہے کیونکہ حدیث کے آخری حصہ میں مذکور ہے کہ میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبر سے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔ پس رسول اللہ تو فرمائیں کہ آپ اور مسیح دونوں ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے اور علماء قبروں کے نقشہ کے برخلاف اس کا ترجمہ مقبرہ کر دیں۔ یہ بات کیسے قابل قبول ہو سکتی ہے، جبکہ مقبرہ کے اندر قبروں کا نقشہ بھی اس ترتیب سے نہیں کہ رسول اللہ کی قبر ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان ہو، بلکہ رسول اللہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کی قبر ہے۔ پس اس حدیث میں روحانی قبر کے سوا کوئی اور معنی نہیں کیے جاسکتے۔

مشہور مورخ امام سہودی نے اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنیاد پر قہور کی یہ ترتیب بیان کی ہے۔ (وفاء الوفا الجزء الثانی صفحہ 566)



دراصل اس حدیث میں مسیح موعود کے روحانی مقام کا ذکر ہے جس کے مطابق عیسیٰ بن مریم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ دائیں بائیں روحانی مقام رکھتے ہیں۔ یہ بات بھی مد نظر رکھنی ضروری ہے کہ حدیث کا یہ جملہ کہ عیسیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن ہوں گے اسرائیلی روایات میں سے ہے۔ چنانچہ یہودی علماء میں سے اسلام قبول کرنے والے صحابی حضرت عبداللہ بن سلام کا بیان ہے کہ تو ریت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نشانی لکھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 639 نعمانی کتب خانہ لاہور) 180

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دراصل یہ روایت انبیاء بنی اسرائیل کے مکاشفات میں سے تھی جو تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اس مکاشفہ میں دراصل مسیح موعود کے اس مقام قرب اور روحانی مناسبت کی طرف اشارہ ہے جو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی محبت اور کامل اتباع کی برکت سے حاصل ہوگا اور جس کی بدولت موت کے بعد اس کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے

جالے گی اور وہ روحانی قبر میں اپنے آقا آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ یہ وہی مضمون ہے جو ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یوں بھی بیان فرمایا ہے کہ مہدی کا نام میرا نام ہوگا یعنی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہوگا جیسا کہ علماء امت نے بھی یہ حقیقت تسلیم کی ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے لکھا ہے کہ مہدی میں سید المرسلین کے انوار منعکس ہوں گے اور وہ اسم جامع محمدی کی شرح اور آپ کا عکس کامل (یعنی True Copy) ہوگا۔

(الخیر الکثیر اردو صفحہ 236-237 مترجم مولانا عابد الرحمن ناشر قرآن محل کراچی) ¹⁸¹

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے بارہ میں یہی مضمون بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سَادُّخُلٍ مِنْ عَشِقَتِي بِرَوْضَةِ قَبْرِهِ وَمَا تَعَلَّمْ هَذَا لِسِرِّيَا تَارِكَ الْهُدَى
(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 195 ایڈیشن 2008)

کہ میں اپنے عشق کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے روحانی باغ میں داخل ہو جاؤں گا اور اے ہدایت چھوڑنے والے! تجھے یہ راز معلوم نہیں۔

خود رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ اسے محبت ہوگی۔ (بخاری کتاب الادب باب علامۃ حب اللہ) پس مسیح موعود کو بھی اپنی محبت رسول کی وجہ سے جنت میں رسول اللہ کی معیت حاصل ہوگی۔

اس حدیث میں مسیح کے 45 سال قیام کا ذکر ہے۔ بعض اور روایات میں دیگر مختلف مدتیں مذکور ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن حجر کے مطابق ایک روایت میں انیس سال اور کچھ مہینے، دوسری روایت میں بیس سال، تیسری روایت میں چالیس سال مدت بیان ہے۔ چوتھی روایت میں چوبیس سال، پانچویں روایت میں تیس سال اور چھٹی روایت میں چالیس سال میں سے نو سال اس کی خلافت کے ہونے کا ذکر ہے۔ ظاہر ہے یہ تمام روایات بیک وقت درست نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے ان کی تاویل علامہ ابن حجر عسقلانی نے مہدی کی مختلف مراحل کی فتوحات سے کی ہے۔

(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر صفحہ 28 مکتبۃ القرآن القاہرہ) ¹⁸²

البتہ زیادہ تر ثقہ روایات میں مسیح کے آنے کے بعد 40 سال اسکے قیام کی مدت بیان ہوئی ہے۔

(ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 321 فرید بک سٹال لاہور) ¹⁸³

یہ 40 سالہ مدت خواہ دعویٰ مہدویت سے پہلے مراد ہو جیسا کہ بعض روایات میں اشارہ ہے کہ

امام (مہدی) 40 سال کا جوان ہوگا۔

(المعجم الكبير اردو جلد پنجم صفحہ 461 پروگریسو بکس لاہور) ¹⁸⁴

دعویٰ کے بعد یہ 40 سالہ مدت مراد لی جائے تو دونوں صورتوں میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ پر یہ علامت چسپاں ہوتی ہے کیونکہ قمری سالوں کے لحاظ سے آپ نے قریباً 76 سال عمر پا کر طبعی موت سے وفات پائی۔

1290ھ میں بھر چالیس سال آپ پر الہام کا آغاز ہوا تھا اور 1336ھ میں وفات پا کر الہام کے بعد بھی قریباً چھتیس برس کے لگ بھگ زمانہ آپ نے پایا۔ پس آپ ہی وہ موعود مسیح اور مہدی ہیں جن کی الہی نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی اور جن کی مبشر اولاد ”رجال فارس“ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ ہوئے۔ پھر آپ کے دو پوتے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے یکے بعد دیگرے خلافت ثالثہ اور خلافت رابعہ پر متمکن ہونے کی سعادت پائی۔ اس وقت جماعت کے پانچویں خلیفہ آپ کے پڑپوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

1- ”رسول اللہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مسیح موعودؑ کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر ہم نے سوچا کہ یہ کیا ستر ہے تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہر ایک قسم کی دُوری اور دُورئی کو دور کرتا ہے اور اس سے اپنے اور مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کیا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت ﷺ ہی کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔“ (الحکم 10 مئی 1903 صفحہ 13)

2- ”خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور

آنحضرتؐ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 76 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 177

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 قَبْلَ طَبْعِ التَّوْحِیْدِ فَفَلَا طَلَعَ اللّٰهُ الْاَكْبَرُ
 جسے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اس نے اللہ کا حکم مانا،
 (ترجمہ کنز دہیان)

مشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد سوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ شہید صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہا پوری
 (مترجم، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک شال ۳۸- اردو بازار لاہور ۲

عکس حوالہ نمبر: 177

مشکوٰۃ شرح جلد سوم

۲۷۶

کتاب الفتن

۵۲۷۔ وَعَنْ قَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِي لَيْسَ لَنَا ابْنٌ مَرْغُوبٌ كَمَا عَلِمْنَا وَلَا كَمَا كُنَّا نَسْتَبْرَأُ مِنَ الصَّيْلِيبِ وَكَيْفَ تَلْتَمِزُ الْغَيْرَ وَيُؤَلِّفُ الصَّنْجِيحِيَّةَ وَاللَّيْثِيَّةَ وَالْقِلَاصَّ فَلَا يُسْمِي عَدِيْمًا وَكَذَلِكَ هَبْنِ الشَّعْبَةَ وَالشَّيْبَةَ عَضُّنَ وَالشَّعْبَةَ سُدَّ وَكَذَلِكَ هَبْنِ زَايَ الْعِمَالِ فَلَا يُقْبِلُهُ أَحَدٌ - رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ كَثِيرًا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْغُوبٍ فِيكُمْ وَإِنَّمَا مَرْغُوبٌ كُمْ -

اُس سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عدلی قسم، ابن مریم تم میں ضرور نازل ہوں گے عالم عادل کی صورت میں، وہ ضرور صلیب کوڑھی لگے، اختر پر کو قتل کریں گے، اجر پر موقوف کریں گے، برائی اور شیروں کو کھنچ دے دیں گے، اُن سے نجات کا کوئی کام نہیں سبیا جائے گا، دشمنی تاہن میں لٹکی رکھنا، ایک دوسرے سے حسد کرنا ختم ہو جائے گا۔ وہ مال کی طرف لوگوں کو کھینچے گا لیکن کوئی توبہ نہیں کرے گا۔ (مسلم) اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک رعایت میں فرمایا، تمہارا کمال بڑھا، سب بیٹے ابن مریم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا ایک گروہ قیامت تک ظلم کے ساتھ پیشرو کی خاطر ظلم سے فرما کر بیٹے ابن مریم نازل ہوں گے، قرآن کا امیر کے گا، آسمان سے ہمیں نازل ہونے والے نہیں، تم ہی آہیں میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو رحمت بخشی ہے۔

۵۲۸۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَا لَقِيَ مِنْ أَهْلِ بَيْتَابِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى بَيْتِ الْأَيْمَةِ قَالَ كَيْفَ تَزُولُ عَيْسَى ابْنُ مَرْغُوبٍ كَيْفَ تَزُولُ أَوْ بَرِّهِمْ لَعَالٌ صَلَّى لَنَا لَيْسَ لَنَا إِلَّا أَنْ يَمُوتَ عَلَيَّ بَعِيْنٌ أَمْسَرَ أَوْ تَكْرِمَةً اللَّهُ هَذَا الْأُمَّةَ -

(مسلم)

(رواہ مسؤلوم)

دوسری فصل

اودہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

وَمَا آتَى الْبَابَ خَالِي عَنِ الْعَصَلِ الشَّافِي -

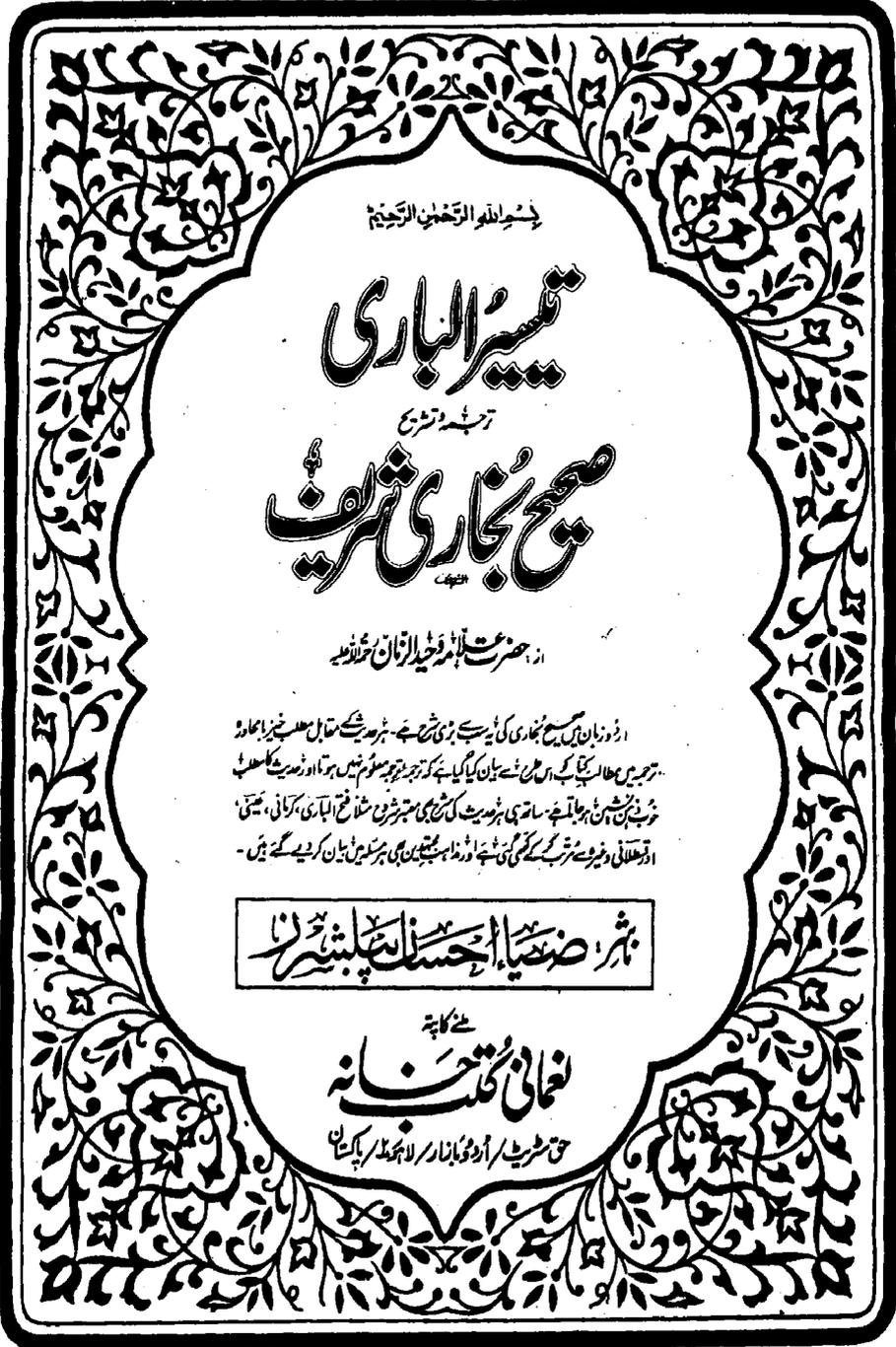
تیسری فصل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ابن مریم کی طرف نازل ہوں گے۔ میں شادی کریں گے، اُن کی اولاد ہوگی اللہ تعالیٰ سے اللہ کی رحمت کا بھی لگے۔ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دن کے جائیں گے۔ پس ابن اللہ عیسیٰ بن مریم مدینا ایک ہی قبر سے ادا ہوگا اور ہر کے ایمان انہیں لگے، ہر ایک نے کتاب الونداری روایت کیا ہے۔

۵۲۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا ابْنٌ مَرْغُوبٌ إِلَّا الْأَنْفُ فِي بَرِّهِمْ وَبُرُوكُنَا وَبُرُوكُنَا كَيْفَ تَكْرِمَتَا وَإِنْ كُنَّا بَعِيْنٌ سَنَةَ تَقَرُّبِنَا لِيَدِينِ مَعِي فِي قَبْرِ قَا قَوْمِ أَنَا وَعَيْسَى ابْنُ مَرْغُوبٍ فِي قَبْرِ قَا حَيْدُ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَرَعِيْمًا -

(رواہ ابن ماجہ وری فی کتاب الوفاؤ)

عکس حوالہ نمبر: 178



عکس حوالہ نمبر: 178

صبح بخاری جلد ۲ ص ۴ پارہ ۴ کتاب الجنائز

وَسَلَّمَ مَا هِيَ إِلَّا قَدَامَ عَمْرٍو وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ
 أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَوْضَعَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
 الزُّبَيْرِ لِأَقْدَقِ فِيهِ مَعَهُمْ وَأَدْفَعِي مَعَهُ صَوَاحِبِي
 بِالْبَيْعِ لِأَنَّكَ بِهِ أَيْدًا -
 ۱۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ
 الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَصْبِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَدْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو
 أَذْهَبَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ بَقْرًا
 عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ سَلَّمَ
 أَنْ أَدْفَنَ مَعَ صَاحِبِي قَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ يَفِيقَ
 فَلَا وَثِقَتْهُ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَه
 مَا لَدَيْكَ قَالَ أَذِنْتُ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 قَالَ مَا كَانَ شَيْءٌ أَهْرَأَنِي مِنْ ذَلِكَ الْمَصْجِعِ
 فَإِذَا قُبِضْتُ فَأَحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا ثُمَّ قُلْتُ
 بَسْتَأْذِنُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنْتُ لِي فَأَقْبُونِي
 وَإِلَّا فَارُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ
 أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هُوَ الرَّاهِ النَّفَرِ الَّذِي بَيْنَ
 قَتُونِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 عَدَمٌ وَرِاضٍ مِمَّنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهِيَ الْخَلِيفَةُ

اور اسی اسناد سے ہشام سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے
 حضرت عائشہ سے انہوں نے (موت کے وقت) عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی مچھکتے ہوئے
 صاحب اور ابو بکر اور عمر کے پاس نہ گاڑنا بلکہ بیچ میں میری سونوں کے پاس جن
 کرو دنیا میں یہ نہیں چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ میری نعروں بھی ہو کر گئے
 ہم سے قید تہہ بیان کیا کہ ہم سے ہریر نے کہا ہم سے حصین نے
 انہوں نے عمر دین مہیوں سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو (اس
 وقت) دیکھا (جب وہ زخمی ہوئے) انہوں نے کہا عبد اللہ تو ام المومنین عائشہ
 صدیقہ کے ساتھ اور عمر کو سلام کہتا ہے پھر ان سے عرض کر گیا میں اپنے
 دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں (عبد اللہ گئے اور ایسا ہی بیجا ہونے والا)
 حضرت عائشہ نے کہا یہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر میں آج ان کو اپنے
 اوپر مقدم رکھوں گی عبد اللہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمر نے پوچھا کہا یہ ہوا انہوں نے
 کہا حضرت عائشہ نے اجازت دی حضرت عمر نے کہا مجھ کو اس جگہ دفن ہونے
 کا بڑا خیال تھا اتنا خیال کسی بات کا نہ تھا جب میں ہر جگہ تو ایسا کر دیا ہوں
 اٹھا کر لے جاؤ اور حضرت عائشہ کو سلام کہو اور عرض کرو کہ عمر آپ کے حجرے میں
 دفن ہونے کی اجازت چاہتا ہے اگر وہ اجازت دین تو مجھے دل و خواہش اور مسلمانوں
 کے مقبرے میں دفن کر دینا دیکھو خلافت کا حق دار میں ان چند لوگوں سے
 بڑھ کر کسی کو نہیں پاتا جن سے دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک راضی
 رہے ہیں پھر یہ لوگ میں کو خلیفہ بنائیں میرے بعد وہی خلیفہ ہے اس
 کی بات سنا اور اس کا کہا ماننا حضرت عمر نے حضرت عثمان سے حضرت علی
 اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کا نام لیا

الغیہ مقررہ اللہ نے یہ حرجے گرانے شروع کیے اس وقت ایک پاؤں اندر سے خود ہوا اور وہ نے بتایا کہ یہ حضرت عمر کا باپ ہے (سنہ ۱۱ ہجری) (حواشی صفحہ ۱۷۸)
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کفری تھی انہوں نے فرمایا میں اس لائق نہیں کہ لوگ میری تعزیت کریں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کی تو لوگ آپ کے
 ساتھ میرا بھی لگا کر کریں گے اور دوسری بیویوں پر میری ترجیح اور نفیست بیان کریں گے کہ وہ سب بیچ میں دفن ہوں اور میں خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کے ساتھ ۱۱ سالہ سماں اللہ نے حضرت عمر کی بڑی امتیاز اور حق شناسی تھی انہوں نے یہ خیال کیا کہ شاید حضرت عائشہ نے میری مرود سے اور میرے بھوکے کہ میں
 امیر المومنین ہوں اس کی اجازت دے دی ہو لیکن دل سے دچھا ہوتی ہوں تو میرے بعد پھر اجازت لینا کرنے کے بعد میرے کچھ دباؤ نہیں رہتا ۱۱ سالہ مسلمانوں
 پیشرو میں سے ہیں لوگ موجود تھے ابو عبیدہ بن الجراح کا انتقال ہو چکا تھا اور سعید بن زید کو زندہ تھے باقی رسول اللہ

عکس حوالہ نمبر: 179

اصطلاح و تخریج شدہ ایڈیشن

سلسلہ 1
اشاعت حدیث

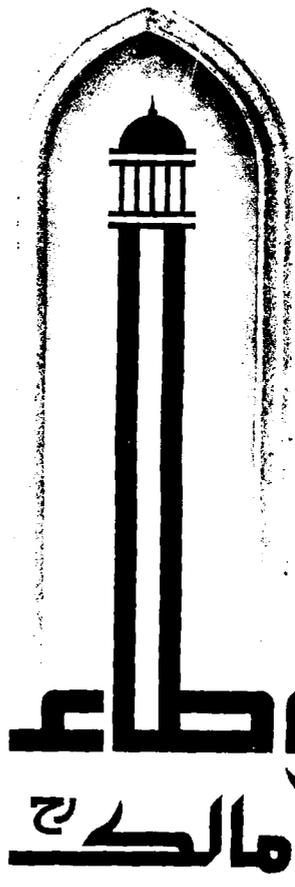
اللہ علی محمد و آل محمد
کا سینٹ بریں سال ہجری
انک لمہذا ملنا
اللہ علی محمد و آل محمد
کا سینٹ بریں سال ہجری
انک لمہذا ملنا



فوائد و ترجمہ: علامہ وحید الرحمن

تخریج و تسہیل

حافظ عمر انور لکھنوی



تدوین
حدیث
کی
پہلی
کتاب

موطاء
امام مالک



نعمانی مکتب خانہ

امام مالک بن انیس رضی اللہ عنہ

عکس حوالہ نمبر: 179

315

۵۴۳۔ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ أَقْمَارٍ سَفَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَفَصَّصْتُ رُؤْيَايَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي بَيْتِهَا قَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ هَذَا أَحَدُ أَقْمَارِكَ وَهُوَ خَيْرُهَا۔

حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند گر پڑے سو میں نے اس خواب کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن ہو چکے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان تین چاندوں میں سے ایک چاند آپ ہیں اور یہ تینوں چاندوں میں بہتر ہیں۔

۵۴۴۔ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ مِمَّنْ يَثْبُقُ بِهِ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بَنِي نَفِيلٍ تَوَفَّيَا بِالْعَقِيقِ وَحُمِلَا إِلَى الْمَدِينَةِ وَدُفِنَا بِهَا۔

کئی ایک معتبر لوگوں سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی عقیق میں (ایک موضع ہے قریب مدینہ کے) اور ان کا جنازہ اٹھ کر مدینہ میں آیا اور وہاں دفن ہوئے۔

فائدہ: تاکہ نماز جنازہ میں بہت سے لوگ شریک ہوں یا قبر کی زیارت لوگ کیا کریں اور دعا ہوا کرے۔ جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا مختلف فیہ ہے۔ بعضوں کے نزدیک مکروہ ہے بعضوں کے نزدیک مستحب ہے۔ (زرقاتی)

۵۴۵۔ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا أَحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ لِأَنَّ أُدْفَنَ بِغَيْرِهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُدْفَنَ بِهِ إِنَّمَا هُوَ أَحَدٌ رَجُلَيْنِ إِنَّمَا ظَلَمْتُ فَلَا أَحِبُّ أَنْ أُدْفَنَ مَعَهُ وَإِنَّمَا صَالِحٌ فَلَا أَحِبُّ أَنْ تُنْبِشَ لِي عِظَامُهُ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے بقیع میں دفن ہونا پسند نہیں ہے اگر میں کہیں اور دفن ہوں تو اچھا ہے اس لیے کہ بقیع میں جہاں پر میں دفن ہوں گا وہاں پر کوئی گناہگار شخص دفن ہو چکا ہے تو اس کے ساتھ مجھے دفن ہونا منظور نہیں ہے اور یا کوئی نیک شخص دفن ہو چکا ہے تو میں نہیں چاہتا کہ میرے لیے اس کی ہڈیاں کھودی جائیں۔

باب الوقوف للجنازة والجلوس على المقابر
قبروں پر

۵۴۶۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الْحَنَائِزِ ثُمَّ

(۵۴۳) ابن سعد (۲۹۳/۲) أخرجه الحاكم (۳۹۵/۴)۔

(۵۴۴) ابن سعد (۱۴۷/۳) بیہقی (۵۷/۴)۔

(۵۴۵) عبدالرزاق (۵۷۹/۳)۔ ۵۸۰) بیہقی (۵۸/۴)۔

(۵۴۶) مسلم (۹۶۲) کتاب الحنازیر: باب نسخ القيام للجنازة، أبو داود (۳۱۷۵) ترمذی (۱۰۴۴)

بیہقی (۱۶۶۶) ابن ماجہ (۱۰۴۴) أحمد (۸۲/۱)۔

عکس حوالہ نمبر: 180

وَمَا أَشْكُرُ الرَّسُولَ فَعَدُوهُ وَمَا أَهْمَكُمُ عَنْهُ فَإِنَّهُمْ لَمَّا
رسول خدا پر جو کچھ تم کوئی اہم کو لے لاؤ اور جس سے مسح فرمائیے اس کا اہم جاؤ

جمع ترمذیہ

الزبان

یگانہ زمان علامہ مولانا ابوبکر الزبانی
برادر علامہ وحید الزبانی

پشاور ضلعیہ ایچ سٹاک پبلیشرز

طے کا بیڑہ

پشاور ضلعیہ ایچ سٹاک پبلیشرز
لاہور پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 181

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

طَبَقَاتُ الْكَتَبِ

مُصَنَّفَاتُ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا عابد الحسن صدیقی کاندھلوی

شایعہ

قرآن محل، مقابل ہوزلوی منسافر خانہ، کراچی

عکس حوالہ نمبر: 181

شیر کثیر

۲۳۶

منہج الورد

وَيَسْعِيَا وَتَوَسَّسَ عَلَيْهِمَا
السَّلَامَ لَيْسَ بِمُحَوَّصَيْنِ
وَكَوَلَا طَغْيَانُ قَوْمِ
تَوَسَّسَ عَلَيْهِ السَّلَامَ لَمَّا جَعَلَ
رَسُولًا فِي قَلْبِهِ قَرْبُ الْقَرَائِصِ
وَرَدَّ كَرِيًّا وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامَ
إِنَّمَا لَيْسَ بِمُحَوَّصَيْنِ +

یونس علیہما السلام کا سیدڑ خالص نہیں تھا، یونس علیہ السلام پر قرب فراموشی اس قدر غالب تھا، کہ اگر ان کی قوم کا تہرہ اور طفیان لٹھو نہ ہوتا تو ان کو رسالت سے سرفراز نہ کیا جاتا، اسی طرح یحییٰ اور زکریا علیہما السلام کا سیدڑ تعین بھی خالص نہیں تھا،

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ
هُوَ مِنْ آتَمِ الْأَنْبِيَاءِ شَانَا
وَأَجَلُهُمْ مَرَهَاتَا وَمَرَا حَبَّة
السُّبُوغِ وَلِذَلِكَ كَانَتْ
مُعْجَزَاتُهُ سَبُوغِيَّةً كُلَّهَا
وَكَانَ دُجُودُهُ مِنْ طَرَفِي
السُّبُوغِ وَلِذَلِكَ كُنِّي لَكَ
أَنْ يَتَعَلَّقَ فِيهِ الْكَبَابِرُ
تَسْبِيحُ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَيُرْعَمُ الْعَامَّةُ

عیسیٰ علیہ السلام کی شان بہت بلند تھی اور ان کو زبردست دلائل اور کھلی نشانیاں دیکر رسول بنا یا گیا تھا، ان کے مزاج میں سبوغ تھا، چنانچہ ان کے معجزات بھی تمام سبوغ ہی کے طور پر تھے اور ان کے مرض وجود میں آنے کا نتیجہ بھی سبوغ ہی تھا، اور اسی واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کا ان کی ذات میں منعکس ہونا ضروری ہے، عوام کا خیال ہے، کہ

عکس حوالہ نمبر: 181

میر کثیر

۲۳۴

مترجم اردو

<p>جو وقت وہ دوبارہ زمین پر اتریں گے تو ان کی نوعیت ایک ایسی ہی کے طریقہ پر ہوگی ایسا نہیں بلکہ ان کا نزول اسم جامع مہدی کی شرح اور تفصیل ہے اور اسکی نقل اور خاکہ ہے اسلئے انکے اور ایک ہنسی کے درمیان بہت بڑا فرق ہے اتنی بات ضرور ہے کہ وہ قرآن کریم کے متبع ہونگے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں گے لیکن اس سے انکے کمال میں کسی قسم کا فرق نہیں آتا، بلکہ اور تائید ہوتی ہے وہ باعتبار انہی ذات کے یہود کی شرارتوں کے لئے محاق تھے اور اسی بنا پر وہ پھر دوبارہ تیا سکتے</p>	<p>اِنَّهٗ لَآ اَنْزَلَ فِى الْاَرْضِ كَانَ وَاٰجِدُ اَمِنَ الْاُمَّةِ كَلَّا لَنْ هُوَ شَرٌّ لِّاِيْمٍ الْجَامِعِ الْمَحْمُوْدِىِّ وَنَسْتَحْتَمُ مَسْحَةً مِنْهُ فَتَسْتَانُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اٰخِيٍّ مِنَ الْاُمَّةِ اِنَّ اَنْ تَلْبِغَ الْقُرْاٰنَ وَيَا تَمَّ بِحَاثِمِ الْاَنْبِيَاۗءِ وَذٰلِكَ لَا يَصْدَحُّ فِي كَمَالِهِ بَلْ كُوْنِيْهٖ مَنْعَرَفَتٌ وَهَوِيْدٌ اِنَّهٗ هَاكِ لَشَرُّ دَلِيْلٍ يُّوَدِّ وَذٰلِكَ تَوَلَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقِيَامَةِ وَسَيَاوِيْكَ تَسَاوُرُ الْمَكَالِمِ</p>
---	--

تریب دنیا میں لڑول فرمائیں گے۔ اس کی مزید تفصیل آگے آئے گی۔
(فائدہ) مہینہ کی آخری تاریخوں میں جبکہ چاند بالکل بے نور ہو کر آنکھوں سے
اوجھل ہو جاتا ہے تو اسے محاق کہتے ہیں،

سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہمارے نبی اکرم سید المرسلین

عکس حوالہ نمبر: 182

القول المختصر
في
علامات المهدي المنتظر

للأبي العباس أحمد بن محمد بن حجر المكي الهيثمي

دراسة وتحقيق في طبع

مصطفى عاصم

مكتبة القرآن

للطباعة والنشر والتوزيع
٣ شارع القماماش بالفرنساوي - بولاق
القاهرة - ت ٧٦١٩٦٢ - ٧٦٨٥٩١

عکس حوالہ نمبر: 182

وأشهر ،

ومنها : عشرون سنة ،

وفي أخرى : أربعون سنة ،

وفي أثر : أربعون سنة ،

وفي أثر : أربع وعشرون سنة ،

وفي أخرى : ثلاثون .

وفي أخرى : أربعون سنة ، منها تسع سنين من خلافته ، يهادنون فيها

الروم .

ويمكن الجمع على تقدير صحة الكل بأن ملكه متفاوت الظهور والقوة ، فيحمل التحديد بأكثر من السبع كالأربعين على أنه باعتبار مدة الملك من حيث هو والسبع أو أقل منها على أنه باعتبار غاية ظهوره وقوته . وتتجزأ العشرون على أنه أمر وسط بين الابتداء والانتفاء .

* تغيير حال الأرض :

السابعة : يملأ الأرض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً^(۱) .

* الاختلاف والزلازل :

الثامنة : يبعث على اختلاف وزلازل** .

* رضى الجميع عنه :

التاسعة : يرضى عنه ساكن الأرض وساكن السماء .

** انظر تمام الحديث في مسند الإمام أحمد ۳/۳۷ عن أنس سعيد الخدرى .

(۱۱) أبو داود في كتاب المنهدى : (حديث : ۲۴۸۵) .

ترجمہ: ایک روایت میں انیس سال اور کچھ مہینے، دوسری روایت میں بیس سال، تیسری روایت میں چالیس سال بیان ہے۔ ایک اثر میں بھی چالیس سال اور دوسرے اثر میں چوبیس سال، پانچویں روایت میں تیس سال اور چھٹی روایت میں چالیس سال میں سے نو سال اس کی خلافت کے ہونے کا ذکر ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 183

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من تطوع البسمل في قوله تطوع الله ورسولي الى صراط المستقيم حفظاً للقرآن
 من مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم في اعانت كى توديك اس من انقاسه كالحكم بانا اور من
 من غير ان توم من بهى آب كوان كالمبيان ذمردار ا بنا ك نيس بجمها

سُنَنِ ابُو داوُد شَرِيف

(مُتَرَجِمٌ)

جلد سوم

تصنيف

امام ابوداؤد سليمان بن شعث بختانی بغدادی

۲۰۲ — ۲۴۵

۶۸۹ — ۶۸۶

ترجمہ و فوائد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہا پوری

(مترجم مع بخاری سنن ابن ماجہ و توطا اہم مالک)

تقسیم کار

فریدی بک سٹال ۳۸۰ اردو بازار - لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 183

سنن ابوداؤد مشرّف

۲۲۱

جنگوں کا بیان

سُورَةُ الْكَافِرِينَ وَقَالَ شُعْبَةُ بْنُ الْحَمَّادِ الْكَلْبِيُّ .
 ۹۱۹- حَدَّثَنَا أَهْدَمُ بْنُ خَالِدٍ نَاهُتَمَامُ بْنُ
 يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْمَرِ
 أَنَّ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَيْسَ سَبِيٍّ وَبَيْنَهُ يَعْزِي عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سَبِيٍّ وَإِنَّ تَائِيْلَ فَإِذَا رَأَى مَحْمُودًا فَأَعْرِضْهُ رَجُلًا
 مَرْدُودًا إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيْضِ بَيْنَ مَهْضَرَتَيْنِ
 كَانَ رَأْسُهُ يَفْطَرُ وَلَنْ تَرَى صُورَةَ بَلَلٍ فَيَقَابِلُ
 الْمَنَاسِقَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيُدْفِقُ الصَّلِيبَ
 وَيَقْتُلُ الْحَيْرَ وَيَصْنَعُ الْجُرْبُوحَ وَيَهْلِكُ اللَّهُ
 فِي مَمْلُوكِ الْعَمَلِ كَمَا لَا الْإِسْلَامَ وَيَهْلِكُ
 الْمَسِيحُ فِي الْحَالِ فَيَسْكَتُ فِي الْأَرْضِ الرَّبِيعِ
 سِتَّةَ شَهْرٍ يَوْمَ فَيَصْرُقُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ .

قصہ کہا ہے۔
 حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے اور
 اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی شی نہیں ہے
 اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم آپس دیکھو تو یوں پہچان
 لینا کہ وہ درمیانے قدم کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سرخ
 و سفیدی کے درمیان ہے۔ یوں عسری ہوگا جیسے اُن کے
 سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تڑکی پہنچی نہیں
 ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے لیے لڑیں گے، اعلیٰ
 کو توڑیں گے، فتنہ برپا کر دیں گے اور جو یہ موفقت کر دیں
 گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے زمانے میں بیعت اسلام کے
 سوا تمام ملتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ وہاں کو قتل کریں گے اور
 چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے۔ پس مسلمان
 اُن پر قہار پڑھیں گے۔

جاسوسی کا بیان

باب ۳۱ فی خبیر الجسامۃ .
 ۹۲۰- حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ نَاهُتَمَامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 تَابَنُ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الرَّهْوِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ
 قَابِلَةَ بِنْتِ قَبِيْلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الْوَسَائِلَ الْأَخْرَجَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
 ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ خَسِرَ حَرْبًا كَانَتْ
 يُحِبُّ خَسِرَتُهُ تَعْبِيرُ النَّارِ عَنِ رَجُلٍ كَانَ فِي
 حَرْبٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا أَنَا بِمَرْأَةٍ تَجُرُّ
 شَعْرَهَا قَالَتْ مَا أَجَبْتُكَ قَالَ أَنَا الْجَسَامَةُ
 أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَنْتِ فَإِذَا رَجُلٌ
 يَجُرُّ شَعْرَهُ مَسْلُوسٌ فِي الْأَعْمَالِ يَنْزُدُ فَيَمَّا
 بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتِ
 فَقَالَ أَنَا الدَّخَالُ الْخَوْرُ سَيِّئُ الْأَعْيُنِ بَعْدَكَ
 قُلْتُ فَمَنْ قَالَ أَطَاهُؤُهُ أَمْ عَصَاؤُهُ قُلْتُ بَلْ
 أَطَاهُؤُهُ قَالَ ذَلِكَ خَيْرٌ لِيهِ .

حضرت طاہر بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 نماز عشاء میں حاضر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے
 تمیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی
 کے حواس سے بیان کی کہ وہ ایک سنہرے جڑیوں میں ایک
 عورت کے پاس پہنچا جو اپنے بانوں کو کھینچ رہی تھی۔ کہا۔
 تو کون ہے! عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی
 ہوں۔ اس میں کی طرف جاؤ۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے
 بانوں کو کھینچ رہا تھا۔ وہ لوق اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین
 آسمان کے درمیان چمک رہا تھا۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے؟
 اس نے کہا میں دخال ہوں۔ کیا انہیں اس کے کاغذ پر لکھی ہے؟
 میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت
 کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اس نے
 کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 184

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج



المعجم الکبیر

تالیف

الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی

المؤلف: ۲۶۰ھ

مترجم

غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی

مدرسہ جامعہ رویہ شہید ازیں ضلع جلال پور

پبلسنگ ہاؤس
انڈیا بازار لاہور

فون: 042-3743543 / 042-37352795

پروگریسیو پبلسنگ

عکس حوالہ نمبر: 184

المعجم الكبير للطبرانی 461 جلد پنجم

الرَّازِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا عَبَسَةُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الرُّومِ أَرْبَعُ هُدُنَ، تَقُومُ الرَّابِعَةُ عَلَيَّ يَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ هِرَقْلَ يَدُومُ سَبْعَ سِنِينَ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ الْمُسْتَرْدُ بْنُ خَيْلَانَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ إِمَامُ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: مِنْ وَلَدِ أَرْبَعِينَ سَنَةً كَانَ وَجْهُهُ كَوَسْبِ دُرِّيٍّ، فِي خَدَيْهِ الْأَيْمَنِ خَالٌ أَسْوَدٌ، عَلَيْهِ عَبَاءٌ تَانُ فَعَوَّابَتَانِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، يَمْلِكُ عِشْرِينَ سَنَةً يَسْتَخْرِجُ الْكُفْرَ، وَيَفْتَحُ مَدَائِنَ الشِّرْكِ

7368 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدِ بْنِ مُسْرَحِ الْحَرَائِيُّ، ثنا مُعَلِّ بْنُ نَقِيلِ الْحَرَائِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْصَنِ الْعُكَّاشِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبِ الْمُحَارِبِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَفُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتَجِيبَ

حضور ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے اور روم والوں کے درمیان چار معاہدے ہوں گے چوتھا آل ہرقل کے ایک آدمی کے ہاتھ پر ہوگا جو لگاتار سات سال رہے گا۔ عبد القیس کے ایک آدمی نے عرض کی: جس کا نام مستورد بن فلان تھا: یا رسول اللہ! اس دن لوگوں کا امام کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو چالیس سال کا جوان ہوگا اس کا چہرہ چمکتے ستارے کی طرح ہوگا اس کے دائیں رخسار پر سیاہ نکتہ ہوگا اس نے دو چادریں پہنی ہوں گی، محسوس ایسے ہو گا کہ بنی اسرائیل کا آدمی ہے دس سال حکومت کرے گا خزانہ نکالے گا اور شرک والوں کے شہروں کو فتح کرے گا۔

حضرت ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں پس فارغ ہونے والا جب نماز سے سلام پھیرتا ہے اور یہ دعا نہیں کرتا ہے: اے اللہ! مجھے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ اور جنت میں داخل کر اور جو راہین سے میری شری کر! تو جہنم کہتی ہے: اے ہلاکت اس پر! یہ اللہ کی جہنم سے پناہ

سلیمان بن حبیب المحاربی عن ابن امامة صدي بن عجلان

رقم الحديث: 1600 .

7368 - قال في المجمع جلد 2 صفحہ 148، وفيه محمد بن محسن العكاشي وهو متروك . وكذا قال جلد 10 صفحہ 109

ورواه المصنف في مسند الشاميين رقم الحديث: 1601 . وفي المخطوطة قال الملائكة بدل قالت النار وهو خطأ

والتصريف من مسند الشاميين .

29۔ مسیح موعود کے حج کی پیشگوئی کا مطلب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الْخِزْيِرَ وَيَمْحُوا الصَّلِيبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ وَيُعْطَى الْمَالُ حَتَّى لَا يُقْبَلَ وَيَضَعُ الْخِرَاجَ وَيَنْزِلُ الرُّوحَاءَ فَيُحْجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ أَوْ يَجْمَعُهُمَا.

(مسند امام احمد بن حنبل اردو جلد چہارم صفحہ 202 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁸⁵

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰؑ اتریں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو مٹائیں گے۔ ان کی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی۔ وہ مال دیں گے یہاں تک کہ وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ خراج ختم کریں گے۔ اور وہ الرِّوحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج یا عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ یا کہا کہ دونوں حج و عمرہ کو جمع کریں گے۔

تشریح: اس حدیث کے ایک راوی سفیان بن عیینہ کی روایات بوجہ تدریس محل نظر ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ اردو جلد اول حصہ اول صفحہ 281 مکتبہ رحمانیہ لاہور) ¹⁸⁶

اس روایت میں ماسوائے حج کی نشانی کے باقی بیان فرمودہ علامات مسیح موعود کی تائید بخاری و دیگر سے بھی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ علامات بہر حال قابل قبول ہیں یعنی مسیح موعود کا خنزیر صفت دشمنان اسلام کا قلع قمع کرنا اور صلیبی مذہب نصاریٰ کا بطلان ثابت کر کے دکھانا اور ایسے روحانی اموال کی تقسیم جن کو قبول نہ کیا جائے اور خراج یا جزیہ کا ٹیکس موقوف کرنا۔

(تیسیر الباری جلد 3 صفحہ 432 نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁸⁷

اسی طرح اس حدیث میں آئیوالے مسیح موعود کی خاطر نمازیں جمع کئے جانے کی جس علامت کا ذکر ہے، یہ نشانی بھی اس زمانہ کے امام مسیح و مہدی کے زمانہ میں عملاً پوری ہو کر سچی ثابت ہو چکی ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب جنگ کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے جزیہ و جہاد موقوف

ہو گئے تو قلمی جہاد کے اس زمانہ میں اسلام کے دفاع اور غلبہ کی خاطر سلطان القلم حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنی زندگی میں کثرت سے تصنیف و تالیف کا کام کیا اور قریباً پچاسی کتب تصنیف کر کے شائع فرمائیں۔ ان دینی مصروفیات کے باعث 1901ء میں قادیان میں کم و بیش چھ ماہ تک ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی جاتی رہیں۔ ہر چند کہ طبعاً اور فطرتاً حضرت بانی جماعت احمدیہ نماز وقت پر ادا کرنے کا بہت اہتمام فرماتے تھے، دینی خدمات کی مجبوری سے نمازیں جمع کرنے کی یہ نوبت آئی تو آپ نے مذکورہ بالا حدیث اس صورتحال پر چسپاں کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

”میں اللہ تعالیٰ کی تفہیم، القاء اور الہام کے بدوں نہیں کرتا..... جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس جمع صلوٰتین کے متعلق ظاہر کیا ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے نُجْمَعُ لَه الصَّلٰوۃ کی بھی ایک عظیم الشان پیشگوئی کی تھی، جو اب پوری ہو رہی ہے۔ میرا یہ بھی مذہب ہے کہ اگر کوئی امر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً کسی حدیث کی صحت یا عدم صحت کے متعلق تو گو علمائے ظواہر اور محدثین اس کو موضوع یا مجروح ہی ٹھہرا دیں مگر میں اس کے مقابل اور معارض کی حدیث کو موضوع کہوں گا اگر خدا تعالیٰ نے اس کی صحت مجھ پر ظاہر کر دی ہے۔“

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 145 ایڈیشن 1988)

البتہ حدیث کے آخری حصے میں مسح موعود کے حج یا عمرہ کرنے کے بارہ میں شک کا اظہار پایا جاتا ہے۔ اس مشکوک فقرہ کے یہ الفاظ ”ابن مریم روحاء مقام پر اترے گا اور وہاں سے حج کرے گا یا عمرہ کرے گا یا حج و عمرہ دونوں کرے گا“ محل نظر ہونے کی وجہ سے امام بخاری نے قبول نہیں کیے۔ واقعہ یہ ہے کہ اگر پیشگوئی کے یہ الفاظ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے تو ان میں شک کی بجائے قطعیت ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ حدیث بیان کرنے والے راوی حنظلہ بھی اس حدیث کے آخری حصہ کے بارہ میں متردد ہو کر کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یا حضرت ابو ہریرہؓ کی ذاتی رائے ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مترجم جلد چہارم صفحہ 202۔ ملاحظہ ہو حوالہ 187)

دراصل حضرت ابو ہریرہؓ عیسائیوں میں سے مسلمان ہوئے تھے اور اسرائیلی مسیح کے حج کی

پیشگوئی کا ماخذ بھی اسرائیلی روایات ہیں جو حیات مسیح کے عقیدہ کی ترویج کا ذریعہ ہیں اور خلاف قرآن و سنت ہونے کے باعث بھی یہ قابل رد ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن کثیر کی روایت ہے کہ یہودی قبیلہ بنو قریظہ میں سے مسلمان ہونے والے محمد بن کعب نے بیان کیا کہ ایک شخص جو تورات اور انجیل پڑھا کرتا تھا وہ مسلمان ہوا اور اس نے بتایا کہ توریت جو اللہ نے حضرت موسیٰ پر نازل کی اور انجیل جو حضرت عیسیٰ پر نازل کی اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ بن مریم روحاء کے مقام کے پاس سے حج یا عمرہ کی غرض سے گزرے گا اور ان کے ساتھ اصحاب کہف بھی ہوں گے چونکہ ابھی تک انہوں نے حج نہیں کیا۔ (مختصر تذکرۃ القرطبی جلد 2 صفحہ 152 دار احیاء الکتب العربیہ) ¹⁸⁸

زیر نظر حدیث کے منفرد راوی حضرت ابو ہریرہ ہی ہیں۔ جو اپنے عیسائی پس منظر کی بناء پر اپنی ذاتی رائے سے بعض دیگر روایات سے یہ مفہوم سمجھ کر حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیتے ہیں کہ ابن مریم حج یا عمرہ یا ان دونوں کی نیت سے روحاء کی گھاٹی سے احرام باندھے گا۔ ابو ہریرہ کی یہی روایت صحیح مسلم نے بھی بیان کی ہے۔

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 293 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁸⁹

مگر یہ روایت بھی ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل قبول نہیں کیونکہ مسلم میں اس کی مختلف تین اسناد ہیں۔ جن کے راویوں میں سفیان بن عیینہ میں تالیس، دوسری روایت کے راوی لیث میں اضطراب اور تیسری روایت کے راوی حرمہ میں غیر ثقہ ہونے کا عیب ہے۔

(تہذیب التہذیب جلد 6 صفحہ 51)

مزید برآں اس روایت میں روحاء سے احرام باندھنے کا ذکر ہے۔ یہ مقام مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے اور حج کا مقررہ میقات نہیں ہے نہ ہی روحاء مقام کسی مقررہ میقات کے بالمقابل ہے۔

(اکمال اکمال المعلم شرح مسلم الجزء الثالث صفحہ 378 دار الکتب العلمیہ بیروت) ¹⁹⁰

گویا کسی طرح بھی اس حدیث میں آئیو الے مسیح کے حج کرنے کے ظاہری معنی قبول نہیں کئے جاسکتے البتہ ایک تاویل ممکن ہے کہ اس حدیث کو کسی اسرائیلی نبی کا مکاشفہ سمجھا جائے اور اسے اسرائیلی مسیح کے روحانی حج کی پیشگوئی سے تعبیر کیا جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پوری ہو چکی۔ جیسا کہ ایک اور روایت میں حضرت مسیح عیسیٰ بن مریم کے طواف سے فارغ ہو کر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کرنے کا ذکر موجود ہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ اردو صفحہ 515 مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور) ¹⁹¹

اور اگر یہ پیشگوئی آئندہ زمانہ کے بارہ میں ہے تو اسرائیلی مسیح کی بجائے امت میں آنے والے مسیح موعود سے متعلق ہو سکتی ہے جسے رسول کریم نے رؤیا میں دجال کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ (تیسیر الباری جلد 3 صفحہ 428-429 ضیاء احسان پبلشرز لاہور) ¹⁹²

رسول اللہ کے اس رؤیا کی تعبیر علمائے امت نے یہ کی ہے کہ دجال خانہ کعبہ کی ویرانی و تباہی کے درپے ہو گا جب کہ مسیح موعود خانہ کعبہ کے مقاصد کی حفاظت اور اس کی عظمت کے قیام کی خدمت انجام دے گا۔ (مظاہر حق جدید جلد پنجم صفحہ 81 دارالاشاعت کراچی) ¹⁹³

یہی مسیح موعود کی بعثت کا بنیادی مقصد تھا اور یہی معنی دراصل آنے والے مسیح موعود کے حج کی پیشگوئی کے ہیں۔ جو بدرجہ اتم حضرت بانی جماعت احمدیہ مسیح و مہدی کے ذریعہ پورے ہو رہے ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”اور یہ امر کہ مسیح موعود دجال کے مقابل پر خانہ کعبہ کا طواف کرے گا یعنی دجال بھی خانہ کعبہ کا طواف کرے گا اور مسیح موعود بھی۔ اس کے معنی خود ظاہر ہیں کہ اس طواف سے ظاہری طواف مراد نہیں ورنہ یہ ماننا پڑیگا کہ دجال خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے گا یا یہ کہ مسلمان ہو جائے گا۔ یہ دونوں باتیں خلاف نصوص حدیثیہ ہیں۔ پس بہر حال یہ حدیث قابل تاویل ہے اور اس کی وہ تاویل جو خدا نے میرے پر ظاہر فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ پیدا ہوگا جس کا نام دجال ہے وہ اسلام کا سخت دشمن ہوگا اور وہ اسلام کو نابود کرنے کے لئے جس کا مرکز خانہ کعبہ ہے چور کی طرح اُس کے گرد طواف کرے گا تا اسلام کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دے اور اس کے مقابل پر مسیح موعود بھی مرکز اسلام کا طواف کرے گا جس کی تمثلی صورت خانہ کعبہ ہے اور اس طواف سے مسیح موعود کی غرض یہ ہوگی کہ اس چور کو پکڑے جس کا نام دجال ہے اور اس کی دست دراز یوں سے مرکز اسلام کو محفوظ رکھے۔“

(ہفتیۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 323 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 185

وَمَا تَكْمُلُ الْإِسْلَامَ إِلَّا بِحَجِّ الْمَكَّنَّهِ فَإِنْ كَانَ

أَنَّ بَدَأَ بِحَجِّهِ ثُمَّ بَدَأَ بِحَجِّهِ ثُمَّ بَدَأَ بِحَجِّهِ

مُسْتَدَامِ أَحْمَدِ بْنِ حَنْبَلٍ

جلد چہارم

مؤلف

خِصَّةُ الْأَمْرِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

(المؤلف: ۱۸۱)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ



پتہ: ستر، غزف سٹریٹ، اندرون بازار لاہور
فون: 37355743-37214228-042

عکس حوالہ نمبر: 185

﴿مَنْ لَمْ يَأْتِ بِسَلَامٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ہاں ہے۔

(۷۸۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ حَكِيمٍ الصَّبِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا آتَيْتَ أَهْلَ مِصْرَ لِكَأَخْبِرَهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ شَيْءٍ وَمَا يُعَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ أَلَمْ تَكُونُوا فَإِنْ صَلَحَتْ وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا زِيدَ فِيهَا مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ يُفَعَّلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ كَذَلِكَ [النظر: ۱۹۴۹۰]۔

(۷۸۸۹) انس بن حکیم یہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم اپنے شہروالوں کے پاس پہنچو تو انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ فرض نماز ہوگی، اگر وہ صحیح نکل آئی تو بہت اچھا، ورنہ نواہل کے ذریعے اس میں اضافہ کیا جائے گا، اس کے بعد دیگر فرض اعمال میں بھی اسی طرح کیا جائے گا۔

(۷۸۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِقَبَلِ الْخِزْبِ وَيَمْحُو الصَّلِيبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ وَيُعْطَى الْمَالُ حَتَّى لَا يُبْقَى وَبِضْعِ الْخِرَاجِ وَيَنْزِلُ الرُّوحَاءَ فَيُحْجُّ مِنْهَا أَوْ يَغْتَمِرُ أَوْ يَجْمَعُهُمَا قَالَ وَتَلَا أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا فَرَعِمَ حَنْظَلَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَوْمَئِذٍ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ عِيسَى فَلَا أُدْرِي هَذَا كَلِمَةَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٍ قَالَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ

(۷۸۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ نازل فرمائیں گے، وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، نماز قائم کریں گے، جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال پانی کی طرح بہائیں گے یہاں تک کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہ رہے گا اور ”روحاء“ میں پڑاؤ کر کے وہاں سے حج یا عمرے یا دونوں کا احرام باندھیں گے، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی ”اہل کتاب میں سے کوئی آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو ان کی وفات سے قبل ان پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان سب پر گواہ ہوں گے“ حنظلہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ”یؤمن“ کا فاعل حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں، اب یہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کمال حدیث ہے یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

(۷۸۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَسْعَدِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَعِفْارٌ وَأَشْجَعُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ [صححه البخاری (۳۵۰۴)، ومسلم (۲۵۲۰)] | النظر: ۱۰۲۳، ۱۰۰۴۱، ۱۰۲۵۰۔

(۷۸۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، عفار اور اشجع نامی قبائل میرے موالی ہیں، اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ ان کا کوئی موالی نہیں۔

عکس حوالہ نمبر: 186

تذکرۃ الخفاط

تالیف

الاعظم شمس الدین محمد بن محمد بن عبد اللہ اللہ

المنوفی ۷۷۸ھ

مترجم

مولانا محمد افتخار احمد ظیلہ

جلد اول — حصہ اول

جلد اول — حصہ اول



مکتبہ رحمانیہ (۱۹۲)

انڈیا، نئی دہلی، سائبر سٹیٹ، انڈیا، لاہور
فون: 37355743، 37124228، 042

عکس حوالہ نمبر: 186

تہذیب الحفاظ (جلد اول) 281

ابو مسلم مستطی بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے جناب عمرو بن دینار کو سنا، وہ فرما رہے تھے کہ جناب نوح علیہ السلام اپنی قوم میں نہ ٹھہرے تھے۔

علی بن جعد کا قول ہے: میں نے جناب سفیان بن عیینہ کو یہ فرماتے سنا: جسے عقل میں زیادتی دی جاتی ہے، اس کی روزی میں کمی کر دی جاتی ہے۔

امام ابن عیینہ کا قول ہے: زہد یہ صبر کرنا اور موت کی تاک میں رہنا ہے۔ اور جب تیرا ظم تمہیں نفع نہ دے تو سمجھو کہ وہ تمہیں نقصان دے رہا ہے۔

جناب ابن عیینہ کے حفظ و امانت کی وجہ سے حضرات ائمہ محدثین کا ان کی احادیث سے حجت پکڑنے پر اتفاق ہے۔ آپ نے سراج کیے۔ تدلیس کرتے تھے لیکن ثقروا سے کرتے تھے۔ جمادی الآخرۃ ۱۹۸ھ میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ بیہ التفتی کے پاس ان کی چند عوامی موجود ہیں۔

بہس محمد بن سنی القرظی نے اور محمد الحافظ اور محمد بن بیان نے بعلبک میں، اور اسماعیل بن عبدالرحمن نے دمشق میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ یونس بن عبدالاعلی بیان کرتے ہیں: ہمیں سفیان بن عیینہ نے مجالد سے اور ایک اور شخص سے بیان کیا، کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو، جب کہ وہ کوفہ کے امیر تھے، یہ فرماتے سنا کہ: ”میرے والد ماجد حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ انھوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ماجرا گوش گزار کیا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ”کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (اسی طرح کا ایک ایک غلام ہدیہ میں) دیا ہے؟“ انھوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں سوائے حق بات کے اور کسی بات پر گواہ نہ ہوں گا۔“

یہی حدیث ابن عیینہ تک ایک اور اسناد کے ساتھ بھی مروی ہے جس میں ابن سنی کا ذکر نہیں، چنانچہ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے زحری نے عمید بن عبدالرحمن اور محمد بن نعمان سے بیان کیا، وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ میرے والد ماجد رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک غلام ہدیہ میں دیا۔ آگے تشریح کی طرح حدیث ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: (میرے والد کا نفی میں جواب سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) ”تب پھر (اس سے بھی وہ غلام) اس لئے لو۔“

(۲۵۰) ۶/۱۹ خ ۳: الامام، القدودہ، شیخ الاسلام ابوبکر بن عیاش الکوفی، المقرئ، الاسدی، الحفاظ جلد ۱: ۱۰۱

آپ واصل الاحدب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کے نام کے بارے میں متعدد اقوال ہیں، صحیح قول یہ ہے کہ آپ کی نسبت ہی آپ کا نام ہے، ائمہ ثقافت کی ایک جماعت نے اس کو راجح قرار دیا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کا نام شعبہ اور کنیت

۱ تہذیب: 34/12، تقریب: 39/2، الوافی بالوفیات: 241/10، طبقات ابن سعد: 269/6، العبر: 311/1، شذرات الذهب: 334/1، تفسیر الطبری: 98/7، نسیم الرياض: 410/3، الجرح والتعديل: 348/9، تاریخ بغداد: 381/14، الجمع بین الصحیحین: 2317

عکس حوالہ نمبر: 187

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از: حضرت علامہ فقیر الزمان رحمہ اللہ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی ایسی بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے متبادل حصے بجز اجماع اور ترجمہ میں محالہ کیا گئے، اس میں نے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ مسطور نہیں ہوتا اور ہر حدیث کا مطلب ترجمہ نہیں ہوتا بلکہ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح و تشریح مفاد صحیح الباری، آسانی، سہولت اور عقلانی و فہم سے شریک کے کئی کئی شعبہ اور ذمہ نامہ جیسے ہیں ہی ہر سولہ میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

نہر ضعیفہ احسنہ پبلشرز

نے لکھا ہے

نعمان گلستانہ

حق شریف / اردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 187

تاریخ

جلد

۳۳۲

پاؤں

کتاب برہان

بہرے لکھا تو تینوں گنت آیت الایات بندہ
 واکت علی کل شیء شہیداً لی تزلو العین سیر
 الحکیم قال حشد من یوسف واکون علی فی ہذ
 قال ہم المشرقون والین
 اذ شد علی عبد ابن بکسر
 نقا تکھم انو بکیر

بالمسح تزلو یعنی من یوسف علیہ السلام
 ۶۶۸ حدیثاً شریفاً یقولون حج ابراہیم علیہ
 السلام صلوا علی ابن شداب ان یجید من
 المسکب سیم اباہم یومہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ہا لعلی ینب ویتو
 ان یزول بکلمتی من یوسف حدیثاً لیکبر
 الخلیف ویتعل الخلیف ویتو ویتو
 یویح انک ان حقی لا یقبل احدنا حتی نکون
 المسحونۃ الخلیفۃ من اللہ نیا وکان ما
 شہد یقول ابرو ہر یومہ و افسو
 ان شہد و اذ من اھل انکب
 الا لکوب من یہ ثقیل مؤتہ ویتو
 اقیقۃ شہد بکون علیہ حدیثاً شریفاً

۶۶۹ حدیثاً شریفاً یقولون حدیثاً لکنا الیہ حدیثاً

برابر اسلام سے پھر سے ہے (میرے ملک) تب بھی آپوں کا جو ملک ہے
 یعنی بن مریم ہے کہا اس کو اللہ نے سورہ مائدہ میں نقل کیا ہے روگاریں
 جیتکہ ان میں ہا ان کمال دیکھتا رہا جب تو نے حج کو اٹھایا ان تہ سے
 تو ہی اگلی تمبیان تھا تو سب چیزیں دیکھ رہا ہے غیر آیت اہم تک محمد بن
 یوسف لہی نے کہا ابو عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی امام بخاری نے قبیلہ بن عقبہ
 (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس میں میں صحابہ (رحمہ) دو لوگ ملا ہیں
 جو ابو بکر صدیق کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے ہو کر نے ان پر جہاد کیا
 باب حضرت عیسیٰ کا آسمان سے اترنا۔

ہم سے اٹھی بن راہو نے بیان کیا کہ ہم کو یغوب بن ابراہیم نے
 خبر دی کہ ہم سے میرے باپ نے انہوں نے صلح کی کیا آج انہوں نے
 بن شہاب انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا
 حضرت عیسیٰ اللہ علیہ وسلم نے (ماہنامہ اس پر درگاہ کی جس کے ہاتھ میں
 میری جان ہے وہ زائر فرماتا کہ ہم کے بیٹے (عیسیٰ) تم لوگوں میں
 حاکم ہو کر آئیں گے صلیب زبور کی کو توڑ دیکھیں گے زناہت
 کو باطل کریں گے اور کو مار ڈالیں گے جریہ موقوف کر دیں گے اور
 ہو یا نقل میں اس وقت رو بہ بہت میں پڑے گا کوئی نہ سے گا ایک
 دنیا و ماہیما سے ہتر ہوگا ابو ہریرہ رو بہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے
 اگر تم جاؤ تو سورہ نسا کی یہ آیت پڑھو (جو اس حدیث کی تائید کرتی
 ہے) کوئی کذیب الا ایسا نہ ہوگا چاہے مرے سے پہلے میں پراہان لے
 اور نیا مت کے دن میں ہی پر گویا نہ رہے

ہم سے عیسیٰ بن مکر نے بیان کیا کہ ہم سے لیث نے انہوں کو جس

سے فرمایا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نیا مت کے قریب ہو جو درگاہ کی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں آئیں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر
 پرایان ہوئیں گے ان میں سے بھی ایسا ہی متعلق ہے لیکن بن ہریرہ نے ان میں سے ہر صحیح روایت کیا کہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو
 شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرے وقت ان کو بتایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ علیہ السلام کے روزوں سے جیسے ساتوں انفقار
 اس وقت وہ ایمان لائے ہیں لیکن ایسے وقت کا یہاں کہ تمہیں میں اس حدیث سے حدیث اس شخص کا جہاد ہونا چاہتا ہے ہر ایک بندہ رحمت خداوند
 میں پیدا ہوا ہے اور پہلے تمہیں مٹا کر کہتے ہے وہ حاکم ہوا نہ اس نے جریہ موقوف کیا بلکہ وہ درگاہ کی کا علیہ اور صحت کرے ہے

عکس حوالہ نمبر: 188

مختصر تذکرة الفطیبا

للقطب الربانی والعلم الصمدانی
سیدی الشیخ عبد الوہاب
الشرانی نفعنا اللہ
تعالیٰ بہما
آمین

﴿ وہامشہ کتابان ﴾

الأول « قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون » للامام أبی الیث السمرقندی
والثانی « روح السنۃ وروح النفوس المطہنتۃ » لسیدی أحمد بن ادیس
رضی اللہ عنہما أجمعین

دار الخیاء البکریۃ العربیۃ

عیسیٰ البابی الجلبنی وشراکۃ

ملفون اہل الأندلس

عکس حوالہ نمبر: 188

۱۵۲

اللہ تعالیٰ من البرکة فی الأرض قال وان عیسیٰ لیزوج امرأة من آل فلان ویرزق منها ولین یسعی أهدھا محمدا والآخر موسى علیہما الصلاة والسلام ویكون الناس معه علی خیر زمان وذلك أربین سنة ویقبض اللہ تعالیٰ روح عیسیٰ علیہ الصلاة والسلام ویذوق الموت ویدفن الی جانب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجر وبعوت خیبار الأمة ویبقی الأشرار فی قلة المؤمنین فذلک قوله ﷺ بدأ الإسلام غریباً وسیمود کما بدأ ﷺ قال العلماء رضی اللہ عنہم واذنا نزل عیسیٰ علیہ السلام فی آخر الزمان یكون مقرراً للریعة محمد ﷺ ومجدداً لها لأنه لا نبی بعد رسول اللہ یحکم بشریعة غیر شریعة محمد ﷺ لأنها آخر الشرائع ونیہا خاتم النبیین فیكون عیسیٰ حکماً مقسطاً لأنه لا سلطان یومئذ للسلین ولا إماماً ولا قاضياً ولا مقنناً قد قبض اللہ العلم وخلا الناس منه فیزل وقد علم بأمر اللہ تعالیٰ فی السماء قبل أن یزول ما ینزل ما ینزل الیہ من أمر هذه الشریعة لیحکم بہ بین الناس ولیعمل بہ فی نفسه فیجتمع المؤمنون عند ذلک الیہ ویخکونہ علی أنفسهم ولا أحد یصلح لذلک غیرہ لأن تمطیل الحکم غیر جائز وأیضا فان بقاء الدنیا انما ینکون بالتکلیف فلا یزال التکلیف قائماً الی أن لا یبقی علی وجه الأرض من یقول اللہ اللہ علی ما یأی فی ایضاحہ ان شاء اللہ تعالیٰ (وروی) مسلم عن أبی ہریرة رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ ﷺ قال «والذی نفسی بیدہ لیلین ابن مریم فبج الروحاء حاجا أو معتمرا أو بنیتہما سو فی روایة۔ ویلجنن البیت ولیمتعرن بعد خروجہ بأجوج وأجوج» فهذا صریحاً بأنه یحج البیت اذا نزل آخر الزمان واللہ تعالیٰ أعلم .

﴿باب ما جاء أن حواری عیسیٰ اذا نزل أهل الکھف وفی حجهم معهم﴾
روی اسماعیل بن اسحاق أن رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعة حتی یر عیسیٰ بن مریم بالروحاء حاجا أو معتمرا أو لیجمعن اللہ له بین الحج والعمرة ویجعل اللہ تعالیٰ حواریه أصحاب الکھف والرقیم فیبرون معه حججا فانهم لم یحجوا ولم یعمروا انتهى واللہ تعالیٰ أعلم .

﴿باب منہ﴾
وأن عیسیٰ اذا نزل یجد فی أمة محمد ﷺ خلقا من حواریه کأرواہ الحکم الترمذی فی نوادر الأصول ولفظہ ﷺ «والذی نفسی بیدہ أو الذی بعنی بالحق لیجدن ابن مریم فی أمی خلقا من حواریه» وفی روایة «لیدرکن السیخ علیہ الصلاة والسلام من هذه الأمة أفواما انهم للسلکم أو خیر منکم ثلاث مرات ولن یخری اللہ أمة أنا أولها والسیخ آخرها» واللہ تعالیٰ أعلم .

﴿باب ما جاء أن الدجال لا یضر مسلماً﴾
روی البزار عن حذیفة أن رسول اللہ ﷺ قال لأصحابہ «لفتنة بعضکم أخوف عندی من فتنة الدجال لیس من فتنة صغیرة ولا کبیرة الا تضر لفتنة الدجال فمن نجا من فتنة ما قبلها قد نجا منها واللہ لا یضر مسلماً مکتوب بین عینیہ کافر» ومعنی لا یضر مسلماً أى لا یقدر علی أن یفتنه فی دینہ والا فقد ورد أنه یقتل بعض الناس یاشره بالمشار واللہ تعالیٰ أعلم .

﴿باب ما ذکر من أن ابن صیاد هو الدجال وأن اسمه صاف وصفة خروجہ﴾

وصفة أبویہ وأنه علی دین الیهود
روی مسلم وغیرہ عن محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ أنه کان یقول رأیت جابر بن عبد اللہ یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال قفلت أتحلف باللہ فقال انی سمعت عمر بن الخطاب یحلف علی ذلک عند النبی ﷺ فام ینکره النبی ﷺ وکان عبد اللہ بن عمر یقول واللہ ما أشک أن السیخ الدجال ابن

صیاد

مامن دابة الا هو آخذ بناصيتها ان ربی علی صراط مستقیم الحمد لله الذی لم یخذولنا ولم یکن له شریک فی اللک ولم یکن له ولی من الدنل وکبره تکبیرا» وجمود عنه صلی اللہ علیہ وسلم فی تلقین الوقی «یا فلان ابن فلانة اذ کرما کنت علیه فی دار الدنیا شهادة أن لا إله الا الله وأن محمدا رسول الله وأنت رضیت بالله رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیا ورسولاً» وعنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال «من قال لا إله الا الله ومدھا غفر له أربعة آلاف ذنب من الكبائر» وعنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنه قال لقنوا موتاکم لا إله الا الله فانما تہدم الذنوب هدماً قالوا



ترجمہ: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ ابن مریم روحاء مقام سے حج کرتے ہوئے یا عمرہ کرتے ہوئے گزریں گے یا اللہ تعالیٰ ان کے لئے حج و عمرہ دونوں کو جمع کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 189

۲۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پر فزا اور ایمان فرزند خیرہ

صحیح

مشرف

امام محمد بن حنفیہ

جلد ۲

امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الترمذی

عکس حوالہ نمبر: 189



حج کے مسائل

۳۰۳۰- حنظلہ جو قبیلہ بنی اسلم سے ہیں انھوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی فرماتے تھے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ بلاشک و شبہ عیسیٰ فرزند مریم کے روحہ کی گھائی میں جو کہ اور مدینہ کے حج میں ہے لیک پکاریں گے حج کی یا عمرہ کی یا قرآن کریں گے اور دونوں کی لیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ۔

۳۰۳۰- عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُهْلِكُنَّ ابْنُ مَرْثَدَةَ بَفْحِ الرَّؤُخَاءِ حَاجًّا أَوْ مُخْتَصِرًا أَوْ لَيْسَ فِيهِمَا))

۳۰۳۱- وہی مضمون ہے۔

۳۰۳۱- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِثَلَاثٍ قَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِيَدِهِ))

۳۰۳۲- اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۳۰۳۲- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

باب: نبی کے عمروں اور ان کے اوقات کا

بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ ﷺ

بیان

وَرَمَانِهِنَّ

۳۰۳۳- قتادہ نے انس رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور سب ذی قعدہ میں کیے مگر جو حج کے ساتھ کیا کہ ایک عمرہ حدیبیہ ذی قعدہ میں دوسرا اس کے بعد کے سال میں ذی قعدہ میں تیسرا عمرہ جو حمرانہ سے لائے جہاں حنین کی لوث کی تقسیم کی ذیقعدہ میں اور چوتھا وہ جو حج کے ساتھ ہوا۔

۳۰۳۳- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتَيْهِ عُمَرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَّةِ أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمَرَةً مَعَ حَجَّتَيْهِ

۳۰۳۴- قتادہ نے انس سے پوچھا کہ رسول اللہ نے کتنے حج کیے؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک حج کیا اور چار عمرے کیے۔ باقی

۳۰۳۴- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَاجِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ

(۳۰۳۰) یہ قیامت کے قریب ہوگا جب حضرت عیسیٰ نزول فرمادیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا حکم قیامت تک رہے گا اور منسوخ نہیں ہوگا اور معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ ضرور نازل ہو گئے اور معلوم ہوا کہ اسی شریعت پر عمل کریں گے اور وہ صاحبِ وحی ہیں نہ کہ ستمہد بے مذہب اہل تقلید جیسا کہ مقلدوں کا وہم باطل ہے کہ اس میں لازم آتی ہے تفصیل غیر نبی کی نبی پر و ذالک باطل۔

عکس حوالہ نمبر: 190

صحیح مسلم

للامام اکافظ ابن الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قمر بن صعصعہ بن کوشان القشیری
النیسابوری المتوفی سنة ۲۶۱ ہجریۃ المدفون بنصرہ آباد ظاہر بنہ حجیۃ

مع شرحہ السنی

کتاب الکمال للمعلم

للامام أبی عبد اللہ محمد بن خلفہ الوشانی الأقیب المالکی المتوفی سنة ۸۲۷ أو سنة ۸۲۸ ہجریۃ

وشرحہ السنی

مکمل کتاب الکمال

للامام أبی عبد اللہ محمد بن محمد بن یوسف السنوسی الحسینی المتوفی سنة ۸۹۵ ہ
رحم اللہ الجمیع وأسکنہم فی جناتہ المجلد الرفیع

تنبیہ: جعلنا متن صحیح الامام مسلم بصدر الصحیفۃ وبنزلها شرح السنوسی مفعولاً بنزلها بجمود الی کتاب الایمان
ومنہ جعلنا متن الصحیح بالامس وشرح الأقیب بصدر الصحیفۃ وبنزلها شرح السنوسی .

تنبیہ: لوجود نسخۃ من شرح الإمام الأقیب فی المکتبۃ الذریزۃ المصریۃ النزلنا مقابلۃ بنسخۃ الارۃ من المغرب
علی تلك النسخۃ وان كانت النسخۃ المغربیۃ أصح منها احتیاطاً وطراً نینتہ للباب .

الجزء الثالث

دار الکتب العلمیۃ

سکونت لیسٹن

عکس حوالہ نمبر: 190

حاجان بهذا الاسناد مثله غير أنه قال في رواه بسر (٢٧٨) حدثنا يحيى بن يحيى أخبرنا هشيم عن يحيى

القطان وغيرهما وخرجنا عنه في الصحيحين

❖ اهلال عيسى عليه الصلاة والسلام ❖

(قوله ليلان ابن مریم) (د) هذا يكون بمدنز وله الى الارض آخر الزمان ❖ قلت ❖ والحديث نص في حياته واذكر ان رشد في جامع البيان في حياته قولين وقد اشبعنا الكلام على نزوله وعلى ما يتفق له في كتاب الايمان (قوله بفتح الرواح) (ع) هو بين مكة والمدينة وهو مكان طريقه صلى الله عليه وسلم الى بدر والى مكة عام الفتح وفي حجة الوداع ❖ قلت ❖ قيل بعده عن المدينة ستة أميال كبعده ذى الحليفة وليس بمقات (قوله حاجا ومعتبرا أولئتينهما) هو بفتح الياء ومعناه يقرن بينهما ❖ قلت ❖ للعب بأوان كان من الراوى فهو شك منه هل سمع معتبرا ومفردا وقارنا وان كان من النبي صلى الله عليه وسلم فهو إمام وفائدة الحديث الاخبار بالفتيات

❖ عدد عمره صلى الله عليه وسلم ❖

(قوله اعقر أربع عمر) (ع) ذكره ان الرابعة هي التي مع حجه شكل لصحة أنه اعماح مفردا وانما يصح ذلك على ما تقدم من روايه انه حج قارنا وقد تأولناها واما في الآخر عن ابن عمران الرابعة كانت رجبية فقد أنكرته عليه عائشة وسكت عن مراجعتها وذلك يدل على صحة ما ذكرنا اذ لو كان على بصيرة من أمره لراجمها من هذا أن عمره صلى الله عليه وسلم ليست الاثلاثا وعلى أنها ثلاث اعتمد مالك في الموطأ (د) وما ذكره القاضي من انها ليست الاثلاثا ضعيف بل باطل بل هي أربع كاجزم به أنس وان عمره فلا تزهر وانها بمنزلة جازم وما ذكره من ان كان مفردا فليس كذلك بل الصحيح انه كان مفردا اول احرامه ثم أحرم بالعمرة فصار قارنا ولا بد من هذا التأويل كيقدم (ط) عمرة المدينة كانت سنة ست صد المشركون فيها عن البيت فحل منها بالمدينة ونحر وحلق ورجع الى المدينة على ما صلحهم عليه من انه يمتصرها في السنة الثانية وعمرة القضاء كانت سنة سبع وسميت عمرة القضاء وعمرة القضية لأنها التي قاضي فر يشأى صلحهم على أن يمتصرها وذلك أنهم قاضوه أى شرطوا عليه أن لا يدخل عليهم بمساح الا بالسيغ في قرابه ولا يقيم فوق ثلاثة اى غير ذلك من

(قوله ليلان ابن مریم) هذا بعد نزوله الى الارض آخر الزمان (قوله بفتح الرواح) بفتح الغاء وتشديد الجيم هو بين مكة والمدينة قبل بعده عن المدينة ستة أميال (قوله حاجا ومعتبرا أولئتينهما) بفتح الياء أى يقرن بينهما والمطرب بأوان كان من الراوى فهو شك منه كيف سمع وان كان من النبي صلى الله عليه وسلم فهو إمام (ب) وفائدة الحديث الاخبار بالفتيات

❖ باب عدد عمره صلى الله عليه وسلم ❖

❖ (قوله اعتمر أربع عمر) (ع) ذكره ان الرابعة هي التي مع حجه شكل لصحة أنه اعماح مفردا وانما يصح ذلك على ما تقدم من روايه انه حج قارنا وقد تأولناها واما في الآخر عن ابن عمران الرابعة كانت في رجب فقد أنكرته عليه عائشة وسكت عن مراجعتها وذلك يدل على صحة ما ذكرناه من هذا أن عمره ليست الاثلاثا وعليها اعتمد مالك في الموطأ (ح) وما ذكره القاضي من انها ليست الاثلاثا ضعيف بل باطل بل هي أربع كاجزم به أنس وان عمره فلا تزهر وانها بمنزلة جازم وما ذكر

سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده بمش حديثيها وحدثنا هناد بن خالد ثنا همام ثنا قتادة ان أنس أخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعقر أربع عمر

ابن أبي اسحق وعبد العزيز ابن صهيب وجسد انهم سمعوا أنس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل مهاجرا ليلى عمرة وحبلىك عمرة وحبلىك وحدثني على بن حجر أخبرنا اسمعيل بن ابراهيم عن يحيى بن أبي اسحق وحبلىك وحبلىك قال يحيى سمعت أنس يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليلىك عمرة وحبلىك وقال جد قال أنس سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليلىك بميرة وحج ❖ وحدثنا سعيد ابن منصور وعمر والفاقد وزهير بن سوب جيعان ابن عيينة قال سعيد ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري عن حنظلة الاسلمى قال سمعت أبا هريرة يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده ليلان ابن مریم بفتح الرواح حاجا ومعتبرا أولئتينهما وحدثناه عتبة ابن سعيد ثنا ليث عن ابن شهاب بهذا الاسناد مثله قال والذي نفس محمد بيده ❖ وحدثني حنظلة بن يحيى أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن حنظلة بن علي الاسلمى انه



ترجمہ: یہ مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جیسا کہ ذوالحلیفہ کا فاصلہ ہے۔ اور یہ مقررہ میقات نہیں ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 191

دینی معلوما پر مبنی عوام و حواش کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

مصنف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر البیہقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی ۸۰۳ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ

ذہبی تاریخ نظامات اور فقہی آثار کا کاتب

داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

مکتبہ اعلیٰ حضرت



عکس حوالہ نمبر: 191

کتاوی حدیثہ 515 مکتبہ اعلیٰ حضرت

كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَوْلَ الْكَعْبَةِ إِذْ رَأَيْتُهُ صَافَحَ شَيْئًا وَلَمْ أَرَهَ فَقُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّاكَ صَافَحْتَ شَيْئًا وَلَا نَرَاهُ قَالَ ذَلِكَ أَحَبُّ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ
إِن تَنْظَرْتَهُ حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ.

(تاریخ دمشق لابن عساکر بیسی بن العسی الکسی، ج: 47، ص: 492، مطبوعہ: ایبٹا)

ترجمہ: میں نبی اکرم ﷺ کی معیت میں کعبہ معظمہ کے گرد طواف کر رہا تھا تو اچانک میں نے
دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی چیز کے ساتھ مصافحہ فرمایا لیکن میں اس چیز کو نہ دیکھ سکا ہم نے
عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! ہم نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مصافحہ فرماتے دیکھا لیکن
ہم نے اس کو نہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ میرے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تھے
۔ میں ان کا انتظار کرتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے اپنا طواف مکمل کر لیا تو میں نے ان کو سلام کیا۔

لہذا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضور ﷺ سے ملاقات ہوتی رہی ہے تو اس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے لئے آپ ﷺ سے آپ کی شریعت کے وہ احکام جو شریعت انجیل کے مخالف ہیں ان کو حاصل کرنے میں کوئی
امر مانع نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم تھا کہ عنقریب ان کا دنیا میں نزول ہوگا اور ان کو ان احکام کی ضرورت
پڑے گی۔ لہذا انہوں نے وہ احکام حضور ﷺ سے براہ راست اور بلا واسطہ حاصل کئے ہیں۔

ابن عساکر رحمہ اللہ کی ایک حدیث میں ہے:

أَلَا إِنَّ ابْنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَلَا رَسُولٍ إِلَّا أَنَّهُ خَلِيفَتِي فِي أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي.
ترجمہ: خبردار! حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور میرے درمیان نہ کوئی نبی ہوا ہے اور نہ کوئی
رسول۔ خبردار عیسیٰ بن مریم میری امت میں میرے بعد میرے خلیفہ ہیں۔

(الحادی الفتاوی، کتاب الاعلام بحکم الخ، ج: 2، ص: 197، مطبوعہ: ایبٹا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے روضہ اقدس سے احکام حاصل کریں گے۔

علامہ سبکی رحمہ اللہ نے تصریح فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے مطابق قرآن و سنت سے احکام
صادر کریں گے۔ یا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے نزول کے بعد ہماری شریعت کے احکام بلا واسطہ اور بالمشافہ ہمارے نبی
کریم ﷺ سے آپ کے روضہ انور میں موجودگی سے حاصل کریں گے اور اس کی تائید ابو یعلیٰ کی یہ حدیث کر رہی
ہے کہ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي لَيَنْزِلَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ قَامَ عَلَيَّ قَبْرِي وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَا جَبِينَةَ.

عکس حوالہ نمبر: 192

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

از حضرت ائمہ فقہ ائمان مولانا

اردو زبان میں صحیح بخاری کی ایسی بڑی تشریح ہے۔ نثر و شکر کے ساتھ ساتھ اس میں علم و تحقیق کا مظہر ہے۔ ترجمہ میں علم اور تفسیر کے اس میں نے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ جو مضمون نہیں ہوتا اور نہ صرف کا مطلب ہے نہ ہی تفسیر میں ہوتا ہے۔ ساتھ ہی نثر و حدیث کی شرح بھی بہترین مشافحہ الباری، کرائی، تفسیر اور عقلی و فہم سے تشریح کے کئی نئے اور نئے مضامین بھی برسرِ بیان کر دیے گئے ہیں۔

نشر: ضعیف احسان پبلشرز

نے کا پتہ

نعمانی گلستانہ

حق ٹریڈ / اردو ماہار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 192

کتاب بڑھانق

پارہ ۱۳

۴۲۸

جلد

نمبر

رَجُلٍ النَّاسِ كَأَنَّهَا مِنْ رِجَالِ كُذُورٍ ۖ قَالَ وَلَيْتَنِي
 عَيْسَى فَنَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَقَالَ رَبُّعَةُ أَحْمَرٌ كَأَنَّهَا خَرَجَتْ مِنْ دِيْنَابِاسٍ
 يَبْعِي الْحَسَامَ وَكَرْبُزَاتٍ أَبْرَاحِيمَ فَأَنَا أَسْبَرُ وَذَكَرَهُ
 قَالَ وَرَأَيْتُهَا بِأَنْتَ بَيْنَ أَحَدِ هَؤُلَاءِ وَالْآخَرِ
 خَيْرٌ فَيَقِيلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ مَا شِئْتَ فَاحْدَثِ اللَّيْلَ
 فَشَرِبْتُهُ فَيَقِيلُ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ مَا شِئْتَ فَاحْدَثِ اللَّيْلَ
 ۶۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
 أَخْبَرَ تَائِبُ بْنُ الْغُبَرَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ
 حَمْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَأَلْتُ عَيْسَى وَمَوْحِي وَابْرَاهِيمَ فَأَمَّا عَيْسَى
 فَأَحْمَرٌ جَعَلَ عَرَبِيَّةً الْعَدَاةَ وَكَأَنَّ مَوْحِي تَأَمَّرَ
 ۶۶۰- حَدَّثَنَا إِسْرَاهِيلُ بْنُ الْمُنْكَدِمِ حَدَّثَنَا أَبُو
 حَمْرَةَ حَدَّثَنَا مَوْحِي عَنْ تَائِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
 ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدًا بَيْنَ نَهْرِي
 النَّاسِ الْمَسِيحِ الَّذِي جَاءَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَدَ
 إِلَّا أَنْ أَلْبَسُوا الدَّجَالَ أَحْمَرُ الْعَيْنِ أَيْمَنِي كَانَ
 كَيْتَهُ عَيْنُهُ لَهَا نَيْبَةٌ وَأَلْبَانِي اللَّيْلَةَ عَيْنًا لَكُنْتَبِرُ
 فِي الْمَنَامِ يَا ذَا رَجُلٍ إِدْمُ كَلْتَسْتَنْ مَا تَرَى مِنْ
 إِدْمُ الرَّجَالِ تَضْرِبُ لِسَانَهُ بَيْنَ مَتَكَبِيهِ
 وَرَجُلٍ الشَّعْرُ يَقَطُرُ رَأْسَهُ مَا دَا وَاصْفَا يَجِيءُ بِهِ
 عَلَى تَنْكَبِي وَذَكَرَ لَهُ وَهُوَ دَجَلُوتُ بِالْبَيْتِ فَقَالَ
 مِنْ هَذَا أَتَقَالُوا هَذَا السَّبِيحُ بْنُ قُرَيْشٍ لَمْ يَرَأَيْتُ
 رَجُلًا ذَرَأَهُ جَعَلًا قَطِيًّا أَعْوَدَ عَيْنِ الْيَمِينِ

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی مابینہ تمامت صبح
 رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور میں نے ابراہیم پیغمبر کو بھی
 دیکھا ان کی ساری اولاد میں ان کا زیادہ مشابہ ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا
 میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دو دھتھرا ایک میں شرباب اور یہ
 کہا گیا جو نسا برتن چاہو لے لو میں نے دو دھتھرا برتن لے لیا اور دو دھتھرا
 اس وقت یہ کہا گیا کہ کو نظرت ربی لاشی فذاک راہ علی یا تم نے فطرت کو
 اختیار کیا دیکھو اگر تم شرباب پیستے تو تمہاری امت شراب ہو جاتی
 ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہ کم کو اسرائیل نے خبر دی کہ کم کو عثمان بن
 انہوں نے مجاہد سے انہوں نے اس عمر سے انہوں نے کہا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دعوت کی رات میں عیسیٰ اور موسیٰ
 اور ابراہیم کو دیکھا عیسیٰ تو مخرج رنگ گھونگر مال ملے چوڑا سینہ رکھتے تھے
 اور موسیٰ گندم گون بننے سیدھے بال ملے جیسے زطکے لوگ ہوتے ہیں۔
 ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہ ہم سے ابو عمرو نے کہا ہم سے
 موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نانس سے کہ عبد اللہ بن عمر نے کہا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا
 اللہ کا نا نہیں ہے اور مسیح دجال واسی آنکھ کا کا نا ایک روایت میں نہیں
 آنکھ کا کھانا ہے اس کی آنکھ جھولے انگور کی طرح ہوگی اور میں رات کو
 خواب میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں جیسے میں کبھے کے پاس ہوں اتنے میں
 کہا دیکھتا ہوں ایک شخص بہت اچھا گھبراواں رنگ والا جس کے بال کا نا
 تک رنگھی کی دھبے صحاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک
 رہا تھا وہ اپنے دونوں ہاتھ دو شخصوں کے مونڈھوں پر رکھتے ہوئے
 کبھے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا یہ مسیح
 ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص کو دیکھا
 سخت گھونگر مال واسی آنکھ کا کا نا جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے

علیہ رسولوں کا ایک قبیلہ یا بنو کاہمیں کے لوگ دہلے تھے جیسے قدر کے ہوتے ہیں ۱۲۱۱ھ

عکس حوالہ نمبر: 192

صحیح بخاری

جلد ۲

۴۲۹

پارہ ۱۳

کتاب بڑا طعن

كَانَتْ بِيهِ مَنْ مَرَّ أَيُّهَا بَيْنَ قَطْنٍ وَافْتَعَا يَكُونُ عَلَيْهِ عَلَى
بِمَنْ كَبِيْرٌ رَجُلٌ يَبُطُوْنَ بِالْبَيْتِ فَعَدَّتْ مِنْ هَذَا
قَالُوا السُّبْحَانَ لِلَّهِ جَالٍ تَابَعَهُ عُبَيْدًا اللَّهُ عَنْ
تَأْفِيحٍ -

۶۶۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدِيَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّجُوعِيُّ
عَنْ سَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ اللَّهُ مَا قَالَ اللَّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِي أَحْمَدَ وَكَرِيْمٍ
قَالَ بَيْنَمَا أَنَا تَأْسِيءُ أَكْثَرُتُ بِأَكْثَرِجَةٍ فَإِذَا
رَجُلٌ إِذْ سَبَّ الشَّعْرَ يُفَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
يَنْظُفُ رَأْسَهُ مَاءً أَوْ يَحْمِلُ رَأْسَهُ مَاءً
فَعَدَّتْ مَنْ هَذَا قَالُوا ابْنُ مَرْثَدَةَ قَدِّمْتُ
أَلْفَيْتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَدُ جَسِيمٌ جَعَدَ النَّاسَ
أَحْوَرُ عَيْنَ الْبَيْهِيِّ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةٌ فَارْتَدَّتْ
مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا الدَّجَالُ وَكَرْبُ النَّاسِ بِهِ
كَبِيْرًا ابْنُ قَطْنٍ قَالَ الرَّجُوعِيُّ رُوِيَ مِنْ حُرِّ الْأَعْيُنِ

۶۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ
الرَّجُوعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَاهُ سُرَّةَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَنَا أَرَى النَّاسَ بَيْنَ مَرِيضَةٍ وَالْأَرِيضَةِ عَوْرَةٍ

ان سب میں عبدالعزیز بن نعن کے بہت مشابہ (جو جاہلیت کے زمانہ
میں مر گیا تھا) اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کونڈھوں پر رکھے کعبے
کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا صحیح دجال ہے
موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا
ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا کہا میں نے ابو یوسف بن سعد سنا
کہا مجھ سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ
(عبید اللہ بن عمر) سے انہوں نے کہا تم خدا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت یسعیٰ کو یہ نہیں کہا کہ وہ سرخ رنگ تھے لیکن یوں فرمایا میں خود
میں کعبے کا طواف کر رہا تھا کیا دیکھنا ہوں ایک شخص گندم گون بیڑی بال
واللہ دو آدمیوں پر بیٹھا بیٹھے جا رہا ہے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے
یا برد رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا مریم کے بیٹے (یسعیٰ)
ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو ایک شخص سرخ رنگ موٹا گھونگر بال والا تھا
اسکھ کا کاناس کی آنکھ جیسے چولا انگوڑا نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے
لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور لوگوں میں زہری نے عبدالعزیز بن نعن اس کے
بہت مشابہت زہری نے کہا یہ شخص خزاہ قبیلے میں سے تھا جو جاہلیت کے
زمانہ میں مر گیا تھا۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا کم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری
کہا مجھ کو ابوسلمہ نے خبر دی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے
سے تعلق رکھتا ہوں کعبہ پیغمبر سب گویا علاقہ جہائی ہیں (باپ ایک

۱۔ اس کو امام مسلم نے ذکر کیا ۲۔ اس سے ابو ہریرہؓ نے مسان روایت کی ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاہدین عمر نے اس کو دم پر محمول کیا صحیح ابو ہریرہؓ سے ظاہر ہوئی اور وہ ظاہر
میں طاہقت بھی ممکن ہے کہ ایک گندم گون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور گھونگر دہنی ذنہ سے سخت یا فقیر میں سرخ رنگی باقی ہو جاتا ہے ۳۔ اس سے ابو ہریرہؓ نے روایت میں
حضرت یسعیٰ کی نسبت بعد آیا ہے تو اس کے معنی گھونگر بال لٹے نہیں ہیں نہ یہ حدیث اس کے مخالفت اور گھونگر بال لٹے نہیں ہیں نہ یہ حدیث اس کے مخالفت میں
طرح صحیح ہو سکتی ہے کہ فقیر گھونگر بال لٹے تھے یا بال سے جگہ نہ ہونگے کہ کعبہ سے پوچھا جہاں سے اس کو لکھا آپ بھی نہیں روایت کیا ہے اور ان کے بیٹے میں
کوئی پیغمبر نہیں بلکہ خود حضرت موسیٰ نے نعل میں آگئی بشارت دی کہ یہ سر بعد ہی بیٹے والا آئیگا اور وہ تم کو بہت ہی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائی ہیں کوئی
وہ بھی وہی ہے تم حاصل کرنا جہاں میں اس میں کرتا ہوں ایک نعل میں سات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اس کو چھپا ڈالا ہے اس شرط کے
کوئی شکنا ہے کہتے ہیں خدا تعالیٰ کا معنی ہی سزا یا عذاب صحیح علیہ السلام وسلم ۴۔

عکس حوالہ نمبر: 193

مظاہر حق جدید

شرح
مشکوٰۃ شریف

از افادات

علامہ نواب محمد قطب الدین خان دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
زبان و بیان کے نئے اسلوب میں

تازہ تر و تہذیب جدید

مولانا عبداللہ جاوید غازی پوری (مائل دینہ)

جلد پنجم

خانۃ الایمان

مقابل مولوی مسافر خانہ ۰ اردو بازار، کراچی ۱۔

عکس حوالہ نمبر: 193

علامت نبیامت

۸۱

مذہب کے بعد بانوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، میں پانی سے مراد یا تو وہ پانی ہے جو نہانے کے بعد بانوں میں لگا رہتا ہے اور وہ گلجے سے مراد حضرت عیسیٰ کی انتہائی پاکیزگی و لطافت اور تروتازگی کو کہنا بہت بیان کرنا ہے؛

وہ جسے اس کی آنکھ آنکھ کا چھو لانا ہوتا ہے، اس کے بارے میں قاضی عیاض نے یہ لکھا ہے کہ وہاں کی واہمی تو بالکل سلطنت یعنی ہوا زہر کی آگے اس جگہ آنکھ کا نام و نشان بھی نہیں ہوگا اور بائیں آنکھ موجود تو ہوگی لیکن اس میں گلجہ لگا ہوا ایسٹ ہوگا

وہاں عین سے مراد عبد الغفری ابن قطن، یہودی ہے جس کے ہارے میں گلجے بھی بیان ہو چکا ہے؛ لغوی کا نسخہ میں کافی زائید ہے جو اظہار مبالغہ کیلئے استعمال ہوا ہے، وہاں کو ابن قطن کے ساتھ تشبیہ و بیعت کی وجہ یہ ہے کہ شاید ابن قطن کا تسمیہ علیہ کچھ اس طرح کارہا ہو گیا جیسا کہ وہاں کا ہو گا اس اعتبار سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کی آنکھ میں بھی ایسٹ یعنی پھل تھی۔

وہاں عین دو آنکھوں کے گادھوں پر ہاتھ رکھے طواف کرنا نظر آتا تھا بظاہر ان سے مراد وہ شخص ہیں جو اس (دجال) کے رفیق و مددگار ہوں گے جیسا کہ ان دو شخصوں سے مراد کہ ابن کے گادھے پر حضرت عیسیٰ ہاتھ رکھے ہوئے طواف کرتے ہوئے نظر آئے تھے، وہ دو شخص ہیں جو حق کے راستہ میں حضرت عیسیٰ کے معین و مددگار ہوں گے اور شاید وہ دونوں حضرات نضر اور حضرت مدیٰ ہوں، اس موقع پر اشکال واقع ہوا ہے کہ وہاں کا نعرہ ہے، اس کو طواف کی حالت میں دکھایا جانا کیا معنی رکھتا ہے؛ اس کا جواب غلامانہ یہ دیا ہے کہ مذکورہ واقعہ آنحضرت کے مکاشفات میں سے ہے جس کا تعلق خواب سے ہے اور اس کی تعبیر یہ ہے کہ آنحضرت کو اس خواب میں گویا یہ دکھایا گیا کہ ایک وہ دن آئیگا جب حضرت عیسیٰ دین اور مرکز دین کے ارد گرد نہیں گئے تاکہ دین کو قائم کریں اور فتنہ و فساد سے اس کی حفاظت کریں، اور وہاں ہی دین اور سوجالیان ہی دین اور مرکز دین کے گرد گھومتا پھرے گا تاکہ گھات لگا کر دین کو نقصان پہنچا دے اور فتنہ و فساد پھیلانے میں کامیاب ہو جائے بعض حضرات نے ایک جواب یہ دیا ہے کہ مکمل مہرہ یا اسلام کا ظہور ہونے اور مشرکوں کو مسجدمرام کے قریب جانے کی لعنت نافذ ہونے سے پہلے ہر ماں کا فرد مشرک یعنی خدا کو طواف کیا کرتے تھے، پس اگر وہاں بھی طواف کرنا ہو تو اس میں اشکال کی کیا بات سے ایک یہ بات سمجھئے کہ حضورؐ کے اس مکاشفہ یا خواب سے موجودات کی دنیا میں کسی کافر کا طواف کرنا ہرگز لازم نہیں آتا جب کہ کفار اور مشرکوں کے لیے خاد کعبہ کے طواف کی ممانعت کا تعلق موجودات کی اس دنیا سے ہے۔

دوسری فصل

الفصل الثانی

دجال کا ذکر

حضرت علامہ بنت عباس رحمہمہم واری کے کی حدیث کے سلسلہ میں بیان کرتی ہیں کہ نبیم واری نے کہا کہ (جب میں ہجرہ میں داخل ہوا تو ابوالعباس میرے گرد ایک مرد تھہ ہوا ابو لہجہ انوں کو عیسیٰ بھی یعنی اس کے بال بہت لمبے ہوئے تھے جو درجہ ہر گھسنے رہتے تھے، عیسیٰ نے کہا میں نے اس صورت کو دیکھ کر پوچھا کہ تو کون ہے، اس نے جواب دیا کہ میں جاسوسی کرنے والی ہوں اور وہاں کو غیر میں پہنچا ہوں، تو اس محل کی طرف آگیا، یہ حال - مدہا ابوداؤد -

پلاھا ابیرمہمہم کہا میں نے اس محل میں آیا تو وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے جو اپنے ہاتھوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور طوق پڑے ہوئے ہیں اور آسان وزین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے میں نے پوچھا کہ تو کون ہے، تو اس نے جواب دیا کہ میں دجال ہوں ابوداؤد

30- ظہور مسیح و مہدی اور غلبہ دین حق

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا ظُنُّنَّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينَ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ ذَلِكَ تَامًا قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفِّي كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَبْرَجُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ.

(صحیح مسلم اردو جلد ششم صفحہ 429 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁹⁴

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم کو فرماتے سنا کہ دن رات ختم نہیں ہوں گے (یعنی قیامت نہیں آئے گی) یہاں تک کہ پھر لات و عڑی کی پرستش کی جائے گی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری کہ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کرے خواہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔ (التوبہ: 33) تو میں یہ خیال کرتی تھی کہ (غلبہ کا) یہ وعدہ پورا ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ وعدہ غلبہ یقیناً آئندہ بھی جب اللہ چاہے پورا ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا چلائے گا جس کے نتیجہ میں ہر وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے وفات پا جائے گا اور صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کوئی بھلائی نہیں اور وہ اپنے آباء و اجداد کے (مشرکانہ) دین کی طرف لوٹ جائیں گے یعنی لات و عڑی کی دوبارہ پرستش ہوگی۔

تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ امام حاکم اور علامہ بغوی نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے اور اس کی صحت پر اتفاق کیا ہے۔ (متدرک حاکم مترجم جلد ششم صفحہ 558 شبیر برادرزلاہور)

شیعہ مسلک میں بھی اسی مضمون کی روایات ملتی ہیں۔

(تفسیر القمی جزء ثانی صفحہ 413 موسسۃ الامام المہدی)

سورۃ توبہ آیت: 33 میں اسلام کے تمام ادیان پر جس غلبہ کا ذکر ہے یہ وہ حقیقی اور دائمی غلبہ ہے جو دلیل اور حجت کی رو سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ ۗ (الانفال: 43) تاکہ ہلاک ہو جائے وہ جو دلیل سے ہلاک ہوا اور زندہ رہے وہ جو دلیل کے ساتھ زندہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تکمیل ہدایت قرآنی کے اہم کام کے علاوہ سر زمین عرب میں اس کی اشاعت ہوئی۔ جہاں موجود مذاہب یہودیت، عیسائیت اور مشرکین وغیرہ پر مسلمانوں کو علمی غلبہ نصیب ہوا۔ اس لحاظ سے حضرت عائشہؓ کی یہ رائے درست تھی کہ دلیل و حجت کے لحاظ سے مذکورہ مذاہب کو ملزم ٹھہرا کر بھی اسلام کا غلبہ ثابت کیا گیا۔ ظاہری لحاظ سے بھی مسلمانوں کو پہلے زمین عرب میں اقتدار اور حکومت نصیب ہوئی جو قیام شریعت کا تقاضا تھا۔

پھر خلافت راشدہ کے زمانہ میں اسلامی سلطنت کی وسعت کے باوجود مغربی ممالک (خصوصاً امریکہ اور آسٹریلیا وغیرہ) میں تکمیل اشاعت دین ممکن نہ ہوئی کیونکہ یہ دور دراز علاقے اس وقت نہ تو دریافت ہوئے تھے، نہ ہی وہاں پہنچنے کے وسائل اور سفر کے ذرائع آسانی میسر آئے تھے۔ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب اور ممالک پر دلائل کی رو سے اس غلبہ کی تکمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور خادم مسیح و مہدی کے زمانہ میں ہی مقدر تھی۔ یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر نظر حدیث میں بیان کردہ حضرت عائشہؓ کی یہ بات سن کر کہ یہ غلبہ مکمل ہو چکا ہے، وضاحت فرمائی کہ اس وقتی غلبہ کی اصل تکمیل ابھی آئندہ ہونی باقی ہے اور انشاء اللہ تکمیل اشاعت قرآن کا یہ غلبہ مکمل ہو کر رہے گا۔

شیعہ اور اہلسنت مفسرین کا بھی اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ غلبہ مسیح موعود اور امام مہدی کے وقت میں ہوگا۔ تفسیر مظہری میں ہے کہ: ”جب عیسیٰ کا نزول ہوگا تو سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت اس غلبہ کا اظہار ہوگا۔“

(تفسیر مظہری اردو جلد چہارم صفحہ 226 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) 195

تفسیر مجمع البیان میں اس غلبہ کا ذکر ان الفاظ میں ہے کہ:

”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ“ کے یہ معنی ہیں کہ دین اسلام سب دینوں پر دلیل سے غالب

ہوگا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ کا وقت ہے۔“

(تفسیر مجمع البیان الجزء الخامس صفحہ 36 دار المرئضی بیروت لبنان) ¹⁹⁶

اور چونکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ امن میں ہونیوالا یہ غلبہ تلوار سے نہیں بلکہ حُجَّت و برہان کے ذریعہ مقدر تھا اسی لئے نبی کریمؐ نے يَضْعُ الْحَرْبُ کی پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح موعودؑ جنگ کی شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم کر دے گا۔ اور يَنْكَسِرُ الصَّلِيبَ کہہ کر واضح فرمایا کہ مسیح موعودؑ دلائل سے صلیبی مذہب پاش پاش کر دکھائے گا۔ یہی مطلب اس حدیث کا بھی تھا کہ مسیح کے سانس سے کافر مرے گا اور اس کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کی نظر ہوگی۔

(مسلم اردو جلد ششم صفحہ 450-451 مترجم علامہ وحید الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) ¹⁹⁷

یہاں کافروں کے مرنے سے ظاہری موت ہرگز مراد نہیں لی جاسکتی کیونکہ اگر سارے کافر مسیح کے دم سے ہی مرجائیں گے تو ان پر ایمان کون لائے گا؟

پس اس حدیث کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ مسیح دلائل قویہ اور براہین قاطعہ سے کفار کو شکست دے گا۔ اسی لئے نبی کریمؐ نے فرمایا: وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْأُمَّلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ یعنی اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اسلام کے سوا باقی مذاہب کو دلیل اور نشانات کی رو سے ہلاک کر دے گا۔

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 321 مترجم مولانا عبدالحکیم خاں فرید بک سٹال لاہور) ¹⁹⁸

اس حدیث میں دیگر مذاہب کی ہلاکت کے یہ معنی کرنا کہ اللہ تعالیٰ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو مکمل نابود کر دے گا، درست نہیں بلکہ قرآن شریف کے خلاف ہیں۔ کیونکہ قرآن میں یہود و نصاریٰ کے درمیان قیامت تک عداوت باقی رہنے کا ذکر موجود ہے۔ (سورۃ المائدہ: 15-65) پس رسول اللہؐ کی اس پیشگوئی کا بھی یہی مطلب ہے کہ اسلام کو تمام مذاہب پر علمی و روحانی غلبہ اور برتری عطا ہوگی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہلاکت کا لفظ دلیل کے غلبہ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ فرمایا: لِيُهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّىٰ عَنْ بَيِّنَةٍ ط (الانفال: 43) تاکہ کھلی کھلی حجت کی رو سے جس کی ہلاکت کا جواز ہو وہی ہلاک ہو اور کھلی کھلی حجت کی رو سے جسے زندہ رہنا چاہیے وہی زندہ رہے۔

اس علمی و روحانی غلبہ کا آغاز اس زمانہ کے مسیح و مہدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؒ کے ذریعہ ہو چکا

ہے، جس کے واضح آثار جماعت احمدیہ کے ہر دور خلافت میں نمایاں تر ہوتے چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے موجودہ بابرکت دور میں بھی افق عالم پر ہر صاحب بصیرت خود غلبہ احمدیت کا یہ نظارہ دیکھ سکتا ہے جس میں دنیا کے 213 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے جس کی تعداد 20 ملین کے قریب ہے۔ 80 ممالک میں جماعت کے مضبوط مشن قائم ہیں، جہاں احمدیہ مساجد موجود ہیں۔ ان ممالک میں ہر سال جلسہ سالانہ میں ہزاروں افراد کی شرکت جماعت کے رابطے اور مستعدی ظاہر کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ذریعے 76 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت مکمل ہو چکی ہے۔ اکناف عالم میں اشاعت اسلام کی خاطر دنیا کی 3 ارب آبادی کی 9 بڑی زبانوں میں جماعتی لٹریچر کی اشاعت کا کام جاری ہے جن میں انگریزی، رشین، چائینز، فرنچ، اسپینش، جرمن، عربی، فارسی، اردو، بنگلہ، انڈونیشین، سواحیلی شامل ہیں۔ علاقائی زبانیں ان کے علاوہ ہیں جن میں ہر سال مجموعی طور پر لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔ پھر لاکھوں کی تعداد میں اخبارات و رسائل کی اشاعت جاری ہے۔ جماعت احمدیہ کے دنیا بھر میں 27 ریڈیو اسٹیشنز ہیں۔ لنڈن سے ”وائس آف اسلام“ ریڈیو کی نشریات چوبیس گھنٹے جاری ہیں۔ اور مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے 8 ٹی وی چینلز 17 زبانوں میں دنیا کے 69 ممالک کے کروڑوں لوگوں تک پیغام اسلام و احمدیت پہنچا رہے ہیں۔ غلبہ اسلام کی یہ جھلک تھا اس جماعت کی مالی قربانیوں اور مخلصانہ مساعی کے بابرکت ثمرات ہیں جس کا مقابلہ دنیا کے پچاس سے زائد اسلامی ممالک بھی کرنے سے قاصر ہیں۔ فالحمہ للہ علی ذالک حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ لَعْنَةُ

خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اُس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت اُن سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔“

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 97 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 194

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراوان ایمان فرزند خیر

صحیح

مشرف

احادیث نبوی صحیح



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

توجہ:

علامہ وحید النعمانی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹیٹ آرڈو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر: 194



فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتاباً بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونے سے آدمی نہیں مارتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزما جیسا آزما تھا۔

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی

عبادت کرنے کا بیان

۷۲۹۸- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ملیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا)۔ ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں جلال میں پوجا کرتے۔

۷۲۹۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزیٰ (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوچھے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دیہوں پر اگرچہ برا مانیں شرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپ نے فرمایا ایسا ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مرد جاوے گا اور وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (شرک)

قَرْنَا الشَّيْطَانَ)) وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِينَ قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ حَقًّا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُونًا فَإِنْ أَضْمَدْتَ بِنَ عُمَرَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ سَلِيمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دَوْسَ ذَا

الْخَلَصَةِ

۷۲۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ بِنَاءِ دَوْسَ حَوْزِ ذِي الْخَلَصَةِ)) وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي السَّاهِلِيَّةِ بِبَالَةَ.

۷۲۹۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّاتَ وَالْعُزَّى)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ نَاطِرٌ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَلْ ذَلِكَ تَأْتِي قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَبْعَثْ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَرْتَفِي كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرَزَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ لِيَبْقِيَ مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيُؤْتِجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ)).

(۷۲۹۸) * معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر شرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے جنوں کو پوجتے گلیں گے۔

عکس حوالہ نمبر: 195

تفسیر ظہری

جلد چہارم

تالیف

حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجذبی پانی پتی مدظلہ العالی

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری مدظلہ العالی

ترجمہ تفسیر

زیر اہتمام، ادارہ ضیاء الامت، المصنفین، بھیر شریعت

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی، پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 195

تفسیر معنوی

228

جلد چہارم

اپنے رسول کریم ﷺ کو غالب کر دے دین کی تمام شاہراہوں پر تپا کر آپ پر دین کا کوئی گوشہ بھی نہ رہ جائے۔ الدین پر الف لام حسی ہے۔ بعض دوسرے مفسرین فرماتے ہیں لیظہورہ کی وہ ظہیر کا مرجع دین الحق ہے یعنی دین اسلام کو دوسرے تمام ادیان پر غالب کر دے اور انہیں اس کے ساتھ منسوخ کر دے یا یہ سنی کہ دوسرے ادیان کے پیروکاروں پر اسے غالب کرے تاکہ تمام لوگ اس دین کی اطاعت کریں اور اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔ علامہ نقوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور الشعا کہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو سب لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت اس غلبہ کا اظہار ہوگا (1)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مل و ادیان ختم ہو جائیں گے۔

میں کہتا ہوں ظہور سے مراد دین اسلام کا بقیہ تمام ادیان پر اکثر اوقات میں غلبہ ہے جیسا کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی حدیث دالالت کرتی ہے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ سچ تو میں پر کوئی ٹی کا گھر نہ لایا ان کا خیر۔ ایسا نہیں ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ عزت والے کو عزت دے دینے اور اولت والے کو ذلیل کرنے کے ساتھ کلمہ اسلام داخل نہیں فرمائے گا۔ جس جنمیں اللہ تعالیٰ عزت دے گا انہیں کلمہ پڑھنے کا شرف عطا فرمائے گا اور جو کلمہ نہیں پڑھیں انہیں ذلیل کرے گا حتیٰ کہ وہ کلمہ پڑھنے پر مجبور ہوں گے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی بھرتو دین سارے کا سارا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جائے گا۔ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے (2)۔

میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ وعدہ پورا فرمایا ہے حتیٰ کہ اکثر ممالک میں اور اغلب ممالک میں تمام دوسرے دینوں والے اہل اسلام کے مطیع رہے ہیں اور یہ آیت کریمہ ہمیشہ ہمیشہ غلبہ کی حالت کا تقاضا نہیں کرتی۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ برات اور دن کا سلسلہ ختم نہ ہوگا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کلمات دجری کی پوجا کی جائے گی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرا خیال تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جب ہُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَبِالنُّورِ الْعَلِيِّ لِيُظَاهِرَ لِعَلِّ النَّوْتِينَ طِبْمٌ وَكَوْكَرٌ لِّلشُّرْمُونَ کا ارشاد نازل فرمایا ہے تو معاملہ مکمل ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا ہوگا (یعنی علیہ اسلام رہے گا) جتنا وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پائیزہ ہوا چلائے گا۔ پس جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا وہ فوت ہو جائے اور صرف ایسے لوگ بچ جائیں جن میں کوئی خیر کا عنصر نہ ہوگا اور پھر لوگ اپنے آباء کے دین (شرک و کفر) کی طرف لوٹ جائیں گے (3)۔ الحسن بن الفضل فرماتے ہیں آیت کا معنی یہ ہے کہ براہین قاطعہ اور سچ کا ہر ذریعے تمام پر دین اسلام کو غلبہ دے گا۔ بعض علماء فرماتے ہیں ان تمام ادیان پر غالب کرے گا جو نبی کریم ﷺ کے ارگردو کے علاقہ میں تھے جس دین اسلام ان پر غالب آجائے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو تمام ادیان پر اس طرح غالب کر دیا ہے کہ ہر شخص پر عیاں ہو چکا ہے کہ آپ ﷺ کا دین ہی حق ہے اور جو کچھ اس کے مخالف ہے وہ باطل ہے اور فرماتے اس طرح بھی غلبہ دیا کہ دودن یعنی اہل کتاب اور امیوں کا دین کفر میں جمع ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اسکا غلبہ دیا حتیٰ کہ انہوں نے اسلام کو بخوشی قبول کر لیا اور اہل کتاب کو قتل کر دیا اور قیدی بنا لیا حتیٰ کہ بعض ان میں سے بھی اسلام

عکس حوالہ نمبر: 196

مَجْمَعُ الْبَيِّنَاتِ فِي تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ

تأليف

أَمِيرِ الْإِسْلَامِ أَبِي عَلِيٍّ الْفَضْلِ بْنِ أَحْمَسَانَ الطَّبْرِيِّ

طبعة جديدة مُنقحة

الجزء الخامس

دار المرتضى
بيروت

عکس حوالہ نمبر: 196

سورة التوبة

۳۶

في الأنوار الضعيفة دون الأقباس العظيمة.

﴿وَيَأْتِكُ اللَّهُ إِلَهُكُمْ أَنْ يَسْئَرَ قَوْلُهُ﴾ معناه: ويمنع الله إلا أن يظهر أمر القرآن، وأمر الإسلام، وحقته على التمام. وأصل الإباء: المنع والامتناع دون الكراهية على ما ادعته المجبرة، ولهذا تقول العرب: فلان يأبى الضيم، وهو أبى الضيم، ولا مدحة في كراهية الضيم، لأنه يستوي فيه القوي والضعيف، وإنما المدحة في الامتناع أو المنع منه ﴿وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾ أي: على كره من الكافرين. ﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ﴾ محمداً وحمله الرسالات التي يؤديها إلى أمته ﴿بِالْهُدَى﴾ أي بالحجج، والبينات، والدلائل، والبراهين ﴿وَيُؤَيِّنُ الْحَقَّ﴾ وهو الإسلام، وما تضمنته من الشرائع التي يستحق عليها الجزاء بالشواب، وكل دين سواء باطل يستحق به العقاب ﴿يُظَاهِرُهُ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ معناه: ليعلم دين الإسلام على جميع الأديان، بالحجة، والغلبة، والقهر لها، حتى لا يبقى على وجه الأرض دين إلا مغلوباً، ولا يغلب أحد أهل الإسلام بالحجة، وهم يغلبون أهل سائر الأديان بالحجة. وأما الظهور بالغلبة، فهو أن كل طائفة من المسلمين قد غلبوا في ناحية من نواحي أهل الشرك، ولحقهم قهر من جهتهم.

وقيل: أراد عند نزول عيسى ابن مريم لا يبقى أهل دين إلا أسلم، أو أدى الجزية، عن الضحاك. وقال أبو جعفر عليه السلام: إن ذلك يكون عند خروج المهدي من آل محمد، فلا يبقى أحد إلا أقر بمحمد، وهو قول السدي.

وقال الكلبي: لا يبقى دين إلا ظهر عليه الإسلام، وسيكون ذلك ولم يكن بعد، ولا تقوم الساعة حتى يكون ذلك. وقال المقداد بن الأسود: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يبقى على ظهر الأرض بيت مدر، ولا وبر، إلا أدخله الله كلمة الإسلام، إما بعز عزيز، وإما بذل ذليل. إما يعزهم فيجعلهم الله من أهله فيعزوا به، وإما يذلهم فيدينوا له.

وقيل: إن الهاء في ﴿يُظَاهِرُهُ﴾ عائدة إلى الرسول صلى الله عليه وسلم، أي: ليعلمه الله الأديان كلها حتى لا يخفى عليه شيء منها عن ابن عباس. ﴿وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ﴾ أي: وإن كرهوا هذا الدين فإن الله يظهره رغماً لهم.



قوله تعالى: ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْ الْغَيْبِ وَأَنْبِيَاءُ يَأْتِكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ وَأَنْبِيَاءُ وَتُحْمَلُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي سَحَابٍ مَحْمُولَةٍ﴾

● اللغة: الكنز في الأصل: هو الشيء الذي جمع بعضه إلى بعض، ويقال للشيء المجتمع: مكتنز، وناقعة كناق اللحم: مجتمع. قال نبطويه: سمي الذهب ذهباً لأنه يذهب ولا يبقى، وسميت الفضة فضة لأنها تنفض، أي تتفرق فلا تبقى، وحسبك بالاسمين دلالة على

ترجمہ: يُظَاهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ كَيْ يَمْنَحَهُ دِينَ اسْلَامٍ سَبِّ دِينِوْنَ پَرْدِیْلِ سَے غَالِبِ هُوْگا۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ اس سے مراد نزول عیسیٰ کا وقت ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہو جائیں گے۔ اور ابو جعفر نے کہا یہ (غلبہ) مہدی کے ظہور کے وقت ہوگا۔ پس کوئی بھی باقی نہ رہے گا مگر وہ اسلام کا اقرار کرے گا۔

عکس حوالہ نمبر: 197

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراوان ایمان فرزند خیر

صحیح

مشرف

عقلمند صحیح نبوی



امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

توجہ:

علامہ وحید النعمان

نعمانی کتب خانہ

حق سٹیٹ آرڈو بازار لاہور 042-7321865

عکس حوالہ نمبر: 197



فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس نص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل التہا ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے جس کو انہوں نے بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیسے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ اسحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا چھچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لادیں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برساوے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگا دے گی۔ تو شام کو گورو (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان بے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوٹھیں تنی ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال ویران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جیسے شہد کی کھیاں بڑی کھٹی کے گرد ہجوم کرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دونوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا پھر وہ مٹکا ہو اور ہنستا ہو اور دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ سفید بنا کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف اُردو رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکاویں گے تو پسینہ نکلے گا

وَيَهْتَلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ لَيْسَ مَا هُوَ كَذَلِكَ
 اِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ
 الْمَنَارَةِ الْمُبَيَّضَةِ شَرْقِيًّا دِمَشْقَ بَيْنَ
 مَهْرُودَيْنِ وَاحِدًا كَفِيًّا عَلَى اَجْبَحَةِ مَلَكَئِيْنِ
 اِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ فَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَلَّرَ مِنْهُ
 جُنَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَجُلُ لِكَاْفِرٍ بَجْدِ رِيْحِ
 نَفْسِهِ اِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْهِي حَيْثُ يَنْهِي
 طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْركَهُ بَابٌ لَدَى قَيْقُلَانَةَ
 ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ غَضِبَهُمْ
 اللهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُخَدِّثُهُمْ
 بِذُرُوحِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَسْمَعُوْنَ كَذَلِكَ اِذْ
 اَوْحَى اللهُ اِلَى عِيسَى اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ
 عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِاَخِيْبٍ بِقِيَالِهِمْ فَحَرَزُوا
 عِبَادِي اِلَى الْمَطْوَرِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوْجَ
 وَمَآجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ خَدَبٍ يَنْسَلُوْنَ
 فَيَمْرُؤُا اُوْتِلَهُمْ عَلَى بَعِيْزَةِ طَبْرِئَةَ قَيْشَرِيُوْنَ
 مَا فِيْهَا وَيَمْرُؤُا اَخْرَجَهُمْ فَيَقْوَلُوْنَ لَقَدْ كَانَ
 بِهَذِهِ مَوْءَاةٌ مَاءٌ وَيُخَضَّرُ نَبِيُّ اللهُ عِيسَى
 وَاَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُوْنَ رَأْسُ النَّوْرِ لِاَخِيْبِهِمْ
 خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَخِيْبَتِكُمْ اَلْيَوْمَ فَيَرْغَبُ
 نَبِيُّ اللهُ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسَلُ اللهُ
 عَلَيْهِمُ النَّعْفُ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبَحُوْنَ فَرَسِيًّا
 كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهِيْطُ نَبِيُّ اللهُ
 عِيسَى وَاَصْحَابُهُ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ
 فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ
 وَتَنَّهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهُ عِيسَى وَاَصْحَابُهُ

عکس حوالہ نمبر: 197



تفسیر اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں نہیں گی۔ جس کافر کے پاس حضرت عیسیٰ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ وہاں کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باپ لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے وہاں سے چلا دیا۔ سو حضرت عیسیٰ ان لوگوں کو سہلا دیں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پناہ میں لے جائیں۔ مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یا جوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں سے پھلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور بتا پانی اس میں ہو گا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں سے پھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آو اب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلا آئیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک نیل کاہر افضل ہو گا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْيَاقِ النَّعْتِ
فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُونُ مِنْهُ نَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا
وَتَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَبْرُكَهَا كَالزُّلْفَةِ
ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْبِيَّ لَمَرَّتْكَ وَرُزِّي
بِرُكَّتِكَ فَيَوْمِنِيذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةَ مِنَ الرُّمَامَةِ
وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى
أَذَى اللَّفْحَةَ مِنَ الْبَابِلِ لَتَكْفِي الْفِتَامَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبُقْرِ لَتَكْفِي الْفَقِيلَةَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخْدَةَ مِنَ
النَّاسِ فَيَبْنِيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا
طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاتِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَنْفِي شِرَارَ النَّاسِ
يَهَارِجُونَ فِيهَا تَهَارِجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقْوَمُ
السَّاعَةُ ۝

عکس حوالہ نمبر: 198

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سچ اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں

سچ اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں

سچ اور مہدی حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں

سُنَنِ ابُو داوُدِ شَرِيف

(مُتَرَجِّم)

جلد سوم

تصنيف

امام ابوداؤد سليمان بن شعث بختانی قدس سره

۶۲۰۲ — ۸۲۷۵

۶۸۸۹ — ۶۸۱۷

ترجمہ و قواعد

مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہ جہا پوری مدظلہ

(مترجم صحیح بخاری سنن ابی داؤد و توطا اہم مالک)

تقسیم کار

فرید بک سٹال ۳۸۰ اردو بازار - لاہور - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 198

سنن ابو داؤد مشرق

۳۲۱

جنگوں کا بیان

سُورَةُ الْكَافِرِينَ وَقَالَ شُعْبَةُ بْنُ الْخِرَاءِ الْكَلْبِيُّ -
 ۹۱۹- حَدَّثَنَا شَاهِدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ نَاهَهُمَا مِ بَيْنَ
 يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ الْأَخْطَبِ
 أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ يَعْقُبَ بْنِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 سَبْعٌ وَانْتِ تَارِيحٌ قَادَا نَا يَحْمُوهُ قَاعِي حَوْهٌ رَجُلٌ
 مَرَّ بِكَوْكُلٍ فِي الْخَبْرَةِ وَالْبِيَاهِ بَيْنَ مَهْرَتَيْنِ
 كَانَ رَأْسُهُ يَقَطُرُ وَإِنْ لَمْ يَنْصُبْ بَلْكَ فَيَقَابِلُ
 الْمَنَابِتَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَكُنْ الْقَلْبِيَّةَ
 وَيَقْبَلُ الْخَبْرَةَ وَيَضَعُ الْجِرْبَةَ وَيَهْلِكُ اللَّهُ
 فِي تَمَائِيهِ الْبَيْكَلِ كَمَا لَا الْإِسْلَامَ وَيَهْلِكُ
 الْمَسِيحُ الَّذِي جَاءَ فِي سَكَنِكَ فِي الْأَرْضِ الْيَقِينِ
 سَنَةَ ثَمَانِيَةٍ فِي قَبْرِ عِلِّيِّ السَّلِيمُونَ.

قصہ کہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
 کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے اور
 اُن یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی جی نہیں ہے
 اور وہ نازل ہونے والے ہیں۔ جب تم آئیں دیکھو تو دوں پہچان
 لینا کہ وہ درمیانے قدم کے آدمی ہیں اور رنگ اُن کا سرخی
 و سفیدی کے درمیان ہے۔ یوں عسری ہوگا جیسے اُن کے
 سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ اُن کے سر کو تری پہنچی نہیں
 ہوگی۔ وہ لوگوں سے اسلام کے نیسے لڑیں گے، وعلیب
 کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اُلہ جزیرہ موثرت کریں
 گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے زمانے میں بیعت اسلام کے
 سوا تمام بیعتوں کو ختم کر دے گا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور
 چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد رات پائیں گے۔ پس مسلمان
 اُن پر نماز پڑھیں گے۔

جاسوسی کا بیان

حضرت طاہرہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
 ہے کہ ایک مات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
 نماز عشاء میں تاخیر کر دی۔ پھر تشریف لائے تو فرمایا کہ مجھے
 تیم داری کی بات نے روکے رکھا جو انہوں نے ایک آدمی
 کے حواس سے بیان کی کہ وہ ایک سمندری جزیرے میں ایک
 عورت کے پاس پہنچا جو اپنے ہاؤں کو گھنچ رہی تھی۔ کہا۔
 تو کون ہے؟ عورت نے کہا کہ میں جاسوسی کرنے والی
 ہوں۔ اُس عمل کی طرف مجاز۔ میں گیا تو ایک آدمی اپنے
 ہاؤں کو گھنچ رہا تھا۔ وہ فوج اور زنجیروں میں جکڑا ہوا زمین
 آسمان کے درمیان چھوڑ رکھا تھا۔ میں نے کہا۔ تو کون ہے؟
 اُس نے کہا میں یہاں ہوں۔ کی امتوں کے نیا کا ظہور ہو رہا ہے
 میں نے کہا ہاں۔ اُس نے کہا کہ لوگوں نے اُن کی اطاعت
 کی ہے یا نافرمانی؟ میں نے کہا کہ اطاعت کی ہے۔ اُس نے
 کہا کہ یہ اُن کے لیے بہتر ہے۔

باب ۳۱ فی خبر الجسامة

۹۲۰- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو عُبَيْدٍ الْجَعْفَرِيُّ
 نَابِئُ ابْنِ أَبِي ذَيْبٍ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنِ
 قَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا الْأَخْبَرَةَ دَا تَ لَيْلَةٍ
 لَمَّا خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُ جَسَّاسِي حَرِيٌّ كَاتٍ
 يُعِي كُنَيْتُهُ تَوْحِيمُ الدَّارِيِّ عَنِ رَجُلٍ كَانَ فِي
 حَزْبِ تَيْمٍ مِنْ حَزْبِ الْبَكْرِ قَادَا نَا يَأْتُرُ نَجْرُ
 شَعْرَهَا قَالَ مَا أَتَيْتَ فَالْتِ أَنَا الْجَسَّاسَةُ
 أَذْهَبُ إِلَى ذَلِكَ الْقَصْرِ فَأَتِيئُهُ قَادَا رَجُلٌ
 يَجْرُ شَعْرُهُ سَلَسَلٌ فِي الْأَخْطَلِ يَبْزُدُ فِيمَا
 بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ
 فَقَالَ أَنَا الَّذِي جَاءَ أَخْرَجَ تَيْمَ الْأُمِّيَّةِ بَعْدَ
 قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَطَاعُوهُ أَمْ هَصَوْهُ قُلْتُ بَلْ
 أَطَاعُوهُ قَالَ ذَلِكِ خَيْرٌ لَّهُمْ.

31- حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي كَامَطْلَب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيُكْفَرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِيْعَةَ الْأَوَّلِ فَأَلَّوْا أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَرَعَاهُمْ.

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 252 مترجم علامہ وحید الزمان حذیفہ اکیڈمی لاہور) ¹⁹⁹

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں اصلاح احوال کے لئے نبی آتے رہے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو کوئی نبی ہی اس کا جانشین ہوتا تھا۔ اور میرے (معا) بعد نبی نہیں ہوگا بلکہ خلفاء ہوں گے اور وہ زیادہ ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپ ہمیں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا جس (خلیفہ) کی پہلے بیعت کر چکے ہو وہ عہد بیعت نبھاؤ اور ان (خلفاء) کے حق (اطاعت) ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ خود ان سے ان کی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے بارہ میں پوچھے گا۔

تشریح: امام بخاری اور مسلم نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا۔ ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے سلسلہ خلافت کا امت محمدیہ سے مشابہت کے باوجود یہ فرق بھی بیان فرمایا ہے کہ وہاں انبیاء کے جانشین بھی نبی ہوتے تھے۔ مگر میرے معا بعد خلافت راشدہ کا نظام قائم ہوگا وہ خلیفے نبی نہیں کہلائیں گے تا خاتم النبیین ﷺ کی عظمت اور شرعی نبوت کا امتیاز قائم رہے۔ اسی لئے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے معا بعد نبی کا خطاب کسی کے لئے جائز ہوتا تو اپنی دماغی و روحانی استعدادوں کے لحاظ سے حضرت عمرؓ اس لائق تھے مگر وہ بھی خلیفہ تو کہلائے، نبی کا نام نہیں پایا۔ تاہم ہزار سالہ لمبے انقطاع کے بعد مسلمانوں کی گمراہی کے وقت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ایک امتی نبی کے آنے کی بشارت دی اور چار مرتبہ

گواہی دے کر فرمایا کہ وہ آنے والا مسیح موعود نبی اللہ ہوگا یعنی وہ اللہ کا نبی ہو کر آئے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال۔ کتاب ہذا صفحہ 383 حوالہ نمبر 135)

اسی طرح ایک اور موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صراحت بھی فرمادی کہ میرے اور اس آنے والے مسیح موعود کے درمیانی زمانے میں کوئی نبی نہیں۔

(سنن ابوداؤد دار دو جلد سوم صفحہ 266 مترجم محمد انور مگھا لوی ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) ²⁰⁰

پس لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے ایک معنی یہ ہوئے کہ میرے معاً بعد کوئی نبی نہیں، کیونکہ نبی کریم کے مذکورہ بالا فرمان کے مطابق ”بعثت“ کا زمانہ مسیح موعود کے زمانہ تک ممتد تھا جس نے ”نبی اللہ“ ہو کر آنا تھا اسی لئے آپ نے فرمایا تھا کہ ابو بکرؓ سب سے بہتر اور افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی پیدا ہو۔ (جامع الصغیر جلد 1 صفحہ 11 دار الکتب العلمیۃ بیروت) ²⁰¹

رسول اللہ نے محض امتی نبی کے پیدا ہونے کا امکان کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے جب اپنے رب کے حضور امت محمدیہ کا نبی ہونے کی درخواست کی تو یہی جواب ملا کہ اس امت کا نبی امت میں سے ہی ہوگا۔ (خصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 30 ممتاز اکیڈمی لاہور) ²⁰²

حضرت بانی جماعت احمدیہ الزام خصم کے طور پر ختم نبوت پر ایمان کے باوجود حضرت عیسیٰ کے دوبارہ جسمانی نزول کے قائلین پر اتمام حجت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

1- ”جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ کو آخری زمانہ میں اتارتے

ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا تو معصیت ہے اور آیت وَلَٰكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔۔۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔“

(ایک غلطی کا ازالہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 ایڈیشن 2008)

2- ”ہمارے نبی کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰ کی موت کو ہی چاہتا

ہے کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے۔۔۔ حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مانا لیا جائے۔“
(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 392-393 ایڈیشن 2008)

دوسرے معنی لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے یہ ہو سکتے ہیں کہ رسول اللہ کے بعد آپ جیسا عظیم الشان نبی کوئی نہیں ہوگا۔ اس صورت میں ”لا“ کے دوسرے معنی نفی کمال کے ہوں گے۔ جیسے رسول اللہ کا فرمان ہے کہ جب کسریٰ اور قیصر ہلاک ہو جائیں گے ان کے بعد کوئی کسریٰ و قیصر نہیں۔
(صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر باب الحرب خدعة)

کسریٰ اور قیصر کے بعد ان کے جانشین بھی کسریٰ و قیصر تو کہلائے، مگر اس جیسا کوئی کسریٰ یا قیصر ظاہر نہ ہوا جو رسول اللہ کے زمانہ میں حکمران تھا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-
”خود آنحضرت ﷺ نے لَا نَبِيَّ بَعْدِي فرما کر اس امر کا فیصلہ فرمادیا تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت ﷺ کے بعد نہیں آسکتا اور پھر اس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمادیا تھا کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا۔“
(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 218 ایڈیشن 2008)

مزید برآں قرآن کریم میں بھی امتی نبی پیدا ہونے کا ذکر موجود ہے (سورۃ النساء 70) اور حدیث میں آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ کے ”نبی اللہ“ ہو کر آنے کا بیان ہے۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال) پس قرآن و حدیث کے خلاف لَا نَبِيَّ بَعْدِي میں یہ معنی کیسے مراد لئے جاسکتے ہیں کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی بھی پیدا نہیں ہوگا بلکہ قرآن و حدیث کی پیروی میں یہی معنی ہوں گے کہ میرے بعد میری شان کا کوئی تشریحی نبی پیدا نہ ہوگا اور جو ہوگا وہ میرا تابع، امتی، خادم اور غلام ہوگا۔
حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”ہمارا نبی خاتم الانبیاء ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس شخص کے جو آپ کے نور سے منور کیا گیا ہو اور اس کا ظہور آپ کے ظہور کا ظل ہو۔“
(استفتاء مترجم صفحہ 54 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 1643 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 199

صحیح البخاری

۲

رئیس الامین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ و خید الزمان

حذیفہ اکیڈمی
کمرہ نمبر ۲ اڈوبازار لاہور
الفضل مال کیٹ

عکس حوالہ نمبر: 199

صبح البخاری جرم جلد دوم

۲۰۲

پارہ نمبر ۱۳ کتاب بندہ الخلیفہ

اتنی بات ہے کہ میں (دنیا میں) خرید و فروخت کے معاملات کیا کرتا تھا لوگوں سے تقاضا کرتا تھا پھر جو کوئی مالدار ہو تا اس کو ملت دیتا۔ (اگر وہ ملت مانگتا) اور جو کوئی بیچارہ مفلس ہو تا اس کو شصت مہینے (اپنا قرض ہی چھوڑ دیتا) آخر اللہ تعالیٰ (اس نیک کے بدلے) اس کو بہشت میں لے گیا۔ حذیفہ نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے (اگلے لوگوں میں ایک شخص نام نامعلوم) مرے لگا جب زندگی سے ہامید ہو گیا تو اپنے گھر والوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت ساری لکڑیاں اکٹھا کرنا آگ خوب سنگلاہ (مجھ کو اس میں جلادینا)۔ جب آگ میرا گوشت کھا کر بڑی تک بیچ جائے بڑی بھی جل کر کوئلہ ہو جائے تو اس وقت پڑیاں لے کر ان کو خوب پینا پھر جس دن زور کی ہوا چلے دیکھتے رہنا اس دن وہ آگہ دریا میں ڈرا دینا (کچھ ہوا میں گھیل جائے اور کچھ سمندر میں) اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کر لیا۔ اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا پروردگار تمہرے ڈر سے آخر اللہ نے اس کو بخش دیا (سبحان اللہ صدمتے اس کے رحم و کرم کے) صحیح بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت ﷺ سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا مجھ سے پھر میں نے کہا تمہارا گھر عبد اللہ بن مہدی کے خیر دی کا گھر کو معمر نے اور یونس نے خیر دی انہوں نے ذہری سے کہا مجھ کو عبد اللہ بن عبد اللہ نے انہوں نے حضرت عائشہ اور ابن عباس سے۔ انہوں نے کہا جب آنحضرت ﷺ کی وفات کا وقت قریب آن پہنچا تو آپ نے چار سے من چھپانا شروع کیا۔ جب گرمی ہوتی تو آپ من کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے 'یورو نصدائی پر اللہ کی پینکار' انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبریں مسجد (عبادت گاہ) بنا لیں۔ آپ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے۔

۶۷۰۔ مجھ سے بخاری نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شبیب نے انہوں نے فرات قزاق سے کہا میں نے ابو حازم سے سنا وہ کہتے تھے میں پانچ برس تک بوہریہ کے ساتھ جمعہ ہا میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی امرا اہل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر گزر جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا پھر میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا البتہ خلیفہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا پھر ہم کو آپ ایسے وقت میں کیا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو پہلے خلیفہ ہو (اس طرح کرتے رہو) ان کا حق لوگوں کی اطاعت کرتے رہو۔ اللہ (قیامت کے دن) ان سے پوچھے گا انہوں نے فریحت کا حق کیسے لو لیا۔

۶۷۱۔ ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عثمان نے کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے عطیان یاسر سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم مسلمان بھی اگلے لوگوں (یورو اور نصدائی) کی حال پر چلو گے باشت کے بدلے باشت تمہارے بدلے ساتھ یہاں تک کہ اگر وہ گدے کے سر (ان میں) (جو نہایت ننگ ہوتا ہے) گھسین تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ

عَنْ الْمُنْصِبِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ الْحَيَّةَ فَقَالَ وَسِعَتْهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا بَيَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا مِتُّ فَاجْتَمِعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا وَأَوْقِدُوا لِي نَارًا حَسَى إِذَا أَكَلَتْ لِحْمِي وَعَلِمْتَنِي إِلَى عَظْمِي فَأَنْتَجِسْتَنَ فاحذروها فاطحنوها ثم انظروا يومًا راحًا فاذروها في النِّمِّمْ لفقلموا فجمعتم الله فقال له لم فعلت ذلك قال من خشيتك فغفر الله له قال غفبت بن عمرو وأنا سيعفنه يقول ذلك وكان كياشا *

۶۶۹۔ حدیثی بشر بن محمد اخبارنا عبد اللہ اخباری معمر و یونس عن الزهری قال ان اخباری عبد اللہ بن عبد اللہ ان عائشة وابن عباس رضى الله عنهم قال لما نزل برسول الله ﷺ طفق يطرح خبيصة على وجهه فاذا اغتم كشفها عن وجهه فقال وهو كذلك لعنة الله على اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد يحذر ما صنعوا *

۶۷۰۔ حدیثی محمد بن بشر اخبارنا محمد بن جعفر اخبارنا شبیب عن قزاق قال سمعت ابا حازم قال فاخذت ابا هريرة غمضت بين لسيفه يحدث عن النبي ﷺ قال كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي وانه لا نبي بعدى وسكون خلفاء فيكفرون قالوا فما تأمرنا قال فوا بيعة الاول فالاول اعطوهم عقوبتهم فان الله سألهم عما اسرفوا عليه *

۶۷۱۔ حدیثی سعید بن ابی مریم اخبارنا ابو عثمان قال حدیثی زید بن اسلم عن عطية ابن يسار عن ابی سعید رضى الله عنهم ان النبي ﷺ قال لتبعن سنن من قبلکم شیراً بشیراً ویدواها بلوا ع حسی لو سنکوا جحر حسب لسکخنموا قلنا یا رسول الله والنصارى

عکس حوالہ نمبر: 200

وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ ابْتَلَعَ اللَّهُ

سُنَنُ ابْنِ دَاوُدَ مُتَرَجِمٌ جِلْدُ سُوْم

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور گھالوی

فاضل مدرسہ دارالعلوم غازی پور بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 200

سنن ابی داؤد، جلد سوم

266

خیام القرآن، جلی ۱۰

پہلا دن سال کے برابر ہوگا، دوسرا دن مہینے کی مثل ہوگا، تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور بقیہ تمام دن تمہارے ان ایام کی مثل ہوں گے۔ تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن اور ایک رات کی نمازیں کافی ہوں گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس دن (عام) دن رات کی مقدار کا اعزازہ کر لینا۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام شہر دمشق کے مشرق میں سفید مینارہ کے پاس نزول فرمائیں گے اور آپ اسے باب لد (جو بیت المقدس کے قریب ایک گاؤں ہے) کے پاس پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔

عیسیٰ بن محمد، جزہ نے سیبانی عن عمرو بن عبد اللہ عن ابی امامہ عن النبی ﷺ کی سند سے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور اسی کے ہم معنی نمازوں کا بھی ذکر کیا ہے۔

3765۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَكَذَلِكَ قَالَ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَنْ حَفِظَ مِنْ خَوَاتِيمِ سُورَةِ الْكَهْفِ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضور نبی مکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کر لیں اسے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا جائے گا۔

ابوداؤد نے بیان کیا ہے: اسی طرح ہشام دستوائی نے قتادہ سے بھی روایت کیا ہے مگر اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے سورہ کہف کی آخری آیات یاد کر لیں اور شعبہ نے قتادہ سے من آخر الکہف بیان کیے ہیں۔

3766۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ فَجُلُّ مَنْزِلِهِ إِلَى الْخُمْرَةِ وَالْبِيضِ بَيْنَ مَمَصَّرَتَيْنِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يُعْطَرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبَهُ بَدَلْ فَيَقَاتِلِ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَيَقْتُلِ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلِ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجَوْزَةَ وَيُهْلِكُ اللَّهَ فِي زَمَانِهِ الْمَدْلُ كُلُّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَيَمْنُكُشِلِي الْأَرْضَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ نزول فرمائیں گے اور جب تم انہیں دیکھو تو تم ان کی (اس طرح) پہچان کر لو کہ وہ درمیانی قد و قامت کے آدمی ہیں ان کی رنگت سرخی و سفیدی کے مابین ہے۔ ان کا لباس ہلکے زرد رنگ کا ہوگا اور ان کے سر کے بال اس طرح ہوں گے، گویا ان سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں، اگرچہ اس تک تری بھی نہ پہنچی ہو۔ وہ اسلام کے نام پر لوگوں سے قتال کریں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور آپ جزیہ کو ساقط کر دیں گے (یعنی اس وقت دو میں سے ایک کام ہوگا یا قبول اسلام یا پھر قتل) اللہ تعالیٰ اس زمانے میں دین اسلام کے سوا تمام ادیان کو ختم کر دے گا اور وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے اور زمین

عکس حوالہ نمبر: 201

الْجَامِعُ الصَّغِيرُ

في
أَحَادِيثِ الْبَشِيرِ التَّذِيرِ

تأليف
الإمام جلال الدين بن أبي بكر السيوطي
المتوفى سنة ٩١١ هـ

(٢-١)

تنبيه
الحروف المرموز بها إلى الحديث الصحيح (صح) والحسن (ح)
والضعيف (ض) وضعت في كتاب الجامع الصغير عقب رواية
الحديث

منشورات
محمد حكي بزمون

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 201

تَشْبِعُ. ابْنُ آدَمَ، إِذَا أَصْبَحْتَ مَعْفَىٰ فِي جَسَدِكَ، آمِنًا فِي سِرِّكَ، عِنْدَكَ قُوَّةٌ يَوْمِكَ، فَقَلَى الدُّنْيَا الْعَقَاءَ.
(عد ہب) عن ابن عمر (صح).

۶۶ - ابْنُ أَخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ.

(حم ق ت ن) عن أنس (د) عن أبي موسى (طب) عن جبير بن مطعم وعن ابن عباس وعن أبي مالك الأشعري (صح).

۶۷ - ابْنُ السَّبِيلِ أَوَّلُ شَارِبٍ - يَعْنِي مِنْ زَمَرَمَ. (طس) عن أبي هريرة (ح).

۶۸ - أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ.

(حم ت ہ) عن علي (ه) عن أبي جحيفة (ع) والضياء في المختارة عن أنس (طس) عن جابر وعن أبي سعيد.

۶۹ - أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَنِيَّ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّأْسِ.

(ع) عن المطلب بن عبد الله بن حنطب عن أبيه عن جده قال ابن عبد البر وما له غيره (حل) عن ابن عباس (خط) عن جابر.

۷۰ - أَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ؛ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا. (طب عد) عن سلمة بن الأكوع.

۷۱ - أَبُو بَكْرٍ صَاحِبِي وَمُنْسِي فِي الْغَارِ، سُدُّوا كُلَّ حَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ حَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ.

(عم) عن ابن عباس.

۷۲ - أَبُو بَكْرٍ مَنِيٌّ وَأَنَا مِنْهُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْيَىٰ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. (فر) عن عائشة (ض).

۷۳ - أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

(حم) والضياء عن سعيد بن زيد (ت) عن عبد الرحمن بن عوف (صح).

۷۴ - أَبُو سُوَيْبَانَ بْنُ الْحَرِثِ سَيِّدُ فَيْتَانَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. ابن سعد (ك) عن عروة مرسلًا.

۷۵ - أَنَا كُمْ أَهْلُ النَّبِيِّينَ، هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا، وَأَرْقُ أَفْئِدَةً. الْفَيْفَةُ فَيْتَانُ، وَالْحَيْكَةُ فَيْتَانِيَّةٌ.

(ق ت) عن أبي هريرة (صح).

۷۶ - أَنَا نَبِيٌّ جَبْرِيلُ بِالْحَمَىٰ وَالطَّاعُونَ، فَأَنْسَكْتُ الْحَمَىٰ بِالْمَدِينَةِ، وَأَرْسَلْتُ الطَّاعُونَ إِلَى الشَّامِ، فَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لَأُمَّتِي، وَرَحْمَةٌ لَّهُمْ، وَرَجَسَ عَلَيَّ الْكَافِرِينَ. (حم) وابن سعد على أبي عيب (صح).

۷۷ - أَنَا نَبِيٌّ جَبْرِيلُ فَقَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: يَا جَبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ، وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى، قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ. (حم ت ن ح ب) عن أبي ذر (صح).

۷۸ - أَنَا نَبِيٌّ جَبْرِيلُ فَبَشَّرْتَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ. (ق) عن أبي ذر.

عکس حوالہ نمبر: 202

الخصائص الکبریٰ

مصنف

علامہ امام حلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب ندوی مولانا عابد قادری

جلد اول



ممتاز اکیڈمی

فضل الہی ماہیٹ چوک اردو بازار لاہور

عکس حوالہ نمبر: 202

حصہ اول

﴿30﴾

خصائص الکبریٰ

چنانچہ حضرت موسیٰ کو طمانیت قلب حاصل ہوگئی اور وہ خوش ہو گئے۔

﴿ابو نعیم﴾

توریت میں امت محمدیہ کے اوصاف:

حضرت سعید بن ابی بلال سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضرت کعب بن لہب سے کہا کہ مجھ کو نبی کریم ﷺ اور آپ کی امت کے بارے میں بتائیے۔ انہوں نے کہا میں خدا کی کتاب توریت میں اس کا تذکرہ اس طرح پاتا ہوں کہ:

حضور احمد مجتبیٰ ﷺ اور ان کی امت بہت زیادہ حمد الہی میں مصروف رہنے والی ہے جو مساعدا اور تا مساعدا ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرے گی۔ ہر بلندی پر کبریائی اور ہر پستی پر تسبیح بجا لائے گی۔ ان کی اذانیں فضاء آسمانی میں گونجیں گی اور ان کی نمازوں میں بھی اس طرح گونج ہوگی جیسے درخت پر شہد کی مکھیوں کی گونج ہوتی ہے۔ وہ فرشتوں کی صفوں کی مانند اپنی نمازوں میں مصفیں بنائیں گے اور میدان جہاد میں بھی مثل نمازوں کے صف بندی کریں گے۔ فرشتے ان کے آگے اور پیچھے تیز پھکاں والے تیر لیے کھڑے ہوں گے اور جب وہ راہ خدا میں صف بستہ ہوں گے تو حق تعالیٰ ان پر سایہ کنناں ہوگا۔ حضرت کعب بن لہب نے اس موقع پر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح شاہین اپنے آشیانہ پر سایہ کرتا ہے، اسی طرح یہ لوگ میدان جنگ میں قائم رہیں گے تا وقتیکہ حضرت جبرئیل نہ آجائیں۔

﴿ابو نعیم﴾

احمد مجتبیٰ کا منکر جنہمی ہے:

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ ﷺ کا منکر ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے کہا: اے رب! احمد کون ہے؟ فرمایا:

”میں نے کسی مخلوق کو ان سے بڑھ کر مکرم نہیں بنایا اور میں نے ان کا نام تخلیق آسمان و زمین سے پہلے عرش پر لکھا۔ بلاشبہ میری تمام مخلوق پر جنت حرام ہے جب تک وہ ان کی امت میں داخل نہ ہو۔“

حضرت موسیٰ نے کہا ان کی امت کیسی ہے؟ فرمایا: وہ بہت زیادہ حمد کرنے والی امت ہے جو چڑھتے ہوئے اور اترتے ہوئے ہر حال میں خدا کی حمد کرنے والی ہے۔ وہ اپنی کریں باندھیں گے اور اعضاء کو پاک کریں گے۔ وہ دن میں روزہ دار اور رات کو ذکر واذکار اور عبادت میں گزار دیں گے۔ ان کے قلیل عمل کو قبول کروں گا اور ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت پر ان کو جنت میں داخل کروں گا۔

عرض کیا اس امت کا نبی مجھے بنا دے؟ فرمایا: اس امت کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کیا: مجھے اس امتی بنا دے؟ فرمایا: تمہارا زمانہ پہلے ہے اور ان کا زمانہ آخر میں، لیکن بہت جلد میں تم

32- آخری نبی اور آخری مسجد سے مراد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ.

(صحیح مسلم اردو جلد دوم صفحہ 316 مترجم مولانا عزیز الرحمان مکتبہ رحمانیہ لاہور) ²⁰³

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔
تشریح: صحیح مسلم کے علاوہ یہ حدیث امام احمد بن حنبل اور ترمذی نے بھی روایت کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس حدیث کے مطابق جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد آخری مسجد ہے بعینہ اسی طرح آپ آخری نبی ہیں۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ مسجد نبوی ان معنی میں تو ہرگز آخری مسجد نہیں کہ اس کے بعد اسلام میں کوئی مسجد بنائی ہی نہ گئی ہو یا کوئی عبادت گاہ مسجد نہ کہلا سکے۔ پس جس طرح اس حدیث میں آخری مسجد کا مطلب شرف و مقام اور فضیلت و مرتبت کے لحاظ سے آخری ہونا ہی ہے یہی معنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ بانی دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ محض انبیاء کے آخر میں آپ کا آنا اپنی ذات میں کوئی وجہ فضیلت نہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ 84 مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ) ²⁰⁴

علامہ حکیم ترمذی (متوفی: 279ھ) کے نزدیک بھی خاتم النبیین کے یہ معنی کرنا کہ آپ ﷺ محض بعثت کے لحاظ سے آخری ہیں اس میں کوئی تعریف اور علم کی بات نہیں ہے۔ ایسے معنی جاہل اور بے علم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ (ختم الاولیاء صفحہ 341 مطبوعہ الکاٹولیکیہ بیروت) ²⁰⁵

اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے لحاظ سے بھی آخری صاحب شریعت نبی ہیں۔ مگر آپ کے آخری نبی ہونے سے حقیقی مراد نبوت کا وہ آخری مقام اور مرتبہ حاصل کرنا ہے جو آپ کی ذات بابرکات پر ختم ہو چکا ہے۔ یہی معنی اس حدیث کے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اپنے آپ کو آخر الانبیاء اور اپنی امت کو آخر الامم بیان فرمایا یعنی آپ آخری شریعت والے نبی ہیں۔ جس کے نتیجے میں آپ کی امت آخری امت ہے اور جس طرح آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اسی طرح آپ کی امت بھی تمام امتوں سے افضل اور خیر الامم ہے۔
حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”جناب سیدنا و مولانا سید الکمل و افضل الرسل خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے..... ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔“

(توضیح مرام صفحہ 23 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 62 ایڈیشن 2008)

آپ اپنے منظوم عربی کلام میں کیا خوب فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ أَنْ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرَى
رَيْقُ الْكِرَامِ وَنُجْبَةُ الْأَعْيَانِ
تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَرْيَةِ
خْتِمَتْ بِهِ نِعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ
هُوَ خَيْرٌ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُتَقَدِّمٍ
وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ
يَارَبِّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا وَبَعَثْ ثَانِ

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 592-593 ایڈیشن 2008)

ترجمہ: بے شک محمد ﷺ بہتر مخلوقات اور صاحب کرم و عطاء اور شرفاء لوگوں کی روح اور ان کی قوت اور چیدہ اعیان ہیں۔ ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں۔ ہر زمانے کی نعمت آپ کی ذات پر ختم ہے۔ آپ ہر پہلے مقرب سے افضل ہیں اور فضیلت کا رہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔ اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ دورد بھیج، اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

(شرح القصیدہ از مولانا جلال الدین شمس صاحب صفحہ 18-19-22)

عکس حوالہ نمبر: 203

فَاَلْتَمِكُمْ لِتَرْكَبُوا نَبِيًّا وَلَا تَأْتِيكُمْ بَعْدَهُ نَبِيًّا

اللہ کے رسول کو چوم کر دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منہ فرمائیں اس سے باز آجاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري رَحِمَهُ اللهُ

۷۵۶۳ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۲

مترجم مولانا عزیز الرحمن صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ احسانیت

اقدار سنٹر عرفی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 203

صحیح مسلم

316

کتاب الحج

كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى يَسْبُدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسْنَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي تَوَقَّظْنَا فِيهِ مِنْ نَحْوِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عِنْدَ اللَّهِ ابْنِ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ قَارِظٍ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ أَحْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ مَسْجِدِي أَحْرَ الْمَسَاجِدِ.

کہ اس حدیث کے بارے میں ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کر سکتے (اگر ہم بات کر لیتے تو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث نقل کر کے سنا دیتے۔ ہم اس سلسلہ میں یہ بات کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ آکر بیٹھ گئے تو ہم نے اس حدیث کے بارے میں ان سے ذکر کیا جو ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معلوم کر لی تھی تو حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں انبیاء میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری مسجد ہے۔

۳۳۷۷ : وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى نَا عَبْدَ الرَّهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ أَوْ تَمَالُفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامَ.

۳۳۷۷ : حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہمیں رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے مجھ خردی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے یا فرمایا کہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔

۳۳۷۸ : وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۳۷۸ : حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ ہی طرح روایت ہے۔

۳۳۷۹ : وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا نَا يَحْيَى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَانِ

۳۳۷۹ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عکس حوالہ نمبر: 204

تَحْنِزُ النَّبِيِّ

مِنْ اِنْكَارِ اَثَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تأليف

شجۃ الاسلام مہتمم العلوم و بحیرات حضرت مولانا محمد تقی نانوتوی

بانی دارالعلوم دیوبند (م ۱۲۹۷ھ)

مقدمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمود ڈاکٹر اسلامک کٹیگری پبلسٹر

حاشیہ

مولانا حافظ عزیز الرحمن ایم اے؛ ایل ایل بی

توضیح بعض عبارات

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دست کاتب

مکتبہ حقیقیات

سکی سیٹر روڈ گوجرانوالہ

پوسٹ بکس ۳۳۱

عکس حوالہ نمبر: 204

۸۳

کریں بلکہ اس سے بڑھ کر انکار میں تو تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی کھٹکا تھا، انقر میں کچھ اندیشہ ہی نہیں بلکہ سات زمینوں کی جگہ اگر لاکھ دو لاکھ اور پچیسے اسی طرح اور زمینیں تسلیم کر لیں تو یوں ذمہ کش ہوں کہ انکار سے زیادہ اس انقر میں کچھ دقت نہ ہوگی۔ نہ کسی آیت کا تعارض، نہ کسی حدیث سے معارضہ۔ رہا اثر معلوم اس میں سات سے زیادہ کی نفی نہیں سو جب انکار اثر مذکور میں باوجود تصیح آئمہ حدیث یہ جرات ہے تو افسرار الہی زائدہ از مبلغ میں تو کچھ ڈر ہی نہیں۔ علاوہ بریں بر تقدیر خاتمیت زانی انکار اثر مذکور میں قدر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ افزائش نہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر ایک شہر آباد ہو اور اس کا ایک شخص حاکم ہو یا سب میں افضل تو بعد اس کے کہ اس شہر کے برابر دوسرا ویسا ہی شہر آباد کیا جائے اور اس میں بھی ایسا ہی ایک حاکم ہو یا سب میں افضل، تو اس شہر کی آبادی اور اس کے حاکم کی حکومت یا اس کے فخر افضل کی افضلیت سے حاکم یا افضل شہر اول کی حکومت یا افضلیت میں کچھ کمی نہ آجائے گی اور اگر در صورت تسلیم اور حیدر زمینوں کے وہاں کے آدم و نوح وغیرہم علیہم السلام یہاں کے آدم و نوح علیہم السلام وغیرہم سے زمانہ سابق میں ہوں تو باوجود مماثلت کلی جی آپ کی خاتمیت زانی سے انکار نہ ہو سکے گا۔ جو وہاں کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوات میں کچھ نجات کیجئے۔

حضور کی افضلیت سب انبیاء سے۔ | ہاں اگر خاتمیت بمعنی التمام زانی ہو صحت نبوت یسے، جیسا اس پہچندان نے عرض کیا

لہ حضرت تا ان تو فرماتے ہیں کہ میرا مختار ادب سندیہ معنی تو یہ ہے کہ آیت خاتم النبیین میں خاتم کا معنی عام لیا جائے کہ کوئی آپ کے مرتبہ کا نہیں اور نہ ہی آپ کے بعد کوئی نبی ہوگا اور آپ ہی کی نبوت ہر جگہ ہے۔ اس معنی کے مراد لینے سے متوازن قسم کی ختم نبوت زانی، مکانی اور رتبی اسی آیت سے ثابت ہو جائیگی۔ اگر آیت میں خاص معنی مراد لیا جائے تو ختم نبوت مرتبی مراد لینا ہی بہتر ہے کیونکہ ختم نبوت زانی سے آپ کی افضلیت ثابت نہیں ہوتی اور اس صورت میں یہ امکان باقی رہتا ہے کہ آپ کے ہم مرتبہ کوئی نبی ہیں فرق صرف اتنا ہے آپ کے بعد شراعت لائے ہیں محض دیکھئے اور سب کے آخر آنے سے آپ کی شان کا زلازلن ظہور نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں آیت کا معنی ایسا ہوگا کہ آپ تمام نبیوں سے مرتبہ کے لحاظ سے بلند ہیں اور کوئی آپ کا مثل اور ہم مرتبہ نہیں۔ ۱۲

عکس حوالہ نمبر: 205

بمحوث و ذلالتنا

بإدارة معهد الآداب الشرفية في بيروت

١٩

كتاب حتم الأولياء

تأليف

الشيخ أبي عبد الله محمد بن علي بن الحسين الحكيم الترمذي

تحقيق

عمران اسماعيل جمعي

عضو المركز القومي للأبحاث العلمية في باريس

شعبة الحضارة الإسلامية



المطبعة الكاثوليكية - بيروت

عکس حوالہ نمبر: 205

۳۴۱

عن رسول الله ، صلى الله عليه وسلم ، انه قال : « فإذا أتوا آدم ، يسألونه ان يشفع لهم الى ربّه ، قال لهم آدم : أرايتم لو أن أحدكم جمع متاعه في غيبته ثم ختم عليها ، فهل كان يؤتى المتاع الا من قبل الختم ؟ فاتوا محمداً ، فهو خاتم النبيين . ومعناه عندنا : ان النبوة تَمَّتْ بأجمعها لمحمد ، صلى الله عليه وسلم . فجعل قلبه ، لكمال النبوة ، وعاء عليها ، ثم ختمه ۱

ينزوك^۲ (هذا) ، ان الكتاب المضموم والوعاء المضموم ، ليس لأحد عليه سبيل ، في الانتقاص منه ، ولا بالازدياد فيه بما^۳ ليس منه . وان سائر الانبياء^۴ ، عليهم السلام^۵ ، لم^۶ يختم لهم على قلوبهم ، (فهم غير آمنين ان تجذب) النفس سبيلاً الى ما فيها .

ولم يدع الله^۷ الحجة مكتومة^۸ ، في باطن قلبه حتى اظهرها^۹ : فكان بين كنفه^{۱۰} ذلك الختم ، ظاهراً كبيضة حمامة^{۱۱} [۲۲۰] . و (هذا) له شأن عظيم^{۱۲} تطول قصته .

فان الذي صمى عن خبر^{۱۳} هذا ، يظن^{۱۴} ان « خاتم النبيين^{۱۵} » تأويله انه آخرهم^{۱۶} بمعناه^{۱۷} . فأی منقبه^{۱۸} في هذا؟ وأي علم في هذا؟ هذا^{۱۹} تأويل البله ، الحجة !

۱۰۰ ما يتعلق بالظاهرة المادية لحم النبوة في جسم النبي ، عليه الصلاة والسلام ، (بين كنفه) راجع كتاب الشريعة للأجري ص ۴۵۷ .

- | | | |
|----|-----------------|--|
| هـ | بينك VF | و ما V |
| و | نحو النبيين V | ۱ - ۲ - V |
| ب | ب - F | ت + ۲ + تلك V |
| ث | مكتوما V | ج ۲ اظهره V |
| ح | كنفه E | خ ۲ حمام V ، + مكتوب عليه محمد رسول الله V |
| د | عجيب V | ذ - V |
| ر | نظر V | ز + النبي عليه الصلاة والسلام V |
| س | + آخر النبيين F | ش ۲ منا VF |
| ص | معنه VF | ض - V |

ترجمہ: ختم نبوت کی حقیقت سے بے بہرہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ خاتم النبیین کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ سب سے آخر میں مبعوث ہوئے، اس میں کوئی تعریف اور علم ہے۔ یہ تو بے وقوف اور جاہل لوگوں کی تشریح ہے۔

33۔ جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشگوئی کا پورا ہونا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . . وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(سنن ابوداؤد اردو جلد سوم صفحہ 238-239 مترجم محمد انور مگھالوی، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) ²⁰⁶

ترجمہ: حضرت ثوبانؓ ایک طویل حدیث کے آخر میں یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اور یقیناً عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

تشریح: ابوداؤد کے علاوہ محدث ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (مستدرک حاکم اردو جلد 6 صفحہ 562-563 شبیر برادرز لاہور)

اس حدیث میں رسول اللہ نے اپنے بعد ہر دعویٰ نبوت کو جھوٹا قرار دینے کی بجائے معین تعداد کے ساتھ صرف تیس کذابوں یعنی جھوٹے دعویٰ داران نبوت کا ذکر فرمایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی سچے مدعی نبوت کے آنے کا امکان بہر حال موجود ہے ورنہ خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد آنے والے صرف تیس جھوٹے افراد کا ذکر نہ کرتے بلکہ ہر مدعی نبوت کو ہی جھوٹا قرار دیتے۔ مگر یہ کیسے ممکن تھا جبکہ آپ نے ایک سچے نبی اللہ کی آمد کی خود بشارت دی تھی۔

جہاں تک معین تیس کذابوں کی تعداد کا تعلق ہے اس سے مراد جھوٹے مدعیان کی کثرت کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کیونکہ بعض دوسری روایات میں اس سے زیادہ تعداد بھی مذکور ہے۔ تاہم اگر یہاں تیس کا معین عدد بھی مراد لیا جائے تو بھی یہ پیشگوئی آج سے پانچ سو برس قبل نویں صدی ہجری میں پوری ہو چکی ہے۔

چنانچہ امام ابو عبد اللہ (متوفی 828ھ) لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اگر ایسے مدعیان نبوت کو شمار کیا جائے تو ان کی تعداد تیس

پوری ہو جاتی ہے اور تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے۔

(اکمال الاکمال الجزء التاسع صفحه 258 دارالکتب العلمیۃ بیروت) ²⁰⁷

اس حدیث میں خاتم النبیین کا لفظ بھی تشریح طلب ہے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ سورہ احزاب کی آیت خاتم النبیین (نمبر 41) میں لفظ خاتم تاء کی زبر سے ہے جس کے معنی مہر کے ہیں۔ تاء کی زیر سے خاتم (اسم فاعل) نہیں کہ اس کے معنی ختم کرنے والا کئے جاسکیں۔ انہی معنی کی وضاحت کی خاطر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کے استاد، قاری ابو عبد الرحمن السلمی کو بطور خاص یہ ہدایت فرمائی کہ حضرت حسن و حسین کو خاتم تاء کی زبر سے پڑھانا۔

(تفسیر درمنثور اردو جلد پنجم صفحہ 578 ضیاء القرآن پبلی کیشنز) ²⁰⁸

اس کی حکمت یہ تھی کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں جو تصدیق کے لیے لگائی جاتی ہے اور ”نبیوں کی مہر“ سے مراد آنحضرتؐ کا تمام انبیاء کے مصدق ہونے کا مقام ہے۔ آپ ہی وہ منفرد نبی ہیں جنہوں نے گزشتہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی اور ان سب پر ایمان لانے کی ہدایت فرمائی۔ (البقرۃ: 286)

خاتم النبیین کے یہی وہ معنی ہیں جس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عائشہ صحابہ سے فرمایا کرتی تھیں کہ:

”قُولُوا إِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.“

(تفسیر درمنثور مترجم جلد پنجم صفحہ 578 ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ ملاحظہ ہو حوالہ نمبر 208)

کہ تم یہ تو کہو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ خاتم کے انہی معنی کی وضاحت اس حدیث سے بھی خوب ہوتی ہے جو رسول اللہ نے فرمایا کہ:

”أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتَ يَا عَلِيُّ خَاتَمُ الْأَوْلِيَاءِ.“

(مناقب آل ابی طالب الجزء الثالث صفحہ 303 دارالاضواء بیروت) ²⁰⁹

میں خاتم الانبیاء ہوں اور اے علیؑ! تو خاتم الاولیاء ہے۔ اہلسنت و شیعہ میں سے کوئی بھی حضرت علیؑ خاتم الاولیاء کو ایسا آخری ولی قرار نہیں دیتا۔ جن کے بعد امت میں کوئی ولی ہی پیدا نہیں ہوا بلکہ اس حدیث کی رو سے حضرت علیؑ کو ولایت کے اس آخری مقام پر فائز سمجھا جاتا ہے جن کی پیروی سے ولایت ملتی ہے۔ یہی معنی خاتم الانبیاء کے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا وہ آخری مقام

اور مرتبہ پایا کہ اب آپ کی اطاعت کے بغیر کسی کو یہ مقام قیامت تک نصیب نہیں ہو سکتا۔ ہاں کامل اطاعت کے نتیجہ میں صرف آپ کے امتی ہی یہ روحانی انعام پاسکتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۝ (النساء: 71) کہ جو لوگ بھی اللہ اور اس کے اس رسول محمد ﷺ کی اطاعت کریں گے وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔

دوسرے اس حدیث میں ”بعدي“ کا لفظ بھی وضاحت طلب ہے کیونکہ اس لفظ میں زمانی بُعد کے علاوہ ”خلاف“ کے معنی بھی ہوتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے لیے بھی قرآن شریف میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تو ازل ابدی ہے اس کا ”بعد“ نہیں ہو سکتا پس فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيِهِ يُؤْمِنُونَ ۝ (جاثیہ: 7) کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر (یا ان کے خلاف) یہ کس (کافر) بات پر ایمان لائیں گے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایا میں سونے کے کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے تو اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ دو کذاب ”میرے بعد“ نکلیں گے اور وہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہیں۔

(تیسیر الباری جلد 4 صفحہ 284 نعمانی کتب خانہ لاہور) ²¹⁰

یہ دونوں کذاب آنحضور کے زمانہ میں موجود تھے۔ مسیلمہ نے آپ کی زندگی میں نبوت کا دعویٰ شروع کر دیا تھا۔ جیسا کہ اس نے رسول اللہ کے نام اپنے ایک خط میں نبوت میں شریک کرنے کا مطالبہ کیا۔ اور دوسرا دعویٰ نبوت اسود نامی تو آپ کی زندگی میں ہی مارا بھی گیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم حصہ اول صفحہ 368 مترجم سید محمد ابراہیم نفیس اکیڈمی کراچی) ²¹¹

پس یہاں ”بعدي“ سے ان کذابوں کا مخالفانہ خروج مراد ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی لکھا ہے کہ حضور کی زندگی میں مسیلمہ کذاب نے واضح طور پر تشریحی نبوت کا دعویٰ کیا۔ شراب اور زنا کو حلال قرار دیا فریضہ نماز کو ساقط کر دیا اور قرآن مجید کے مقابل پر سورتیں بنائیں۔

(حج الکرامہ صفحہ 234 مطبع شاہجہانی بھوپال) ²¹²

پس لَا نَبِيَّ بَعْدِي کے یہی معنی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل اور برخلاف کوئی نئی یا پرانی شریعت والا نبی نہیں آ سکتا صرف امتی اور تابع نبی آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ طبرانی میں

”لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ کی روایت کے ساتھ یہ استثناء بھی مذکور ہے کہ لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ چنانچہ محققین کو ماننا پڑا کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو اس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بطور نبی آنے کا استثناء ہو سکتا ہے۔ اسی طرح حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔

(تذکرۃ الموضوعات صفحہ 88 دار احیاء التراث بیروت) ²¹³

امتِ محمدیہ میں آنیوالے عیسیٰ نبی اللہ کو رسول اللہ کا چار مرتبہ نبی قرار دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف امتی نبی کے آنے کا امکان موجود ہے اور حضرت عیسیٰ بن مریمؑ اسرائیلی مسیح (جو قرآن کریم کے مطابق وفات پانچلے) ہرگز اس سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لَا نَبِيَّ بَعْدِي رسول اللہ کے بعد کسی بھی صاحب شریعت نبی کے آنے میں روک ہیں۔ وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ نبی اللہ کو قرآن کے برخلاف زندہ خیال کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا نزول مانتے ہیں وہ بالفاظ دیگر حضرت عیسیٰ کو آخری نبی اور ”خاتم النبیین“ قرار دیتے ہیں۔ العیاذ باللہ

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں..... بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے..... نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوتِ محمدی کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔“

(ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207-208 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 206

وَمَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَّاعَ اللَّهَ

سُنَنِ ابْنِ دَاوُدَ مُتَرَجِمٌ جِلْد سُوّم

امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوالعرفان محمد انور گھالوی

فاضل و مدرس دارالعلوم محمدیہ نوشیہ بھیرہ شریف

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی - پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 206

ن ابی داؤد جلد سوم

238

فیما قرآن پہلی کثیر

رضی اللہ عنہ اور یزید کے مابین ہونے والا واقعہ ہے کیونکہ یہ ایسا شر تھا جو قریب بھی تھا اور عرب و عجم میں سے ہر ایک پر ظاہر بھی تھا۔ واللہ اعلم

3709۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوْشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُخَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَيْدِيهِمْ مَسْلُوحِهِمْ سَلَاحٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَنَبَسَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَسَلَاحٌ قَرِيبٌ مِنْ حَيْبَرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے وہ زمانہ قریب ہے کہ انہیں مدینہ طیبہ میں محصور کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کی سرحدوں میں سے نسبتاً زیادہ دور سلاح ہوگی۔ احمد بن صالح نے عنینہ سے اور انہوں نے یونس کے واسطے سے زہری سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: سلاح خیمہ کے قریب ایک جگہ ہے۔

3710۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ لَمْ يَزَلِ الْأَرْضُ إِلَّا رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ فَهَأَيْتَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ مَلِكٌ أُمَّتِي سَبَّحَ مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكُفْرَيْنَ الْأَخْبَرَ وَالْأَيْبُضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي بِأُمَّتِي أَنْ لَا يُفَيْدِكُمْ بِسَنَةِ بَعَاثَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْنَهُمْ وَإِنِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِنْ إِذَا قَضَيْتَ قَضَاءَ قِيَامَةِ لَا يُرَدُّ وَلَا أَهْلِكُكُمْ بِسَنَةِ بَعَاثَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْنَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أُمَّتِي قَطَارٌ هَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأُمَّتَةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَضِعَ السِّيفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تُقْرَمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالنُّسْرِيِّينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ تَكْلَاهُونَ كَلِمَةَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عَيْسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقُوا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرًا لِلَّهِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی یا فرمایا: بے شک میرے رب نے میرے لیے زمین لپیٹ دی اور میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور بے شک میری امت کی بادشاہی عنقریب اس تک پہنچ جائے گی جو کچھ میرے لیے لپیٹا گیا ہے اور وہ خزانے مجھے عطا کر دیئے گئے ہیں: (یعنی) سرخ (سونا) اور سفید (چاندی) اور میں نے اپنے رب کریم سے اپنی امت کے لیے یہ التجا کی ہے کہ وہ اسے عام قحط کے سبب ہلاک و برباد نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے اپنے سوا کسی غیر دشمن کو مسلط کرے کہ وہ ان کی جڑ کاٹ کر مکمل طور پر انہیں ہلاک کر دے۔ بلاشبہ میرے رب نے مجھے فرمایا ہے: اے محمد! ﷺ بلاشبہ جب میں کوئی فیصلہ فرمادیتا ہوں تو اسے رد نہیں کیا جاسکتا۔ میں انہیں عام قحط کے سبب ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی میں ان کے اپنے سوا کوئی غیر دشمن ان پر مسلط کروں گا کہ وہ انہیں مکمل طور پر ہلاک و برباد کر دے۔ اگرچہ دشمن ان پر ہر جانب سے اکٹھے ہو جائیں۔ (وہ کبھی ان پر

عکس حوالہ نمبر: 206

سنن ابی داؤد، جلد سوم

239

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

اکامیاب نہ ہو سکیں گے) یہاں تک کہ یہ آپس میں بعض بعض کو ہلاک کریں گے اور ان میں سے بعض بعض کو قیدی بنا لیں گے۔ البتہ مجھے اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے ائمہ کا خوف ہے (کہ وہ اپنی غلط دعوت کے سبب اسے صراطِ مستقیم سے ہٹکا دیں گے جیسا کہ فتنہ خلقِ قرآن، معتزلی نظریات اور انہی کی طرح کی دیگر تحریکیں۔ واللہ اعلم) اور جب میری امت میں تلوار چلا دی جائے گی تو پھر یومِ قیامت تک ان سے اٹھائی نہیں جائے گی (یعنی قتل و غارت گری ہمیشہ ہوتی رہے گی) اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل مشرکین سے جا ملیں گے اور یہاں تک کہ میری امت کے کچھ قبائل بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے اور عقرب میری امت میں تیس کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے ہر کوئی یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا۔ ابن عیسیٰ نے کہا: وہی گروہ (دلائل کے ساتھ) غالب رہے گا اور جس نے بھی ان سے اختلاف کیا وہ انہیں کوئی نقصان اور ضرر نہیں پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے (اور ہر ایک کی موت واقع ہو جائے) واللہ اعلم۔

3711 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ النَّظَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَقَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي ضَمُّمٌ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ يَعْينِي الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثٍ خِلَالِ أَنْ لَا يَذِيعَ عَوْنَكُمْ فَبَيْتِكُمْ فَتَهْمُكُمْ أَجِيبًا وَأَنْ لَا يَنْظُرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں تین خصلتوں سے امان عطا فرمائی ہے: یہ کہ تمہارا نبی تمہارے خلاف دعا کرے اور پھر تم تمام کے تمام ہلاک ہو جاؤ، (ایسا نہ ہوگا) یہ کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں اور یہ کہ تم گمراہی اور ضلالت پر جمع نہ ہو گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ان تینوں سے اس امت کو محفوظ رکھا ہے کہ نہ تو اہل باطل اہل حق پر غالب آسکتے ہیں اور نہ ہی یہ امت گمراہی پر اتفاق کر سکتی ہے)۔

3712 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ الْأَنْبَارِيِّ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَدْوُرُ رَحْمِي الْإِسْلَامَ لِخَنَسِ بْنِ مَلَكٍ أَوْ سَيْبِ بْنِ مَلَكٍ أَوْ ثَلَاثِينَ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَسَبِّحْ مَنْ هَلَكَ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ قُلْتُ أَمْثَلُ يَتَّقِي أَوْ مَثَلُ مَضَى قَالَ وَمَا مَضَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ مَنْ قَالَ خِرَاشٍ فَقَدْ أَخْطَأَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی چکی پتلیس یا چھتیس یا سستیس برس گھومتی رہے گی۔ پس اگر وہ ہلاک ہو گئے تو یہ راستہ انہی کا ہوگا جو پہلے لوگوں میں سے ہلاک ہو گئے اور اگر ان کا دین ان کے لیے قائم ہو گیا تو وہ ان کے لیے ستر برس تک قائم ہو جائے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کی: کیا یہ اس زمانے میں سے ہے جو باقی ہے یا اس میں سے جو گزر چکا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں سے جو گزر چکا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 207

صَحِيحُ مُسْتَدْرَاكٍ

للامام الحافظ ابن الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم بن قمر بن زهير بن كوشان التميمي
النيسابوري المتوفى سنة ٢٦١ هجرية المدفون بنصرأباد ظاهر نيسابور

مع شرحه المسمى

كَيْسَالُ الْكَيْسَالِ

للامام أبي عبد الله محمد بن خلفه الوشائي الأبق الاليجي المتوفى سنة ٨٢٧ أو سنة ٨٢٨ هجرية.

وشرحه المسمى

مَكْتَبُ الْكَيْسَالِ

للامام أبي عبد الله محمد بن محمد بن يوسف السنوسي المحسبي المتوفى سنة ٨٩٥ هـ
رحم الله الجميع وأسكنهم في جناتنا المحفل الرفيع

تنبیه: جملنا متن صحیح الامام مسلم بعد الصحیفہ و نیز لیا شرح السنوسی مفصلاً و نیز لیا جملنا کتاب الایمان
و نیز جملنا متن الصحیح بالواسع و شرح الواقی بعد الصحیفہ و نیز لیا شرح السنوسی.

تنبیه: موجود نسخة من شرح الامام الأبق في المكتبة القبرية المصرية المتزماً بمقابلة نسخة الواردة من المغرب
على تلك نسخة وان كانت نسخة المغربية أصح منها احتياطاً وطراً نبتة للباب.

الجزء السابع

دار الكتب العلمية

سكوت لبنان

عکس حوالہ نمبر: 207

(۲۵۸)

(ع) یعنی یہود والفرقہ العوج قال أبو حنیفة الدینوری الوسیجة اذا عظمت فمیں غرقہ قدر آیت فی بعض التعالیق ان الفرقہ ہوالدینی ولا یصح (ط) الفرقہ شجرہ معروفہ لشوکل معروفہ بیلاذ بیت المقدس وهناك یكون قتل الدجال والیہود (قولہ فی الآخر لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ) (ع) هذا الحدیث ظہر صدقہ فانہ لو عد من تنبأ من زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم انی الالبیح هذا العدو یعرف ذلک من بطالع التواریح ولولا الاطالة لغلنا ذلک قال محمد دعوی النبوة لظالمی بدخل فیہ ما یعتقد من کثیر ان یقول قد قیل لى اذ ان لى وكان الشیخ ینکر هذه المقالة کثیرا ویقول لا قبلها ولا من المرجانی الذی صححت ولا ینہ قال وقد اختلف بم یعرف النبی ان الذی یخطا بہ . کف فکیف یصح لہ برہان بان یبکلہم فیہ نعمیہ توہم ان الذی یقول ہ ذلک . ک

أحادیث ابن صیاد وهو الدجال

(ط) یقال ابن صیاد وابن صائد واسمہ صاف وکل ذلک فی الام قال الواقدی ونسبتہ فی بنی البجار وقیل ہومن الیہود وکانوا حلفاء لبنی البجار (ع) ولا شک انہ أحد الدجالہ الکذابین لدعواہ انہ رسول اللہ وانہ یأتیہ کاذبان وصادقان وانہ رأى عرشا فوق الماء والذی ینزل علیہ الاحادیث انہ لم یعین لہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ہوالدجال ولم یوح الیہ فی امرہ بشئ وانما اوحی الیہ بصفة الدجال من حیث ہو وكان بعض امارات ثلاث الصفات فیہ وفيہ ما خالف تلك الہمة ککون الدجال أعور ولم یکن ہو أعور وکون الدجال لا یولدہ وقد ولدہ وذلک ظہر منہ ما یوجب التعارض حسب ما بی کقولہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انشہد انی رسول اللہ وکنو لہ لابن عمر ما قال وانتفاخہ حتی ملأ السکة وقولہ وقد قیل لہ ایسرک ان تکون ذلک الرجل قال لوعرض علی ما کرہت وقولہ انی لاعرفہ واعرف مولدہ واعرف ابن ہو وصد رمتہ بعد ما لہ ہذہ علامات خیر فالہم وأطلع عن ہذہ المقالات وحجج وجاهد مع المسلمین وترجم الطبری وغیرہ علیہ فی تراجم الصحابة واختلف

(قولہ حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ) (م) هذا الحدیث ظہر صدقہ بانہ لو عد من تنبأ من زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم انی الالبیح هذا العدو (ب) دعوی النبوة لظالمی ومعنی حتی بدخل فیہ ما یعتقد من کثیر ان یقول قد قیل لى اذ ان لى وكان الشیخ ینکر هذه المقالة کثیرا ویقول لا قبلها ولا من المرجانی الذی ثبت ولا ینہ قال وقد اختلف بم یعرف النبی ان الذی یخطا بہ کف فکیف یصح لہ برہان بان یبکلہم فیہ نعمیہ توہم ان الذی یقول ہ ذلک . ک

باب ذکر ابن صیاد

(ط) یقال ابن صیاد وابن صائد ونسبتہ فی بنی البجار وقیل ہومن الیہود وکانوا حلفاء لبنی البجار (ع) ولا شک انہ أحد الدجالہ الکذابین لدعواہ انہ رسول اللہ وانہ یأتیہ کاذبان وصادقان وانہ رأى عرشا فوق الماء والذی ینزل علیہ الاحادیث انہ لم یعین لہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ ہوالدجال ولم یوح الیہ فی امرہ بشئ وانما اوحی الیہ بصفة الدجال من حیث ہو وكان بعض امارات ثلاث الصفات فیہ وفيہ ما خالف کذا ظہر منہ ما یوجب التعارض حسب ما بی کقولہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انشہد انی رسول اللہ وکنو لہ لابن عمر ما قال وانتفاخہ حتی ملأ السکة وصد رمتہ بعد ما لہ ہذہ علامات خیر فالہم وأطلع عن ہذہ المقالات وحجج وجاهد مع المسلمین وترجم الطبری وغیرہ

أخبرنا وقال أبو بكر بن أبي الاحوص ح ونا أبو بكر بن الجحدري ثنا أبو عوانة كلاهما عن سہالك عن جابر ابن سمرة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذا . بین زاذقی حدیث انی الاحوص قال قتلہ أنت سمعت هذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم وحدثنی ابن منی وابن بشار قالنا محمد بن حفص ننا شعبة عن سہالك هذا الاسناد مثله قال سہالك وسمعت أخی یقول قال جابر فاحذروہم وحدثنی زہیر بن حرب واسحق بن منصور قال اسعق أجبزنا وقال زہیر ثنا عبد الرحمن وهو ابن مہدی عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ



ترجمہ: اور آنحضرت کی یہ حدیث کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال خروج کریں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ یہ وہ حدیث ہے جس کی سچائی ظاہر ہو چکی ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے اب تک ہر ایک جھوٹے مدعی نبوت کو گنا جائے تو یہ عدد پورا ہو جاتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 208

تفسیر درمستور مترجم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمتین قرآن

ضیاء اللمتہ پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء اللمتہ آستانِ پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 208

تفسیر درمنثور جلد پنجم

578

الاجزاب

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی اور ابن مردودیہ رحمہم اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے قبل انبیاء کی مثال اس آدی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے خوبصورت بنائے مگر اس کے کونوں میں سے ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ لوگ اس کے ارد گرد چکر لگائیں۔ اسے دیکھ کر خوش ہوں اور کہیں یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ میں وہ اینٹ ہوں۔ میں خاتم النبیین ہوں۔ (1)

امام احمد اور امام ترمذی جہما اللہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں جبکہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انبیاء میں میری مثال اس آدی جیسی ہے جو گھر بنائے، اسے حسین و جمیل مکمل کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے، وہ اینٹ اس جگہ نہ رکھے۔ لوگ اس عمارت کے ارد گرد چکر لگانے لگیں اور اس سے خوش ہوں اور کہیں کاش! اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہوتی۔ میں انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ ہوں۔ (2)

امام ابن مردودیہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام احمد رحمہ اللہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میری امت میں ستائیس دجال و کذاب ہوں گے، ان میں سے چار غور تیں ہوں گی۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (3)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ابو خاتم النبیین یہ نہ کہو لا نبی بعدک۔ (4) امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے امام احمد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے پاس یہ کہا صَلَّی اللہُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدَکَ تُو حَضْرَتِ مَغِیْرَہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تُو نَبِیَّ بَعْدَکَ تُو خَاتِمَ الْاَنْبِیَاءِ کہہ دیا تو تیرے لیے یہ کافی ہے کیونکہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لانے والے ہیں۔ اگر وہ تشریف لائیں تو ایک اعتبار سے پہلے اور ایک اعتبار سے بعد میں ہوئے۔ (5)

امام ابن انباری رحمہ اللہ نے مصاحف میں حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے: میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو پڑھایا کرتا تھا کہ حضرت علی ثیر خدا رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔ آپ نے مجھے فرمایا ابئیں خاتم النبیین (تاہم کے فتح کے ساتھ) پڑھاؤ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ﴿٥٧﴾

”اے ایمان والو! یاد کرو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے“

1- مسند امام احمد، جلد 2، صفحہ 312، دار صادر بیروت 2- سنن ترمذی مع عارضۃ الاحوذی، جلد 13، صفحہ 89 (3613)، دار الکتب العلمیہ بیروت

3- مسند امام احمد، جلد 5، صفحہ 396، دار صادر بیروت

4- مصنف ابن ابی شیبہ، باب لانی بعد النبی ﷺ، جلد 5، صفحہ 336 (26653)، مکتبہ الزمان مدینہ منورہ

5- ایضاً، جلد 5، صفحہ 337 (26654)

عکس حوالہ نمبر: 209

مَنَاقِبُ الْأَبِي طَالِبٍ

تَأَلِيفُ

أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَهْرٍ أَشْوَهِ
السَّرُويِّ الْمَازِنْدَرَانِيِّ

تَحْقِيقُ وَفَرَسَةُ
د. يوسُفِ الْبِقَائِيِّ

الجزء الثالث



عکس حوالہ نمبر: 209

في مساواته مع النبي (ص)

۳۰۳

إمام الخلق كلهم . كان النبي أكرم العناصر ﴿الذي يراك حين تقوم وتقبلبك في الساجدين﴾ [الشعراء : ۲۱۹] ، وعليّ منه وهو الذي ﴿خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً﴾ [الفرقان : ۵۴] . وقال فيه : ﴿ومنهم الذين يؤذون النبي ويقولون هو أذن﴾ [التوبة : ۶۱] ، وقال لعليّ : ﴿وتعياها أذن واعية﴾ [الحاقة : ۱۲] . وقال النبي : «نصرت بالرعب»، وقال : «يا عليّ الرعب معك يقدمك أينما كنت» .

سهل بن عبد الله عن محمد بن سوار عن مالك بن دينار عن الحسن البصري عن أنس في حديث طويل سمعت رسول الله ﷺ يقول : «أنا خاتم الأنبياء ، وأنت يا عليّ خاتم الأولياء» . وقال أمير المؤمنين عليه السلام : (ختم محمد ألف نبي ، وإن ختمت ألف وصي وإني كلفت ما لم يكلفوا) .

ابن حماد

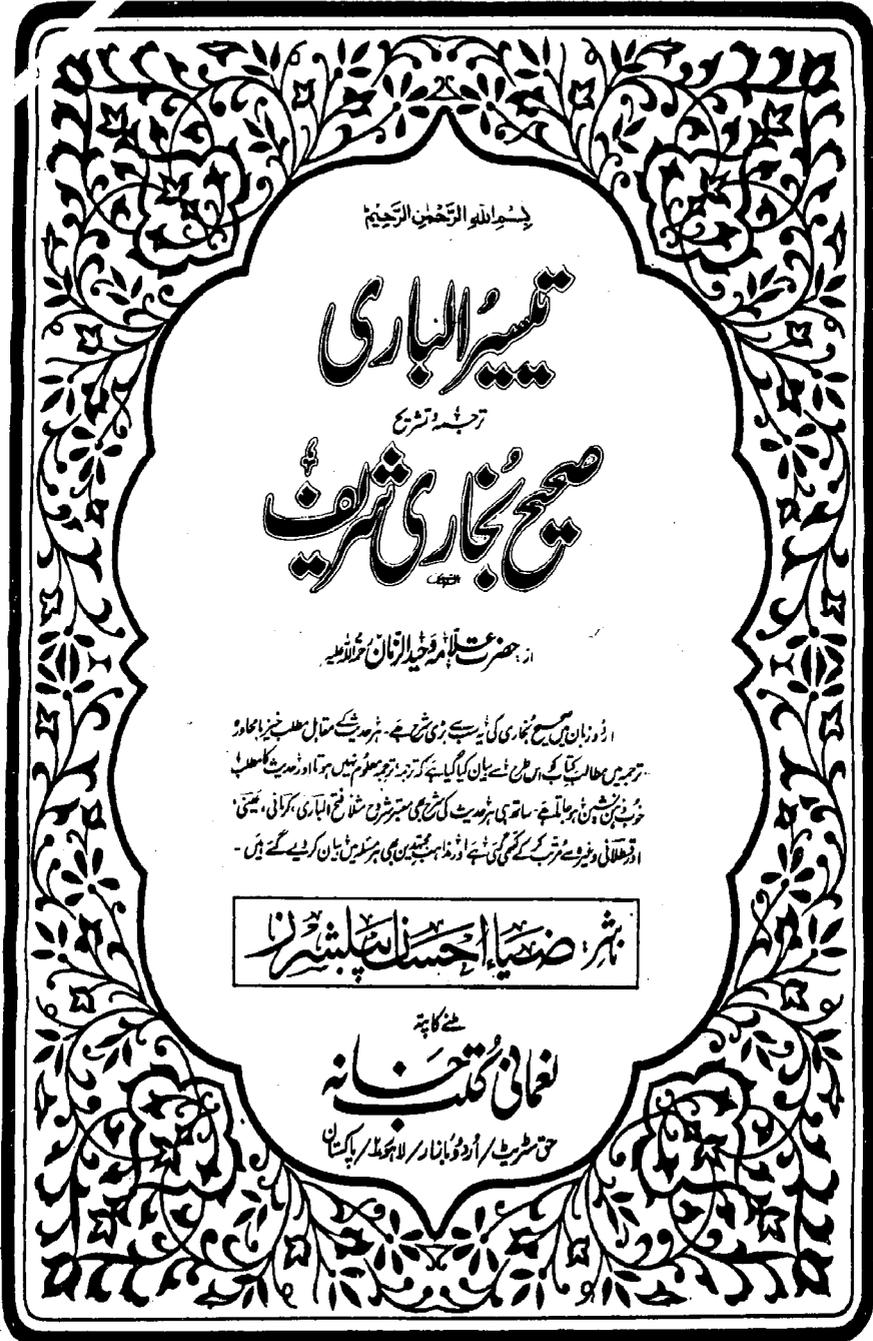
ختم الأنبياء هذا وهذا ختم الأوصياء في كل باب ابن عباس : سمعت النبي ﷺ يقول : «أعطاني الله خمساً ، وأعطى علياً خمساً ، أعطاني جوامع الكلم ، وأعطى علياً جوامع الكلام ، وجعلني نبياً ، وجعله وصياً ، وأعطاني الكوثر ، وأعطاه السلسيل ، وأعطاني الرحي ، وأعطاه الإلهام ، وأسرى بي إليه ؛ وفتح له أبواب السماوات والحجب» .

عبد الرحمن الأنصاري : قال رسول الله ﷺ : «أعطيت في عليّ تسعاً : ثلاثة في الدنيا ، وثلاثة في الآخرة ، واثنان أرجوهما له ؛ وواحدة أخافها عليه ؛ فاما الثلاثة التي في الدنيا فسائر عورتي ، والقائم بأمر أهلي ، ووصي فيهم ؛ واما الثلاثة التي في الآخرة فإني أعطيت يوم القيامة لسواء الحمد فأدفعه إلى عليّ بن أبي طالب فيحمله عني وأعتد عليه في مقام الشفاعة ويعيني على مفاتيح الجنة ، واما اللتان أرجوهما له فإنه لا يرجع من بعدي ضالاً ولا كافراً ، واما التي أخافها عليه فغدر قريش به من بعدي» .

الحركوشي في شرف النبي وأبو الحسن بن مهرويه القزويني واللفظ له : عن الرضا عليه السلام قال النبي ﷺ : «يا عليّ أعطيت ثلاثاً لم أعطها ، أعطيت صهراً مثلي ، وأعطيت مثل زوجتك فاطمة ، وأعطيت مثل ولدك الحسن والحسين» .

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علیؑ! خاتم الاولیاء ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 210



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تیسیر الباری

ترجمہ و تشریح

صحیح بخاری شریف

ابن جریر طبری

اوردوان مسیح نبوی کی اسیب زنی تھی ہے۔ ہر مذہب کے متاثر طلبہ نے یہ جاننا چاہا کہ
ترجمہ میں علامہ کی کتاب اس میں سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حضرت صاحب
ترجمہ میں بیان کیا ہے۔ ساتھ ہی ہر مذہب کی شرحی سیرتوں میں شائع فرمایا، کراچی، پاکستان
اور دہلی وغیرہ سے ترجمہ کے کئی کئی نسخے اوردیاہے جسے ہمیں ہی ہر سال میں بیان کر دیے گئے ہیں۔

بیتنا پبلشرز

لغمانی گلستانہ

حق شریف / اردو بازار / لاہور / پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 210

صبح بخاری

جلد ۳

۲۸۴

کتاب: بخاری

ثَابِتُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ رَوَى فِي سِيَرِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطْعَةَ جَبْرِ بَدِ
 حَتَّى رَقَّتْ عَلَى مَسِيمةَ فِي أَحْتَابٍ وَقَالَ
 لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا
 وَكَانَ تَعْدُ وَأَمَرَ اللَّهُ ذِيكَ وَلَسْتُ أَدْرِي
 لِيَعْرِفَنَّكَ اللَّهُ وَرَأَيْتُ لَا رَأْيَ لَكَ الَّذِي
 أُرِيْتُ فِيهِ مَا مَرَّ آيَاتٍ وَهَذَا ثَابِتٌ
 يُحِبُّكَ عَنِّي شَرُّ نَفَرَتَ عَنْهُ قَالَ
 ابْنُ عَجَّاسٍ فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
 أَمْرِي الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا مَرَّ آيَاتٍ
 فَأَخْبَرْتَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ بَيْنَا أَنَا وَنَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ
 سِكِّينَ مِنْ مَنِّ قَهْبٍ فَأَهْبَيْتُهُمَا مَا لَمَّا
 نَادَيْتَنِي إِلَى فِي الْمَنَامِ أَرَأَيْتَ الْقَهْبَ
 فَتَنَحَّيْتُمَا فَظَاهَرَا فَأَنَا وَرَأَيْتُمَا كَذَّابَيْنِ
 يَخْرُجَانِ بَعْدَ مَوْتِي أَحَدُهُمَا
 الْعَشِيُّ وَالْآخَرُ مَسِيمةَ

کو اسلام کی دعوت دینے کو) آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس
 تھے (انصار کے خطیب) اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔
 (کجور کی) آپ میلہ اور اُس کے ساتھیوں کے سامنے کھڑے ہوتے اُس
 نے کہا آپ بھ کو اپنا شرب کر لیجئے آپ نے فرمایا اگر تو مجھ سے
 یہ چھڑی مانگے تب بھی میں نہیں دینے کا اور اللہ نے جو تیری تہذیب
 میں لکھ دیا ہے تو اُس سے بچ نہیں سکتا اور اگر تو اسلام نہ لائے
 گا تو اللہ تجھ کو تباہ کر دے گا اور میں تو بھٹتا ہوں تو وہی
 شخص ہے جس کا حال اللہ تعالیٰ مجھ کو (خواب میں) دکھلا چکا
 ہے اے اور میری طرف سے یہ ثابت بن قیس تھے سے گٹھو کرے گا یہ
 فرما کر آپ لوٹ آئے ابن عباس نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے اس ارشاد کا مطلب دریافت کیا تو وہی شخص ہے
 جس کا حال خواب میں مجھ سے بیان کیا گیا تو ابو ہریرہ نے مجھ
 سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو
 رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں سونے کے دو گنگن
 ہیں تو مجھ کو فکر پیدا ہوئی (یہ عزتوں کا زیور میرے ہاتھ میں
 کیسا) پھر خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا اُن پر چھو ہم مارو میں نے
 چھو ہم ماری تو وہ دو گنگن اڑ گئے میں نے اُس کی یہ تعبیر سچی کہ
 میرے بعد دو چھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے ایک تو
 مسیلہ کذاب دوسرے اسود غسیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا تھا آپ کے ہاتھ میں دو گنگن ہیں آپ نے چھو ہم ماری تو وہ اڑ گئے ایک گنگن سے مسیلہ کذاب مراد
 تھا دوسرے گنگن سے اسود غسیل ۱۲ منہ اسود غسیل تو آنحضرت ہی کے زمانہ میں مارا گیا اور مسیلہ کذاب حضرت صدیق کی خلافت میں قتل ہوا۔ حجِ آج
 ہوتا ہے اور جھوٹ چند روز تک چلتا ہے پھر مٹ جاتا ہے دیکھو اسود اور مسیلہ کذاب تاجدار ہیں باقی نہ رہا اور حضرت محمد کے تاجدار تمامت تک
 قائم رہیں گے نوز بردان کی تھار پڑتی جاتی ہے اور بڑی نشانی اسلام کے سچے دین ہرے کی ہے کہ نضرانی حاکم وقت ہیں اور ان کے
 ہادی اور شہزی ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کر کے جا بجا قتل کر کے بڑی قتل سے چنداں انوں کو اپنے دام میں پھانس دیتے ہیں لیکن اسلام کا دین ہے
 حکومت اللہ ہے اور یہی ہے خرچے ہر ایک ملک میں پھیل رہا ہے ۱۲ منہ

عکس حوالہ نمبر: 211

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اول

ترجمہ: سید محمد امیر اہم (ایم تے) ندوی © ترتیب و تنویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔ اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مؤرخ علامہ محمد بن جریر الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلہ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مؤرخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفس اکردو بازار کراچی طبری

عکس حوالہ نمبر: 211

تاریخ طبری جلد دوم : حصہ اول ۳۶۸ ہجرت النبوی ﷺ + اسلام کی اشاعت اور جوئے نبوی کا دعویٰ نبوت

سند لکھ دی یہ آپ سے رخصت ہو کر اپنی قوم کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ نے فرمایا ”مزیہ مدینہ کے فلان بخارت بیچ گئے تو بھی وہ نہ بیچے۔ چنانچہ جب وہ نجد کے علاقے میں پہنچے وہاں کے ایک چشمہ آب فروہ نامی پر آئے ان کو بخار آیا اور اس سے وہ مر گئے ان کے مرنے کے بعد ان کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کے وہ فرمان جو آپ نے جاگیر کے لیے زید الخیر کو لکھ دیے تھے تلاش کر کے لے لیے اور ان کو آگ میں جلا دیا۔

مسئلہ کذاب کا خط:

اس سال مسیلہ نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ میں آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔ عبد اللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ مسیلہ بن حبیب الکذاب نے رسول اللہ ﷺ کو لکھا یہ خط مسیلہ رسول اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کو لکھا جاتا ہے۔ ”سلام علیک مجھے آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے۔ ہمارے لیے آدھی زمین اور قریش کے لیے آدھی مگر قریش حد سے بڑھنے والی قوم ہے۔“ دو شخص اس خط کو لے کر آپ کے پاس آئے۔ نعیم سے مروی ہے کہ خط کو پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں قاصدوں سے پوچھا تم کیا کہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہمارا بھی وہی خیال ہے جو مسیلہ نے لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر قاصدوں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔ پھر آپ نے مسیلہ کو اس کے خط کے جواب میں لکھا۔ ”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ خط محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مسیلہ الکذاب کے نام لکھا جاتا ہے۔ سلام ہو اس پر جس نے راہ راست کی اتباع کی۔ اما بعد! فَإِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَابِقَةُ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوا. (زمین اللہ کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے وہ چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے اور بے شک آخرت اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے) یہ آخرہ اجزائی کا واقعہ ہے۔

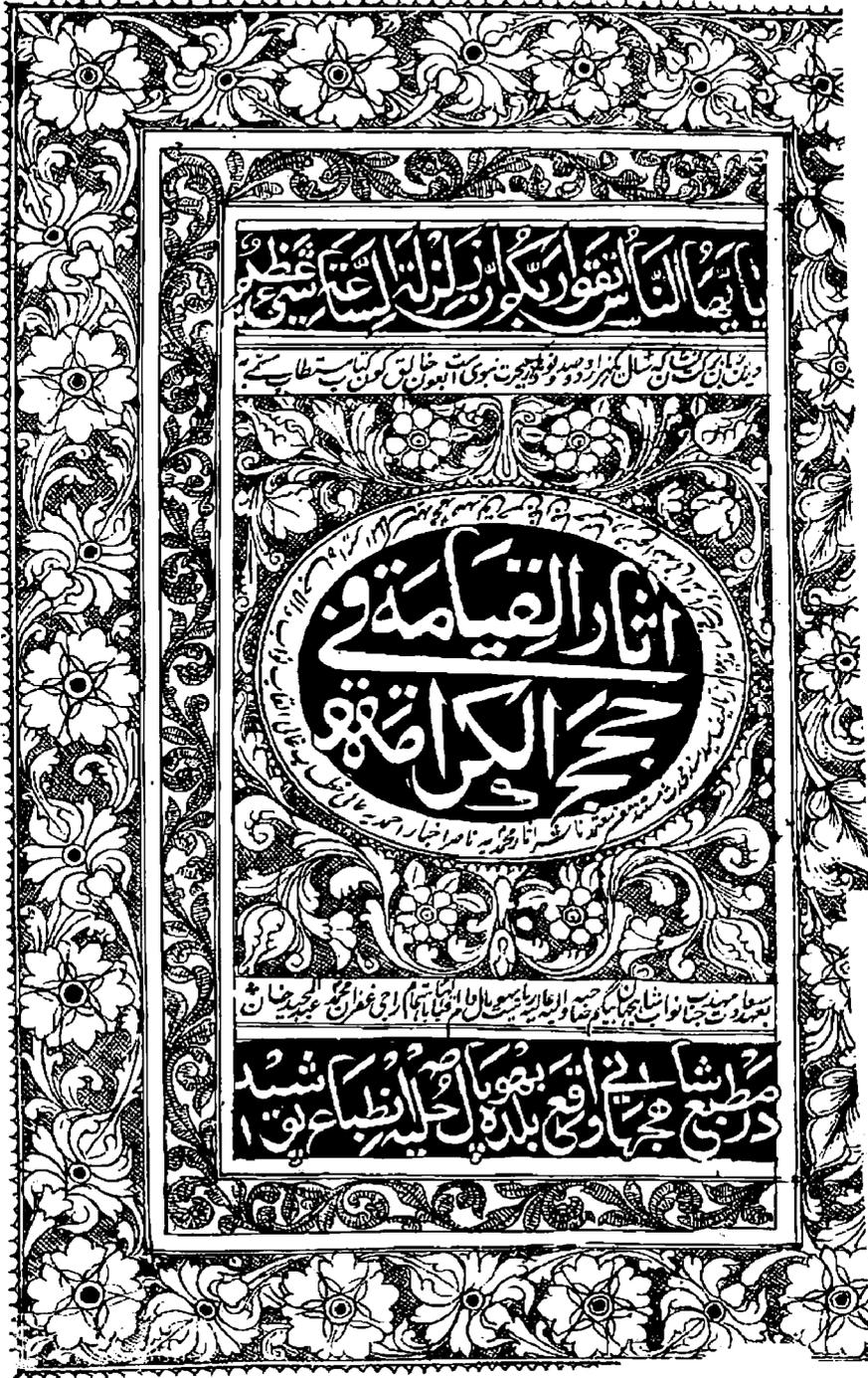
ابو جعفر کہتے ہیں کہ یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ مسیلہ الکذاب اور دوسرے مدعیان نبوت نے رسول اللہ ﷺ کی جنت الوداع سے واپسی اور مرض الموت میں علیہ ہونے کے بعد اپنی نبوت کا اعلان اور دعویٰ کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ ابو موسیٰ بہت سے مروی ہے کہ جنت الوداع کے بعد جب رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس آئے اور مسافروں کے ذریعہ تمام عرب میں آپ کی علالت کی خبر مشہور ہو گئی۔ اسود نے یمن میں اور مسیلہ نے یمامہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان دونوں کی اطلاع آپ کو مل گئی۔ آپ کے مرض سے افاقے کے بعد طلحہ نے بنو اسد کے علاقے میں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اس کے بعد آپ محرم میں پھر اس مرض میں بیمار پڑ گئے جس سے آپ کی وفات ہوئی۔

عالموں کا تقرر:

اس سال رسول اللہ ﷺ نے ان تمام علاقوں میں جہاں اسلام پھیل گیا تھا اپنے عامل صدقات مقرر کر کے بھیج دیے۔ عبد اللہ بن ابی بکر سے مروی ہے کہ تمام ان شہروں پر جو اسلام کے زیر نگیں آ گئے تھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے امیر اور عامل صدقات مقرر کیے۔ مہاجر بن ابی امیہ بن المغیرہ کو آپ نے صنعاء بھیجا۔ عسی نے جوہاں تھا مہاجر کے خلاف خروج کیا۔ آپ نے بنو بیاضہ کے زیاد بن لبید الانصاری کو حضر موت کے صدقات کا عامل مقرر کیا۔ عدی بن حاتم کو طے اور اسد کا عامل صدقات مقرر فرمایا مالک بن نویرہ کو بنو حنظلہ کا عامل صدقات مقرر فرمایا۔ بنو سعد کے صدقات کی وصولیابی انہی کے دو شخصوں کے تفویض کی۔ علاء بن الحضرمی کو آپ نے بحرین کا عامل مقرر کر کے بھیجا اور علی بن ابی طالب کو بحرین بھیجا تاکہ یہ وہاں کے صدقات اور جزیے کو وصول کریں۔

عکس حوالہ نمبر: 212



عکس حوالہ نمبر: 212

۲۳۴

چنانکہ بقاعی در اسلام نیرہ ذکر کردہ اہمیت کہ چون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از حجۃ الوداع برگشت مرین شد و عافیت یافت
 باز تریش شد عنقریب برض موت پیش عرض اول اخبار بیماری آنحضرت حاججا پرید این مرد کذاب بچکر دند از خود
 گویند و بعضی آور دند از شریک آنچہ آور دند و این خبر با آنحضرت ہم در حالت مرض رسید بعد از آنکہ لشکر اسلام را بعیت کردہ
 لیکن چون آمد آنحضرت سر مبارک خود را بجا مہ بستہ و فرمود من ہدیہم در ہر دو دست خود ہوت برکن از طلا و مکروہ
 دستم آفراد و ہدیہم بر آن ناپس پریدند و تاویل کردم آن ہر دو را بدو کذا کہ کسی بیانی آن ہر دو ہستہم صاحب بین و
 صاحب کلامہ است و نفسی ہر ہرچ مرند گوید و شہدہ یا سیدانست بان عجاب نامینم و او را در و شیطاں بود کہ کجا
 اسرار و مخبرش میکرد ندکی را از انہا سحیح و دیگرہ شافیق گفتہ میشد و وی زبانی شیرین داشت و میں برنا جینہا
 غالباً امر آنحضرت از بجا بگنجیدند و او را ذوالحجاء میگفتند زیرا کہ ہمیشہ برقع پوشش دستار بندی ماند و گفتہ اند
 ذوالحجاء بجای ہجرت زیر الکبری معلوم است چون او را گفتہ ہست کہ رجب ذوالحجاء کن سجدہ میکرد و چون او را میگفتند
 کہ نشین منی نشست اہل بھوان چون غروی شنیدند کسی را فرستادہ او را بہ بلاد خود طلبیدند و وی نزد شانی آمد
 و انہا پر وی و اختیار کردند و از اسلام برگردیدند و مترشدند بعدہ وی از انہا شش صد کس را ہجرہ نمودند و گرفتہ
 مسوی ہمسایہا شد و غالباً و در آبادی بال شکر فرو آمد کذا فی الاشارة در جذب القلوب لی دیار البجوب و قلیح
 سنا خودی عشر ذکر کردہ کہ درین سال روز و شنبہ ہست و ششم صفر سالہ من زید را با جیش عظیم باہل بانی کردہ
 وی زید بن عمارت در آنجا کشتہ شدہ بود بعثت فرمود روز چہار شنبہ در دسروپ مرا آنحضرت را گرفت روز چہار شنبہ کو
 چہست مبارک خود عقد کرد روز شنبہ ہم بریح الاول رون خواند و آمد روز یک شنبہ من شہداء گرفت و خبر ظہور
 و خروج سیدہ کذابہ اسو غنیہ لغتہ اللہ علیہا آوردند آنحضرت از وقت کشتہ شدن اسو بومی الہی خبر داد و آنچنان
 بود کہ در صفا می بین خروج کرد و شہد بن ما دام را کشتہ زن او کذب ہم غیر و زاین احت نچاشی بود و در صف خود در
 بود این خبر زید را کرد و قصر او را غلب کردہ در رون درآمد و او را بکشتہ و در وقت جان دادن او از وی بلند از وی
 برآمد مثل آواز گا و پاستانان کہ گرسرای وی بودند گفتند کہ این چہ آواز است زنی کہ در قتل وی ساعی بود و با
 گفت کہ حال خود با شہد کاین آواز می سنک پیغمبر شما نازل شدہ ست و این اسود ملعون نام او ہمدین کہ ہجرت
 ویرا ذوالحجاء بز گویند و وی کاہن بود و مردم عجاہب غراب مینم و اول خروج وی بعد از حجۃ الوداع بود و اما
 سیدہ کذابہ قاتل وی وحشی بود کہ حمزہ بن عبدالمطلب کشتہ بود و وی میگفت منم کشتہ بہترین مردم و
 و بدترین مردم و این سیدہ ملعون کہ اس بود در خوبی حنیفہ در حضرت رسالت پناہ صلح قدم آورده در رقیہ
 اسلام درآمدہ و چون ہجرت جمع نمودہ مرتد کشتہ و او عامی تشکیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ربنیہ کردہ و تحمیل خبر
 وزنا و اسقاط خریضہ نماز نمودہ جماعاً زائل حنیف و شاد و متابع او گشتند و وی ہجہای نامطبوع در معارضہ تہذیب
 ہجرت خرقاع نمودہ کہ معنی بقلای عالم باشد چنانچہ در معارضہ و العادیات گفتہ ست و از اعتراض زنا و اسقاط
 حصدا و الطاحنات طحا و آنجا ہزات خبر و التار دات ثردا دیگر با صفر ہنت نصفہ عن الی کہ تقیین لا اثار



ترجمہ: مسلمیہ ملعون بڑی عمر کا تھا۔ بنو حنیفہ کے وفد کے ساتھ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور بیعت کرنے کے بعد یمامہ واپس جا کر مرتد ہو گیا۔ اور رسول کریم کی نبوت میں شریک ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور شراب و زنا کو حلال اور فرض نماز کو معاف کر دیا۔ اور فاسقوں اور فساد یوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ شامل ہو گیا۔

عکس حوالہ نمبر: 213

تَاذِکْرَةٌ الموضوعات

للعالم العلامة والخبر الفہامة السيد التکلان
لأديب الفاضل اللیب محمد طاهر بن علی الہندی
الفتی المتوفی سنة ۹۸۶ ھ

وفي ذیلها

قانون الموضوعات والضعفاء

للعامة المذكور

﴿ أعید طبعه بالافتست ﴾

دَارُ

لرحیاء التراث العربی

بیروت - لبنان

عکس حوالہ نمبر: 213

۸۸

فضل اسمہ واسم الانبیاء

ظہرہ کا بری من قدامہ ویجمع بینہ و بین لا أعلم خلف جدارى بانہ مقید بحالۃ الصلاة وهو مشر بورودہ : قل الحقیر کان له عینان فی ظہرہ فیری من وراء ظہرہ لا وراء الجدار فلا منافاة والله أعلم : حدیث « ان سبابة النبی صلی اللہ علیہ وسلم كانت أطول من الوسطی » اشہر کثیرا وهو خطأ سئل شیخنا عن قول القرطبی فی طول مسبحة فلجاب بانہ غلط منه وانما کان ذلك فی أصابع رجلہ « ولدت فی زمن الملك العادل » لا أصل له ولا يجوز ان یسمى من یحکم بغير حکم اللہ عادلا وما یحکی عن ابن قدامة رفوعا « ولدت فی زمن الملك کسری » لا یصح لاقطاع سندہ فی الاکمال شرح مسلم « سیکون بعدی ثلاثون کلہم یدعی أنه نبي ولا نبي بعدی الا ماشاء اللہ » هذا الاستثناء ذکرہ الطبرانی وتاولہ وطمن فیہ المحققون قبلہ من محمد بن سعید الشامی المصلوب علی الزندقة وان صح تناول بعیسی علیہ السلام اذ الاجماع علی أنه خاتم الانبیاء وآیة الاحزاب نص فیہ : وما ذکر القاضی من تجویز الاحتمال فی الفاظہا ضعیف وما ذکر الغزالی فی الاقتصاد فلحالاد وتطرف خبیث فی عقیدة المسلمین فلخذر الخذر ابن بزه وليس کلام الغزالی مایوہمه وانما رماہ حسادہ ولقد حار علیہ ابن عطیة : وفی جامع الصحاح وروی محمد بن سعید الشامی المصلوب عن أنس رفعہ « أنا خاتم النبیین ولا نبي بعدی الا أن یشاء اللہ » فزاد الاستثناء لما کان یدعو الیہ من الاحقاد والزندقة : الصغانی « لا یجملونی کفقدح الراكب » موضوع

باب

فضل اسمہ واسم الانبیاء علیہم السلام وانہ سبب ذکورية الولد

الآلی « اذا سمیتہم الولد فعمومہ ووقروه ورجلوه ولا تذلوه ولا تحقروه ولا تجہوه تعظیما لمحمد » فیہ تمہم بالوضع قالت یؤیدہ حدیثان لا بأس بہما : ما اجتمع قوم فی مشورۃ فیہم محمد لم یدخلوه الا لم یبارک لهم فیہ « قال ابن عدی غیر محفوظ « ضع یدک علی بطنہا واسمہ محمدا فان اللہ یأتی بہ رجلا » لا یصح « ما من أهل

ترجمہ: میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے۔

34۔ خاتم النبیین۔۔۔ قصر نبوت کی آخری اینٹ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْبَجُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَا وَضِعَتْ هَذِهِ اللَّبْنَةُ قَالَ فَاِنَّا اللَّبْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ .

(نصر الباری جلد ہفتم صفحہ 588 ناشر مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی) ²¹⁴

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے گھر بنایا اور اسے خوب حسین و جمیل کیا سوائے ایک کونہ میں ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس گھر کے گرد چکر لگاتے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے۔ وہ کہتے یہ ایک (کونہ کی) اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا پس میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔
تشریح: یہ حدیث جس کی صحت پر امام بخاری و مسلم کو اتفاق ہے۔ ترمذی، نسائی میں بھی مختلف الفاظ کے ساتھ آئی ہے۔

مذکورہ بالا روایت اپنے مضمون کی آپ تشریح کر رہی ہے۔ رسول کریم ﷺ نے خاتم النبیین کے معنی سمجھانے کے لئے انسان کے تدریجی ذہنی ارتقاء اور اس کی ضرورت کے مطابق نزول شریعت کی مثال ایک عمارت سے دی جس کا آغاز حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ سے ہوا اور صحف ابراہیمؑ و موسیٰؑ کے بعد خاتم النبیین پر شریعت قرآنی کے نزول سے وہ مکمل ہوگئی یعنی تکمیل شریعت ہوئی۔ جیسا کہ حضرت علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

”اگرچہ ہر نبی کی شریعت اس کی اپنی نسبت (زمانہ و ضرورت) کے لحاظ سے کامل تھی مگر اس حدیث میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ شریعت محمدیؐ گزشتہ شرائع کی نسبت زیادہ کامل اور مکمل ہے۔“

(فتح الباری الجزء السادس صفحہ 683-684 دار السلام ریاض) ²¹⁵

پس اس حدیث کا مطلب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ نبوت و شریعت مکمل فرمایا۔ حدیث میں لفظ خاتم کے مجازی معنی آخری بھی لئے جائیں تو بھی التنبیین پر جو ”ال“، تخصیص کے لئے آیا ہے اس سے مراد شریعت والے نبی ہیں۔ پس خاتم التنبیین کے معنی ہوں گے وہ آخری صاحب شریعت نبی جن کے بعد نہ کوئی نئی شریعت یا نئی کتاب آئے گی نہ نئے احکام آئیں گے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ رسول اللہ کے محل کی آخری اینٹ ہونے کے حوالہ سے خاتم النبیین کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمت وحی حاصل کرنے کے لئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔“

(ریویو بر مباحثہ ثالوی و چکڑالوی صفحہ 6 روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 213 ایڈیشن 2008)

محل کی آخری اینٹ کے محاورہ کا ایک مطلب رسول اللہ کی بلند شان کا بیان ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”پس جس شخص کے دل کو خدائے تعالیٰ اپنی توفیق خاص سے اس طرف ہدایت دے گا کہ وہ الہام اور وحی پر ایمان لاوے اور ان پیش گوئیوں پر غور کرے کہ بائبل میں درج ہیں تو اسے ضرور ماننا پڑے گا کہ وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتقاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

(سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 246 بقیہ حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 214

لَضَرَمٍ مِنَ اللَّهِ وَفَعَّحَ قَرِيبٌ وَبَشَّرَ الْمُؤْمِنِينَ

نَضِيرُ الْبَارِي

شرح اردو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

مَضَرَّتِ الْعَلَامَةُ نَوْلَانَا مُحَمَّدٌ عَقِيمَانِ نَفِيحِ

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد شہید شیخ الاستاذ مَضَرَّتِ نَوْلَانَا سَيِّدِ حَسْبِي (قَدَمَدَانِي) رَضِيَ اللَّهُ

جلد: ہفتم | پارہ: ۱۱-۱۵ | باب: ۱۷۴۲-۲۱۶۸ | حدیث: ۲۶۰۲-۳۶۸۳

کتاب الجہاد، کتاب بدء الخلق،
کتاب الانبیاء علیہم السلام، کتاب المناقب

مکتبۃ الشیخ

۳/۲۲۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 214

۵۸۸

پتلا کتاب النایب / (۲۰۷۵) باب: نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان / حدیث: (۳۲۹۷)

ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے مکمل کیا اور بہت اچھا بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کاش یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا اچھا مکمل گھر ہوتا۔

(مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ ﷺ کی ذات سے مکمل ہوا۔ صلی اللہ علیہ وسلم)

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من معناه لان فی طریق من طرق الحدیث عند الاسماعیلی من روایة عثمان عن سلیم بن حیان فانا موضع اللبنة جنت فصحت الانبياء عليهم الصلوة والسلام.

تقریر موضوع | او الحدیث ہمارا ۵۰۱، واخرجه مسلم فی الفضائل.

۳۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مَقْلِي وَمَقْلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَقْلٍ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْجِعَ لُبَيْتِهِ مِنْ زَاوِيَةِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْوُرُونَ بِهِ وَيَعْبُحُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وَضَعْتَ هَذِهِ اللَّبِيَةَ قَالَ لَمَّا الْلَبِيَةَ وَأَنَا حَاتِمُ النَّبِيِّينَ. ﴿

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اسے خوب حسین و خوبصورت بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اس مکان کے ارد گرد گھومتے ہیں اور اس کی وجہ سے تعجب کرتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

مطابقتہ للترجمہ | مطابقتہ الحدیث للترجمۃ ظاهرة.

تقریر موضوع | او الحدیث ہمارا ۵۰۱، واخرجه مسلم فی فضائل النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

﴿بابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

نبی اکرم ﷺ کی وفات کا بیان

۳۲۹۷ ﴿ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِفَلَّةٍ. ﴿

ترجمہ | حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات تیسٹھ سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اور ابن شہاب نے کہا

عکس حوالہ نمبر: 215

فَتْحُ الْبَارِي

شرح

صَحِيحُ الْجَزَائِي

لِلْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ بْنِ حَجْرٍ الْعَسْقَلَانِيِّ

٧٧٣ - ٥٨٥٢

الْجُزْءُ السَّادِسُ

الأحاديد: ٢٧٨٢ - ٣٦٤٨

كتاب: الجهاد والسير - فرض الخمس - الجزية والمواذعة
بدء الخلق - الأنبياء - المناقب

طبعة جديدة منقحة ومقابلة على طبعة بولاق
والطبعة الأنصارية والطبعة السلفية التي عني بإخراجها
سماعة الشيعي عماد الدين بن عبد العزيز الدين بن باقر رحمه الله
وقام بإكمال التعليقات بتكليف وإشراف من سماحه
تلميذه علي بن محمد بن عبد العزيز الشيباني حفظه الله
ورق كتبها وأبولها وأحاديثها

للاستاذ محمد بن عبد العزيز الشيباني

دار السلام

الرياض

عکس حوالہ نمبر: 215

۶۸۳

کتاب المناقب / باب ۱۸ / ۳۵۳۴، ۳۵۳۵

۱۸۔ باب خاتم النبیین ﷺ

۳۵۳۴۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم بن حيان^(۱) حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ: «مثلي ومثل الأنبياء كرجل بني داراً فأكملها وأحسنها، إلا موضع لبنة، فجعل الناس يدخلونها ويتمعجون ويقولون: لولا موضع اللبنة».

۳۵۳۵۔ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا إسماعيل بن جعفر عن عبد الله بن دينار عن أبي صالح عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال: «إن مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بني بيتاً فأحسنه وأجملته، إلا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به ويتمعجون^(۲) له ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة؟ قال: فأنا اللبنة، وأنا خاتم النبیین».

قوله: (باب خاتم النبیین) أي أن المراد بالخاتم في أسمائه أنه خاتم النبیین، ولمح بما وقع في القرآن، وأشار إلى ما أخرجه في التاريخ من حديث العرابض بن سارية رفعه «إني عبد الله وخاتم النبیین وإن آدم لمنجدل في طينته» الحديث، وأخرجه أيضاً أحمد وصححه ابن حبان والحاكم فأورد فيه حديثي أبي هريرة وجابر ومعناهما واحد وسياق أبي هريرة أتم، ووقع في آخر حديث جابر عند الإسماعيلي من طريق عفان عن سليم بن حيان^(۳) «أنا موضع اللبنة جئت فختمت الأنبياء».

قوله: (مثلي ومثل الأنبياء كرجل بني داراً) قيل: المشبه به واحد والمشبه جماعة فكيف صح التشبيه؟ وجوابه أنه جعل الأنبياء كرجل واحد، لأنه لا يتم ما أراد من التشبيه إلا باعتبار الكل، وكذلك الدار لاتتم إلا باجتماع البنیان، ويحتمل أن يكون من التشبيه التمثيلي وهو أن يوجد وصف من أوصاف المشبه ويشبه بمثله من أحوال المشبه به، فكأنه شبه الأنبياء وما بعثوا به من إرشاد الناس ببيت أسست قواعده ورفع بنيانه وبقي منه موضع به يتم صلاح ذلك البيت، وزعم ابن العربي أن اللبنة المشار إليها كانت في أسس الدار المذكورة وأنها لولا وضعها لانقضت تلك الدار، قال: وبهذا يتم المراد من التشبيه المذكور انتهى. وهذا إن كان منقولاً فهو حسن وإلا فليس بلازم، نعم ظاهر السياق أن تكون اللبنة في مكان يظهر عدم الكمال في الدار بفقدتها وقد وقع في رواية همام عند مسلم «إلا موضع لبنة من زاوية من زواياها» فيظهر أن المراد أنها مكلمة محسنة وإلا لاستلزم أن يكون الأمر بدونها كان ناقصاً، وليس كذلك فإن شريعة كل نبي

(۱) ليس في نسخة «ق»: بن حيان.

(۲) في نسخة «ص»: ويتمعجون.

(۳) في نسخة «ص»: حيان.



ترجمہ: پس یقیناً ہر نبی کی شریعت اس کی اپنی نسبت (زمانہ و ضرورت کے لحاظ سے) کامل تھی۔

عکس حوالہ نمبر: 215

۶۸۴ _____ کتاب المناقب / باب ۱۹، ۲۰ / ۳۵۳۶-۳۵۳۹
بالنسبة إليه كاملة، فالمراد هنا النظر إلى الأكمل بالنسبة إلى الشريعة المحمدية مع ما مضى من الشرائع الكاملة.

قوله: (لولا موضع اللبنة) يفتح اللام وكسر الموحدة بعدها نون ويكسر اللام وسكون الموحدة أيضاً هي القطعة من الطين تعجن وتجبيل وتعد للبناء ويقال لها ما لم تحرق لبنة، فإذا أحرقت فهي آجرة. وقوله: «موضع اللبنة» بالرفع على أنه مبتدأ وخبره محذوف أي لولا موضع اللبنة يوهم النقص لكان بناء الدار كاملاً، ويحتمل أن تكون «لولا» تحضيضية وفعلها محذوف تقديره لولا أكمل موضع اللبنة. ووقع في رواية همام عند أحمد «ألا وضعت ههنا لبنة فيتم بنايناك». وفي الحديث ضرب الأمثال للتقريب للأفهام وفضل النبي ﷺ على سائر النبيين، وأن الله ختم به المرسلين، وأكمل به شرائع الدين.

۱۹۔ باب وفاة النبي ﷺ

۳۵۳۶۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث عن عُقَيْلٍ عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِينَ».
وقال ابن شهاب: وأخبرتني سعيد بن المسيب مثله. [الحديث ۳۵۳۶۔ طرفه في: ۴۴۶۶].

قوله: (باب وفاة النبي ﷺ) كذا وقعت هذه الترجمة عند أبي ذر وسقطت من رواية النسفي ولم يذكرها الإسماعيلي، وفي ثبوتها هنا نظر فإن محلها في آخر المغازي كما سيأتي، والذي يظهر أن المصنف قصد بإيراد حديث عائشة هنا بيان مقدار عمر النبي ﷺ فقط لا خصوص زمن وفاته وأورده في الأسماء إشارة إلى أن من جملة صفاته عند أهل الكتاب أن مدة عمره القدر الذي عاشه، وسيأتي نقل الخلاف في مقداره في آخر المغازي إن شاء الله تعالى.

قوله: (قال ابن شهاب: وأخبرني سعيد بن المسيب مثله) أي مثل ما أخبر عروة عن عائشة، وقول ابن شهاب موصول بالإسناد المذكور، وقد أخرجه الإسماعيلي من طريق موسى بن عقبة عن ابن شهاب بالإسنادين معاً مفرقاً وهو من مرسل سعيد بن المسيب، ويحتمل أن يكون سعيد أيضاً سمعه من عائشة رضي الله عنها.

۲۰۔ باب كُنْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ

۳۵۳۷۔ حدثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: سَمُّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي».

ترجمہ: مگر یہاں اس حدیث میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ شریعت محمدیہؐ گزشتہ کامل شرائع کی نسبت زیادہ کامل تر اور اکمل ہے۔

35- فیضان ”ختم نبوت“

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ ثَنَا الْحَكْمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمِ بْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّ
لَهُ مَوْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعْتَقَتْ
أَخْوَالُهُ الْقَبْطُ وَمَا اسْتَرْقَى قَبْطِيٌّ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد اول صفحہ 511 مترجم مولانا محمد قاسم امین مکتبہ العلم لاہور) ²¹⁶

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ فوت ہوئے تو رسول اللہ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور فرمایا جنت میں اس کو ایک دودھ پلانے والی ہوگی اور اگر یہ (ابراہیم) زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے ننھیال جو مصر کے قبطنی ہیں آزاد کر دیے جاتے اور کوئی بھی قبطنی غلام نہ رہتا (یعنی وہ کفر کی غلامی سے رہائی پاتے۔)
تشریح: ابن ماجہ کے علاوہ یہ روایت مسند احمد بن حنبل میں ایک اور سند سے حضرت انسؓ بن مالک سے بھی مروی ہے اور اس کے سب راوی عبد الرحمان بن مہدی، سفیان بن سعید اور اسماعیل بن عبد الرحمن السدی ثقہ ہیں۔

(تقریب التہذیب جلد اول صفحہ 540، 333 مترجم مولانا محمد نیاز احمد مکتبہ رحمانیہ لاہور۔)

میزان الاعتدال جلد اول صفحہ 321 مترجم مولانا ابوسعید مکتبہ رحمانیہ لاہور) ²¹⁷

سورۃ احزاب کی (41) آیت خاتم النبیین 5 ہجری میں نازل ہوئی۔ صاحبزادہ ابراہیم اس کے بعد 8 ہجری میں پیدا ہوئے۔ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آیت خاتم النبیین سے یہ معنی سمجھے ہوتے کہ آئندہ امت میں ہر قسم کی نبوت ختم ہو چکی ہے تو اپنے بیٹے ابراہیم کے بارہ میں آپؐ یہ فرماتے کہ بے شک اس میں نبوت کی استعدادیں تو موجود ہیں لیکن چونکہ آیت خاتم النبیین نازل ہو

چکی ہے اس لئے اگر یہ زندہ بھی رہتا تو نبی نہ ہوتا۔ مگر رسول کریم ﷺ تو اس کے برعکس یہ فرما رہے ہیں کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے تو یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ نے حضرت صاحبزادہ ابراہیم کی تدفین کے موقع پر ان کی نبوت کی دماغی و روحانی صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: کہ خدا کی قسم وہ نبی ہے اور نبی کا بیٹا ہے۔

(فتاویٰ حدیثیہ اردو صفحہ 499 مترجم مفتی فرید مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور) ²¹⁸

پس خاتم النبیین کے وہی معنی تسلیم کرنے پڑیں گے جو مشہور حنفی عالم ملا علی قاری نے بیان فرمائے ہیں کہ ابراہیم زندہ رہتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور امتی نبی ہوتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آیت خاتم النبیین کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

(اسرار المرفوعة فی اخبار الموضوعة صفحہ 285 المکتب الاسلامی) ²¹⁹

یہی بات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دیوبند نے لکھی ہے کہ:

”اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

(تحذیر الناس صفحہ 85 مکتبہ حفیظیہ گوجرانوالہ) ²²⁰

اسی طرح علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:

”علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا وہ تبع شریعت محمدیہ ہوگا۔“

(دافع الوسوس فی اثر ابن عباس صفحہ 3- مطبع یوسفی واقع فرنگی محل لکھنؤ)

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”میں اُس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اُس پر ختم ہیں اور اُس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اُس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اُس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اُس کا ظل ہے۔“

(تجلیات الہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 412)

عکس حوالہ نمبر: 216

سنن ابن ماجہ شریف

جلد اول

تالیف

حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محقق اسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

عکس حوالہ نمبر: 216

حسن ابن ماجہ (جلد اول)

۵۱۱

کتاب الجنائز

(یعنی اس کے زندہ ہونے کا علم ہو جائے) تو اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی اور وراثت بھی جاری ہوگی۔

۱۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کی نماز جنازہ پڑھا کر دیکو تکہ وہ تمہارے لئے پیش خیمہ ہیں۔

وہاں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کی وفات اور نماز جنازہ کا ذکر

۱۵۱۰: حضرت اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کی زیارت کی؟ کہنے لگے: کم سنی میں اس کا انتقال ہو گیا اور اگر محمدؐ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے (اور بڑے ہو کر نبی بنتے) لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۵۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا: جنت میں اس کو دودھ پلانے والی بھی ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق نبی ہوتا اور اگر یہ زندہ رہتا تو اس کے تمغیال کے لوگ قبلی آزاد ہو جاتے پھر کوئی قبلی غلام نہ بنتا۔

۱۵۱۲: حضرت حسین بن علیؑ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ کے صاحبزادے ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو حدیث نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قاسم کی چھاتی کا دودھ زائد ہو گیا کاش اللہ تعالیٰ اس کو رضاعت پوری ہونے تک زندگی عطا فرماتے۔ رسول اللہ نے فرمایا: اس کی رضاعت جنت میں پوری ہوگی۔ عرض کرنے لگیں:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ صَلَّى عَلَيْهِ وَ وُرث.

۱۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْبَغَيْرِيُّ ابْنُ غَبِيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ اطْفَالِكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنَ الْفِرَاطِكُمْ.

۲: بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ ذِكْرُ وَفَاتِهِ

۱۵۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رَأَيْتَ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَ وَ هُوَ صَغِيرٌ وَ لَوْ قَضَى أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا لَعَاشَ إِنَّهُ لَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَعْدُوْسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَيْبَةَ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُمَانَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُمَيْدَةَ عَنْ مَقْسَمِ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ إِنَّ لَهُ مَرْجِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدْقًا نَبِيًّا وَ لَوْ عَاشَ لَمَنْعَتْ اَخْوَالَهُ الْقَيْطُ وَ مَا اسْتُرْفِيَ قَيْطِي.

۱۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي الْوَلَيْدِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى الْقَاسِمُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَدِيْجَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُرْتُ لَيْسَةَ الْقَاسِمِ فَلَوْ كَانَ اللَّهُ أَبْقَاهُ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ رِضَاعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اِتِّمَامَ رِضَاعِهِ فِي

عکس حوالہ نمبر: 217

تقریب التہذیب اردو

جلداول

مرتبہ

علامہ ابن حجر عسقلانی، المنوفی ۸۵۲ھ

مترجم

مولانا نسیب از احمد دستگیر کاظم



مکتبہ رحمانیہ (رضوی)

پتہ: منسٹر عظمیٰ سٹریٹ، انڈیا گارڈ، لاہور
فون: 37355743-37224228-042

عکس حوالہ نمبر: 217

540

تقریب العزیز

کلام کیا گیا ہے ۹۰ھ سے کچھ سال بعد فوت ہوا۔

۴۰۱۲۔ س۔ عبدالرحمن بن مغیث:

چھٹے طبقہ کا "مجبول" راوی ہے۔

۴۰۱۵۔ خ۔ د۔ عبدالرحمن بن مغیرہ بن عبدالرحمن ابن عبداللہ بن خالد بن حکیم بن حزام اسدی حزامی، مدنی،

ابوقاسم:

دسویں طبقہ کا "صدوق" راوی ہے۔

۴۰۱۶۔ د۔ عبدالرحمن بن مقاتل ثنثری، ابوسہل، تعنی کا ماموں:

دسویں طبقہ کا "صدوق" راوی ہے۔

۴۰۱۷۔ ع۔ عبدالرحمن بن یحییٰ بن یحییٰ، ابوعثمان نہدی:

اپنی کنیت سے مشہور ہے دوسرے طبقہ کے کبار حضرات میں سے "فقہ پختہ کار عابد حضرت" راوی ہے، ۹۵ھ کو فوت ہوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے بعد ہوا، ۱۳۰ برس تک زندہ رہا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے بھی زیادہ عرصہ زندہ رہا۔

☆ عبدالرحمن بن ابوملیکہ:

یہ ابن ابوبکر ہے گزر چکا۔ (= ۳۸۱۳)

☆ عبدالرحمن بن منہال:

ابن سلمہ کے ترجمہ میں گزر چکا۔ (= ۳۸۸۴)

۴۰۱۸۔ ع۔ عبدالرحمن بن مہدی بن حسان عمیری "ولاء کی وجہ سے ہے" ابوسعید لصری:

نویں طبقہ کا "فقہ پختہ کار حافظ رجال اور حدیث کا علم رکھنے والا" راوی ہے، ابن مدینی کا کہنا ہے کہ میں نے اس

سے بڑا کوئی عالم نہیں دیکھا، ۳۷ برس ۹۸ھ کو فوت ہوا۔

۴۰۱۹۔ م۔ س۔ عبدالرحمن بن مہران مدنی، ابومحمدازد کا غلام:

تیسرے طبقہ کا "مقبول" راوی ہے۔

✓

عکس حوالہ نمبر: 217

333

تقریب البہذیب

۲۴۴۳۔ تمیمز۔ سفیان بن زیاد یغدادی رصانی، مخزی:

خطیب نے اس کی توثیق کی ہے دسویں طبقہ سے ہے۔

۲۴۴۴۔ خ، ۴۔ سفیان بن زیاد، ابن دینار بھی کہا جاتا ہے، معصری، ابوالورقاء احمری یا اسدی، کوئی:

چھٹے طبقہ کا ”ثقة“ راوی ہے۔

۲۴۴۵۔ ع۔ سفیان بن سعید بن مسروق ثوری، ابو عبد اللہ کوئی:

ساتویں طبقہ کا ”ثقة حافظ فقیہ عابد امام حجہ“ راوی ہے اور کبھی کبھار تہ لیس کرتا تھا، عمر ۶۳ برس الیٰہ میں فوت ہوا۔

۲۴۴۶۔ م، ت، ہ، س، ق۔ سفیان بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارث ثقفی، طاہمی:

صحابی (رضی اللہ عنہ) ہیں اور حضرت عمر کی طرف سے طائف پر عامل مقرر تھے۔

۲۴۴۷۔ س، ق۔ سفیان بن عبد الرحمن یا ابن عبد اللہ (ق) بن عاصم بن سفیان بن عبد اللہ ثقفی، مکی:

چھٹے طبقہ کا ”مقبول“ راوی ہے۔

۲۴۴۸۔ م، د، ت۔ سفیان بن عبد الملک مروزی:

ابن مبارک (رحمہ اللہ) کے کبار اصحاب میں سے ہے، ثقة ہے دسویں طبقہ کے قدماء سے ہے ۲۰۰ھ سے پہلے فوت

ہوا۔

۲۴۴۹۔ م، ۴۔ سفیان بن عقبہ سوئی، کوئی، قبیسہ کا بھائی:

نوویں طبقہ کا ”صدوق“ راوی ہے۔

۲۴۵۰۔ د، ق۔ سفیان بن ابو عوجاء سلمی، ابولیلیٰ حجازی:

تیسرے طبقہ کا: ”ضعیف“ راوی ہے۔

۲۴۵۱۔ ع۔ سفیان بن عیینہ بن ابوعمران میمون ہلالی، ابو محمد کوئی ثم الکلی:

آٹھویں طبقہ کا ”ثقة حافظ فقیہ امام حجہ“ راوی ہے تاہم آخر عمر میں اس کا حافظہ بدل گیا تھا اور کبھی کبھار ثقة راویوں سے تہ لیس کرتا تھا، عمرو بن دینار کی احادیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل اعتماد تھا، عمر ۹۱ برس رجب کے مہینے میں

عکس حوالہ نمبر: 217

میزان الاعتدال (أردو) جلد اول ۳۲۱

۹۰۴-۱-اسماعیل بن عبد اللہ بن خالد

ان سے اسماعیل ابن ابی اویس نے روایات نقل کی ہیں۔

ابن حاتم کہتے ہیں: یہ ”مجبول“ ہے۔

۹۰۵-۱-اسماعیل بن عبد اللہ بن خالد قرشی (ق) العبدی الرقی

یہ دمشق کے قاضی تھے۔

یہ بدکامی کے ساتھ صدوق ہیں۔ ان کے حوالے سے امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے روایت نقل کی ہے۔

۹۰۶-۱-اسماعیل بن عبد اللہ بن زرارۃ الرقی

انہوں نے حماد بن زید اور اس کے طبقے کے افراد سے اور ان سے امام احمد کے صاحبزادے اور ابن ابی دینانے روایات نقل کی

ہیں۔

ابن حبان رحمہ اللہ نے انہیں ”ثقة“ قرار دیا ہے۔

ابو الفتح ازدی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ”مفکر الحدیث“ ہے۔

۹۰۷-۱-اسماعیل بن عبد اللہ، ابو یحییٰ تمیمی

انہوں نے سہیل بن ابی صالح سے روایات نقل کی ہیں۔

امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ راوی ”متروک الحدیث“ ہے۔ ابو حاتم نے اس کے اور اسماعیل بن یحییٰ تمیمی کے درمیان فرق کیا

ہے۔

۹۰۸-۱-اسماعیل بن عبد الرحمن (م، عمو) بن ابی کریمۃ السدی کوفی

انہوں نے انس، عبد اللہ ابھی اور ایک جماعت سے اور ان سے ثوری، ابوبکر بن عیاش اور ایک مخلوق نے روایات نقل کی ہیں۔

وہ کہتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

یحییٰ قطان کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ”ثقة“ ہیں۔

یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں ضعف پایا جاتا ہے۔

امام ابو حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایت سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک ”صدوق“ ہیں۔

شریک نے سلم بن عبد الرحمن کا یہ قول نقل کیا ہے۔ ایک مرتبہ ابراہیم نخعی، سدیی نامی مفسر کے پاس سے گزرے وہ لوگوں کو قرآن کی



عکس حوالہ نمبر: 218

دینی معلوما پر مبنی عوام و خواص کے لئے
ایک بہترین کتاب

فتاویٰ حدیثیہ

تصنیف

شیخ الاسلام احمد بن محمد بن علی بن حجر ایبیتی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ
متوفی ۸۰۳ھ

ترجمہ

مفتی شیخ فرید اللہ
ذہبی دار کتب لغات، مولانا آزاد کتب خانہ

داتا دربار مارکیٹ، لاہور
042-37247301
0300-8842540

مکتبہ اعلیٰ حضرت



عکس حوالہ نمبر: 218

کتاوی حدیثینہ 499 مکتبہ اعلیٰ حضرت

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ ماجدہ حضرت ماریہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا تو وہ آئیں اور انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جنازہ کو لے کر باہر تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ لوگ بھی نکل آئے اور آپ نے ان کی تدفین فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس انکی قبر میں داخل کیا اور فرمایا:

أَمَّا وَاللَّهِ أَنَّهُ نَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ. (اللہ کی قسم وہ نبی بن نبی ہیں۔) اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور مسلمان آپ کے گرد رونے لگے حتیٰ کہ آواز بلند ہوگئی پھر آپ نے فرمایا:

تُذَمِّعُ الْعَيْنُ وَيَحْزُنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ مَا يَغْضِبُ الرَّبَّ وَإِنَّا عَلَيْكَ يَا إِبْرَاهِيمَ الْمَحْزُونِ.

آکھ آنسو بہا رہی اور دل مغموم ہے اور ہم وہ بات نہیں کرتے کہ رب ناراض ہو جائے بے شک اے ابراہیم میں تجھ پر غم زدہ ہوں۔

اور امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ ماہ کی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور ابن حزم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ زرکشی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جن علماء نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نماز جنازہ کے ترک کو تسلیم کیا ہے انہوں نے ترک جنازہ کی مختلف علیین بیان کیں ہیں جن میں چند یہ ہیں۔

(فتاویٰ السبکی، التظیم والریۃ فی قولہ تعالیٰ الخ، ج: 1 ص: 38، مطبوعہ: دارالعارف، بیروت، لبنان)

1..... حضرت ابراہیم اپنے والد ماجد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کے سبب نماز جنازہ سے بے نیاز تھے جیسا کہ شہید شہادت کی وجہ سے نماز جنازہ سے بے نیاز ہوتا ہے (چنانچہ شوافع کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی خفیوں کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔) (مترجم)

2..... ایک نبی دوسرے نبی پر نماز جنازہ نہیں پڑھا کرتا۔ اور حدیث میں ہے کہ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ (علامہ زرکشی رحمہ اللہ کی عبارت ختم ہوئی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے چھوٹی عمر کے باوجود اثبات نبوت میں کوئی بعید نہیں کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ہیں جنہوں نے اپنی ولادت کے دن فرمایا تھا:

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا. (سورۃ مریم، آیت: 30)

ترجمہ: میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔

اور حضرت یحییٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہیں کہ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

عکس حوالہ نمبر: 219

الْأَسْرَارُ الْمُرْفُوعَاتُ

فِي

الْأَخْبَارِ الْمَوْضُوعَاتِ

المعروف بالموضوعات الكبرى

للعلامة نور الدين علي بن محمد بن سلطان

المشهور بالملك علي القاري

حقيقه وعلق عليه وشرحه

محمد بن لطف الصباغ

الطبعة الثانية

مع زيادة في التحقيق والتعليق

المكتب الاسلامي

عکس حوالہ نمبر: 219

وأما قول ابن حجر المكي (١): وتأويله أن القضية الشَّرطِيَّة لا تَسْتَلْزِمُ وقوعَ المقَدِّم وأن إنكار النووي كابن عبد البر لذلك فلعدم ظهور هذا التأويل، وهو ظاهر، فبعيدٌ جداً أن لا يفهم الإمامان الجليلان مثل هذه المقدمة، وإنما الكلام على فرض وقوع المقدم فافهم، والله سبحانه أعلم.

ثم يقرب من هذا الحديث في المعنى حديث: «لو كان بعدي نبي لكان عُمر بن الخطاب» (٢). وقد رواه أحمد والحاكم عن عقبه بن عامر به مرفوعاً.

قلت: ومع هذا لو عاش إبراهيم وصار نبياً، وكذا لو صار عُمر نبياً لكانا من أتباعه عليه الصلاة والسلام كعيسى والخضر وإلياس عليهم السلام، فلا يُناقضُ قوله (٣) تعالى ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ إذ المعنى: أنه لا يأتي نبي بعده يُنسخُ مِلَّتَهُ ولم يكن من أمته (٤). ويُقويه حديث: «لو كان موسى حياً لما وسعهُ إلا أتباعي» (٥).

٣٨٠ - حديث: «لَوْ عَلِمَ اللهُ فِي الْخَصِيَانِ خَيْرًا لَأَخْرَجَ مِنْ أَصْلَابِهِمْ ذُرِّيَّةً

(١) هذا غلط. والصواب: العسقلاني لأن هذا القول هو الذي جاء في «الإصابة» للعسقلاني ١٠٥/١. وابن حجر المكي هو أحمد بن محمد المتوفى ٩٧٤ وبينا ابن حجر العسقلاني هو أحمد ابن علي المتوفى ٨٥٢.

(٢) قال الألباني في «صحيح الجامع» رقم ٥١٦٠: حسن. وذكر السيوطي أن أحمد والترمذي والحاكم أخرجه عن عقبه بن عامر وأن الطبراني أخرجه عن عصمة بن مالك.

(٣) أي فلا يناقض ذلك قوله تعالى

(٤) في تفسير المؤلف للآية نظر، وإنه في رأيي خطير، لأن فيه فتحاً لباب يمكن أن تستغله بعض الحركات المنحرفة المشبوهة كالقاديانية، التي تقول: إن إمامها لم ينسخ ملة النبي ﷺ وتدعي أنه من أمته، وهي فئة أجمع علماء عصرنا الثقات على تكفيرها.

ولست أرى ضرورة للجمع بين تصور كون عمر أو إبراهيم نبياً وبين الآية الكريمة ﴿وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ لا سيما وأن الحديث لم يصح كما تقدم، والأقرب - على فرض صحته - أن يقال: إن المقصود من مثل هذه الأحاديث بيان رفعة شأن عمر أو إبراهيم، لأن النبوة منزلة عالية لو لم يسبق في مشيئته سبحانه أن لا يكون نبي بعد محمد ﷺ لكانا، والله أعلم.

(٥) رواه الإمام أحمد بإسناد حسن.



ترجمہ: میں کہتا ہوں اگر ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ اسی طرح اگر عمرؓ نبی ہوتے تو رسول اللہ کے پیروکار ہوتے عیسیٰ، نصر اور الیاس کی طرح۔ پس آپ کا یہ قول آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد ایسا کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپ کی شریعت منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا۔

عکس حوالہ نمبر: 220

تَحَدُّثُ النَّبِيِّ

مِنْ اِنْكَارِ اَثَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

تأليف

حجۃ الاسلام تاقم العلوم ابو خیر ایت حضرت مولانا محمد تاقم نانوتوی

بانی دارالعلوم دیوبند (م ۱۲۹۷ھ)

مقدمہ

علامہ ڈاکٹر خالد محمود ڈاکٹر اسلامک اکیڈمی پشاور

حاشیہ

مولانا حافظ عزیز الرحمن ایم اے؛ ایل ایل بی

توضیح بعض عبارات

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دہشت کاہنم

○

مکتبہ حقیظیہ

— مکتبہ مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ —

پوسٹ بکس ۳۳۱

عکس حوالہ نمبر: 220

۸۵

تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مخذوم پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی کو پورا کیا جائے۔

بالجملہ نبوت اثر مذکورہ ثابت خاتمیت ہے، معارض و مخالف خاتم النبیین نہیں جو یوں کہا جائے کہ یہ اثر شاذ بمعنی مخالف روایت ثقات ہے اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ حسب مزعم مخالفان اثر اس اثر میں کوئی علت غامضہ بھی نہیں جو اسی راہ سے انکار صحت کیجئے کیونکہ اول نزاع بہت ہی کا اس اثر کی نسبت صحیح کہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی علت غامضہ خفیہ قادرہ فی الصحتہ نہیں۔ دوسرے رشتہ و ذنوب تو یہی تھا کہ مخالف جملہ خاتم النبیین ہے اور علت حتی تب یہی تھی، اگر اور کوئی ایہ یا حدیث ایسی ہوتی جس سے سات سے کم زیادہ زمینوں کا ہونا یا انبیاء کا کم بیش ہونا یا نہ ہونا ثابت ہوتا، تو کہہ سکتے تھے کہ وجہ شذوذ یہ ہے۔ مگر آج تک نہ کسی نے ایسی آیت و حدیث سنی نہ دعویٰ نے پیش کی۔ علیٰ ذہا القیاس مضمون علت قادرہ کو خیال فرمائیے آج تک سوائے مخالفت مضمون مذکور کسی نے کوئی وجہ قادرہ فی الائنہ المذکورہ پیش نہیں کی اور فقط احتمال ہے دلیل اس باب میں کافی نہیں ورنہ بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی اس حساب سے شاذ و محتل ہو جائیں گی۔ اور نیز یہ بھی واضح ہو گیا ہوگا کہ یہ تاویل کہ یہ اثر اسرئلیات سے ماخوذ ہے یا انبیاء الارضی ماتحت سے مبلغان احکام مراد ہیں، اگرگز قابل التفات نہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ باعث ناویل است مذکورہ فقط یہی مخالفت خاتمیت تھی۔ جب مخالفت ہی نہیں تو ایسی تاویلیں کیوں کیجئے جن کے لول معنی مطابقتی سے کچھ علاقہ ہی نہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ بڑوں کی تاویل دلیل کے ساتھ بڑوں کی رائے سے اختلاف جائز ہے | کو نہ ماننے تو ان کی تخییر نعوذ باللہ

36۔ اُمّتِ محمدیہ میں سلسلہ وحی والہام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

(نصر الباری جلد دوازدہم صفحہ 325 ناشر مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی) ²²¹

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے صرف مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ رؤیائے صالحہ (یعنی نیک خوابیں بھی مبشرات میں سے ہیں۔) تشریح: بخاری کے علاوہ یہ حدیث ابوداؤد، مسند احمد اور ابن ماجہ میں بھی مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ اختیار کرنیوالے خدا کے پیاروں کو رؤیاء والہام کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا: الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۝ (یونس: 64-65) یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ تقویٰ پر عمل پیرا تھے۔ اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

مومنوں کے لئے اس آیت میں موجود الفاظ ”بشری“ کی تفسیر کی بابت جب رسول کریمؐ سے استفسار کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس سے مراد نیک خوابیں ہیں جو خود ایک مومن کو یا اس کی خاطر کسی کو دکھائی جاتی ہیں۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 154-155 مترجم مولانا بدیع الزمان نعمانی کتب خانہ لاہور) ²²²

نیز استقامت اختیار کرنے والے مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ: إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشُرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ (حَمَّ السَّجْدَةِ: 31) یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ

علمائے امت علامہ توربشتی (متوفی: 661ھ) علامہ جلال الدین سیوطی (متوفی: 911ھ) علامہ عبدالوہاب شعرانی (متوفی: 973ھ) اور علامہ سندھی (متوفی: 1363ھ) نے بھی اس مضمون کی احادیث کے یہی معنی کئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہیں آئے گا اور تابع شریعت محمدیہ امتی نبی کے آنے میں حدیث لا نبیَّ بَعْدِي روک نہیں۔

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کرتے ہوئے خود حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبوت میں سوائے مبشرات کے کچھ باقی نہیں رہا یعنی انواع نبوت میں سے صرف ایک نوع مبشرات کی باقی ہے جو روئے صادقہ، مکاشفات صحیحہ اور اس وحی سے تعلق رکھتی ہے جو خاص اولیاء پر نازل ہوتی ہے..... ایک صاحب بصیرت ناقد کے لئے غور کا مقام ہے کہ کیا اس حدیث سے نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند سمجھا جاسکتا ہے بلکہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ نبوت تامہ جو وحی شریعت ساتھ رکھتی تھی منقطع ہوگئی لیکن وہ نبوت جس میں صرف ”مبشرات“ ہیں وہ قیامت تک باقی ہے اور کبھی منقطع نہ ہوگی۔“

(توضیح مرام صفحہ 19 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 60-61 ایڈیشن 2008)

نیز فرمایا:

”ہمارا ایمان ہے کہ تشریحی نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی۔ اب اسی شریعت کی خدمت بذریعہ الہامات، مکالمات، مخاطبات اور بذریعہ پیشگوئیوں کے کرنے کا ہمارا دعویٰ ہے۔“ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 468)

جب مسلمان علماء الہام و معجزہ سے انکار کر رہے تھے حضرت بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا:

”ابتدائے وقت میں جب میں مامور کیا گیا تو مجھے الہام ہوا کہ۔۔۔ یا احمد بارک اللہ فیک... قیل انی امرت و انا اول المؤمنین یعنی اے احمد خدانے تجھ میں برکت رکھی دی۔۔۔ اور لوگوں کو کہہ دے کہ میں مامور ہو کر آیا ہوں اور میں ہی اول المؤمنین ہوں۔“

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 109-110 حاشیہ ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 221

نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِيرٌ الْمُؤْمِنِينَ

نَصْرُ الْبَارِي

شَرْحُ آرِدُو

صَحِيحُ الْبَارِي

مولفہ

حضرت العلامة مولانا محمد عثمان مفتوح

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہانپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

جلد: دو اور نام: پاره: ۲۷-۲۹ باب: ۳۵۰۷-۳۷۲۲ حدیث: ۲۱۹۵-۲۲۷۰

کتاب الأيمان والندور، كتاب كفارات الأيمان، كتاب الفرائض، كتاب الحدود
کتاب المحاربين من اهل الكفر والردة، كتاب الديات، كتاب استنابة المعاندين
والمرتدين وقتالهم، كتاب الاكراه، كتاب الحيل، كتاب التعبير، كتاب الفتن

مکتبہ الشیخ ناشر

۳/۴۳۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

عکس حوالہ نمبر: 221

۳۲۵

۳۶۹۵) باب: بشارت دینے والے خواب کا بیان / حدیث: (۶۵۳۸)

۶۵۳۷ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْنُ اَبِي حَارِمٍ وَالدَّرَّازِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرُّوْيَا الصّٰلِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھالیس جز میں سے ایک جز ہے۔

مطابقتہ للترجمة | مطابقتہ للحديث للترجمة ظاهرة.

تعد ووضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۳۵۔

۳۶۹۵
﴿بَابُ الْمُبَشِّرَاتِ﴾

بشارت دینے والے خواب کا بیان

کذا فی نسخ الشروح (عمدة القاری، فتح الباری، ارشاد الساری، الکواکب الدراری) وفی النسخة الهندیة مجردا عن اللام (ای باب مبشرات)

ای ہذا باب فی بیان المبشرات وہی بکسر الشین جمع مبشرة وقول الحافظ ابن حجر وہی البشری تعقبہ صاحب عمدة القاری فقال لیس كذلك لان البشری اسم بمعنی البشارة والمبشرة اسم فاعل للمؤنث من التبشیر وهو ادخال السرور والفرح علی المبشر بفتح الشین.

والمراد بالمبشرة هنا الرویا الصالحة وعند الامام احمد من حدیث ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله :- لهم البشری فی الحياة الدنیا وفی الآخرة (سورہ یونس آیت: ۶۴) قال الرؤیا الصالحة. نیز ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ آیت کریمہ لهم البشری فی الحياة الدنیا سے مراد رؤیا صالحہ یعنی اچھے خواب ہیں۔

۶۵۳۸ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوْا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّوْيَا الصّٰلِحَةُ ﴿﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں لوگوں نے پوچھا وہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”اچھے خواب“۔

عکس حوالہ نمبر: 222

تحقیق و تخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنْظُرُونَ
عِزَّكَ الْهَوَى
رَبِّهِمْ
وَسَخَّرَ لِيَوْمِئِذٍ
الْبُغْيَاءَ



احادیث 2133 – 3956

ابواب القدر – ابواب العلل



ناشر

ترجمہ علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

ترغیب و تہذیب الشیخ ناصر الدین البانی

تسلیل و تہذیب حافظ محمد انور زاہد

ڈسٹری بیوٹرز دارالفرقان للنشر والتوزیع

11 1133 - 1132 - 1131 - 1130 - 1129 - 1128 - 1127 - 1126 - 1125 - 1124 - 1123 - 1122 - 1121 - 1120 - 1119 - 1118 - 1117 - 1116 - 1115 - 1114 - 1113 - 1112 - 1111 - 1110 - 1109 - 1108 - 1107 - 1106 - 1105 - 1104 - 1103 - 1102 - 1101 - 1100 - 1099 - 1098 - 1097 - 1096 - 1095 - 1094 - 1093 - 1092 - 1091 - 1090 - 1089 - 1088 - 1087 - 1086 - 1085 - 1084 - 1083 - 1082 - 1081 - 1080 - 1079 - 1078 - 1077 - 1076 - 1075 - 1074 - 1073 - 1072 - 1071 - 1070 - 1069 - 1068 - 1067 - 1066 - 1065 - 1064 - 1063 - 1062 - 1061 - 1060 - 1059 - 1058 - 1057 - 1056 - 1055 - 1054 - 1053 - 1052 - 1051 - 1050 - 1049 - 1048 - 1047 - 1046 - 1045 - 1044 - 1043 - 1042 - 1041 - 1040 - 1039 - 1038 - 1037 - 1036 - 1035 - 1034 - 1033 - 1032 - 1031 - 1030 - 1029 - 1028 - 1027 - 1026 - 1025 - 1024 - 1023 - 1022 - 1021 - 1020 - 1019 - 1018 - 1017 - 1016 - 1015 - 1014 - 1013 - 1012 - 1011 - 1010 - 1009 - 1008 - 1007 - 1006 - 1005 - 1004 - 1003 - 1002 - 1001 - 1000 - 999 - 998 - 997 - 996 - 995 - 994 - 993 - 992 - 991 - 990 - 989 - 988 - 987 - 986 - 985 - 984 - 983 - 982 - 981 - 980 - 979 - 978 - 977 - 976 - 975 - 974 - 973 - 972 - 971 - 970 - 969 - 968 - 967 - 966 - 965 - 964 - 963 - 962 - 961 - 960 - 959 - 958 - 957 - 956 - 955 - 954 - 953 - 952 - 951 - 950 - 949 - 948 - 947 - 946 - 945 - 944 - 943 - 942 - 941 - 940 - 939 - 938 - 937 - 936 - 935 - 934 - 933 - 932 - 931 - 930 - 929 - 928 - 927 - 926 - 925 - 924 - 923 - 922 - 921 - 920 - 919 - 918 - 917 - 916 - 915 - 914 - 913 - 912 - 911 - 910 - 909 - 908 - 907 - 906 - 905 - 904 - 903 - 902 - 901 - 900 - 899 - 898 - 897 - 896 - 895 - 894 - 893 - 892 - 891 - 890 - 889 - 888 - 887 - 886 - 885 - 884 - 883 - 882 - 881 - 880 - 879 - 878 - 877 - 876 - 875 - 874 - 873 - 872 - 871 - 870 - 869 - 868 - 867 - 866 - 865 - 864 - 863 - 862 - 861 - 860 - 859 - 858 - 857 - 856 - 855 - 854 - 853 - 852 - 851 - 850 - 849 - 848 - 847 - 846 - 845 - 844 - 843 - 842 - 841 - 840 - 839 - 838 - 837 - 836 - 835 - 834 - 833 - 832 - 831 - 830 - 829 - 828 - 827 - 826 - 825 - 824 - 823 - 822 - 821 - 820 - 819 - 818 - 817 - 816 - 815 - 814 - 813 - 812 - 811 - 810 - 809 - 808 - 807 - 806 - 805 - 804 - 803 - 802 - 801 - 800 - 799 - 798 - 797 - 796 - 795 - 794 - 793 - 792 - 791 - 790 - 789 - 788 - 787 - 786 - 785 - 784 - 783 - 782 - 781 - 780 - 779 - 778 - 777 - 776 - 775 - 774 - 773 - 772 - 771 - 770 - 769 - 768 - 767 - 766 - 765 - 764 - 763 - 762 - 761 - 760 - 759 - 758 - 757 - 756 - 755 - 754 - 753 - 752 - 751 - 750 - 749 - 748 - 747 - 746 - 745 - 744 - 743 - 742 - 741 - 740 - 739 - 738 - 737 - 736 - 735 - 734 - 733 - 732 - 731 - 730 - 729 - 728 - 727 - 726 - 725 - 724 - 723 - 722 - 721 - 720 - 719 - 718 - 717 - 716 - 715 - 714 - 713 - 712 - 711 - 710 - 709 - 708 - 707 - 706 - 705 - 704 - 703 - 702 - 701 - 700 - 699 - 698 - 697 - 696 - 695 - 694 - 693 - 692 - 691 - 690 - 689 - 688 - 687 - 686 - 685 - 684 - 683 - 682 - 681 - 680 - 679 - 678 - 677 - 676 - 675 - 674 - 673 - 672 - 671 - 670 - 669 - 668 - 667 - 666 - 665 - 664 - 663 - 662 - 661 - 660 - 659 - 658 - 657 - 656 - 655 - 654 - 653 - 652 - 651 - 650 - 649 - 648 - 647 - 646 - 645 - 644 - 643 - 642 - 641 - 640 - 639 - 638 - 637 - 636 - 635 - 634 - 633 - 632 - 631 - 630 - 629 - 628 - 627 - 626 - 625 - 624 - 623 - 622 - 621 - 620 - 619 - 618 - 617 - 616 - 615 - 614 - 613 - 612 - 611 - 610 - 609 - 608 - 607 - 606 - 605 - 604 - 603 - 602 - 601 - 600 - 599 - 598 - 597 - 596 - 595 - 594 - 593 - 592 - 591 - 590 - 589 - 588 - 587 - 586 - 585 - 584 - 583 - 582 - 581 - 580 - 579 - 578 - 577 - 576 - 575 - 574 - 573 - 572 - 571 - 570 - 569 - 568 - 567 - 566 - 565 - 564 - 563 - 562 - 561 - 560 - 559 - 558 - 557 - 556 - 555 - 554 - 553 - 552 - 551 - 550 - 549 - 548 - 547 - 546 - 545 - 544 - 543 - 542 - 541 - 540 - 539 - 538 - 537 - 536 - 535 - 534 - 533 - 532 - 531 - 530 - 529 - 528 - 527 - 526 - 525 - 524 - 523 - 522 - 521 - 520 - 519 - 518 - 517 - 516 - 515 - 514 - 513 - 512 - 511 - 510 - 509 - 508 - 507 - 506 - 505 - 504 - 503 - 502 - 501 - 500 - 499 - 498 - 497 - 496 - 495 - 494 - 493 - 492 - 491 - 490 - 489 - 488 - 487 - 486 - 485 - 484 - 483 - 482 - 481 - 480 - 479 - 478 - 477 - 476 - 475 - 474 - 473 - 472 - 471 - 470 - 469 - 468 - 467 - 466 - 465 - 464 - 463 - 462 - 461 - 460 - 459 - 458 - 457 - 456 - 455 - 454 - 453 - 452 - 451 - 450 - 449 - 448 - 447 - 446 - 445 - 444 - 443 - 442 - 441 - 440 - 439 - 438 - 437 - 436 - 435 - 434 - 433 - 432 - 431 - 430 - 429 - 428 - 427 - 426 - 425 - 424 - 423 - 422 - 421 - 420 - 419 - 418 - 417 - 416 - 415 - 414 - 413 - 412 - 411 - 410 - 409 - 408 - 407 - 406 - 405 - 404 - 403 - 402 - 401 - 400 - 399 - 398 - 397 - 396 - 395 - 394 - 393 - 392 - 391 - 390 - 389 - 388 - 387 - 386 - 385 - 384 - 383 - 382 - 381 - 380 - 379 - 378 - 377 - 376 - 375 - 374 - 373 - 372 - 371 - 370 - 369 - 368 - 367 - 366 - 365 - 364 - 363 - 362 - 361 - 360 - 359 - 358 - 357 - 356 - 355 - 354 - 353 - 352 - 351 - 350 - 349 - 348 - 347 - 346 - 345 - 344 - 343 - 342 - 341 - 340 - 339 - 338 - 337 - 336 - 335 - 334 - 333 - 332 - 331 - 330 - 329 - 328 - 327 - 326 - 325 - 324 - 323 - 322 - 321 - 320 - 319 - 318 - 317 - 316 - 315 - 314 - 313 - 312 - 311 - 310 - 309 - 308 - 307 - 306 - 305 - 304 - 303 - 302 - 301 - 300 - 299 - 298 - 297 - 296 - 295 - 294 - 293 - 292 - 291 - 290 - 289 - 288 - 287 - 286 - 285 - 284 - 283 - 282 - 281 - 280 - 279 - 278 - 277 - 276 - 275 - 274 - 273 - 272 - 271 - 270 - 269 - 268 - 267 - 266 - 265 - 264 - 263 - 262 - 261 - 260 - 259 - 258 - 257 - 256 - 255 - 254 - 253 - 252 - 251 - 250 - 249 - 248 - 247 - 246 - 245 - 244 - 243 - 242 - 241 - 240 - 239 - 238 - 237 - 236 - 235 - 234 - 233 - 232 - 231 - 230 - 229 - 228 - 227 - 226 - 225 - 224 - 223 - 222 - 221 - 220 - 219 - 218 - 217 - 216 - 215 - 214 - 213 - 212 - 211 - 210 - 209 - 208 - 207 - 206 - 205 - 204 - 203 - 202 - 201 - 200 - 199 - 198 - 197 - 196 - 195 - 194 - 193 - 192 - 191 - 190 - 189 - 188 - 187 - 186 - 185 - 184 - 183 - 182 - 181 - 180 - 179 - 178 - 177 - 176 - 175 - 174 - 173 - 172 - 171 - 170 - 169 - 168 - 167 - 166 - 165 - 164 - 163 - 162 - 161 - 160 - 159 - 158 - 157 - 156 - 155 - 154 - 153 - 152 - 151 - 150 - 149 - 148 - 147 - 146 - 145 - 144 - 143 - 142 - 141 - 140 - 139 - 138 - 137 - 136 - 135 - 134 - 133 - 132 - 131 - 130 - 129 - 128 - 127 - 126 - 125 - 124 - 123 - 122 - 121 - 120 - 119 - 118 - 117 - 116 - 115 - 114 - 113 - 112 - 111 - 110 - 109 - 108 - 107 - 106 - 105 - 104 - 103 - 102 - 101 - 100 - 99 - 98 - 97 - 96 - 95 - 94 - 93 - 92 - 91 - 90 - 89 - 88 - 87 - 86 - 85 - 84 - 83 - 82 - 81 - 80 - 79 - 78 - 77 - 76 - 75 - 74 - 73 - 72 - 71 - 70 - 69 - 68 - 67 - 66 - 65 - 64 - 63 - 62 - 61 - 60 - 59 - 58 - 57 - 56 - 55 - 54 - 53 - 52 - 51 - 50 - 49 - 48 - 47 - 46 - 45 - 44 - 43 - 42 - 41 - 40 - 39 - 38 - 37 - 36 - 35 - 34 - 33 - 32 - 31 - 30 - 29 - 28 - 27 - 26 - 25 - 24 - 23 - 22 - 21 - 20 - 19 - 18 - 17 - 16 - 15 - 14 - 13 - 12 - 11 - 10 - 9 - 8 - 7 - 6 - 5 - 4 - 3 - 2 - 1

عکس حوالہ نمبر: 222

حرفِ حواہیوں کی تعبیر کے بیان میں جلد دوم

۲۔ بَابُ: ذَكَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا آتَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ)) قَالَ: فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)). (صحيح الاستاد)

تیسرا: اُس بن مالک کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے: پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے: لیکن بشارت باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ ﷺ بشارت کیا چیز ہے فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک کلمہ ہے نبوت کے کلموں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور حدیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرزہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی بخاری بن قفل کی روایت سے۔



۳۔ بَابُ: قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں“

(۲۲۷۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَصْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [يونس: ۶۴] فَقَالَ: مَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا سَأَلْتَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ)).

(صحيح - الصحيحة: ۱۷۸۶)

تیسرا: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے سنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سو فرمایا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے: نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشری سے اس آیت میں

عکس حوالہ نمبر: 222

خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

فائدہ: اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بشری قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور پہلے اس کے یہ آیت ہے کہ گیارہویں پارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشری میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی جو اوپر گزرا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں۔ چنانچہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ((تلك عاجل بشرى المؤمن)) یعنی یہ دنیا میں بشری ہے مؤمن کا۔ اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تَسْأَلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنۡ لَا تَخَافُوۡا وَلَا تَحْزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡحَيٰتِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوۡنَ﴾ اور عطاء رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ بشری دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چمٹتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور جو تھا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں ﴿وَيُنۡشِرُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَبۡشُرُ الْمُؤْمِنِيۡنَ وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡحَيٰتِ الٰی غٰیرِهَا مِنَ الْآيٰتِ﴾ (بخاری) فقیر کہتا ہے کہ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگر چہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔



(۲۲۷۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ)) .

(ضعیف - الضعيفة: ۱۷۲۲) اس کی سند عبداللہ ابن لہیعہ۔ دراج عن ابی الہشام کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

مترجم: سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات، اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اول پر، اور در جو ہے تمام عالم تقدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف، اور بُورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی، اور مشغول عبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبانِ اخلاص ہندگان باوقاف، پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کہ جاتی ہے ناٹنیں میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو کہ وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

عکس حوالہ نمبر: 223

الفتوحات المکیة

التي فتح الله بها على الشيخ الإمام العامل الراسخ الكامل
خاتم الأولياء الوارثين برزخ البرازخ محيي الحق
والدين أبي عبد الله محمد بن علي المعروف بابن عربي
الحاتمي الطائي قدس الله روحه ونور ضريحه آمين

المجلد الثاني

دار صادر

بيروت

عکس حوالہ نمبر: 223



وسستہ أنفس لجهات ست * أمتنن من نور وطین
 فهذا الزمان فکرت فیہ * ترى سر الظهور مع الکمون
 اعلم أبدأ بالله وایک بروح منه ان هذا الباب يتضمن أصناف الرجال الذين بمصرهم العدد والذين لا توفيت لهم
 ويتضمن المسائل التي لا يعلمها الا الاكابر من عباد الله الذين هم في زمانهم بمنزلة الانبياء في زمان النبوة وهي النبوة
 العامة فان النبوة التي انقطعت بوجود رسول الله صلى الله عليه وسلم اتمته نبوة النشر مع لامقامها فلا شرع يكون
 ناسخا لشرعه صلى الله عليه وسلم ولا يزبدق حكمه شرعا آخر وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم ان الرسالة والنبوة قد
 انقطعت فلا رسول بعدى ولا نبي آتى لاني بعدى يكون على شرع يخالف شرعي بل اذا كان يكون تحت حكم شرعي
 ولا رسول آتى لا رسول بعدى الى أحد من خلق الله بشرع يدعوهم اليه فهذا هو الذي انقطع وسد باب له لامقام النبوة
 فانه لا خلاف ان عيسى عليه السلام نبي ورسول وانه لا خلاف انه ينزل في آخر الزمان حكما سطا على بشرتنا
 لا بشرع آخر ولا شرع الذي تعبد الله به بنى اسرائيل من حيث ما نزل هو به بل ما ظهر من ذلك هو ما قرره شرع محمد
 صلى الله عليه وسلم ونبوة عيسى عليه السلام ثابتة له محققة فهذا نبي ورسول فقط ظهر بعد صلى الله عليه وسلم وهو
 الصادق بقوله انه لاني بعده فانه قطعاً انه يد التشرع خاصة وهو المعبر عنه عند أهل النظر بالاختصاص وهو
 المراد بقولهم ان النبوة غير مكتسبة وأما القائلون باكتساب النبوة فاهم بر بدون بذلك حصول المنزلة عند الله
 المختصة من غير تشرع لاني حق أنفسهم ولا في حق غيرهم فمن لم يعقل النبوة سوى عين الشرع ونصب الاحكام قال
 بالاختصاص ومنع اكتسابها فاذا وقعتم على كلام أحد من أهل الله أصحاب الكشف بشير بكلامه الى الاكتساب
 كآفي حامد الغزالي وغيره فليس مرادهم سوى ما ذكرناه وقد بيناه في فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في
 آخر باب الصلاة من هذا الكتاب وهو لاءهم المقربون الذين قال الله فيهم عينا يشرب بها المقربون وبه وصف
 الله نبيه عيسى عليه السلام فقال وجيها في الدنيا والآخرة ومن المقربين وبه وصف الانسكة فقال ولا الملائكة
 المقربون ومعالم قطعاً ان جبر بل كان ينزل بالوحى على رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يطلق عليه في الشرع اسم
 نبي مع انه بهذه المثابة فالنبوة مقام عند الله يناله البشر وهو مختص بالاكابر من البشر يعطى للنبي المشرع ويعطى
 للتابع لهذا النبي المشرع الجاري على سنته قال تعالى ووهبنا له آناه هرون نبياً فاذا نظر الى هذا المقام بالنسبة الى
 التابع وانه بتابعه حصل لهذا المقام سمي مكتسباً والتعمل بهذا الاتباع اكتساباً ولم يأت به شرع من ربه يختص به
 ولا شرع يوصله اليه غيره وكذلك كان هرون فسددنا باب اطلاق لفظ النبوة على هذا المقام مع تحققات لا يتخيل
 متخيل ان المطابق لهذا اللفظ ير يدنبوة النشر مع فينحاط كما اعتقده بعض الناس في الامام آفي حامد فقال عنه ان يقول
 باكتساب النبوة في كيمياء السعادة وغيره معاذ الله ان ير يدأبو حامد غير ما ذكرناه وسأذكر ان شاء الله ما يختص به
 صاحب هذا المقام من الاسرار الخاصة به التي لا يعلمها الا من حصله فاذا سمعني أقول في هذا الباب وما يختص بهذا
 المقام كذا فاعلم ان ذلك الذي أذكوه من علوم أهل هذا المقام فلنذكره ولا شرع ما يتوابع عليه من المقابلة
 والانحراف * وصل * اعلم ان للحق سبحانه في مشاهدة عباداه لانه نسبتين نسبة تنزيه ونسبة تنزل الى الخيال
 بضر من التشبيه فنسبة التنزيه تجليه في ليس كمثل شئ والنسبة الاخرى تجليه في قوله عليه السلام اعبد الله كأنك تراه
 وقوله ان الله في قبلة المسلى وقوله تعالى فأينما تولوا فثم وجه الله ثم طرف وجهه الله ذاته وحقيقته والاحاديث
 والآيات الواردة بالالفاظ التي تطاق على الخلوقات بالمتصاحب معانيها بالهاول ولا استصحاب معانيها بالهاول المفهوم من
 الاصطلاح ما وقت الفائدة بذلك عند مخاطبهم بالذم بر دعن الله شرح ما أرادها بما يخالف ذلك اللسان الذي نزل به
 هذا التريف الالهي قال تعالى وما أرسلنا من رسول الا بلسان قومه ليبين لهم يعني بلغتهم ليعلموا ما هو الامر عليه
 ولم يشرح الرسول المبعوث بهذه الالفاظ هذه الالفاظ بشرح يخالف ما وقع عليه الاصطلاح فنسب تلك المعاني
 المفهومة من تلك الالفاظ الواردة الى الله تعالى كاستبها بنفسه ولا يتحکم في شرحها عما لا يفهمها أهل ذلك اللسان

ترجمہ: وہ نبوت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود سے منقطع ہوئی وہ تشریحی نبوت ہے۔۔۔ میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد ایسا کوئی نبی نہیں ہوگا جو میری شریعت کے مخالف ہو، بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے ماتحت ہوگا۔

عکس حوالہ نمبر: 224

قرۃ العینین

فی

تفضیل الشیخین

یحییٰ اللہ علیہ السلام ائمہ اربعین، الیم معروفاً بہا شاہ ولی اللہ دہلوی رَحِمَہُ اللہ

۱۱۷۶ھ
۱۷۶۳م

۱۱۱۴ھ
۱۷۰۲م

ناشر:

المکتبۃ السلفیۃ • شہس محل روڈ • لاہور

پاکستان

عکس حوالہ نمبر: 224

۳۱۹

قرۃ العینین

ابراہیم فہذیل علی اختلاف الصلوۃ الالہیۃ لا اختلاف احوال المصلی علیہم تقابلتہم عند اللہ وینظر من ہذا الحدیث فضل ابراہیم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ طلب ان یصلی علیہ مثل الصلوۃ علی ابراہیم فا علم ان اللہ سبحانہ وتعالی امرنا بالصلوۃ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یامرنا بالصلوۃ علی آدی الکتاب و جاز الا اعلام فی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بالصلوۃ علیہ بآیۃ الصلوۃ علی الآل فما طلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اللہ علیہ مثل صلوۃ علی ابراہیم من حیث اعیاننا فان العناینۃ الالہیۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم اذ قد فرضنا ما ورثنا من قبلہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم ولا غیرہ وذلك من صلوۃ سبحانہ وتعالی علیہ کیف یطلب من اللہ سبحانہ وتعالی الصلوۃ علیہ مثل صلوۃ علی ابراہیم من حیث عینہ وانما المراد من ذلك انما ینبغ انشاء اللہ تعالی وذلك ان الصلوۃ علی الشخص قد فصل علیہ من حیث ہدیۃ من حیث ایضاف الیہ غیرہ فکان الصلوۃ من حیث ما یضاف الیہ غیرہ ہی الصلوۃ من حیث المجموع اذ لم یوج حکم لیس للواحد اذ الفرد فا علم ان آل الریحل فی نعت العرب ہم خاصۃ الا قریون الیہ وخاصۃ الانبیاء وسلم الصلوۃ والسلام والہم ہم الصحاحون العلماء باللہ المؤمنون وقد علمنا ان ابراہیم کان من آلہ انبیاء و رسل اللہ تعالی ومرتبۃ النبوة والرسالة قد ارفعنا فی الشاہد فی العینا فلا یدون بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ نبی یشیرع اللہ خلاف شریع محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا رسول ولا متبع المرتبۃ ولا ہجر بان من حیث التشریح ولا یساو وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن حفظ القرآن العظیم ان النبوة ادرجت بین جنبیہ وقال فی المبشرات انہا غیرہ من اجزاء النبوة فوصف بعض امتہ بانہم قد حصل ہم المقام وان لم ینزلوا علی شریع بخالف شریع اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد علمنا بما قال لنا صلی اللہ علیہ وسلم ان عیسی علیہ الصلوۃ والسلام ینزل فینا حکم مقسطا عدلا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر ولا شک قطعاً انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونبیہ و ہو منزل فلہ علیہ الصلوۃ والسلام مرتبۃ النبوة بلا شک عند اللہ سبحانہ وتعالی و بالمرتبۃ التشریح عند نزولہ فعلینا بقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہ بعدی ولا رسول وان النبوة قد انقطعت والرسالة انما یرید بہا التشریح فلما کانت النبوة اشرف مرتبۃ وکملہا ینسب الیہا من اصطفاہ اللہ سبحانہ وتعالی من عبادہ علمنا ان التشریح فی النبوة امر مراض یمکن عیسی علیہ الصلوۃ



ترجمہ: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ کوئی رسول اور یقیناً نبوت ختم ہو چکی ہے اور رسالت بھی۔ اور اس سے مراد تشریحی

37۔ اہل مشرق اور مہدی کی تائید و نصرت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ
الْمَشْرِقِ فَيُؤْتَوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ.

(سنن ابن ماجہ اردو جلد سوم صفحہ 453 مترجم سعید محتبی سعیدی مکتبہ اسلامیہ لاہور) ²²⁵

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن حارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے اور ان کے غلبہ کے لئے خدمات انجام دیں گے۔ تشریح: ابن ماجہ کے علاوہ یہ حدیث شیعہ مسلک میں بھی مسلم ہے۔ علامہ ابو عبد اللہ الشافعی نے اس کی صحت پر اتفاق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ثقہ اور مسلمہ راویوں نے اسے روایت کیا ہے۔

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ جلد 3 صفحہ 278 دارالاضواء بیروت)

اس حدیث سے اہل مشرق کی سعادت مندی کا پتہ چلتا ہے کہ انہیں آغاز میں امام مہدی کے لئے راہ ہموار کرنے اور غلبہ حق میں ان کے انصار بننے کی توفیق ملے گی۔ دیگر احادیث میں بھی مہدی اور ان کے انصار و اعوان کا علاقہ مشرق کی سرزمین قرار دی گئی ہے۔

چنانچہ مسلم کی حدیث میں ابن مریم کا نزول دمشق کے مشرق میں بتایا گیا ہے اور ظہور دجال کا علاقہ بھی رسول اللہ نے مشرق کی سرزمین بیان فرمایا جہاں دجال کا روحانی مقابلہ مسیح و مہدی نے آ کر کرنا تھا۔ بعض اور روایات سے مسیح موعود کے ان اصحاب اہل مشرق کی عظمت و مرتبت کا اشارہ بھی ملتا ہے۔ حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے (جہنم کی) آگ سے محفوظ اور آزاد کر دیا ہے۔ ایک وہ جماعت جو (پہلی دفعہ) ہندوستان سے جہاد کرے گی اور دوسرے وہ لوگ جو عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) کے اصحاب ہوں گے۔

(سنن نسائی اردو جلد دوم صفحہ 366 مترجم مولانا خورشید حسن قاسمی مکتبہ العلم لاہور) ²²⁶

مسح موعودؑ کے ان اصحاب خاص کی تعداد احادیث میں بدری صحابہ کے برابر 313 بیان ہوئی ہے اور ان کی صفات یہ لکھی ہیں کہ اللہ ان کے دلوں میں الفت پیدا کر دے گا (یعنی متحد ہوں گے) اور وہ کسی سے خوف نہیں کھائیں گے اور جو ان میں داخل ہوگا اس پر اترا نہیں گے نہیں یعنی انہیں خدا پر کامل بھروسہ ہوگا۔

(مستدرک حاکم اردو جلد 6 صفحہ 741 مترجم محمد شفیق الرحمن قادری شبیر برادرزلا ہور) ²²⁷
انہی الہی نوشتوں کے عین مطابق اس زمانہ میں مشرق یعنی ہندوستان کے ملک میں ہی مہدی کا آنا مقدر تھا سو یہ خوش نصیبی اہل مشرق کے حصہ میں آئی۔ مہدی کے 313 اصحاب کا ذکر شیعہ لٹریچر میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق سے پوچھا گیا کہ مہدی کے ساتھ کتنے لوگ نکلیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق (یعنی 313) ہوں گے۔ اس طرح مہدی کے اصحاب کی صفات میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ان کے علاقے اور وطن مختلف ہوں گے مگر ان کے مقاصد ایک ہوں گے۔ جیسا کہ جواہر الاسرار میں ذکر ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا:

”مہدی ایک ایسی بستی میں سے ظاہر ہوگا جسے ”کدعہ“ کہا جائے گا۔

اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز ممالک سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔“ (جواہر الاسرار قلمی نسخہ) ²²⁸

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اپنے ان تین صد تیرہ اصحاب کے نام انجام آتھم میں 1896ء میں شائع فرمادئے تھے۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325 تا 328 ایڈیشن 2008) ²²⁹
حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں شریف نے بھی اس پہلو سے آپ کی تصدیق فرمائی کہ رسول اللہ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسح موعود علیہ السلام کے ساتھ تین سو تیرہ اصحاب موجود ہیں جو آپ کی سچائی کی نشانی ہے۔

(اشارات فریدی جلد 3 صفحہ 70 مطبوعہ مفید عالم پریس آگرہ) ²³⁰

عکس حوالہ نمبر: 225

احادیث ۲۸۸۲-۳۳۳۱



سُنَنِ ابْنِ مَآ

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ القزوينی رحمۃ اللہ علیہ
التوفی ۲۴۳ھ

ترتیب
علامہ ناصر الدین البانی

مراجعة

حافظ زبیر علی زئی

تصیر

حافظ صلاح الدین یوسف

ترجمہ
پروفیسر سعید محبتی سعیدی

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد عبدالرشاد الحماد

ترجمہ و تصحیح

حافظ نعیم ظہیر

مکتبہ اسلامیہ

عکس حوالہ نمبر: 225

أَبُو الْفَيْتَنِ 453/3 فتنہ و آزمائش سے متعلق احکام

الْيَمَّابِيُّ، عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَحْنُ، وَلَكِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ، سَادَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. أَنَا وَحَمْرَةَ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ)). [ضعيف، المستدرک للحاکم: ۳/۳/۲۱۱؛ الضعيف: ۶۸۸؛ علی بن زیاد الیماي ضعیف ہے۔]

(۳۰۸۸) عبداللہ بن حارث بن جزہ زبیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مشرق کی جانب سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو (امام) مہدی کی سلطنت (حکومت) کے لیے راہ ہموار کریں گے۔“

۴۰۸۸ - حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزَاءِ الزَّبِيدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيُؤْتُونَ لِمُهَدِيٍّ)) [بَعْنَى سُلْطَانَهُ]. [ضعيف، مسند البزار: ۳۷۸۳ المعجم الاوسط للطبراني: ۲۸۵ عمرو بن جابر ضعیف ہے۔]

باب: بڑی بڑی جنگوں کا بیان

(۳۰۸۹) ذوحر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: ”عنقریب روم کے لوگ تم مسلمانوں سے پُر اس صلح کریں گے۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک (مشترکہ) دشمن سے جنگ کرو گے۔ اس میں تم غالب رہو گے، عینیں حاصل کرو گے اور (جانی و مالی نقصان سے) محفوظ رہو گے، پھر تم واپس لوٹو گے حتیٰ کہ ٹیلوں والے مرغزار میں پہنچ کر پڑاؤ ڈالو گے تو صلیب والوں میں سے ایک شخص صلیب کو لہرا کر پاؤز بلند کہے گا: صلیب غالب ہے۔ ایک مسلمان فحش کو غصہ آئے گا تو وہ اٹھ کر صلیب توڑ دے گا۔ اس صورت حال میں رومی بدعہدی کر دیں گے اور مسلمانوں کے خلاف بہت بڑی جنگ کے لیے متحد ہو

بَابُ الْمَلَا حِمِ ۴۰۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ: مَالَ مَكْحُولٍ وَأَبْنُ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَيَّ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَوَلِدْتُ مَعَهُمَا. فَحَدَّثَنَا، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي وَخْمِرٍ، وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْيَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((سَتَصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا، ثُمَّ تَغْزُونَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدَاؤًا. [فَتَنْصَرُونَ] وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرَجِ ذِي تَلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ.

عکس حوالہ نمبر: 226

مَا أَتَىكَ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ كَذِبٍ فَإِنَّمَا لَمْ يَلْمَسْكَهُمُ الْغِيظُ وَالْغَيْظُ أَهْوَىٰ لَهُمُ الْعَمَلُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس نے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ۔

سُننِ نِسائی تشریف مہتمم

جلد دوم

تالیف: امام ابوعمیرہ الزحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]



ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7231788- 7211788

الم
مکتبۃ

عکس حوالہ نمبر: 226

سنن نسائی شریف جلد دوم ۳۶۶ جہاد کی کتاب

قُتِلْتُ كُنْتُ الْفَضْلُ الشَّهَادَةِ وَإِنْ رَزَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔
 ۳۱۸۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْبَهْرِيِّ عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَصَابَتَانِ مِنَ امْتِنِي أَحْوَرُهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْرُوُ الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ جَبَسَى بْنِ مَرْيَمَ۔

۳۱۸۰: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے دو طبقے ایسے ہیں جن کو اللہ عزوجل دوزخ سے آزاد فرمائے گا ان میں سے ایک طبقہ تو وہ ہے جو کہ ہند میں جہاد کرے گا جبکہ دوسرا طبقہ وہ ہے جو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

باب: ترکی اور حبشی لوگوں کے ساتھ جہاد سے متعلق ۱۶۰۵: باب غزوة التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

۳۱۸۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سَجِيئَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَزَّسَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ خَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمُعَمَّورَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [الأنعام: ۱۱۵] فَتَدَرَّتْ ثَلَاثُ الْحَجَرِ وَسَلَّمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَّقَ مَعَ صَخْرَةٍ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرُوقُهُ ثُمَّ صَرَبَ النَّبِيُّ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ فَتَدَرَّتْ الثَّلَاثُ الْأَخْوَرُ فَبَرَّقَتْ بَرُوقًا فَرَأَاهَا سَلْمَانٌ ثُمَّ صَرَبَ النَّبِيُّ وَقَالَ: ﴿وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ

۳۱۸۱: رسول کریم کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ آپ نے خندق کی کھدائی کا حکم فرمایا تو اس وقت (یعنی خندق کھودنے کے وقت) ایک بڑا پتھر نکل آیا تو اس کی وجہ سے خندق کے کھودنے میں مشکل پیش آگئی اور لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل ہو گیا۔ رسول کریم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے کہ جس سے پتھر توڑا جاتا ہے اور آپ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارہ پر رکھی اور نبی آپ نے آیت کریمہ: تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا عَلَاوت فرمائی اور آپ نے ہتھیار اٹھا کر مارا اور پتھر ٹوٹ کر گر پڑا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے ”میرے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں پورا ہوا اور کوئی اس کی باتوں کو تبدیل کرنے والا نہیں اس وقت حضرت سلمان فارسی وہاں کھڑے تھے اور رسول کریم دیکھ رہے تھے آپ کے مارنے کے وقت ایک بجلی جیسی چمک ہوئی۔ پھر دوسری مرتبہ وہی آیت تلاوت فرما کر آپ نے اس ہتھیار سے مارا۔ پھر ایسی ہی بجلی جیسی چمک ظاہر ہوئی اور دوسری تہائی پتھر سے الگ ہو گئی تیسری مرتبہ آیت کریمہ تلاوت فرما کر جب مارا تو تیسرا ٹکڑا بھی گر گیا اور آپ وہاں سے ہٹ گئے آپ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر تعریف فرما ہو گئے۔ سلمان فارسی نے عرض

عکس حوالہ نمبر: 227

المسجد النبوی على الصَّحَابِ

جلد 6

تصنيف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن الفادري الرضوي

ازوبازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز

عکس حوالہ نمبر: 227

کِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَايِمِ

۷۴۹

المستدرک (جزء) جلد ششم

❦ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔
 8659 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي عَمَّارُ الدَّهْنِيُّ، عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَبِيهَات، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ: "ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللَّهُ اللَّهُ قَبِيلَ، فَيَجْمَعُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ قَوْمًا فُرُوعًا كَقُرْعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ إِلَى أَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِأَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْفِهَهُمُ الْأَوْلُونَ وَلَا يَذَرُكُهُمُ الْآخِرُونَ، وَعَلَى عِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ الْوَالِدِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ، قَالَ أَبُو الطَّفِيلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: أَتْرِيدُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هَذَيْنِ الْحَشْبَتَيْنِ، قُلْتُ: لَا جَرَمَ وَاللَّهِ لَا أُرِيهِمَا حَتَّى أَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا يَغْنَى مَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8659 - على شرط البخاري ومسلم

❦ محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات کا عقد بنایا اور فرمایا: وہ آخری زمانے میں نکلے گا، یہ وہ زمانہ ہوگا جب اللہ کا نام لینے پر انسان کو قتل کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دلوں کے ایک ٹکڑے کی مانند لوگ جمع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا، یہ کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ کسی پر خوش ہوں گے ان میں بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ جمع ہو جائیں گے، سابقہ لوگ ان تک پہنچ نہیں پائیں گے اور بعد والے ان کو پائیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہوگی جو طالوت کے ہمراہ نہر سے گزرے تھے۔ ابو الطفیل کہتے ہیں: ابن حنفیہ نے کہا: کیا تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ ان دو ٹکڑیوں کے درمیان سے نکلے گا۔ میں نے کہا: یقیناً، اللہ کی قسم میں اپنی زندگی میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا۔ پھر وہ مکہ میں انتقال کر گئے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔

❦ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8660 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْحَارِثِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِبُخَارَى، ثنا أَبُو إِبرَاهِيمَ بْنُ يُوسُفَ الْهَسَنَجَانِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قَيْسِ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْفَوَارِسِ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَصَاءِ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ تَرْفَعَ الْأَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْأَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخَزَنَ الْعَمَلُ، وَيُفْرَأَ بِالْقَوْمِ الْمُنْشَأَ لَيْسَ فِيهِمْ أَحَدٌ يَنْكُرُهَا قَبْلَ: وَمَا

عکس حوالہ نمبر: 228

ٹائٹل ”جواہر الاسرار“ - قلمی نسخہ کی نقل

شمارہ خطی: ۳۰۵۹

اسم کتاب: جواہر الاسرار

مؤلف: علی قزوینی بن علی

موضوع: طوفان، فارسی، ستر

صفحات: ۳۶۰

کتابت: قونیا ۱۱۰۰ھ

کتابخانہ گنج بخش مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسکن شد: ✓

شمارہ: ۱۰۶۶

محمد انجم گلزار

تاریخ: ۱۳۸۵ھ

عکس حوالہ نمبر: 228

وہ دن اور رات ہے، وہ یکساں اور شیشہ، یا شہ کی ہر سمت جگہ کا رنگ دیکھو و شوش
 و طہور و پیرا من کر نہ دو خرابین و وہاں سے یہ ظاہر شونہ و از علما، سلو در معلّم تنزول
 روایت کرنا، انڈ کہ شہر شفا و موسیٰ را صلوات سلام عارت لہ و شرح غیر مغرب
 گفتہ شود ویکو فرمود است کہ نبی، الہامات و فہست خود بدینا بیرون آمدنیت در شہد
 اوین و آئین ہزار صورت ہستی یعنی ہدی بیرون خواہا، قال ابنی صلی اللہ علیہ وسلم
 من لم یعمل جہتی نہیں بنا و چون ہدی بیرون آید ہستی علیہ السلام اننا سلام و کید
 چون ہستی زدو آید خاتم اوین قائم مقام ہر اسان رود و ہستی علیہ السلام قائم
 او وقتین ہایت و درین ہایت از اہل شریع و اہل کشف کن بسیار است چنانکہ در فصل
 بکتاب طہارہ تہ پارسا رود اللہ علیہ نقل کہ وہ اذا جادہ شہد علیہ صلوات
 قال نبی صلی اللہ علیہ وسلم یکر اختلاف عنہ صفت جلیفہ فیخرج جہلی منہ نبی
 شاد نہ حتی بان کہ نہ نوحیہ ایہ جیشہ نداشت و غیر جان سکا نہیں و ہو کارہ
 حتی تا بہرہ ہر کس و اہتمام فیخرج ماہر جیشہ من است حتی افا کا تا ہا بیدار
 مستقیم نیارہ خصایب العراق و ابدال شام الیہ الیہ الیہ و استخرج اکھوز
 چنانکہ در احسن و با اہتمام شہر ہوا اعطی اللہ کرامہ است کہ استخرج اکھوز و شرح
 ماہرین اللہ کہ وقتہ سلم و ہمد جاہل ہرست و فصل بکتاب سادہ است
 در صفت ہمد کہ یک کلمہ با فصل و ہا مہرہ یکجہ ہر ہما حنا با کجہ در زمین کجہ کہ وہ
 خروج لہ و کہ وہ ہا شد نقل ابنی صلی اللہ علیہ وسلم کہ یخرج و منہ فیہ فقال لہا
 کہ نہ و یصدق اللہ فیما یقول انہ قال من اتقنی اللہ و علیہ حدیث شایعہ و علیہ
 عشرہ رطل و سو صیغہ مختصرہ فیہا عدہ اصحابہ یا سائہ ہرہ بلادہم و حلالم لہ
 علم اذا جاد وقت خود جاد شہر ذکات سلم و ہا نقل اللہ خود جہلی و تا دہ الیہ الیہ
 یاد فی سادہ ہمد اخذ جاد وقت خود جاد ذکات سلم و ہا نقل اللہ خود جہلی



ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہوگا جسے ”کدہ“ کہا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔

عکس حوالہ نمبر: 229

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام



عکس حوالہ نمبر: 229

روحانی خزائن جلد ۱۱

۳۲۵

ضمیمہ رسالہ انجام آتھم

﴿۳۱﴾

ازتر یہ کدعہ باشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من قریۃ یقال لها کدعہ ویصدقہ اللہ تعالیٰ ویجمع اصحابہ من اقصی البلاد علی عدۃ اہل بدر ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر رجلا ومعہ صحیفۃ مختومۃ (ای مطبوعہ) فیہا عدد اصحابہ باسمائہم ویلادہم وخالہم یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا۔ اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا۔ یعنی تین سو تیرہ ہوں گے۔ اور ان کے نام بقید مسکن وخصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں۔ لیکن میں پہلے اس سے بھی آئینہ کمالات اسلام میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لئے تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی۔ اور جو جب منشاء حدیث کے یہ بیان کر دینا پہلے سے ضروری ہے کہ یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انتظام الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ منشی جلال الدین صاحب پنشن سابق میرٹھی	۱۶۔ مولوی غلام علی صاحب ڈپٹی ریٹائر۔ جہلم	۳۰۔ میاں جمال الدین سکھواں گورداسپور معاہلیت
رجٹ نمبر ۱۲۔ موضع بلانی کھاریاں۔ ضلع گجرات	۱۷۔ میاں نبی بخش صاحب ٹوگر۔ امرتسر	۳۱۔ میاں خیر الدین " " " "
۲۔ مولوی حافظ فضل دین صاحب " "	۱۸۔ میاں عبدالحق صاحب " "	۳۲۔ میاں امام الدین " " " "
۳۔ میاں محمد دین پٹواری بلانی " "	۱۹۔ میاں قطب الدین خان صاحب سرگرم " "	۳۳۔ میاں عبدالعزیز پٹواری " " " "
۴۔ قاضی یوسف علی نعمانی بیت تاشام حصار	۲۰۔ مولوی ابوالخیر صاحب حیدرآباد کون	۳۴۔ منشی گل بادین۔ رتھاس۔ جہلم
۵۔ میرزا زین بیک صاحب مولانا بیت بہاولپور چھپور	۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب معہ ہرود	۳۵۔ قاضی ضیاء الدین صاحب۔ قاضی کوئی
۶۔ مولوی قطب الدین صاحب۔ بدوہلی۔ سیالکوٹ	زوجہ۔ ضلع شاہ پور	۳۶۔ میاں عبداللہ صاحب پٹواری۔ سنوری
۷۔ منشی روزا صاحب۔ کپورتھلہ	۲۲۔ مولوی سید محمد حسن صاحب اروہ۔ ضلع مراد آباد	۳۷۔ شیخ عبدالرحیم صاحب نوسلم سابق لیس
۸۔ میاں محمد خاں صاحب " "	۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب معہ روزہ بیہ	دفعہ رسالہ نمبر ۱۲ چھاؤنی سیالکوٹ
۹۔ منشی ظفر احمد صاحب " "	۲۴۔ صاحبزادہ محمد عمران الحق صاحب جمالی نعمانی	۳۸۔ مولوی مبارک علی صاحب لام " "
۱۰۔ منشی عبدالرحمن صاحب " "	قادیانی سابق سرسادی معہ اہلیت	۳۹۔ میرزا نیاز بیک صاحب کلا نوری
۱۱۔ منشی نیاض علی صاحب " "	۲۵۔ سیدنا صرناوب صاحب دہلوی۔ حال قادیانی	۴۰۔ میرزا یعقوب بیک صاحب..... " "
۱۲۔ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹ	۲۶۔ صاحبزادہ افتخار محمد صاحب ارضی کوئی معہ اہلیت " "	۴۱۔ میرزا اویز بیک صاحب معہ اہلیت " "۔
۱۳۔ سید حامد شاہ صاحب " "	۲۷۔ صاحبزادہ منظور محمد صاحب معہ اہلیت " "	۴۲۔ میرزا خدایا بخش صاحب۔ جھنگ
۱۴۔ مولوی وزیر الدین صاحب کانگڑہ	۲۸۔ حافظ حاجی مولوی احمد اللہ خان معہ اہلیت " "	۴۳۔ سردار نواب محمد علی خاں صاحب دیکس کوئلہ
۱۵۔ منشی گو پر علی صاحب چاندھر	۲۹۔ سید محمد ابراہیم صاحب حاجی اللہ رکھام معہ اہلیت مدراس	۴۴۔ سید محمد عسکری خان صاحب سابق اکثر ۱۱ سنسٹ ال آباد

عکس حوالہ نمبر: 230

حق موجود و مشہود

ذَلِكَ الْكِتَابُ الْاَرِيْبُ فَيَا

اربابِ بشریت و طریقت و شیعہ ہدایت و اصحابِ معرفت و حقیقت و توحید و سعادت یا اے وہ لوگو
 نوان یعنی قرآن کتاب مستطاب لب اللباب اعلامیہ و قرآن گلشن انبیا ندوق و جبکہ
 فوق اسرار توحیدی سی ہتھائیس المباحس المعروف بہ

اشارات سیدی

از غفلات قطب در طوفان مذکور سلطان العارفین غلیظۃ السنی السمرات و الارضین مکرر
 لفظ الولایت و العرفان المتعرف فی الاکون روح المعرفت قلب الحقیقتہ لرض وجود
 ہکت ذات مقدس حضور قدس قبل اہل توحید حضرت خواجہ غلام فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جمع
 کردہ بندہ مکن الدین پر پر سوئی ثبوت اللہ تعالیٰ علی الصدق و یقین است بفرمان ہدایت
 بنوان سند الکاظمین حجتہ الواصلین قطب الموحدین شیخ الاسلام محمد امجدی موردا لارنا تناسی ہتھ
 خواجہ محمد بخش سجادہ شین و لم فیضہ و مع اللہ اناس لیلول بقا کس توح افکار الملک فخر الامراء
 صاحب سزاہد محمد عبدالعلیم خان صاحب بہادر امیر نونک سلسلہ

طبع و صحیفہ
 حیدرآباد
 علی رضا خان

عکس حوالہ نمبر: 230

۷۰

دور نیست کہ عقیدہ تثلیث و صلیب را کہ ملزم کفر است بگذرانند۔ و بتوجیہ
 خداوند تعالیٰ بگردید در علمای وقت را برینید کہ دیگر گروہ ظالم باطلہ رکن داشتہ
 ملت و در پہلے این چنین نیک مرد کہ انانیل سنت و جماعت است و بر صراط
 است دراہ ہدایت می نماید آقا دہ اند بروے حکم کفیر بسیار نہ کلام عربی او پسندید کہ
 از طاقت بشریہ خارج است و تمام کلام او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است
 و از عقیدہ اہل سنت و جماعت و ضروریات دین ہرگز منکر نیست پس از ان
 فرمودند کہ زرا صاحب بر مہدیت خود بسیار عظمت بیان کردہ مگر از انہما
 دو علامت کہ بر کتاب خود درج ساختہ بیان نمودہ است بر خود مہدیت خایت ہر
 دعویٰ مسدود است اگر او را نہ۔ یکے اینکه او گفتہ کہ در حدیث شریف آیدہ است کہ قال
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج المہدی من حریمہ یقال لہا کذبت و لیسدت
 اللہ تعالیٰ یجمع اصحابہ من اقصی البیاد علی عدا اہل بدیہ ثلاث مائتہ
 و ثلاثین عشر رجلاً و موعودہ ختمونہ (ای مبطونہ) فیہا عدا ما صحابہ
 با سمانہ و بلاد و دھم و دخلا لہم یعنی فرمودند بنی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ان آید ہدی
 از وہی کہ گفتہ شد را کہ کہ در اصل مہدیت کا بیان است۔ دو مہم این است
 کہ او میگوید کہ در دار قطنی این حدیث را نامہدرا قرضی اسعدتہ روا یحہ کردہ است
 کہ ان مہدی ینا یتین لولکونامند خلق السموات والارض ینکسف
 القصر لاول لیلہ من رمضان ینکسف الشمس فی النصف متہ ہر گاہ خون
 قمر کو سوت شمس بتاریخ ششم زماہ اپریل ۱۹۱۷ء ہر پڑوہ صدو نود و چار واقع
 شد پس مرزا صاحب بر اسے اتمام حجت نمود در اطراف و اکنان عالم استہوار ہستی



ترجمہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہوگا جسے ”کدعہ“ کہا جائے گا (”کدعہ“ دراصل ”قاویان“ کی عربی شکل ہے)۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اصحاب کو دنیا کے دور دراز سے اصحاب غزوہ بدر کی تعداد کے برابر جمع کرے گا۔ اور اس کے پاس ایک کتاب ہوگی جس میں اس کے اصحاب کی تعداد اور ان کے نام مع ان کے شہروں اور ان کی صفات کے ساتھ ہوں گے۔

38۔ غلامان مسیح محمدی کا مقام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
وَدِدْتُ أَنَا قَدْ رَأَيْتُنَا إِخْوَانَنَا قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ؟ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ
لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ الخ

(مسند احمد بن حنبل اردو جلد چہارم صفحہ 232-233 مترجم مولانا محمد ظفر اقبال مکتبہ رحمانیہ لاہور) ²³¹

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ (جنت البقیع میں) فرمایا: میرے دل کی تمنا ہے کہ کیا ہی خوب ہوتا جو ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ پاتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم تو میرے صحابہؓ ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو ابھی نہیں آئے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔

تشریح: علامہ سیوطی نے یہ حدیث صحیح قرار دی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ مدینہ میں جنت البقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کو سلام کیا۔ پھر آخری زمانہ کی جماعت آ خرین کا ذکر خیر کر کے ان کے لئے عجب والہانہ محبت کا اظہار کیا جو یقیناً قابل رشک ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنی امت کے ان افراد کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی دنیا میں آئے ہی نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بیچ کلیان گھوڑے (جن کے پاؤں اور پیشانی پر سفیدی کے نشان ہوتے ہیں) کا لے سیاہ گھوڑوں کے درمیان دیکھو تو پہچان لو گے یا نہیں۔ صحابہؓ نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن وضو (میں ہاتھ منہ دھونے) کی وجہ سے میرے امتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں روشن ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا پیشرو ہوں گا۔

اس کے بالمقابل وہ لوگ جنہوں نے آپ کی تعلیم چھوڑ دی ان کے لئے آپ نے سخت ناراضگی کا

اظہار کرتے ہوئے اپنے سے دور رہنے کا ارشاد فرمایا جس سے خدا کی پناہ مانگنی چاہئے۔
 مسیح و مہدی پر ایمان لانے والی اس آخری جماعت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ان کی
 خوبیوں، نیک صفات اور مقام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا بڑی محبت سے ذکر کیا۔
 چنانچہ ایک روایت میں ہے۔ ابو بکر یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی ابو جعفر رضی اللہ
 عنہ سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ انہوں نے
 کہا ہاں میں تمہیں ایک بہت اچھی حدیث سنا تا ہوں۔

ایک صبح ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح بھی
 ہمارے ساتھ شریک طعام تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ہم سے بھی
 بہتر ہوگا؟ ہم نے اسلام قبول کرنے کی سعادت پائی اور آپ کے ساتھ دینی خدمات اور جہاد میں
 شرکت کی۔ آپ نے فرمایا ہاں ایک قوم ہے جو تمہارے بعد ہوگی وہ مجھ پر ایمان لائیں گے حالانکہ
 انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔

(سنن دارمی اردو جلد دوم صفحہ 479 مترجم حافظ عبدالستار حماد اسلامی اکادمی لاہور) ²⁵²

گو یا رسول اللہ کو دیکھے بغیر آپ پر ایمان لانا اور آپ کے عشق میں سرشار ہو کر قربانیاں کرنا یہ
 اس جماعت کا خاص شیوہ ہوگا اور اس وجہ سے وہ بڑی شان کی حامل ہوگی۔

پس کتنے سعادت مند اور خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے امام وقت مسیح و مہدی کے ذریعہ
 ان کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر از سر نو ایمان تازہ کیا اور آپ سے سچی محبت
 اور کامل اطاعت کی برکت سے دین حق کی راہ میں جان و مال اور وقت کی قربانیوں کی توفیق
 پائی اور پارہے ہیں جس کے نتیجے میں عظیم الشان دینی فتوحات کے سلسلے جاری و ساری ہیں۔ وَ بِاللَّهِ
 التَّوْفِيقُ

سورۃ الحجۃ کی آیت ”وَ آخِرِينَ مِنْهُمْ“ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے
 صحابہ رسول ﷺ سے اپنے اصحاب کی مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”اللہ جل شانہ نے اس آخری گروہ کو مِنْهُمْ کے لفظ سے پکارا تا یہ اشارہ کرے

کہ معائنہ معجزات میں وہ بھی صحابہ کے رنگ میں ہی ہیں۔ سوچ کر دیکھو کہ تیرہ سو برس

میں ایسا زمانہ منہاج نبوت کا اور کس نے پایا۔ اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت

پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانیوں کو دیکھتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلاؤ زاری اور بدزبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں جیسا کہ صحابہ نے حاصل کی۔ بہتیرے اُن میں سے ایسے ہیں کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں جن کو سچی خواہیں آتی ہیں اور الہام الہی سے مشرف ہوتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے اُن میں ایسے ہیں کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ اُن میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے کہ جو موت کو یاد رکھتے اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن اُن کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے اُن کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں۔ اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔“

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 306-307 ایڈیشن 2008)

عکس حوالہ نمبر: 231

وَمَا تَكْمُلُ الشُّرُوكَ إِلَّا جُحَادًا وَمَا تَكْمُلُ الْفِتْنَةُ إِلَّا
بِالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ لَا تَبْدُلُ اللَّهُ دِينَهُ بِالذِّمَارِ وَلَا بِمَا يَشَاءُ

مُسْلِمِ الْأَخْبَارِ حُضْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مُتَرْجِمًا

جلد چہارم

مؤلف

حَضْرَةُ الْأَخْبَارِ حُضْرٍ
(المؤلف: اللؤلؤ اللؤلؤ)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۷۱۱۹ تا حدیث نمبر: ۱۰۹۹۷

مکتبہ رحمانیہ

آفیس سٹر، غازی پور، اتر پردیش، انڈیا و بازار لاہور
فون: 37395743-37224228-042



عکس حوالہ نمبر: 231

مُتَسَدِّدًا مِمَّنْ يُؤْتِيهِمْ مِنْ رِزْقِهِمْ

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ تَمَّانٌ يُبْطِلُ الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخِرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْضَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفْضَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطَوَالِ الْمُفْضَلِ [صححه ابن خزيمة: (٥٢٠). قال الألباني: صحيح (النسائي: ١٦٧/٢، ابن ماجه: ٨٢٧). قال شعيب: اسناده قوي.] [النظر: ١٠٩٨٥، ٨٣٤٨].

(۷۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے بعد کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو نبی ﷺ کے سب سے مشابہ ہو، سوائے فلاں شخص کے، راوی کہتے ہیں کہ وہ نماز ظہر میں پہلی دو رکعتوں کو نسبتاً لمبا اور آخری دو رکعتوں کو مختصر پڑھتا تھا، عصر کی نماز بھی پڑھتا تھا، مغرب میں قصار مفصل میں سے کسی سورت کی تلاوت کرتا، عشاء میں اوساط مفصل میں سے اور نماز فجر میں طویل مفصل میں سے قراءت کرتا تھا۔

(۷۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لِي قَرَابَةٌ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونَ وَأَحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِينُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَحْتَمِلُونَ عَلَيَّ قَالَ لَيْنُ كُنْتُ كَمَا تَقُولُ لَكُنَّا نَسْفُهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ [صححه مسلم (٢٥٥٨)، وابن حبان (٤٥١)]. [النظر: ١٠٢٨٩، ٩٣٣٢].

(۷۹۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتے دار ہیں، میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں لیکن وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں، میں ان سے درگزر کرتا ہوں لیکن وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اگر واقعہ حقیقت اسی طرح ہے جیسے تم نے بیان کی تو گویا تم انہیں ملتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو، اور جب تک تم اپنی اس روش پر قائم رہو گے، اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔

(۷۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتَى إِلَى الْمَغْبِرَةِ فَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْمَغْبِرَةِ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ذَارَ قَوْمٌ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ ثُمَّ قَالَ وَوَدِدْتُ أَنَا قَدْ زَارْتَنَا إِخْوَانًا قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا بِإِخْوَانِكَ قَالَ بَلِ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا قَرُطُهُمْ عَلَى الْخَوْضِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ بَعْدُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لَهُ خَيْلٌ عَرٌّ مَحْتَجِلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي خَيْلٍ بِيَهُمْ دُهْمٌ أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَرًّا مُحْتَجِلِينَ مِنْ أُمَّرِ الْوُضْءِ وَأَنَا قَرُطُهُمْ عَلَى الْخَوْضِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَيْدَادُنْ رَجَالٌ مِنْكُمْ عَنْ خَوْضِي كَمَا بَدَادَ الْبُحَيْرُ الصَّلَاةَ أَنَادِيهِمْ أَلَا هَلَمْ لِيَقَالُ إِنَّهُمْ بَدَلُوا بَعْدَكَ قَالُوا سَحَقًا سَحَقًا [صححه مسلم (٢٤٩)، وابن خزيمة: (٦)].

عکس حوالہ نمبر: 231

مُسْتَنْدَآبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۳۳۳

[انظر: ۸۸۶۵، ۹۲۸۱.]

(۷۸۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قبرستان تشریف لے گئے، وہاں پہنچ کر قبرستان والوں کو سلام کرتے ہوئے فرمایا اے جماعت مؤمنین کے کینو! تم پر سلام ہو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے آکر ملنے والے ہیں، پھر فرمایا کہ میری تمنا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ سکیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم تو میرے صحابہ ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے، اور جن کا میں حوض کوثر پر منتظر ہوں گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے جو امتی ابھی تک نہیں آئے، آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر کسی آدمی کو کاسفید روشن پیشانی والا گھوڑا کالے سیاہ گھوڑوں کے درمیان ہو، کیا وہ اپنے گھوڑے کو نہیں پہچان سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ لوگ بھی قیامت کے دن وضو کے آثار کی برکت سے روشن سفید پیشانی کے ساتھ آئیں گے اور میں حوض کوثر پر ان کا انتظار کروں گا۔

پھر فرمایا یاد رکھو! تم میں سے کچھ لوگوں کو میرے حوض سے اس طرح دور کیا جائے گا جیسے گندہ اونٹ کو بھگا یا جاتا ہے، میں انہیں آواز دوں گا کہ ادھر آؤ، لیکن کہا جائے گا کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد دین کو بدل ڈالا تھا، تو میں کہوں گا کہ دور ہوں، دور ہوں۔

(۷۸۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُؤْسُ الْمُوْتَمِرُ مَوْتَمِرِينَ أَوْ تَلَلًا بَعَارُ بَعَارُ وَاللَّهِ أَشَدُّ غَيْرًا [راجع: ۷۲۰۹].

(۷۸۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو تین مرتبہ فرمایا مؤمن غیرت مند ہوتا ہے، اور اللہ اس سے بھی زیادہ فیور ہے۔

(۷۸۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ آلا أَدْلِكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ الذَّرَجَاتِ وَيَمْحُو بِهِ الْخَطَايَا كَثْرَةَ الْخَطِيئَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالْإِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاحُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَاةِ [راجع: ۷۲۰۸].

(۷۸۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کے ذریعے اللہ درجات بلند فرماتا ہے اور گناہوں کا کفارہ بناتا ہے؟ کثرت سے مسجدوں کی طرف قدم اٹھانا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور طبعی ناپسندیدگی کے باوجود (خاص طور پر سردی کے موسم میں) خوب اچھی طرح وضو کرنا۔

(۷۸۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَنُرَدَّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاهِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الْقُرْنَاءِ تَنْطَحُهَا [راجع: ۷۲۰۳].

عکس حوالہ نمبر: 232



احادیث مبارکہ کا عظیم ترین مجموعہ

سُنَنُكَ اِمِّي

ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن القمي البزازي المتوفى ٢٥٥ هـ

ترجمہ: بہنت شیخ الرشید حافظ عبد التارخاد

تخریج و فوائد: ابوالحسن عبد المنان راسخ

نظر ثانی: شیخ الرشید قاری سعید احمد کلیدی حافظ مطبع اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ امرڈوب کانرا لاہور

042-37357587

عکس حوالہ نمبر: 232

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ 479 کتاب الرقاق

عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ أَحَدْتُكَ حَدِيثًا جَيِّدًا تَعَدُّنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا أَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِن بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِى وَلَمْ يَرَوْبِى. ۱

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جمعہ سے کہا جو صحابی ہیں کہ ہم سے کوئی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو انہوں نے کہا: ”ہاں میں تم سے بہت عمدہ حدیث بیان کروں گا۔ ہم صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ہمارے ساتھ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: ”یا رسول اللہ! کوئی ہم سے بھی بہتر ہے؟ ہم ایمان لائے اور آپ کے ساتھ جہاد کیا“ آپ نے فرمایا: ”ہاں وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔“

فوائد:..... (۱) ((قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ.)) ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو جمعہ صحابی رسول تھے کسی ذات کے بارے اتنا ہی معلوم ہو جانا اس کی تعدیل، ثقاہت کے لیے کافی ہے کیونکہ محدثین، اصولیین کا قاعدہ ہے ((الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَدْوُلٌ.)) صحابہ سارے کے سارے عادل ہیں۔ (۲) صحابہ کی سوچ کا محور عموماً دینی اعتبار سے بہتر یا افضل ہونا ہوتا تھا۔ (۳) صحابہ رضی اللہ عنہم اسلام کے بعد جہاد کو انتہائی عظیم عمل سمجھتے تھے۔ (۴) جو شخص آپ ﷺ پر دیکھے ایمان لائے وہ صحابہ سے بہتر ہے، لیکن یہ بہتری مطلق نہیں ہوگی کیونکہ ((لَيْسَ الْخَبِيرُ كَالْمُعَايِنَةِ.)) کہ سنی سائی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہو سکتی کیونکہ سننے سے بات اس طرح دل میں نہیں جمتی جس طرح دیکھنے یا مشاہدہ کرنے سے اس کا اثر دل پر ہوتا ہے، اب جب انہوں نے اللہ کے نبی کو دیکھا ہے، آپ کی زندگی کا اٹھنے بیٹھنے کا مشاہدہ کیا ہے، آپ پر وحی اور فرشتوں کے نزول اور دیگر نشانیوں کو دیکھا ان کے لیے ایمان لانا آسان ہے، نسبت ان لوگوں کے جو ان چیزوں کا مشاہدہ نہ کر سکے۔ انہوں نے غیب پر ایمان لا کر زیادہ جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سے بہت کر صحابہ کو دوسروں کی نسبت ہر اعتبار سے برتری حاصل ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ((لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ.)) ”میرے صحابہ کو گالی نہ دو، سوا اگر تم میں سے کوئی احد بیٹھا کے برابر سونا بھی خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مد غلہ یا اس کے نصف کے برابر بھی پہنچ سکتا۔“ (متفق علیہ)

۱ صحیح: أخرجه الطبرانی في الكبير 22/4 (3538) واحمد 4/160

39۔ نبی کی اجتہادی رائے میں غلط فہمی کا امکان

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْأَمْنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلَيْتُ إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ الْهَجْرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ.

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 586 پر وگر یو بکس لاہور) 233

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جس میں کھجور کے باغات ہیں۔ میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر (کا علاقہ ہے) مگر دیکھو وہ مدینہ یثرب نکلا۔

تشریح: بخاری اور مسلم اس حدیث کی صحت پر متفق ہیں۔ نسائی اور ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث ہے۔ انبیاء کے رؤیا اور کشف وحی کا درجہ رکھتے ہیں لیکن کئی الہی حکمتوں کے پیش نظر بعض دفعہ ان کی تعبیر خود صاحب رؤیا و کشف پر بھی پوری طرح واضح نہیں ہوتی یہاں تک کہ اپنے وقت پر وہ رؤیا پوری ہو کر خود اپنے معنی کھول دے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کے موقع پر یہی ہوا جیسا کہ قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں داخل ہو گے۔ اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے۔ ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کرو گے۔ (الفتح: 28)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ آپ اپنے صحابہؓ کے ساتھ امن سے طواف کعبہ کر رہے ہیں۔ اس خواب کو ظاہری طور پر پورا کرنے کی خاطر آپ اسی سال عمرے کا قصد فرما کر مکہ معظمہ تشریف لے گئے، حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ نے روک لیا اور صلح حدیبیہ کے مطابق آپ اس سال عمرہ نہ فرما سکے۔ کفار سے آئندہ سال عمرہ کرنے پر مصالحت ہوئی۔ اس موقع پر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی یہ ابتلاء پیش آ گیا اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اللہ کا وعدہ سچا نہیں پھر کیوں ہم یہ ذلت قبول کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا

وعدہ یقیناً سچا ہے مگر یہ وعدہ تو نہیں تھا کہ اسی سال عمرہ کریں گے۔

(صحیح بخاری اردو جلد دوم صفحہ 106-108 پر ڈگریو بکس لاہور) ²³⁴

اسی قسم کا دوسرا واقعہ یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ازواج مطہرات کو اپنی آخری بیماری میں خبر دی کہ جس بیوی کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں وہ (میری وفات کے بعد) سب سے پہلے مجھے آملے گی۔ اُمہات المؤمنینؓ نے اس کے ظاہری معنی خیال کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنے ہاتھ ماپنے شروع کر دیئے اور وہ سمجھیں کہ حضرت سودہؓ جن کے سب سے لمبے ہاتھ تھے، وہی سب سے پہلے وفات پا کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملیں گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تردید نہ فرمائی اور نہ ہی ازواج کو ہاتھ ماپنے سے روکا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد میں حضرت زینبؓ اُم المساکین سب سے پہلے فوت ہوئیں تو ہمیں پتہ چلا کہ لمبے ہاتھوں کی تعبیر صدقہ سے تھی کہ حضرت زینبؓ اُم المساکین صدقہ بہت کیا کرتی تھیں۔ (صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 733 پر ڈگریو بکس لاہور) ²³⁵

مذکورہ بالا حدیث میں بھی یہی مضمون بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رؤیا میں اپنا دارالہجرت دیکھا تو اسے یمامہ یا ہجر سمجھے مگر بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مدینہ ہے۔ پس کسی رؤیا کی تعبیر بعض دفعہ خود انبیاء پر ظاہر نہ ہونا کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مخفی الہی حکمتوں کے مطابق یہ بھی خدا کا ایک انعام اور احسان ہی ہوتا ہے کہ وہ صرف ایک حد تک پردہ غیب اٹھاتا ہے باقی حالات آنے والے وقت میں خود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں:-

1- ”پیغمبر بھی بشر ہی ہوتا ہے اور اس کے لئے یہ نقص کی بات نہیں کہ کسی اپنے اجتہاد میں غلطی کھاوے ہاں وہ غلطی پر قائم نہیں رکھا جاسکتا۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 250 ایڈیشن 2008)

2- ”اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں اور یہ ضرور ہے کہ ایسا ہوتا تاکہ بشر خدا نہ ہو جائے..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہ سمجھا تھا کہ ہجرت یمامہ کی طرف ہوگی مگر ہجرت مدینہ طیبہ کی طرف ہوئی اور انگوروں کے متعلق آپ نے یہ سمجھا تھا کہ ابو جہل کے واسطے ہیں بعد میں معلوم ہوا کہ عکرمہ کے واسطے ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 224 ایڈیشن 1984)

عکس حوالہ نمبر: 233

جميع حقوق الطبع محفوظة للنشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

صبح بخاری شریف

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر
المدنی عطاری

تصنیف
امام ابوالبخاری محمد بن اسماعیل السنونی بغدادی
رحمۃ اللہ علیہما وعلیٰ اولادہما

جلد دوم

بار اول	نومبر 2016
پرٹرز	آر۔ آر پرٹرز
سردق	الناصح کراچی
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	= 1 روپے

لئے کے پتے

ملٹ پیبلکیشنز
فیسل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: mlilat_publication@yahoo.com

ملٹ پیبلکیشنز
دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور Ph: 042-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
ایف بی آر کٹ۔ غزنی سٹیٹ
آرڈر ہاؤس لاہور
فون 042-37124384 فکس 042-37382798

عکس حوالہ نمبر: 233

صحیح بخاری شریف (جلد دوم)

586

61- ڪِتَابُ الْمَنَاقِبِ

3621- فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "بَيْنَمَا أَنَا تَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَيَّوَارِيغَ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْمَيْتُ بِشَأْنِهَا، فَأَوْجَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَيْنَ انْفَعَهُمَا، فَتَفَعَّعْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوْلَتْهُمَا كَذَا بَيْنِي، يُخْرِجَانِ بَعْدِي" فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَلَسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسَيَّلِمَةَ الْكُذَّابِ، صَاحِبَ الْيَمَامَةِ

راوی کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکڑھن دیکھے۔ انہیں دیکھ کر مجھے فکر ہوئی۔ پس خواب میں میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ پس جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میرے اس خواب کی تعبیر دو کذاب ٹھہرائے جو میرے بعد نکلیں گے۔ ان میں سے ایک عنسی (اسود) اور دوسرا یمامہ کے رہنے والا مسلمہ کذاب ہے۔

3622- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضِ يَمَامَةَ، فَذَهَبْتُ وَهَلْتُ إِلَى أَهْلِ الْيَمَامَةِ أَوْ هَجَرْتُ، فَأَدَا هِيَ الْمَدِينَةَ يَثْرِبَ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أَصِيبُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقْرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَتَوَابِ الصِّدِّيقِ الَّذِي آتَاكَ اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی جگہ گیا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ میرا خیال اس جانب گیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے جبکہ وہ مدینہ منورہ ہے جسے یثرب کہا جاتا تھا اور میں نے اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے کھوار ہلائی تو وہ درمیان سے ٹوٹ گئی۔ پس یہ وہی مصیبت ہے جو اہل ایمان پر جنگ احد میں پڑی۔ پس میں نے دوبارہ کھوار ہلائی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی۔ پس اس کی تعبیر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتح دی اور اہل ایمان کو جمع فرمایا۔ پھر میں نے خدا کی قسم گائے اور بھلائی دیکھی۔ گائے سے مراد غزوہ احد میں شرکت کرنے والے مسلمان ہیں اور بھلائی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر کے بعد بھلائی اور سچا ثواب ہمیں عطا فرمایا۔

3623- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا زَكْرِيَاءُ،

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

3621- انظر الحديث: 7037,7034,4379,4375,4374 راجع الحديث: 3620

3622- انظر الحديث: 7041,7035,4081,3987 صحیح مسلم: 5893 سنن ابن ماجہ: 3922

3623- صحیح مسلم: 6264,6263 سنن ابن ماجہ: 1621

عکس حوالہ نمبر: 234

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

صحیح بخاری شریف

علامہ ابو التراب
محمد ناصر الدین ناصر
المدنی عطاری

تصحیف
امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل السنن بنی
مسند ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بن عقیل
مسند ابی یوسف محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بن عقیل

جلد دوم

بار اول	نومبر 2016
پرینٹرز	آر۔ آر۔ پرنٹرز
سرورق	الناصح کراچی
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	= / روپے

ملنے کے لیے

مکتبہ ملیت کراچی

042-37112941
0322-4436776 فون

ملت پبلی کیشنز

فیسل سہا اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

0321-4146464 فون
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

یوسف ایڈکٹرز غزنی سٹیٹ
آرٹو ہاؤس لاہور

042-37352795 فون
042-37124384 فون

پروگریسو بکس

عکس حوالہ نمبر: 234

صحیح بخاری شریف (جلد دوم)

106

54- کِتَابُ الشُّرُوطِ

ہیں، لہذا قربانی کے جانور اس کے سامنے سے گزارو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب لوگوں کو اس نے لیک کہتے ہوئے سنا تو کہا سبحان اللہ ایسے لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے، پھر ان میں سے ایک شخص مرکز بن حفص نامی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ مجھے بھی ان کے پاس جانے کی اجازت دیجیے، لوگوں نے کہا، جاییے، جب وہ نزدیک پہنچا تو نبی کریم نے فرمایا کہ یہ مرکز ہے، جو بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم سے بات کرنے لگا تو اسی دوران سہیل بن عمر آگیا۔ معمر فرماتے ہیں کہ مجھے ایوب نے عکرمہ کے واسطے سے خبر دی کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو آپ نے فرمایا کہ اب تمہارا کام آسان ہو گیا، معمر فرماتے ہیں کہ زہری نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ جب سہیل بن عمرو آیا تو اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو، پس نبی کریم نے ایک کاتب کو طلب فرمایا اور اسے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کا حکم دیا۔ سہیل نے کہا، خدا کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ رحمن کون ہے؟ آپ یا شھیدک اللھم لکھیں جیسے آپ پہلے لکھا کرتے تھے، صحابہ کرام علیہم الرضوا یکنے لگے کہ خدا کی قسم، ہم بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے مگر نبی کریم نے فرمایا یا شھیدک اللھم ہی لکھ دو، پھر آپ نے فرمایا: یہ وہ فیصلہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ سہیل نے کہا: خدا کی قسم اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت الحرام سے کیوں روکتے اور آپ کے ساتھ جنگ و قتال کیوں کرتے، پس اس جگہ محمد بن عبد اللہ لکھے، اس پر نبی کریم نے فرمایا: خدا کی قسم میں ضرور اللہ کا رسول ہوں، اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو محمد بن عبد اللہ ہی لکھ دو۔ زہری کا قول ہے کہ یہ باتیں آپ نے اس لیے منظور فرمائیں کہ آپ پہلے ہی فرما چکے تھے۔

سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَيَزُوفٌ فِي قَيْبُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ مَكَّةَ حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أَقَابِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدُّهُ إِلَيَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَقْبِضِ الْكِتَابَ بَعْدُ، قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ أَصِلْكَ عَلَى شَيْعٍ أَبَدًا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَجْزُكُمَا، قَالَ: مَا أَنَا بِمُجْزِيهِ لَكَ، قَالَ: بَلَى فافْعَلْ، قَالَ: مَا أَنَا بِفَاعِلٍ، قَالَ مِكْرُزٌ: بَلَى قَدْ أَجْزُكَاهُ لَكَ، قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرِدُّ إِلَى الشُّرَكِيِّينَ وَقَدْ جِئْتُكُمْ مُسْلِمًا، أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِينْتُ؟ وَكَانَ قَدْ عَدَيْتَ عَدَاةَنَا شَدِيدًا فِي اللَّهِ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَلَسْتَ نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدَوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نَعُطِي الدِّيْنَةَ فِي دِينِنَا إِذَا؟ قَالَ: إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ، وَلَسْتُ أَعْصِيهِ، وَهُوَ نَاجِرِي، قُلْتُ: أَوْلَيْتَ كُنْتُ تَحْدِثُنَا أَكَا سَنَائِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ، قَالَ: بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَكَا تَابِيهِ الْعَامَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمَطُوفٌ بِهِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا، قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدَوْنَا عَلَى الْبَاطِلِ؟ قَالَ: بَلَى، قُلْتُ: فَلِمَ نَعُطِي الدِّيْنَةَ فِي دِينِنَا إِذَا؟ قَالَ: إِيَّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ يَعْصِي رِبِّيَّ، وَهُوَ نَاجِرُوهُ، فَاسْتَبْسِكْ بِغَزِيهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، قُلْتُ: أَلَيْسَ كَانَ يُحْدِثُنَا أَكَا سَنَائِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ

عکس حوالہ نمبر: 234

صحيح بخارى شريف (جلد دوم)

108

54- كِتَابُ الْقُرْوَطِ

گزری ہے اور راہ خدا میں مجھے کسی کیسی مصیبتیں اور رنج و آلام پہنچے ہیں؟ پس حضرت عمر بن خطاب نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، عرض کی، کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ فرمایا کیوں نہیں عرض کی، پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم زرا روگردانی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار رہے۔ انہوں نے عرض کی، کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت اللہ شریف جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے صدیق اکبر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، اے ابوبکر! کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، میں نے کہا پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں مغلوب ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا اے اللہ کے بندے وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کا مددگار ہے پس ان کی اطاعت پر چنگلی سے قائم رہو، کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، میں نے عرض کی، کیا انہوں نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم جلد بیت الحرام جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائیں گے، میں نے عرض کیا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا، صدیق اکبر نے فرمایا کہ یقین رکھو تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے، زہری کا قول ہے کہ حضرت عمر فاروق نے فرمایا مجھے اس عمل کے کفارے

إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَزَيْتُ بِهِ ثُمَّ جَزَيْتُ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَأَمَكَّتْهُ مِنْهُ فَطَرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ وَفَرَّ الْأَخْرُ حَتَّى آتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَغْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدْنَ رَأَاهُ: لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَبَدَّلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْشُورٌ لِحِجَابِ أَبِي بَصِيرٍ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ، ثُمَّ انْجَبَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَلِ أُمَّهُ مِنْعَرُ حَزْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى آتَى سَيْفَ الْبَحْرِ قَالَ: وَيَنْفَلِكُمْ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلِ بْنِ سُهَيْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَبَعَثَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لِحَقِّ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ، فَوَاللَّهِ مَا يَسْتَمُونَ بِعَبْرِ حَرَجَتِ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَرَضُوا لَهَا، فَفَقَلُّوهُمْ وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ، فَأَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَاهِيَةً بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا أَرْسَلَ، فَمَنْ آتَاهُ فَهُوَ آمِنٌ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) (الفتح: 24) حَتَّى بَلَغَ (الْحَيَّةَ حَيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) (الفتح: 26) وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ أَنْتَهُمْ لَهُمْ يَقْرَؤُوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ، وَلَمْ يَقْرَؤُوا بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَحَالُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: "مَعْرَةَ الْعُرَى: الْحَرْبُ، تَرْتَلُوا: تَمَيَّزُوا، وَحَمِيَّتِ الْقَوْمِ: مَنَعْتُهُمْ حِمَايَةً،"

عکس حوالہ نمبر: 235

صبح بخاری شریف

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن حبان

سنہ ۲۵۰ھ

علامہ ابوالتراب
محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

جملہ حقوق الطبع محفوظ للناشر
جملہ حقوق النشر محفوظ ہیں

جلد اول

بار اول	نومبر 2016
پرینٹرز	آر۔ آر پرنٹرز
سردق	الناصح گرائفٹس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	1 = روپے

لے کے چھ

میلٹ پبلکیشنز

۱۲، ساج علی روڈ لاہور فون: 37239201

میلٹ پبلکیشنز

فصل مجھ اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: milat_publication@yahoo.com

0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
پلاٹ نمبر ۱۰، ساج علی روڈ لاہور
فون: 37239201 37239200

عکس حوالہ نمبر: 235

صحیح بخاری شریف (جلد اول)

733

24- بکتاب الزکاة

عند سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی: ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے لے گی؟ فرمایا کہ جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ انہوں نے چھڑی لے کر پٹائش کی تو ہم میں حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے زیادہ صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سب سے پہلے وہی (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے ملیں کیونکہ انہیں صدقہ کرنا بہت پسند تھا۔

أَبُو عَوَانَةَ. عَنْ لُؤْلُؤِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ هُوَ قَائِلًا: أَطْوَلُ لَكُنْ يَدًا، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَدْرَعُونَهَا، فَكَانَتْ سَوْدَةَ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنَّ طَوْلَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا حَقًّا بِذَلِكَ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ

علائیہ صدقہ دینا

ارشاد ربانی ہے: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہران کے لئے ان کا نیک ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہونہ کچھ غم۔

12- بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَايَةِ وَقَوْلُهُ: (الَّذِينَ يُخْفُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَايَةً) (البقرة: 274) الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ: (وَلَا هُمْ يُخْرَجُونَ) (البقرة: 38)

پوشیدہ صدقہ دینا

حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرتا ہے کہ اسکے ہاتھوں کو پتہ نہیں ہوتا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ کنز الایمان: اگر خیرات علائیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دے تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گنہیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے (بارہ البقرة: ۲۷۴)

13- بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا، حَتَّى لَا تَعْلَمَ هِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ وَقَوْلُهُ: (إِنَّ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَبِعَمَاءٍ هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ) (البقرة: 271) الْآيَةَ

جب بے علمی میں کسی مالدار کو صدقہ دے دیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

14- بَابُ إِذَا تَصَدَّقْتَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ 1421 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

40۔ انبیاء کی بشریت اور بھول چوک کا امکان

حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ "لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانْ خَيْرًا" فَتَرَكَوهُ فَفَضَّتْ أَوْ قَالَ فَفَضَّتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ.

(صحیح مسلم اردو جلد سوم صفحہ 588 مترجم مولانا عزیز الرحمن مکتبہ رحمانیہ لاہور) ²³⁶

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ کھجور کے درختوں پر جھتی (کامل) کرتے تھے یعنی نر کھجور کے ذرات مادہ پر کھیرتے تھے۔ رسول کریم نے فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا یہی ہمارا پرانا دستور ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی ٹھیک ہے۔ اس پر ان لوگوں نے یہ عمل ترک کر دیا۔ جس کے نتیجے میں کھجور کا پھل کم اترا۔ راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا: کہ میں بھی ایک انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کسی بات کا حکم دوں تو اسے اختیار کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو میری رائے ایک عام انسان جیسی ہی ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا کہ تم اپنی دنیا کے معاملات بہتر جانتے ہو۔

تشریح: امام مسلم نے یہ حدیث صحیح مسلم میں درج کی ہے اور علامہ سیوطی نے اسے جامع الصغیر میں صحیح قرار دیا ہے۔

خدا تعالیٰ کے نبیوں میں جو کمال درجہ کی سادگی، بے تکلفی، سچائی اور انکسار پایا جاتا ہے اس کا نمونہ اس حدیث سے عیاں ہے۔ بے شک ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور تمام نبیوں کے سردار تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر آپ نے دنیا کے سامنے یہ اعلان بھی فرمایا

کہ: قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَوَاحِدٌ ج (الكهف: 111) یعنی کہہ دے کہ میں تو محض تمہاری طرح ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود بس ایک ہی معبود ہے۔

رسول اللہ سید الاولین والآخرین تھے مگر ہمیشہ لَا فَخْر (مجھے کوئی فخر نہیں) کا نعرہ زبان پر رہا اور صاحب فضیلت ہو کر بھی آپ نے ہمیشہ کمال انکساری دکھائی۔ آپ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان نزاع کے وقت بھی بغرض تواضع اور صلح جوئی یہی تعلیم فرماتے رہے کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔

(بخاری کتاب الخصومات بَابُ مَا يُذَكَّرُ فِي الْإِشْحَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ) اسی طرح آپ اپنے صحابہؓ کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ میری تعریف میں حد سے مت بڑھو۔ (بخاری کتاب احادیث الانبیاء بَابُ قَوْلِ اللَّهِ وَادُّكْرُ فِي الْكِتَابِ مَرِيْمَ ..) الغرض رسول کریمؐ نے کبھی بشریت کا دامن نہیں چھوڑا۔ بے شک آپ خدا کا نور بن کر اترے تھے مگر بشریت کا جامہ بھی نہیں اتارا۔ پس آپ نورانی بشر تھے۔ آپ نے کبھی عالم الغیب ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا بلکہ اگر کبھی کسی نے علم غیب آپ کی طرف منسوب کیا تو اسے منع کر دیا۔

(جامع ترمذی اردو جلد دوم صفحہ 108 مترجم مولانا علی مرتضیٰ طاہر) ²³⁷

جس قدر علم خدا تعالیٰ آپ کو عطا فرماتا اس کا اظہار فرمادیتے اور حسب ارشاد خداوندی مزید علم کے اضافہ کی یہ دعا کرتے: رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ۝ (طہ: 115) یعنی اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھادے۔

ہر انسان کی طرح رسول کریمؐ سے بھی بھول چوک ہو جاتی تھی۔ اگر کبھی آپ نے ظہر یا عصر کی رکعات چار کی بجائے دو یا پانچ پڑھادیں تو اپنی بشریت کا اقرار کرتے ہوئے صحابہ سے یہی فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں نیز فرماتے تھے کہ میرا بھولنا بھی ایک سنت ہے۔

(صحیح بخاری اردو جلد اول صفحہ 200 مترجم علامہ وحید الزمان حدیقاہ اکیڈمی لاہور) ²³⁸

رسول اللہ ﷺ کے بھولنے میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ تا بعد میں نماز وغیرہ میں بھولنے والے

امام الصلوٰۃ لوگوں کی تکلیف چینی سے محفوظ رہیں۔

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ نبی جن روحانی امور اور مقاصد کے لئے مامور ہوتا ہے ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے علم لدنی عطا کیا جاتا ہے۔ دنیوی علوم اس کے لئے ضروری نہیں ہوتے تاہم کسی سے دنیوی علم سیکھنا اس کے لئے منع نہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورے کا بھی حکم ہوا اور فرمایا: **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ط (آل عمران: 160) اور (ہر) معاملہ میں ان سے مشورہ کر پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کر۔ یہاں بھی آخری فیصلہ کے مجاز رسول کریم ﷺ ہی ٹھہرائے گئے کیونکہ نبی کو جو روشنی اور نور بصیرت عطا کیا جاتا ہے دنیا والے اس سے محروم ہوتے ہیں۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں:

”وجی میں غلطی نہیں ہوتی پھر اگر اجتہاد کو بھی غلطی سے مبرا خیال کرتے ہیں تو وہ اجتہاد کیوں نام رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہؓ کو کھجوروں کے درختوں کے متعلق کچھ ہدایات دیں۔ پھر جب نتیجہ وہ نہ نکلا تو آپ نے فرمایا کہ **أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأُمُورِ دُنْيَاكُمْ** (یعنی اپنی دنیا کے معاملات تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ ترجمہ از ناقل) تو کیا اس سے آپ کی نبوت میں کوئی فرق آ گیا ہے۔؟“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 489 ایڈیشن 1988)

عکس حوالہ نمبر: 236

فَاتَّبِعُوا رَسُولَ اللَّهِ فَكُنْتُمْ عَلَىٰ خَيْرٍ مِّنْ أَلْسِنَتِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُتَّبِعِينَ
اللہ کے رسول کو پیچھے نہ کرو، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

صحیح مسلم شریف مترجم

مع مختصر شرح

للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري

۷۶۳ھ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد ۳

مترجم: مولانا عزیز الرحمن، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ احسانیت

اقرا سنٹر عرفی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عکس حوالہ نمبر: 236

صحیح مسلم

588

کتاب الغصاة

نعمی ذلك شينا قال فأخبروا بذلك فركوه
فأخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فقال
ان كان ينفعهم ذلك فليصغوه فإني إنما ظننت ظنا
فلا تؤاخذوني بالظن ولكن إذا حدثتكم عن الله
شينا فخذوا به فإني لن أكذب على الله عز وجل.

اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے خیال میں اس چیز میں کچھ فائدہ
نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب اس بات کی خبر ان لوگوں کو
ہوئی تو انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ کو
اس بارے میں خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا: اگر یہ کام ان کو
نفع دیتا ہے تو وہ لوگ یہ کام کریں کیونکہ میرے خیال پر تم
مجھے نہ پکڑو (یعنی میری رائے پر عمل نہ کرو) لیکن جب میں تم
کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکم بیان کروں تو تم اس پر
عمل کرو کیونکہ میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔

٦١٢٤ : حَدَّثَنِى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّوَيْبِ الضَّمَالِيُّ وَ
عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ
الْمَعْفَرِيِّ قَالُوا حَدَّثَنَا الثَّوْرَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ حَدَّادٍ عِكْرِمَةَ
وَهُوَ ابْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِى أَبُو النَّجَّاسِ حَدَّثَنِى زَائِعُ بْنُ
خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْتُرُونَ التَّحْلُ يَقُولُونَ يَلْقَحُونَ التَّحْلُ
فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ
تَفْعَلُوا كَانَتْ خَيْرَ التَّرْكُوهُ فَفَضَّصْتُ أَوْ قَالَ فَفَضَّصْتُ قَالَ
فَلَذَكُّوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ
مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِ
فَأِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةَ أَوْ نَحْوَ هَذَا قَالَ الْمَعْفَرِيُّ
فَفَضَّصْتُ وَلَمْ يَشْكُ.

٦١٢٤ : حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے
نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو
قلم لگا رہے تھے یعنی کھجوروں کو گاہن کر رہے تھے تو آپ
نے فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ
اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس
طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لیے یہ بہتر ہو۔ انہوں نے اس
طرح کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں کم ہو گئیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے
اس آپ بارے میں سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: میں ایک
انسان ہوں جب میں تمہیں کوئی دین کی بات کا حکم دوں تو تم
اس کو اپنالو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے بارے
میں بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ
عنہما فرماتے ہیں یا اسی طرح کچھ اور آپ نے فرمایا۔

٦١٢٨ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدِ
كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ
بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَنْ ثَابِتٍ
عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ
يَلْقَحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلِحَ قَالَ فَخَرَجَ

٦١٢٨ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک
جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ قلم لگا رہے تھے تو آپ
نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو بہتر ہوگا آپ کے فرمان
کے مطابق انہوں نے اس طرح نہ کیا تو کھجور خراب آئی۔
راوی کہتے ہیں کہ آپ پھر اس طرف سے گزرے تو آپ
نے فرمایا: تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا:

عکس حوالہ نمبر: 237

www.KitaboSunnat.com

جامع سنن ترمذی

مع

مختصر شرح

تالیف

الإمام الحافظ أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی

(۲۰۰-۵۲۹ھ)

جلد دوم

ترجمہ فوائد و توضیح

مولانا علی مرتضیٰ طاہر رحمۃ اللہ علیہ

تخریج: رحمۃ اللہ علیہ

حافظ ابوسفیان میر محمدی

تحقیق: رحمۃ اللہ علیہ

علامہ محمد ناصر الدین البانی

تصحیح و تنقیح

حافظ موصی الزجیم رحمۃ اللہ علیہ



عکس حوالہ نمبر: 237

108 نکاح کے احکام و مسائل

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ.....

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالذُّفُوفِ.)) اس پر دف بجاؤ۔

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس مسئلہ میں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور عیسیٰ بن میمون انصاری کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرتے ہیں وہ ثقہ راوی ہیں۔

1090. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ.....

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيَّ عِدَاةَ بَنِي بِي، فَجَلَسَ عَلَيَّ فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مِنِّي، وَجُوبِ رِيَابُ لَنَا يَضْرِبُنَ بِذُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبُنَ مَنْ قُبِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي عَدِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْكُنِي عَنْ هَذِهِ، وَفُولِي الَّذِي كُنْتَ تَقُولِينَ قَبْلَهَا.))

سیدہ ربیع بنت معوذہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں اس صبح تشریف لائے جس کی رات مجھ سے زفاف کیا گیا تھا (یعنی سہاگ رات کی صبح) اور میرے بستر پر بیٹھے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہو اور ہماری کچھ بچیاں دف بجائے ہوئے میرے آباء میں سے بدر میں شہید ہونے والے لوگوں کی خوبیاں بیان کر رہی تھیں، یہاں تک ان میں سے ایک نے کہا: ”ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی بات کو جانتا ہے“ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس بات سے خاموش رہو اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہ کہتی رہو۔“

وضاحت:..... امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

7..... بَابُ مَا جَاءَ فِيهَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

دولہا کو کیا دعا دی جائے

1091. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ.....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَأَ الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي الْخَيْرِ.))

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ جب کسی آدمی کو شادی کی مبارک باد دیتے تو آپ کہتے: ”اللہ تعالیٰ تمہارے لیے برکت رکھے اور تم پر برکت کرے اور تم دونوں (میاں بیوی) کو بھلائی میں اکٹھا کرے۔“

(1090) بخاری: 1004۔ ابو داؤد: 4922۔ ابن ماجہ: 1897۔

(1091) مسند احمد: 2/ 381۔ دارمی: 2180۔ ابو داؤد: 2130۔

عکس حوالہ نمبر: 238

صَحِيحُ الْبَخَارِيِّ

جلد اول

ترجمہ و تفسیر
رئیس المحدثین ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری نے جمع فرمایا

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

حذیفہ اکیٹمی
کمرہ نمبر ۲ اڈو بازار لاہور
الفضل مال کیٹ

عکس حوالہ نمبر: 238

﴿ صحیح بخاری ج ۸ جلد اول ﴾

﴿ ۲۰۰ ﴾

﴿ پارہ نمبر ۲ کتاب الصلاۃ ﴾

النَّاسُ وَهُمْ الْيَهُودُ ﴿ مَا وَلَّهُمْ مِنْ قِبَلِهِمُ الْبَنِي كَانُوا
عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيهِ مَنْ يَشَاءُ إِلَى
صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ لَمْ يَخْرُجْ
بَعْدَ مَا صَلَّى لَمْ يَزَلْ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ
نَحْوَ نَيْتِ الْمَغْرِبِ لَقَالَ هُوَ بِشَهْدِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكُتَيْبَةِ فَخَرَفَ الْقَوْمُ حَتَّى
تَوَجَّهُوا نَحْوَ الْكُتَيْبَةِ ۝

ان کو اگلے قبیلے سے کس نے پھر لیا (اے پیغمبر) کہ دے پورب اور مجھ دونوں اللہ
کے ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سیدھی رو لو پر لگا تا ہے ایک شخص نے (جب قبلہ بلا)
آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ نماز پڑھ کر چلا اللہ کے کچھ لوگوں پر جو
عصر کی نماز میں اللہ کی طرف پڑھ رہے تھے گزر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں
کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ نے مجھے کی طرف مت کیا۔
من کردہ لوگ (نمازی میں) کیسے کی طرف گھوم گئے۔

۳۸۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حِشَامُ بْنُ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ أَبِي كَبِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ كُنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ حَتَّى تَوَجَّهَتْ فَبَادَا أَرَادَ
الْقِبْلَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ۝

۳۸۹۔ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہ ہم سے ہشام بن عبد اللہ دستوالی نے
کہا ہم سے حثی بن ابی کبیر نے انہوں نے محمد بن عبد الرحمن بن شیبان سے انہوں نے
جاہر بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ اپنی اونٹنی پر (صل) نماز پڑھتے
رہتے وہ جدھر منہ کرتی اور سر آپ کو لے جاتی جب آپ فرض نماز پڑھنا چاہتے تو اونٹنی
سے اتر کر قبیلے کی طرف منہ کرتے۔

۳۹۰- حَدَّثَنَا حِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
أَبِرَاهِيمَ عَنْ عَقْمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ
أَبِرَاهِيمَ لَا أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ حَيْثُ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالُوا صَلَّيْتَ
كَذَا وَكَذَا فَتَنَّى رَجُلِيهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
لَمْ يَسَلِّمْ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجِهَهُ قَالَ لَوْ أَنَّهُ حَدَّثَ فِي
الصَّلَاةِ حَيْثُ لَبَّيْنَاكُمْ بِهِ وَلَكِنْ إِنَّمَا بَشَرٌ يَلْجَأُ إِلَى
كَمَا تَسْتَوْنِ فَإِذَا نَسِيتَ فَذَكِّرْ بِي وَإِذَا نَسِيتَ أَخَذَكَ فِي
صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصُّوَابَ فَلْيَسْمِ عَلَيْهِ لَمْ يُسَلِّمْ لَمْ يَسْجُدْ
سَجْدَتَيْنِ ۝

۳۹۰۔ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے
انہوں نے ابراہیم عقی سے انہوں نے عقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی ابراہیم نے کہا مجھ کو معلوم نہیں آپ نے اس میں کچھ
بوجھادیا یا گھٹا دیا جب سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز میں کوئی نیا
حکم آپ نے فرمایا یا کلمات لوگوں نے کہا آپ نے اتنی اور کچھ نہیں پڑھیں ہیں کہ
آپ نے اپنے ہاتھ پھیرے اور قبیلے کی طرف منہ کیا اور (سوس کے) کودتے کیے پھر
سلام پھیرا پھر ہماری طرف منہ کر کے فرمایا اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تم سے
ضرور کہہ دیتا ہوں کہ میں بھی تمہاری طرح آدمی ہوں۔ جیسے تم بھول جاتے ہو میں
بھی بھول جاتا ہوں پھر جب میں بھولوں تو مجھ کو یاد دلا دیا کرو۔ اور جب کوئی تم میں سے
اپنی نماز میں شک کرے تو تمھیں بات سوچ لے پھر اس پر اپنی نماز پوری کرے پھر
سلام پھیرے اور (سوس کے) کودتے کرے۔

۲۷۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَمَنْ لَمْ يَزِرْ
الْبَاعِذَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ
وَقَدْ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتِي الظُّهْرِ
وَأَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ يَبُوجُّهُمْ ثُمَّ مَا يَقِي ۝

باب قبیلے کے متعلق اور باتیں اور جس نے یہ کہا کہ
اگر کوئی بھولے سے قبیلے کے سوا
اور طرف نماز پڑھے لے تو اس پر نماز کا پانا واجب نہیں ہے۔ اس کی دلیل اور آنحضرت
ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور لوگوں کی طرف اپنا منہ کیا پھر یاد
دلانے پر کہا اپنی نماز پوری کی۔

۳۹۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ
حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ ۳۹۱- عَمْرُو بْنُ
الْحُطَّابِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَالْفَتْ رَمِي لِي لثَلَاثَ قَلَّتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّعَدْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ فَصَلَّيْنَا لَنَزَلَتْ ﴿
وَاتَّعَدْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى ﷺ وَآيَةُ الْحِجَابِ لَقُلْتُ

۳۹۱۔ ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہ ہم سے ہشیم نے انہوں نے حمید سے انہوں
نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا حضرت عمر نے کہا میں نے ان باتوں میں جو میرے منہ
سے نکلا میرے مالک نے وہی سنا میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم مقام ابراہیم کو نماز
کی جگہ بنا لیں تو اچھا ہو اس وقت (سورہ بقرہ کی) یہ آیت اتری دو اتھنوا من مقام
ابراہیم (صلی) اور پورے کی آیت بھی اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ

حرف آخر

آخر میں حضرت بانی جماعت احمدیہ احمد غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کے مبارک ارشادات پر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ آپ کو بذریعہ الہام جب حضرت عیسیٰ کی وفات اور مثیل مسیح ہونے کی خبر دی گئی تو فرمایا:

”چنانچہ۔۔۔ یہ الہام ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وَكَانَ وَعْدُ اللَّهِ مَفْعُولًا“

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402 ایڈیشن 2008)

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتادیا
(فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 ٹائٹل پیج)

حیات عیسیٰ کا خلاف قرآن عقیدہ جو عیسائی مذہب کی ترویج کا موجب ہے، اس کی تردید میں فرمایا:
”بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی، سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 17 ایڈیشن 2008)

1991 سے ہی آپ نے یہ صراحت فرمادی کہ مہدی اور مسیح ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ فرمایا:
”ابن ماجہ اور حاکم نے بھی اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ لامہدی الایسیٰ یعنی بجز عیسیٰ کے اُس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 379 ایڈیشن 2008)
تیرہویں صدی کے آخر میں اپنے دعویٰ کے بعد ظہور مسیح و مہدی کی علامات اپنے حق میں مسلسل اور پے در پے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ جب علامات کا ظہور شروع ہوگا تو تسبیح کے دانوں کی طرح جبکہ اُن کا دھاگہ توڑ دیا جائے وہ ایک دوسرے کے بعد ظاہر ہوتی جائیں گی۔ اس صورت میں ظاہر ہے کہ غلبہ صلیب کی علامت کے ساتھ اور تمام علامتیں بلا توقف ظاہر ہونی چاہئیں۔ اور جو علامتیں اب بھی ظاہر نہ ہوں اُن کی

نسبت قطعی طور پر سمجھنا چاہیے کہ وہ علامتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان نہیں فرمائیں یا بیان فرمائیں مگر ان سے ان کے ظاہری معنی مراد نہ تھے کیونکہ جب علامات کا تسبیح کے دانوں کی طرح ایک کے بعد دوسرے کا ظاہر ہونا ضروری ہے، تو جو علامت اس نظام سے باہر رہ جائے اور ظاہر نہ ہو اس کا باطل ہونا ثابت ہوگا۔ دیکھو یہ علامتیں کیسی ایک دوسرے کے بعد ظہور میں آئیں (1) چودھویں صدی میں سے چودہ برس گذر گئے جس کے سر پر ایک مجذوب کا پیدا ہونا ضروری تھا (2) صلیبی حملے مع فحش گوئی اسلام پر نہایت زور سے ہوئے جو کسر صلیب کرنے والے مسیح موعود کو چاہتے تھے۔ (3) ان حملوں کے کمال جوش کے وقت میں ایک شخص ظاہر ہوا جس نے کہا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ (4) آسمان پر حدیث کے موافق ماہ رمضان میں سورج اور چاند کا کسوف خسوف ہوا۔ (5) ستارہ ذوالسنین نے طلوع کیا وہی ستارہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا جس کی نسبت حدیثوں میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ آخر زمان یعنی مسیح موعود کے وقت میں نکلے گا۔ (6) ملک میں طاعون پیدا ہوا ابھی معلوم نہیں کہاں تک انجام ہو۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں طاعون پھوٹے گی۔ (7) حج بند کیا گیا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ آخر زمان یعنی مسیح کے زمانہ میں لوگ حج نہیں کر سکیں گے۔ کوئی روک واقع ہوگی۔ (8) ریل کی سواری پیدا ہوگی۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایک نئی سواری پیدا ہوگی جو صبح اور شام اور کئی وقت چلے گی اور تمام مدارس کا آگ پر ہوگا اور صد ہا لوگ اُس میں سوار ہوں گے (9) باعث ریل اکثر اونٹ بے کار ہو گئے۔ یہ بھی حدیثوں اور قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں جو مسیح موعود کا زمانہ ہوگا اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ (10) جاوا میں آگ نکلے گی اور ایک مدت تک کنارہ آسمان سُرخ رہا۔ یہ بھی حدیثوں میں تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسی آگ نکلے گی۔ (11) دریاؤں میں سے بہت سی نہریں نکالی گئیں۔ یہ قرآن شریف میں تھا کہ آخری زمانہ میں کئی نہریں نکالی جائیں گی۔ ایسا ہی اور بھی بہت سی علامتیں ظہور میں آئیں جو آخری زمانہ کے متعلق تھیں۔ اب چونکہ ضرور ہے کہ تمام علامتیں یکے بعد از دیگرے واقع ہوں اس لئے یہ ماننا پڑا کہ جو علامت ذکر کردہ عنقریب وقوع میں نہیں آئے گی وہ یا تو جھوٹ ہے جو ملایا گیا اور یا یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ اور معنوں سے یعنی بطور استعارہ یا مجاز وقوع میں آگئی ہے۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 312-314 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مسیح ناصرؑ کے آسمان سے اترنے کے غلط خیال کی نہایت تحدیٰ سے تردید کرتے ہوئے فرمایا:

”مسیح موعودؑ کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو، اب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترتا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔“ (تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 167 ایڈیشن 2008)

حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کو دعویٰ مسیح و مہدی کے بعد اللہ تعالیٰ کی نصرت و معیت مسلسل حاصل رہی۔ اپنے دعویٰ ماموریت کے بعد آپؑ نے سنت نبویؐ کے مطابق 26 سال عمر پائی اور نصرت الہی، قبولیت دعا، علم قرآن اور عربی دانی جیسے کئی نشان صداقت آپ کو عطا کیے گئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

”اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دُعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دُعائیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کر لے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں۔ پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کا ذیوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڈ ویہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 150 ایڈیشن 2008)